

پاک ہند میں پہلی مرتبہ عربی سے منتقل کی گئی ہے

تاریخ العجمیہ

اول

تالیف

أحمد بن ابی یعلون جعفر بن وہب بن ابی اسحاق

ترجمہ

مولانا اختر فتح پوری

تفسیر اکیسی اردو بازار، کراچی طبعی

پاک دہند میں پہلی مرتبہ عربی سے اردو میں منتقل کی گئی ہے

التاریخ یعقوبی

اول - دوم

(کامل)

تاریخ یعقوبی کی جلد اول میں تخلیق کائنات کی ابتدا اور آدم علیہ السلام سے لے کر دور نبوی تک کے حالات بیان کئے گئے ہیں اور دوسری جلد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر خلفائے راشدین تک اور خلفائے نوامیہ اور خلفائے بنو عباس تک کے حالات درج ہیں۔

تالیف

احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن وہب بن واضح

ترجمہ

مولانا اختر فتح پوری

نقیس اکیس اردو بازار، کراچی طرکی

جملہ حقوق

اردو ترجمہ کتاب تاریخ ایعقوبی

قانونی دائمی بحق

چوہدری طارق اقبال گاہندری

مالک

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی محفوظ ہیں۔

نام کتاب: _____ تاریخ ایعقوبی

تالیف: _____ احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن شیب بن واضح

ترجمہ: _____ مولانا اختر فتح پوری

ناشر: _____ نفیس اکیڈمی، کراچی

طبع: _____

ایڈیشن: _____ آفسٹ

ضخامت: _____ ۱۱۸۴ صفحات

التاريخ
السعوي

حصـة اول

فہرست عنوانات

(جلد اول)

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار	صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۳۷	ناحور بن ساروخ	۱۷	۱۹	ثیث بن آدم	۱
۳۹	تارخ بن ناحور	۱۸	۲۰	انوش بن ثیث	۲
۴۰	ابراہیم	۱۹	۲۱	قینان بن انوش	۳
۴۷	اسحق بن ابراہیم	۲۰	۲۲	ہملائیل بن قینان	۴
۴۹	یعقوب بن اسحق	۲۱	۲۲	یردین ہملائیل	۵
۵۱	پسران یعقوب	۲۲	۲۳	اخنوخ بن یرد	۶
۵۳	موسیٰ بن عمران	۲۳	۲۴	متوشلح بن اخنوخ	۷
	موسیٰ علیہ السلام کے بعد	۲۴	۲۵	لمک بن متوشلح	۸
	بنی اسرائیل کے انبیاء		۲۶	نوح	۹
۷۳	اور بلوک -		۳۱	سام بن نوح	۱۰
۸۰	داؤد	۲۵	۳۳	ارفخشہ بن سام	۱۱
۹۰	سلیمان بن داؤد	۲۶	۳۳	شارح بن ارفخشہ	۱۲
	رجعم بن سلیمان اور اس	۲۷	۳۴	عابد بن شارح	۱۳
	کے بعد ہونے والے		۳۴	فالغ بن عابد	۱۴
۹۶	بادشاہ -		۳۵	ارغوب بن فالغ	۱۵
۱۰۷	عیسیٰ بن مریم	۲۸	۳۶	ساروخ بن ارغوب	۱۶

۲۶۸	کے بادشاہ -	۱۲۵	سریانیوں کے بادشاہ	۲۹
۲۷۵	بربر اور افارتہ کی مملکتیں	۱۲۶	موصیل اور نینوا کے بادشاہ	۳۰
۲۷۶	حبشیوں اور سوڈانیوں کی مملکتیں -	۱۲۶	بابل کے بادشاہ	۳۱
۲۷۷	البحرہ کی مملکت	۱۲۷	ہندوستان کے بادشاہ	۳۲
۲۸۱	یمن کے بادشاہ	۱۲۸	یونانی	۳۳
۲۹۵	شام کے بادشاہ	۱۲۹	یونانیوں اور رومیوں کے بادشاہ -	۳۴
۲۹۷	یمن کے علاقے حیرہ کے بادشاہ -	۱۳۰	رومیوں کے بادشاہ	۳۵
۳۰۹	کنڈہ کی جنگ	۱۳۱	رومی عیسائیوں کے بادشاہ -	۳۶
۳۱۷	اسماعیل بن ابراہیم کے بیٹے	۱۳۲	ایران کے بادشاہ	۳۷
۳۲۷	عربوں کے ادیان -	۱۳۳	درویشیہ بایکان سے دوسری بادشاہت -	۳۸
۳۴۲	عربوں کے حکام	۱۳۴	الجزیرہ کی مملکتیں	۳۹
۳۷۲	ازلام العرب	۱۳۵	چین کے بادشاہ	۴۰
۳۷۹	شعراء العرب	۱۳۶	قبطیوں و غیرہ سے مصر	۴۱
۳۸۸	اسواق العرب			

تاریخ یعقوبی اور اس کے مصنف

اسلامی تاریخ وہ روح پرور موضوع ہے جس کو ضبط تحریر میں لانے کے اسلام دورِ اول ہی میں آغاز ہو گیا تھا اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے آئندہ بھی جاری رہے گا۔ سب سے پہلے اس موضوع پر عربی میں کتابیں لکھی گئیں اور پھر مختلف زبانوں میں ان کے تراجم کا سلسلہ چلا۔ بعد ازاں انگریزی اور اردو میں کتابیں لکھی گئیں۔ علاوہ ازیں چینی، جاپانی، فرانسیسی، روسی، فارسی، ترکی، ہندی، بنگلہ، مرہٹی، سندھی، بلوچی، پشتو، پنجابی، غرض دنیا کی بے شمار ملکی اور علاقائی زبانوں میں اسلامی تاریخ پر لکھا گیا۔ اس کی ابتدا مسلمانوں نے کی تھی۔ لیکن اس کے بعد ہر مذہب کے اہل علم نے اس موضوع پر طبع آزمائی کی اور حقیقت یہ ہے کہ جس نے جو کچھ لکھا، اپنی تحقیق کے مطابق خوب لکھا۔ کسی نے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کی وضاحت کی، کسی نے اسلام کے جنگ و جہاد کے گوشوں کو اجاگر کیا، کسی نے اس کے اصلاحی اور اخلاقی نقطہ نظر کی صراحت کی، کسی نے اس کے معلمانہ حصوں کو موضوع فکر ٹھہرایا، کسی نے حدیث رسول (ﷺ) کے راویوں کی تفصیلات بیان کیں اور کسی نے اسلام اور مسلمانوں کے اندر تبلیغ کو ہدف بحث قرار دیا۔

پھر کسی مصنف نے اس کے کسی پہلو کی تعریف کی، کسی پر ناقدانہ نگاہ ڈالی اور کسی کی تنقیص و تردید کی۔ ہر شخص کا اپنا اسلوب بیان، اپنا مطالعہ، اپنی سوچ اور اپنا نہج کلام ہے۔ جس نے کسی بات کی تنقیص یا تردید کی ہے، اگر غور کیا جائے تو اس نے بھی اس کی حیثیت کا اقرار کیا ہے اور اس کے وجود کی اثر آفرینیوں کو مانا ہے۔ جو شخص جس کا ذکر کرتا ہے، اگرچہ کسی حیثیت سے کرتا ہے، وہ دراصل اس کے وجود اور اس کے اثرات کی شہادت دیتا ہے۔

اگر کسی چیز میں کوئی جان یا وزن نہ ہو تو اس کے متعلق لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ بے جان اور بے وزن چیز کو کوئی معقول آدمی لائق اعتنا نہیں ٹھہراتا۔ اسلامی تاریخ چوں کہ انتہائی جان دار اور موثر موضوع ہے اس لیے اس پر ہر پہلو سے لکھا جائے گا اور لکھا جاتا ہے۔

اس موضوع کی بے شمار کتابوں میں سے اس وقت ہم صرف ایک کتاب کا چند الفاظ میں تعارف کرانا چاہتے ہیں اور وہ کتاب ہے ”تاریخ الیعقوبی“۔ اس کتاب کے مصنف کا نام احمد ہے اور ان کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن وہب بن واضح الکاتب العباسی معروف بہ یعقوبی!

یہ عباسی دور کے مصنف تھے جو اپنے عہد کے معروف عرب مورخ اور جغرافیہ دان تھے۔ ان کے والد خلیفہ منصور عباسی کے ایک آزاد کردہ غلام واضح کی اولاد سے تھے اور اسی وجہ سے خاندان عباسی کہلاتا تھا۔ یہ اس خاندان کی وہ نسبت تھی جسے اصطلاح میں ”نسبت ولا“ کہا جاتا ہے اور اس اصطلاح کا اطلاق غلام پر ہوتا ہے۔

آل طاہر کے زوال کے بعد یعقوبی مصر چلے گئے تھے۔ وہاں انھوں نے ۲۷۸ھ (۸۹۱ء) میں ”کتاب البلدان“ لکھی جو جغرافیہ کی کتاب ہے۔ کتاب البلدان انھوں نے مختلف کتابوں کے مطالعے اور متعدد سیاحوں سے معلومات حاصل کر کے قلم بند کی۔ اسے وہ بغداد اور سامرا کے بیان سے شروع کرتے ہیں اور پھر ایران، توران اور شمالی افغانستان سے متعلق تفصیلات بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں کوفہ اور مغربی عرب کے بارے میں بھی اس میں معلومات درج ہیں۔ فتوح البلدان کے جس حصے میں ہندوستان، چین اور بوزنطی مملکت کے متعلق بیان کیا گیا تھا وہ حصہ ضائع ہو گیا ہے۔

واقعات کے بیان میں یعقوبی محتاط مصنف ہیں۔ وہ جو کچھ لکھتے ہیں اختصار مگر جامعیت کے ساتھ لکھتے ہیں۔ اس اعتبار سے تاریخ یعقوبی ان کی ایک اہم کتاب ہے اور بے شمار معلومات پر محیط ہے۔ انھوں نے ۲۸۴ھ (۸۹۷ء) میں وفات پائی۔

تاریخ الیعقوبی جو اس وقت ہمارے زیر مطالعہ ہے دو جلدوں میں منقسم ہے اور دوسری جلد پہلی جلد سے طغمانت میں تقریباً دو گنا زیادہ ہے۔

پہلی جلد کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام تک انبیائے بنی اسرائیل کا ذکر چلتا ہے۔ حضرت مسیح کے حواریوں کا تذکرہ بھی کتاب میں موجود ہے۔ بعد ازاں سریانی بادشاہوں، پھر موصل اور نینوی کے حکمرانوں اور پھر شاہان بابل کا تذکرہ ہے۔ اس کے بعد ہندوستانیوں، یونانیوں اور شمالی علاقوں کی قوموں کا ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب کی دوسری جلد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے شروع ہوتی ہے اور اس میں ۲۵۹ھ (۸۷۲ء) تک کی اسلامی تاریخ مرقوم ہے۔

مصنف کو نجوم و کواکب سے بھی شغف ہے وہ جس حکومت کے زمانے کا تذکرہ کرتے ہیں اس کے آغاز میں بروج و کواکب کا بھی نقشہ کھینچتے ہیں۔

مندرجات و مضامین کے اعتبار سے کتاب بے حد دلچسپ اور بہت سے معلومات پر مشتمل ہے۔ مصنف کا کمال یہ ہے کہ انھوں نے صاف ستھرے انداز اور سادہ اسلوب میں اپنے زمانے تک کی پوری تاریخ منضبط کر دی ہے۔

مصنف یعقوبی وسیع النظر مورخ ہیں جو اپنے عہد کے تمام ملکوں کے حالات سے آگاہ ہیں۔ ان کے مذہبی اور معاشرتی معاملات کا بھی انھیں علم ہے۔ ہندوستان کے بارے میں جس میں موجودہ جغرافیے کے اعتبار سے پاکستان اور بنگلہ دیش بھی شامل ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ یہ برہمنوں کا ملک ہے اور یہی لوگ اس کے اصل حکمران ہیں۔ یہ لوگ بت پرست ہیں اور اس طویل و عریض ملک کے مختلف گوشوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگرچہ برہمنوں کے علاوہ بھی لوگ یہاں آباد ہیں، مگر ان کا دعویٰ ہے کہ سب سے معزز یہی لوگ ہیں باقی سب لوگ ان کے مقابلے میں ہیچ اور پسماندہ ہیں۔

یعقوبی تحقیق کے مطابق شاہان ہند میں پہلا بادشاہ جس کی ہر بات کو تسلیم کیا جاتا تھا، برہمن تھا اور اسی نے اس نواح میں سب سے پہلے نجوم کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ ہند کے علاوہ کتاب میں وہ سندھ کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

کتاب کا یہ باب برصغیر کے قارئین کے لیے خاص طور سے نہایت دلچسپ ہے۔

ملوک ہند سے متصل اہل یونان کا تذکرہ ہے۔ ابتدا میں یونانی حکما و فلاسفہ کے بارے میں خاصی تفصیلات دی گئی ہیں اور اس موضوع سے متعلق ان کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً طب، ریاضی، افلاک و نجوم، طلسمات و آلات وغیرہ کے سلسلے میں ان کی کاوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے اور موضوع پر جس یونانی فلسفی اور حکیم نے جو کچھ تحریر کیا اور جس انداز سے کیا اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ حکما یونان نے متعدد امراض کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ بچوں، جوانوں، بوڑھوں اور عورتوں کو کس قسم کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں اور کس عمر اور کس موسم میں کون کون سی بیماریاں ان پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ کسی کو بخار ہو گیا، کوئی پیٹ کی کسی تکلیف میں مبتلا ہو گیا، کسی کو کان، آنکھ، دانت اور ناک وغیرہ کے مرض نے گھیر لیا۔

کتاب کے اس باب میں اس موضوع کے تمام پہلوؤں کو معرض تحریر میں لایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ میں بقراط، فیثاغورس، افلاطون اور سقراط وغیرہ یونانی حکما و فلاسفہ کی علمی سرگرمیوں کو ضبط کتابت میں لایا گیا ہے۔ نیز مختلف موضوعات سے متعلق بعض حکما و فلاسفہ کے باہمی مباحث کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اس باب کے مطالعے میں یونانی فلسفیوں کی پوری علمی تگ و تاز نظر و بو کے زاویوں میں آ جاتی ہے۔

اس کے بعد یونانی اور رومی ملوک کا ذکر آتا ہے۔ مصنف کا بیان ہے کہ اہل یونان کے بادشاہ یونان بن یافث بن نوح کی اولاد سے تھے۔ انہی کی اولاد میں سکندر بادشاہ تھا جسے ذوالقرنین کہا جاتا ہے۔ اس کی ماں کا نام و مفیدا تھا اور اس کا استاذ ارسطاطالیس حکیم تھا۔ مصنف کا بیان ہے کہ اسکندر نہایت تیز ذہن، عالی فکر اور جاہ و جلال کا بادشاہ تھا۔ اس کے برسر اقتدار آنے سے قبل یونان کے بادشاہ اپنے آپ کو کم زور سمجھتے تھے اور بابل کے بادشاہوں کے جو فارس سے تعلق رکھتے تھے باج گزار تھے۔ لیکن جب یونان کی زمام اقتدار اسکندر کے ہاتھ میں آئی تو اس نے فارس کے بادشاہ کو خط لکھا کہ وہ اس کی ماتحتی قبول کرے لیکن اس نے اسکندر کے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکندر نے بابل پر حملہ کر دیا۔ اس وقت بابل کا بادشاہ دارا بن دارا تھا۔ وہ اسکندر کے مقابلے میں آیا تو میدان جنگ میں مارا گیا۔ اسکندر نے اس کے ملک پر قبضہ کر لیا اور اس کی بیٹی سے شادی کر

لی۔ بعد ازاں اس نے فارس کے رؤسا و امرا کو قتل کر دیا اور تمام علاقے پر قابض ہو گیا۔ فارس و بابل کو فتح کرنے کے بعد اس نے ہندوستان کا رخ کیا۔ وہاں کے بادشاہ کو بھی اس نے لڑائی میں قتل کر دیا۔ پھر وہ بابل کی طرف لوٹا اور وفات پا گیا۔

اسکندر کی وفات اور اس کی تجہیز و تکفین کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے۔ مرتے وقت اس نے اپنی ماں کو جو وصیت کی وہ بھی لائق مطالعہ ہے۔ اس کے بعد یونان پر جن لوگوں نے علم اقتدار لہرایا ان کا مختصر الفاظ میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

اسکندر کے بعد بطلموس بادشاہ ہوا جو بہت بڑا حکیم اور عالم تھا۔ اس کے بعد فیلفورس نے عنان حکومت ہاتھ میں لی۔ وہ نہایت جابر اور سخت مزاج بادشاہ تھا۔ بعد ازاں ہور میوطوب اول کا دور بادشاہت آتا ہے۔ پھر فیلو بطور کو بادشاہ بنایا گیا۔ اس کے بعد فیفانس بادشاہ ہوا، پھر فیلو بطور ثانی نے تاج شاہی سر پر رکھا۔ بعد ازاں ہور سیطوب ثانی کا عہد حکومت آتا ہے اور اس کی موت کے ساتھ ہی یونان بن یافث بن نوح کی اولاد کا دور بادشاہت ختم ہو جاتا ہے۔

اب بادشاہت روم کی اولاد میں منتقل ہو جاتی ہے اور اس کا پہلا بادشاہ روم بن ساحیر بن ہوبا بن علقا بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم ہے۔ یہ رومیہ سلطنت کہلاتی ہے۔ یونانی سلطنت تو ختم ہو جاتی ہے لیکن علم و حکمت ان میں باقی رہتی ہے۔ حکومت رومیہ کا پہلا بادشاہ فہا ساطق ہے جسے جالینوس اصغر کہا جاتا ہے۔ اس خاندان میں یکے بعد دیگرے اغطس، طباریس، جالیس، قلودی، اسفیانوس وغیرہ بہت سے بادشاہ ہوئے۔ اسفیانوس کے بیٹے ظلموس نے بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا تھا جو چار مہینے جاری رہا تھا۔ بیت المقدس کے باشندوں پر یہ نہایت اذیت کا وقت تھا۔ اس اثنا میں وہاں کے لوگ بھوک کی شدت سے اپنے بچوں کو کھانے لگے تھے اور بہت سے لوگ بھوکے مر گئے تھے۔

کتاب کے اس باب کے واقعات نہایت دردناک ہیں۔

پھر یہ سلطنت روم کے ملوک منتصرہ کے قبضے میں آ جاتی ہے اسے سلطنت نصرانیہ کہا جاتا ہے۔ اس کا پہلا بادشاہ قسطنطین تھا۔ اس حکومت کے زمانے میں بھی بہت سے

حیران کن واقعات ظہور میں آئے۔ اس کے ذکر میں مصنف نے بتایا ہے کہ اسے نصرانیہ سلطنت کیوں کہا جاتا ہے۔ اس کا دوسرا بادشاہ بولیا نوس اور دوسرا دیوس تھا۔ قرآن مجید میں جو اصحاب کہف کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے وہ اسی نصرانی بادشاہ (دیوس) کے زمانے میں ظہور میں آیا تھا۔

مصنف یعقوبی نے لکھا ہے کہ اصحاب کہف یعنی جو افراد پہاڑ کے غار میں چھپ گئے تھے ان کے نام یہ تھے: مکسلجنا، مراطوس، شاہ بونوش، نظر نوش، دواس، نوالس، کنفرطو، سوتر۔ ان کتے کا نام قطمیر تھا اور کتے کے نگران کا نام تھا۔ ملیخا مصنف نے یہ واقعہ اگرچہ مختصر الفاظ میں لکھا ہے، مگر اس اختصار میں پورا واقعہ آگیا ہے۔

اس کے بعد ”ملوک فارس“ کا باب آتا ہے جس میں فارس یعنی ایران کے بادشاہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان بادشاہوں میں فارس کی پہلی مملکت کے شیومرث، طہمورت، جم شاذ و طہما سب، کخسرو، کیقباد، کیاوس وغیرہ حکمران شامل ہیں پھر اس کی دوسری مملکت کا ذکر ہے اس میں سابور بن اردشیر، بہرام بن مہرمز، بہرام بن بہرام، ہرمز بن فرسی، یزدجر، فیروز، انوشروان وغیرہ متعدد بادشاہ شامل ہیں۔ ان کی جنگی سرگرمیوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ کتاب کے دیگر ابواب کی طرح یہ باب بھی بہت سی معلومات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

بعد ازاں ملوک چین اور بلاد چین وغیرہ کے بارے میں واقعات معرض تحریر میں لائے گئے ہیں۔ اس نواح کے دریاؤں اور جزیروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں کے لوگوں کے تہواروں ان کی عادات و اطوار اور تہذیب و ثقافت کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اس علاقے کے بعض ان دریاؤں کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ ان میں پانی کی مقدار کم ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کون سے دریا کی حد سے دریا سے نسلک ہے، بعض کے حدود اربعہ کی طرف اشارے کیے گئے ہیں۔

کتاب کے اس حصے میں ملوک مصر اور حکام قہطیہ کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ بربر

حبشہ، سوڈان، مملکت بجمہ، ملوک یمن، ملوک شام، ملوک چرہ، جنگ کندہ و حضر موت کی بھی مناسب الفاظ اور دلچسپ و سادہ انداز میں وضاحت کی گئی ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد اور اس کے مختلف قبائل و انساب کا ذکر بھی کتاب میں موجود ہے۔

پھر عربوں کے مذاہب، ان کے حکام و امرا، ان کے سالانہ میلوں، ان کی تجارتی منڈیوں، ان کے بازاروں، ان کے شاعروں اور ان کے ادیبوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ عربوں کی عادات و اطوار، ان کی تہذیب و ثقافت اور ان کے میل جول کے طور طریقے نہایت خوب صورت الفاظ میں حوالہ قرطاس کیے گئے ہیں۔

یہ کتاب کی پہلی جلد ہے جو مذکورہ بالا عنوانات پر مشتمل ہے۔ ہر ملک اور ہر دور کے واقعات اس نہج سے بیان کیے گئے ہیں کہ قاری محسوس کرتا ہے کہ وہ تمام واقعات و حالات اس کے سامنے وقوع پذیر ہو رہے ہیں اور وہ ہر واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ اب آئیے کتاب کی دوسری جلد کی طرف۔۔۔! یہ جلد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے شروع ہوتی ہے اور اس میں آپ کی تاریخ ولادت، آپ کے بچپن اور عہد شباب کے وہ تمام اہم واقعات بیان کر دیے گئے ہیں جن سے کسی نہ کسی نوعیت سے آپ کا تعلق رہا ہے۔ پھر آپ کی بعثت نزول قرآن کا آغاز، واقعہ معراج، ہجرت حبشہ، ہجرت مدینہ، نماز اور روزے کی فرضیت کا حکم، واقعہ بدر، واقعہ احد، واقعہ خندق، صلح حدیبیہ، واقعہ خیبر، فتح مکہ، جنگ حنین، غزوہ موتہ، وہ غزوات جن میں قتال میں ہوا، سرایا و جیوش کے امراء، آنحضرت کی خدمت میں وفود عرب کی حاضری، وہ مکتوبات جو آپ نے دنیا کے مختلف ملوک و رؤسا کے نام تحریر فرمائے اور انھیں قبول اسلام کی دعوت دی، ازواج مطہرات، آپ کے مواعظ و نصائح اور اخلاقی تعلیمات، حجۃ الوداع اور آپ کی وفات تک کے تمام واقعات معرض بیان میں آ گئے ہیں۔

یہ واقعات جو نہایت حسن و خوبی سے تحریر کیے گئے ہیں۔ عربی کتاب کے سوا سو صفحات پر مشتمل ہیں۔

اس کے بعد خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ان کے عہد میں پیش آنے والے واقعات کا تذکرہ ہے۔ پھر خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کی فتوحات کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت عمر فاروق کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آتا ہے۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا ذکر ہے۔ خلفائے اربعہ کا تذکرہ عربی کتاب کے کم و بیش نوے (۹۰) صفحات پر محیط ہے۔

اس سے آگے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت کا ذکر کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت شروع ہو جاتا ہے۔ ان کی وفات کے بعد یزید کی حکومت آ جاتی ہے اسی میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا المیہ پیش آتا ہے۔ بعد ازاں بنو امیہ کے حکمرانوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

۱۳۲ھ سے اسلامی حکومت کی باگ ڈور عباسی خاندان کے ہاتھ میں آ جاتی ہے۔ مصنف نے اس خاندان کے اٹھارہ حکمرانوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کے دور کا اٹھارہواں عباسی حکمران احمد المعتمد علی اللہ تھا۔ جو ۱۴۲ھ رجب ۲۵۶ھ کو مسند حکومت پر متمکن ہوا۔ کتاب میں واقعات سنین وار بیان کئے گئے ہیں اور مصنف نے ۲۵۹ھ تک کے حالات قلم بند کیے ہیں۔

کتاب کے اردو ترجمے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ یہ فریضہ مشہور مترجم و عالم مولانا اختر فتح پوری نے انجام دیا ہے۔ اردو ترجمے کی زبان صاف اور رواں دواں ہے۔ ترجمہ کر کے فاضل مترجم نے اسلامی تاریخ کی بھی خدمت انجام دی ہے اور اردو زبان و ادب میں قابل ذکر اضافہ کیا ہے۔ کتاب کا مطالعہ قارئین کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگا۔

محمد اسحاق بھٹی

اسلامیہ کالونی سائڈہ۔ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا کیں ان میں سے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کے سوا کوئی چیز اچھی نہ لگی اور جب حضرت آدم علیہ السلام نے نعمائے جنت کو دیکھا تو کہنے لگے ، کاش کوئی ہمیشگی کا راستہ ہو ؟ اور جب ابلیس نے آپ سے یہ بات سنی تو اس نے بھی اس کا لالچ کیا اور رویا ، اور حضرت آدمؑ اور حوآؑ نے اُنے روتے ہوئے دیکھا تو وہ دونوں اُس سے پوچھنے لگے ، تجھے کونسی بات ڈلا رہی ہے ؟ وہ کہنے لگا اس لیے کہ تم دونوں اس سے جدا ہونے والے ہو ، اور تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے صرف اس لیے روکا ہے کہ تم دونوں فرشتے بن جاؤ گے یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ گے اور اس نے دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں ۔

اور حضرت آدمؑ اور حوآؑ کا لباس نورمی کپڑوں کا تھا پس جب دونوں نے درخت کو چکھا تو ان کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں ، اہل کتاب کا خیال ہے کہ جنت میں داخل ہونے سے قبل ، زمین میں حضرت آدمؑ کا قیام تین ساعت تھا اور وہ اور حوآؑ درخت کا پھل کھانے اور شرمگاہوں کے نمایاں ہو جانے سے قبل آسودگی اور عزت کے ساتھ

تین ساعت رہے اور جب حضرت آدمؑ کی شرمگاہ نمایاں ہوئی تو آپ نے درخت کا ایک پتہ لیا اور اسے اپنے نفس پر رکھا پھر چلائے، اے میرے رب میں تنگ ہوں اور جس درخت سے آپ نے مجھے روکا تھا میں نے اس کا پھل کھا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی زمین کی طرف واپس چلا جا۔ جس سے مجھے پیدا کیا گیا ہے بلاشبہ میں تیرے لیے اور تیری اولاد کے لیے آسمان کے پرندوں اور سمندروں کی مچھلیوں کو مسخر کرنے والا ہوں۔ اور اہل کتاب کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور حوا کو اس جگہ سے جہاں وہ تھے، جمعہ کے روز نوے گھنٹے میں نکال دیا اور دونوں زمین کی طرف اتر آئے اور وہ نمگین اور گریہ کنناں تھے اور حبال ارض میں سے جو پہاڑ جنت کے نزدیک ترین تھا اس پر ان دونوں کا ہیبوط ہوا اور وہ پہاڑ ملک ہند میں ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا ہیبوط جبل ابی قیس پر ہوا تھا جو مکہ میں ہے اور حضرت آدمؑ اس پہاڑ کی ایک غار میں اترے جسے آپ نے مغارة الکثر کا نام دیا ہے اور اللہ سے دعا کی کہ وہ اسے برکت دے۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت آدمؑ کا ہیبوط ہوا تو آپ بہت روئے اور جنت کی مفارقت پر لگاتار نمگین رہے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں الہام کیا یہاں تک کہ آپ نے کہا۔

لا الہ الا انت سبحانک ، و بحمدک ، عملت سوءاً و ظلمت

نفسی ، فاغفر لی انت الغفور الرحیم۔ پس آدمؑ نے اپنے

رب سے کچھ کلمات سیکھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کیا اور جن

لیا اور جس جنت میں آپ تھے اس سے آپ کے لیے اس نے حجر اسود

کو اتارا اور آپ کو حکم دیا کہ وہ اسے مکہ لے جائیں اور اس کے لیے گھر

بنائیں ، پس آپ مکہ گئے اور گھر بنایا اور اس کا طواف کیا پھر اس نے

آپ کو حکم دیا کہ وہ اس کے لیے قربانی کریں اور اس سے دُعا کریں اور اس کی تقدیس کریں اور جبریل آپ کے ساتھ گئے حتیٰ کہ آپ عرفات میں ٹھہر گئے تو جبریل نے آپ سے کہا، یہ وہ جگہ ہے جس میں آپ کے رب نے آپ کو اپنے لیے وثوق کرنے کا حکم دیا ہے پھر وہ آپ کو نکتہ لے گئے تو ابلیس آپ کو ملا تو جبریل نے کہا اسے مارو تو آپ نے اُسے سنگریزے مارے پھر ابلیس کی طرف گئے تو فرشتوں نے آپ کا استقبال کیا اور آپ سے کہنے لگے اے آدمؑ اپنے حج کو خوش اسلوبی سے ادا کر ہم نے تجھ سے دو ہزار سال قبل اس گھر کا حج کیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ پر گندم اتاری اور اُسے حکم دیا کہ وہ اپنی کوشش سے کھائے پس اس نے اہل چلایا اور بیج بویا پھر اُسے کاٹا، پھر گامیا پھر پیسا پھر گوندھا پھر روٹی پکانی اور جب وہ فارغ ہوا تو اس کی پیشانی عرق آلود ہو گئی پھر اس نے کھایا اور جب پر ہو گیا تو اس کے پیٹ میں ثقل ہو گیا تو جبریل آپ کے پاس آئے اور اُسے کشادہ کیا اور جو کچھ پیٹ میں تھا جب وہ باہر نکلا تو آپ نے بدبو پائی اور پوچھا یہ کیا ہے؟ جبریل نے آپ سے کہا۔ گندم کی بو۔ اور حضرت آدمؑ نے حوا سے جماع کیا اور وہ حاملہ ہو گئیں اور ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو جنم دیا۔ آپ نے لڑکے کا نام قابیل اور لڑکی کا نام لوبذا رکھا پھر وہ حاملہ ہوئیں اور ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو جنم دیا، آپ نے لڑکے کا نام ہابیل اور لڑکی کا نام اقلیم رکھا۔ اور جب آپ کے لڑکے بڑے ہو گئے اور نکاح کی عمر کو پہنچ گئے تو حضرت آدمؑ نے حوا سے کہا، قابیل کو حکم دے کہ وہ اس اقلیم سے نکاح کرے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی ہے اور ہابیل کو حکم دے کہ وہ اس لوبذا سے نکاح کرے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی ہے

پس قابیل نے اپنی اس بہن کے ساتھ جو اس کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اس کے نکاح کرنے پر حسد کیا۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہابیل کے لیے جنت سے ایک حور اتامی اور اس سے اس کا نکاح کر دیا اور قابیل کے لیے ایک جنیہ (جن عورت) لاکر اس سے اس کا نکاح کر دیا۔ پس قابیل نے حور کی وجہ سے اپنے بھائی کا حسد کیا تو حضرت آدمؑ نے دونوں کے کما تم دونوں قربانی کرو، سو ہابیل نے اپنی کھیتی کی انجیر کی قربانی کی اور قابیل نے اپنی بھیدوں میں سے بہترین ذنبہ اللہ کے لیے قربان کیا، اور اللہ نے ہابیل کی قربانی کو قبول کیا اور قابیل کی قربانی کو قبول نہ کیا پس وہ حسد و مقابلہ میں بڑھ گیا اور شیطان نے اُسے اپنے بھائی کا قتل، خوبصورت کر کے دکھایا تو اس نے اُسے پتھروں سے چل کر قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ قابیل پر غضب ناک ہوا اور اس پر لعنت کی اور اُسے جبل مقدس سے اتار کر ایک زمین کی طرف منتقل کر دیا جسے نود کہا جاتا تھا۔

اور حضرت آدمؑ اور حوا طویل زمانے تک ہابیل پر روتے رہے۔
 یہاں تک بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے آنسوؤں سے نہر کی طرح پانی رواں ہو گیا اور حضرت آدمؑ نے حوا سے جماع کیا اور وہ حاملہ ہوئیں اور حضرت آدمؑ کے ایک سو تیس سال کا ہو جانے کے بعد اس نے ایک لڑکے کو جنم دیا اور آپ نے اس کا نام شیت رکھا اور وہ حضرت آدمؑ کے بیٹوں میں سے حضرت آدمؑ کے بہت مشابہ تھا پھر حضرت آدمؑ نے شیت کا نکاح کر دیا اور اس کے ایک سو پینسٹھ سال کا ہونے کے بعد اس کے ہاں لڑکے کا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام انوش رکھا پھر انوش کے ہاں لڑکے کا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام قینان رکھا پھر

قینان کے ہاں لہڑ کا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام ہملائیل رکھا اور یہ حضرت آدمؑ کی زندگی میں اور آپ کے دور میں پیدا ہوئے۔ اور جب حضرت آدمؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کا بیٹا ثبیت اور اس کے بیٹے اور اس کے بیٹوں کے بیٹے آپ کے پاس آئے تو آپ نے ان کو برکت کی دُعا دی اور ثبیت کو وصیت کی اور اُسے حکم دیا کہ وہ آپ کے جسم کی حفاظت کرے اور جب آپ فوت ہو جائیں تو اُسے منارۃ الکثر میں رکھ دے اور اپنے بیٹوں اور پوتوں کو وصیت کرے اور وہ اپنی وفات کے وقت ایک دوسرے کو وصیت کریں اور جب ان کے پہاڑ سے ان کا مہبوط ہو تو وہ آپ کے جسم کو حیا سے اٹھا کر اُسے زمین کے وسط میں رکھ دیں اور آپ نے اپنے بیٹے ثبیت کو حکم دیا کہ وہ آپ کے بعد ان کے بیٹوں کی خبر گیری کرے اور انہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اچھی طرح عبادت کرنے کا حکم دے اور انہیں قابیل لعین اور اس کے بیٹوں سے میل جول رکھنے سے منع کرے پھر آپ نے اپنے ان بیٹوں کو اور ان کی اولاد اور ان کی عورتوں کو دُعا دی۔ پھر آپ ۶۷ اپریل کو جمعہ کے روز اس ساعت میں وفات پا گئے جس میں آپ کی پیدائش ہوئی تھی اور آپ نے بالاتفاق نو سو تیس سال زندگی پائی۔

ثبیت بن آدمؑ

حضرت آدمؑ کی وفات کے بعد آپ کے بیٹے ثبیت کھڑے ہوئے اور آپ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور نیک عمل کرنے کا حکم دیتے تھے اور وہ اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے اور ان کے

پس قابیل نے اپنی اس بہن کے ساتھ جو اس کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اس کے نکاح کرنے پر حسد کیا۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہابیل کے لیے جنت سے ایک حور اتادی اور اس سے اس کا نکاح کر دیا اور قابیل کے لیے ایک جینیہ (جن عورت) لاکر اس سے اس کا نکاح کر دیا۔ پس قابیل نے حور کی وجہ سے اپنے بھائی کا حسد کیا تو حضرت آدمؑ نے دونوں سے کہا تم دونوں قربانی کرو، سو ہابیل نے اپنی کھیتی کی انجیر کی قربانی کی اور قابیل نے اپنی بھینٹوں میں سے بہترین ذنبہ اللہ کے لیے قربان کیا، اور اللہ نے ہابیل کی قربانی کو قبول کیا اور قابیل کی قربانی کو قبول نہ کیا پس وہ حسد و مقابلہ میں بڑھ گیا اور شیطان نے اُسے اپنے بھائی کا قتل، خوبصورت کر کے دکھایا تو اس نے اُسے پتھروں سے کھیل کر قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ قابیل پر غضب ناک ہوا اور اس پر لعنت کی اور اُسے جبل مقدس سے اتار کر ایک زمین کی طرف منتقل کر دیا جسے نود کہا جاتا تھا۔

اور حضرت آدمؑ اور حوا طویل زمانے تک ہابیل پر روتے رہے۔ یہاں تک بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے آنسوؤں سے نہر کی طرح پانی رواں ہو گیا اور حضرت آدمؑ نے حوا سے جماع کیا اور وہ حاملہ ہوئیں اور حضرت آدمؑ کے ایک سو تیس سال کا ہو جانے کے بعد اس نے ایک لڑکے کو جنم دیا اور آپ نے اس کا نام شیث رکھا اور وہ حضرت آدمؑ کے بیٹوں میں سے حضرت آدمؑ کے بہت مشابہ تھا پھر حضرت آدمؑ نے شیث کا نکاح کر دیا اور اس کے ایک سو پینسٹھ سال کا ہونے کے بعد اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام النوش رکھا پھر النوش کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام قینان رکھا پھر

قینان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام ہملائیل رکھا اور یہ حضرت آدمؑ کی زندگی میں اور آپ کے دور میں پیدا ہوئے۔ اور جب حضرت آدمؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کا بیٹا ثبیت اور اس کے بیٹے اور اس کے بیٹوں کے بیٹے آپ کے پاس آئے تو آپ نے ان کو برکت کی دعادی اور ثبیت کو وصیت کی اور اسے حکم دیا کہ وہ آپ کے جسم کی حفاظت کرے اور جب آپ فوت ہو جائیں تو اسے منارۃ الکنتریں رکھ دے اور اپنے بیٹوں اور پوتوں کو وصیت کرے اور وہ اپنی وفات کے وقت ایک دوسرے کو وصیت کریں اور جب ان کے پہاڑ سے ان کا ہیبوط ہو تو وہ آپ کے جسم کو حیا سے اٹھا کر اسے زمین کے وسط میں رکھ دیں اور آپ نے اپنے بیٹے ثبیت کو حکم دیا کہ وہ آپ کے بعد ان کے بیٹوں کی خبر گیری کرے اور انہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اچھی طرح عبادت کرنے کا حکم دے اور انہیں قابیل لعین اور اس کے بیٹوں سے میل جول رکھنے سے منع کرے پھر آپ نے اپنے ان بیٹوں کو اور ان کی اولاد اور ان کی عورتوں کو دعادی۔ پھر آپ ۷ اپریل کو جمعہ کے روز اس ساعت میں وفات پا گئے جس میں آپ کی پیدائش ہوئی تھی اور آپ نے بالاتفاق نو سو تیس سال زندگی پائی۔

ثبیت بن آدمؑ

حضرت آدمؑ کی وفات کے بعد آپ کے بیٹے ثبیت کھڑے ہوئے اور آپ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور نیک عمل کرنے کا حکم دیتے تھے اور وہ اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے اور ان کے

بیٹوں اور ان کی عورتوں کے درمیان عداوت حسد، بغض، تہمت تراشی،
 افترا پر داندھی اور وعدہ خلافی کا شاہیہ تک نہ تھا اور ان میں سے جب کوئی
 قسم کھانا چاہتا تو کہتا، خون ہابیل کی قسم۔
 اور جب ثیث کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس کے بیٹے اور پوتے
 اس کے پاس آئے اور وہ انوش، قینان، اہلاییل، یرد اور اختوخ
 تھے اور ان کی بیویاں اور بیٹے بھی آئے اور آپ نے ان کو برکت کی دعا
 دی اور انہیں حکم دیا اور خون ہابیل کا حلف دیا کہ ان میں سے کوئی شخص
 اس مقدس پہاڑ سے نہ اترے اور نہ کوئی اپنے بچوں میں سے کسی کو
 اس سے اترنے دے اور وہ ملعون قابیل کے بچوں سے میل جول نہ
 رکھیں اور آپ نے اپنے بیٹے انوش کو وصیت کی اور اسے حکم دیا کہ
 حضرت آدم کے جسم کا خیال رکھے اور اللہ سے ڈرے اور اپنی قوم کو
 اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اچھی طرح عبادت کرنے کا حکم
 دے پھر آپ ۲۷ اگست منگل کے روز تین بجے وفات پا گئے اور آپ
 کی عمر نو سو بارہ سال تھی۔

انوش بن ثیث

اور انوش بن ثیث اپنے باپ کے بعد، اپنے باپ اور داد سے
 کی وصیت کی پاسداری کے لیے کھڑا ہوا اور اس نے اچھی طرح اللہ
 کی عبادت کی اور اپنی قوم کو بھی اچھی طرح عبادت کرنے کا حکم دیا اور
 اسی کے زمانے میں قابیل ملعون قتل ہوا، اسے ملک الاعمیٰ نے پتھر
 مار کر اس کا سر توڑ دیا اور وہ مر گیا اور انوش کے ہاں نوے سال کی
 عمر میں قینان پیدا ہوا اور جب انوش کی وفات کا وقت قریب آیا تو

اس کے بیٹے اور پوتے اس کے پاس اکٹھے ہوئے، قینان، ہملائیل، ایرد، اخنوخ اور متوشلح اور ان کی بیویاں اور بیٹے، آپ نے انہیں برکت کی دُعا دی اور انہیں اپنے جبل مقدس سے اترنے سے منع کیا نیز انہیں اپنے بیٹوں میں سے کسی کو قابیل لعین کے بیٹوں سے ملنے جلتے سے بھی روک دیا اور آپ نے حضرت آدم کے جسم کے متعلق قینان کو وصیت کی اور انہیں اس کے پاس نماز پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کی بہت تقدیس کرنے کا حکم دیا اور آپ نے سہراکتوبر کو غروب آفتاب کے وقت وفات پائی اور آپ کی عمر نو سو پینسٹھ سال تھی۔

قینان بن انوش

اور قینان بن انوش کھڑا ہوا اور یہ مہربان، متقی اور مقدس شخص تھا اور وہ اپنی قوم میں اطاعت الہی کرنے اور اچھی طرح اس کی عبادت کرنے کی خبر گیری کرنے اور حضرت آدم و شیت کی وصیت کی پیروی کرنے کے لیے کھڑا ہوا اور ستر سال کی عمر میں اس کے ہاں ہملائیل پیدا ہوا۔ اور جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کے بیٹے اور پوتے اس کے پاس اکٹھے ہوئے، ہملائیل، ایرد، متوشلح، لیمک اور ان کی بیویاں اور بیٹے آپ نے ان کو برکت کی دُعا دی اور انہیں خون قابیل کا حلف دیا کہ ان میں سے کوئی شخص اپنے جبل مقدس سے اتر کر ملعون قابیل کے بیٹوں کے پاس نہ جائے اور آپ نے ہملائیل کو اپنا وصی مقرر کیا اور اُسے حضرت آدم کے جسم کا خیال رکھنے کا حکم دیا اور قینان فوت ہو گیا، اس کی عمر نو سو بیس سال تھی۔

ہملائیل بن قینان

پھر قینان کے بعد ہملائیل بن قینان کھڑا ہوا اور وہ اپنی قوم میں اطاعت الہی کرنے اور اپنے باپ کی وصیت کی اتباع کے لیے کھڑا ہوا اور بیسٹھ سال کی عمر میں اس کے ہاں یرد پیدا ہوا۔ اور جب ہملائیل کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے یرد کو وصی مقرر کیا اور اسے حضرت آدم کے متعلق حکم دیا پھر ہملائیل ۲۱ اپریل کو اتوار کے روز تین بجے دن کو وفات پا گیا اور اس کی عمر آٹھ سو پچانوے سال تھی۔

یرد بن ہملائیل

پھر ہملائیل کے بعد یرد کھڑا ہوا اور وہ مومن اور اللہ تعالیٰ کے لیے کامل عمل کرنے والا اور اس کی عبادت کرنے والا تھا اور رات دن بہت نماز پڑھنے والا تھا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر میں اضافہ کیا اور باسٹھ سال کی عمر میں اس کے ہاں اخنوخ پیدا ہوا اور چالیس میں پہلا ہزار تکمیل کو آیا۔

اور جب یرد کی عمر میں سے پانچ سو سال گزر گئے تو شیث کے بیٹوں نے باہمی معاہدات و موافقت کو توڑ دیا اور وہ قابیل کے بیٹوں کی زمین کی طرف جانے لگے اور ان کا پہلا نزول یوں ہوا کہ شیطان نے انسانوں میں دو شیطان بنائے ان میں سے ایک کا نام یوبل اور دوسرے کا تو بلقین تھا اور اس نے ان دونوں کو کئی قسم کے گانے اور گیت سکھائے پس یوبل نے مزا میر، ستار، بربط اور بگل بنائے

اور تو بلقیں نے ڈھول ، دف اور چنگ بنائے اور بنو قابیل کی کوئی
 مصروفیت نہ تھی اور وہ صرف شیطان کے سامنے ہی ذکر کرتے تھے
 اور وہ گناہ اور حرام اور فسق پر اکٹھے ہوتے
 تھے اور ان کے عمر رسیدہ مرد اور عورتیں اس بارے میں ان کے جوانوں
 سے بھی آگے تھے ، وہ اکٹھے ہوتے ، گانے گاتے ، ڈھول بجاتے
 اور چنگ اور بربط بجاتے اور شور و غل کرتے اور ہنستے ، حتیٰ کہ بنو
 ثیث میں سے جو لوگ پہاڑوں پر رہتے تھے انہوں نے ان کی آوازیں سنیں
 اور ان میں سے ایک سو جوانوں نے اتر کر بنو قابیل کے پاس جانے
 پر اتفاق کر لیا کہ وہ دیکھیں کہ یہ آوازیں کیسی ہیں اور جب یرد کو
 اس بات کی اطلاع ملی تو وہ ان کے پاس آیا اور ان کو خدا کا واسطہ
 دیا اور انہیں ان کے آباء کی وصیت یاد دلائی اور انہیں خونِ ہابیل
 کی قسم دی ، اور احنوخ بن یرد نے ان میں کھڑے ہو کر کہا ، یاد رکھو
 تم میں سے جس نے ہمارے باپ یرد کی نافرمانی کی اور ہمارے آباء
 کے عہد کو توڑا اور ہمارے پہاڑ سے نیچے اتر اہم اُسے کبھی نہیں چٹھنے
 دیں گے مگر اُنھوں نے اترنے کے سوا کوئی بات نہ مانی اور جب وہ
 اترے تو اُنھوں نے فواحش کے اتھکاب کے بعد قابیل کی بیٹیوں
 سے اختلاط کیا۔

اور جب یرد کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کے بیٹے اور اُس کے بیٹوں کے بیٹے
 احنوخ ، متوشلح ، لک اور نوح اُس کے پاس اکٹھے ہوئے اور اُس
 نے انہیں برکت کی دُعا دی اور انہیں جبلِ مقدس سے اترنے سے
 روکا اور کہا لا محالہ تم نشیبی زمین کی طرف اترو گے پس تم میں سے آخر
 میں کون اترے گا وہ ہمارے باپ آدم کے جسم کو بھی اتار لے جائے
 پھر اُسے زمین کے وسط میں رکھے جیسا کہ اس نے ہمیں حکم دیا

ہے اور اس نے اپنے بیٹے اختونج کو حکم دیا کہ وہ منارۃ الکنتریں ہمیشہ نماز پڑھتا رہے پھر اس نے جب کہ ماہ مارچ کی ایک رات گذری تھی، جمعہ کے روز غروب آفتاب کے وقت وفات پائی اور اس کی عمر نو سو باسٹھ سال تھی۔

اختونج بن یزد

پھر یزد کے بعد اختونج بن یزد کھڑا ہوا اور اس نے عبادت الہی کی ذمہ داری لی اور جب اس کی عمر ۶۵ سال ہوئی تو اس کے ہاں متوشلح پیدا ہوا اور بنو شیت اور ان کی بیویاں اور بیٹے نیچے اترنے لگے اور اختونج کو یہ بات گراں گذری تو اس نے اپنے بیٹوں متوشلح، ملک اور نوح کو بلایا اور انہیں کہا مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو ایسا عظیم عذاب دینے والا ہے جس میں نرمی نہ ہوگی۔ اور اختونج پہلا شخص ہے جس نے قلم سے لکھا اور وہ ادیس نبی ہے، آپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ وہ اخلاص سے اللہ کی عبادت کریں اور صدق و یقین کو عمل میں لائیں پھر اللہ تعالیٰ نے تین سو سال کی عمر میں آپ کا رفع کیا۔

متوشلح بن اختونج

پھر متوشلح بن اختونج نے عبادت الہی اور اس کی اطاعت کی ذمہ داری لی اور جب وہ ۱۸۷۵ سال کا ہوا تو اس کے ہاں ملک پیدا ہوا، پس اللہ تعالیٰ نے نوح کے زمانے میں اس کی طرف وحی کی اور اُسے

بتایا کہ وہ لوگوں پر طوفان لانے والا ہے اور اس نے اُسے لکڑی کی کشتی بنانے کا حکم دیا اور جب نوح کے ۶۰ سال مکمل ہو گئے تو دوسرا سہرا مکمل ہو گیا اور متوشلح نے جمعرات کے روز ۲۱ ستمبر کو وفات پائی ، اس کی عمر ۹۶۰ سال تھی ۔

ملک بن متوشلح

اور ملک اپنے باپ کے بعد اللہ کی عبادت اور اس کی اطاعت کا ذمہ دار بنا اور ۱۸۲ سال کی عمر میں اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور اس کے زمانے میں سرکشوں کی کثرت ہو گئی اور یہ یوں ہوا کہ جب بنو شیت ، قابیل کی لڑکیوں کے جال میں پھنس گئے تو ان سے سرکش لوگ پیدا ہوئے ۔

پھر ملک کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے نوح ، سام ، حام ، یافت اور ان کی بیویوں کو بلایا اور اولاد شیت میں سے ان کے سوا کوئی شخص پہاڑ پر نہ رہا تھا وہ بنو قابیل کے پاس آگئے تھے اور وہ آٹھ نفوس تھے اور طوفان سے قبل ان کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی پس اس نے انہیں برکت کی دعا دی پھر روپڑا اور انہیں کہنے لگا کہ ہماری قوم میں سے ان آٹھ نفوس کے سوا کوئی شخص باقی نہیں رہا ، اور میں اللہ سے دعا کروں گا جس نے آدمؑ اور حواؑ کو اکیلے اکیلے پیدا کیا پھر ان دونوں کو بہت اولاد دی کہ وہ تمہیں اس عذاب سے نجات دے جو اس نے بڑے لوگوں کے لیے تیار کیا ہے اور تمہاری اولاد کو بکثرت بخشے جتنی کہ وہ زمین کو بھر دے اور وہ تمہیں ہمارے باپ آدمؑ کی برکت عطا کرے اور تمہاری اولاد کو بادشاہت دے اور میں

وفات پانے والا ہوں اور اسے نوح تیرے سوا عذاب پانے والوں میں سے کوئی نہیں بچے گا پس جب میں مرجاؤں تو مجھے اٹھا کر منارۃ الکفر میں رکھ دینا اور جب اللہ چاہے کہ تو کشتی میں سوار ہو تو ہمارے باپ آدم کے جسم کو اٹھانا اور اُسے اپنے ساتھ لے جانا پھر اُسے کشتی کے بالائی خانے کے وسط میں رکھ دینا پھر تم اور تمہارے بیٹے کشتی کے مشرقی کونے میں رہیں اور تمہاری بیوی اور تمہارے ترکش، کشتی کے مغربی کونے میں رہیں اور آدم کا جسم تمہارے درمیان رہے، نہ تم اپنی عورتوں کے پاس جانا اور نہ تمہاری عورتیں تمہارے پاس آئیں اور نہ تم ان کے ساتھ کھانا پینا اور نہ کشتی سے باہر نکل جانے تک ان کے قریب جانا، پس جب طوفان ختم جائے اور تم کشتی سے زمین کی طرف جاؤ تو تو آدم کے جسم کے پاس نماز پڑھنا پھر اپنے سب سے بڑے بیٹے سام کو وصیت کرنا کہ وہ آدم کے جسم کو لے جا کر زمین کے وسط میں رکھ دے اور وہ اپنی اولاد میں سے ایک شخص کو اس کی نگرانی کے لیے مقرر کرے اور وہ زندگی بھر خدا کی خاطر آراستہ رہے کسی عورت سے نکاح نہ کرے اور نہ گھر بنائے اور نہ خونریزی کرے اور نہ چوپاؤں اور پرندوں کی قربانی دے بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اس کے ساتھ بھیجے والا ہے جو اُسے زمین کا وسط بتائے گا اور اس سے موالت کرے گا۔

اور ملک نے ۷۰ مارچ کو اتوار کے روز دن کے نو بجے وفات پائی اور اس کی عمر ۷۰۰ سال تھی۔

نوح

اور اللہ تعالیٰ نے نوح کی طرف اس کے دادا اخنوخ یعنی ادریس بھی

کے زمانے میں قبل اس کے کہ اللہ اور لیس کا رفع کرے، وحی کی اور اُسے حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو انتباہ کرے اور انہیں ان گناہوں سے جن کا وہ از تکاب کرتے ہیں، منع کرے اور انہیں عذاب سے ڈرائے، پس وہ اللہ کی عبادت کرنے اور اپنی قوم کے لیے دعا کرنے پر قائم رہا اور اس نے عبادت الہی کے لیے اور اپنی قوم کے واسطے دعا کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا، اس نے پانسو سال تک عورتوں سے نکاح نہ کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے وحی کی کہ وہ ہیکل بنت ناموس بن اخنوخ سے نکاح کرے اور اُسے بتایا کہ وہ زمین پر طوفان لانے والا ہے اور اس نے اُسے وہ کشتی بنانے کا بھی حکم دیا جس میں اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اس کے اہل کو نجات دی نیز یہ کہ وہ اس کے تین خانے بنائے، نچلا، درمیانہ اور بالائی، اور اس نے اُسے حکم دیا کہ وہ اس کی لمبائی تین سو ہاتھ رکھے جو نوح کے ہاتھ کے مطابق ہو اور اس کی چوڑائی پچاس ہاتھ اور بلندی تیس ہاتھ رکھے اور اس کے دونوں جانب لکڑی کے مچان بنائے، نچلا خانہ چو پاؤں، جنگلی جانوروں اور درندوں کے لیے اور درمیانہ پرندوں کے لیے ہوگا اور بالائی خانہ نوح اور اس کے اہل بیت کے لیے ہوگا اور وہ بالائی خانے میں پانی کے حوض اور باورچی خانہ بنائے اور پانچ سو سال کی عمر میں اس کے ہاں اولاد ہوئی۔

قابیل کے بیٹے اور اولاد شیت ہیں سے جو لوگ ان کے ساتھ مل جل گئے تھے جب وہ آپ کو کشتی بناتے دیکھتے تو آپ سے مذاق کرتے جب حضرت نوح کشتی بنانے سے فارغ ہو گئے تو آپ نے انہیں اس میں سوار ہونے کی دعوت دی اور انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمام زمین پر طوفان لانے والا ہے تاکہ اُسے گنہگاروں سے پاک کر دے مگر کسی نے آپ

کی بات نہ مانی پس آپ اور آپ کے بیٹے منارۃ الکنتز کی طرف گئے اور انہوں نے حضرت آدمؑ کے جسم کو اٹھایا اور اسے، ارمایح کو جمعہ کے روز کشتی کے بالائی خانے کے وسط میں رکھ دیا اور پرندے، اور میانی خانے میں رکھے گئے اور چوپائے اور درندے نچلے خانے میں رکھے گئے اور غروب آفتاب کے وقت انہیں بند کر دیا گیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی بھیجا اور زمین کے چشے پھوڑ دیے اور پانی مقررہ حکم کے مطابق مل گیا اور اس نے سب زمین اور پہاڑوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور دنیا تاریک ہو گئی اور شمس و قمر کی روشنی جاتی رہی حتیٰ کہ دن رات برابر ہو گئے اور جس وقت اللہ تعالیٰ نے پانی کو بھیجا حساب دانوں کے قول کے مطابق اس وقت سرطان، شمس، قمر، زحل، عطارد، اور اس زائچہ میں، حوت کے آخری منٹ میں اکٹھے تھے پس چالیس یوم میں آسمان اور زمین کا پانی مل گیا حتیٰ کہ تمام پہاڑوں سے پندرہ ماٹھ اوپر آ گیا پھر ٹھہر گیا اور زمین کے تمام خطوں کو پانی نے ڈھانپ لیا اور ان کے اوپر آ گیا۔

اور کشتی تے ساری زمین کا چکر لگایا حتیٰ کہ مکہ چلی گئی اور ہفتہ بھر بیت اللہ کے گرد طواف کیا پھر پانچ ماہ کے بعد پانی اتر گیا اور اس کی ابتداء، ارمی کو ہوئی اور ۳۱ اکتوبر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت نوحؑ یکم رجب کو کشتی میں سوار ہوئے اور محرم میں وہ جو دی پہ ٹھہری اور وہ گنتی کا پہلا مہینہ بن گیا اور یہ موصل کے نواح میں ایک پہاڑ ہے، اللہ تعالیٰ نے آسمان کے پانی کو حکم دیا تو وہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا گیا اور اس نے زمین کو حکم دیا تو اس نے اپنا پانی نکل لیا اور حضرت نوحؑ نے کشتی کے ٹھہرنے کے چار ماہ بعد تک قیام کیا پھر آپ نے ایک کوا چھوڑا تاکہ

آپ پانی کی خبر معلوم کریں تو اس نے مردہ لاشوں کو پانی کے اوپر تیرتے دیکھا تو وہ ان پر بیٹھ گیا اور واپس نہ آیا پھر آپ نے کبوتری کو چھوڑا تو وہ زیتون کا ایک پتہ لائی تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ پانی ختم ہو گیا ہے پس آپ، ۳۲ مئی کو باہر آئے اور کشتی میں آپ کے دخول و خروج کے درمیان ایک سال دس دن کا عرصہ پایا جاتا ہے اور جب آپ اور آپ کے اہل زمین کی طرف منتقل ہوئے تو انھوں نے ایک شہر تعمیر کیا جس کا نام انہوں نے ثمانین رکھا۔

اور جب حضرت نوح کشتی سے باہر نکلے اور آپ نے لوگوں کی ہڈیاں دیکھیں تو اس بات نے آپ کے غم کو اجاگر کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ وہ اس کے بعد ہرگز کبھی نہ بین پر طوفان نہیں بھیجے گا اور جب حضرت نوح کشتی سے باہر نکلے تو آپ نے اسے قفل لگا دیا اور کنجی اپنے بیٹے سام کو دے دی پھر حضرت نوح نے زراعت کی اور انگور بوئے اور زمین کو آباد کیا۔

ایک روز حضرت نوح سوئے ہوئے تھے کہ اچانک آپ کا کپڑا کھل گیا اور آپ کے بیٹے حام نے آپ کی نثر مگاہ دیکھی اور منس پڑا اور اس نے اپنے دونوں بھائیوں سام اور یافث کو اطلاع دی تو وہ دونوں کپڑا لے کر اس کے پاس آئے اور ان کے چہرے دوسری طرف تھے اور انہوں نے آپ پر کپڑا ڈال دیا اور جب حضرت نوح نیند سے بیدار ہوئے اور حقیقت سے آگاہ ہوئے تو آپ نے کنعان بن حام کو بددعا دی اور حام کو بددعا نہ دی اور قبط، حبشہ اور ہند اس کے بیٹے ہیں۔ اور حضرت نوح کی اولاد میں سے کنعان پہلا شخص ہے جس نے بنو قایل کے عمل کی طرف رجوع کیا اور کھیل اور گانے اور گیت اور ڈھول

اور بربط اور جانچھیں بنائیں اور کھیل اور باطل کاموں میں شیطان کی اتباع کی۔

اور حضرت نوح نے زمین کو اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کیا اور اس نے زمین کے وسط اور حرم اور اس کے ارد گرد کے علاقے اور یمن اور حضرت نوح کو عمان، بحرین، عالج، یبرین، دبار، الدو اور الدھنا تک کو سام کے لیے مقرر کیا اور ارض مغرب سواحل کو حام کے لیے مقرر کیا۔ پس نوبہ، زنگی اور حبشی، کوش بن حام اور کنعان بن حام کے بیٹے ہیں۔ اور یافت بن نوح، مشرق اور مغرب کے درمیانی علاقے میں آترا اور اس کے ہاں جوہر، توبل، ماش، ماشج اور ماجوج پیدا ہوئے، پس صقالیہ، جوہر کے اور برجان، توبل کے اور ترک اور خزر، ماش کے اور ہشبان، ماشج کے اور یا جوج اور ماجوج کے بیٹے ہیں اور وہ ترکوں کی جنت سے زمین کے مشرق میں ہیں اور صقالیہ اور برجان کی فرودگاہیں رومیوں کی زمین میں، رومیوں سے قبل کی ہیں اور یہ یافت کی اولاد ہیں۔

اور حضرت نوح کشتی سے نکلنے کے بعد ۶۶۰ سال زندہ رہے اور جب حضرت نوح کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کے تینوں بیٹے سام، حام، یافت اور ان کے بیٹے آپ کے پاس جمع ہوئے تو آپ نے انہیں اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور آپ نے سام کو حکم دیا کہ جب وہ مرجائیں تو وہ کشتی میں داخل ہو جائے اور کسی کو اس کا پتہ نہ چلے اور وہ آدم کے جسم کو نکال لے اور ملکیزون بن ملک بن سام اس کے ساتھ جائے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس لیے منتخب کیا ہے کہ وہ مقدس جگہ پر زمین کے وسط میں آدم کے جسم کے ساتھ رہے اور آپ نے اسے کہا اے سام، کہ جب تم اور ملکیزون جاؤ گے تو

اللہ تعالیٰ تم دونوں کے ساتھ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ راستہ بتانے کو بھیجے گا اور تمہیں زمین کا وسط دکھائے گا پس کسی کو بتانا نہیں کہ تم کیا کر رہے ہو اور یہ حضرت آدم کی وہ وصیت ہے جو انہوں نے اپنے بیٹوں کو کی اور انہوں نے ایک دوسرے کو یہ وصیت کی حتیٰ کہ یہ تجھ تک پہنچ گئی ہے پس جب تم دونوں اس جگہ تک پہنچو جو فرشتہ تمہیں دکھائے تو اس میں آدم کے جسم کو دکھ دینا پھر ملکین ذوق کو حکم دینا کہ وہ اس سے جدا نہ ہو اور عبادت الہی کے سوا اُسے کوئی کام نہ ہوگا اور آپ نے اُسے حکم دیا کہ وہ نہ کسی عورت سے نکاح کرے اور نہ گھر بنائے اور نہ خونریزی کرے اور صرف جنگلی جانوروں کی کھال کے کپڑے پہنے اور بال اور ناخن نہ کٹوائے اور اکیلا بیٹھے اور بکثرت حمد الہی کرے پھر آپ منیٰ میں بدھ کے روز وفات پا گئے اور آپ کی عمر ۹۵۰ سال تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔

سام بن نوح

اور سام بن نوح نے اپنے باپ کے بعد، اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کی ذمہ داری سنبھالی اور ایک سو دو سال کی عمر میں اس کے ہاں ارنخشد پیدا ہوا پھر اس نے جا کر کشتی کو کھولا اور اپنے بھائیوں اور اپنے اہل سے پوشیدہ طور پر آدم کے جسم کو اتار کر لے گیا اور اپنے بھائیوں یافت اور حام کو بلا کر انہیں کہنے لگا میرے باپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سمندر کے پاس آؤں اور زمین کے بارے میں غورو فکر کروں اور پھر واپس آ جاؤں پس تم میرے آنے تک حرکت نہ کرنا اور میرے بیوی بچوں کو بھلائی کی وصیت کرنا۔ اس کے بھائیوں سے

اُسے کہا اللہ کی حفاظت میں چلا جا بلاشبہ تجھے علم ہو گیا ہے کہ زمین، ویران ہے اور ہم تیرے بارے میں درندوں سے خوفزدہ ہیں سام نے کہا، اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بھیجے گا اور میں انشاء اللہ کسی چیز سے خوفزدہ نہ ہوں گا اور سام نے اپنے بیٹے ملک کو بلا کر اُسے اور اس کی بیوی سے کہا اے وزدق! تم دونوں اپنے بیٹے ملک وزدق کو میرے ساتھ بھیج دو وہ راستے میں مجھے مانوس کرے گا ان دونوں نے اسے کہا، تو سیدھا چلا جا اور سام نے اپنے دونوں بھائیوں اور اپنے اہل و اولاد سے کہا تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے باپ نوح نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں کشتی کو سر بھر کر دوں اور نہ میں اور نہ کوئی دوسرا شخص اس میں داخل ہو، پس تم میں سے کوئی شخص کشتی کے نزدیک نہ آئے۔

پھر سام روانہ ہوا اور اس کا بیٹا بھی اس کے ساتھ تھا، پس فرشتہ انہیں ملا اور وہ مسلسل ان کے ساتھ رہا حتیٰ کہ وہ ان دونوں کو اس جگہ لے گیا جس میں انہیں آدم کے جسم کو رکھنے کا حکم دیا گیا تھا، کہتے ہیں کہ وہ منارہ کے پاس منیٰ کی مسجد میں ہے اور اہل کتاب کہتے ہیں کہ وہ شام میں ارض مقدسہ میں ہے۔

پس زمین کھل گئی اور انہوں نے جسم کو اس میں رکھ دیا پھر وہ اس پر بند ہو گئی اور سام نے ملک بن ملک بن سام سے کہا یہاں بیٹھ جا اور جو ب اللہ کی عبادت کر، اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ روزانہ تیرے پاس موانست کے لیے بھیجا کرے گا پھر اس نے اُسے سلام کہا اور وہ اپنے اہل کے پاس واپس آ گیا اور اس کے بیٹے ملک نے اس سے ملک بن ملک کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا وہ راستے میں مر گیا ہے اور میں نے اُسے دفن کر دیا ہے پس اس کے ماں باپ نے اس کا علم کیا۔

پھر سام کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے ارفخشذ کو وصی مقرر کیا اور سام نے ۶ ستمبر کو جمعرات کے روز وفات پائی اور اس کی عمر چھ سو سال تھی۔

ارفخشذ بن سام

پھر ارفخشذ بن سام نے اللہ کی عبادت اور اطاعت کی ذمہ داری سنبھالی اور ایک سو اٹھادس سال کی عمر میں اس کے ہاں شارح پیدا ہوا اور نوح کی اولاد ملکوں میں پھیل گئی اور ان میں بکثرت سرکش ہو گئے اور کنعان بن حام کے بیٹوں نے فساد کیا اور کھلم کھلا گناہ کیے۔

اور جب ارفخشذ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس کے اہل و اولاد اس کے پاس جمع ہوئے اور اس نے انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور گناہوں سے بچنے کی وصیت کی اور اس نے اپنے بیٹے شارح سے کہا میری وصیت کو قبول کر اور میرے بعد اپنے اہل میں اطاعت الہی کا عامل بن کر کھڑا ہو جا اور اس نے ۲۳ اپریل کو الوار کے روز وفات پائی اور اس کی عمر ۴۶۵ سال ہوئی۔

شارح بن ارفخشذ

پھر شارح بن ارفخشذ نے اپنی قوم میں اطاعت الہی کا حکم دینے کی ذمہ داری سنبھالی اور وہ انہیں اس کی نافرمانی سے روکنے لگا اور گنہگاروں کو جو عذاب ہوا وہ انہیں اس سے ڈرانے لگا اور ایک سو تیس سال کی عمر میں اس کے ہاں عاجز پیدا ہوا، پھر اس کی وفات کا

وقت قریب آگیا تو اس نے اپنے بیٹے عابر بن شارح کو وصی مقرر کیا اور اُسے حکم دیا کہ وہ قابیل لعین کے بیٹوں کے فعل سے اجتناب اختیار کرے اور اس نے ۱۳ مارچ کو سوموار کے روز وفات پائی اور اس کی عمر ۴۳۰ سال تھی۔

عابر بن شارح

پھر عابر بن شارح اپنی قوم کو اطاعت الہی کی دعوت دینے لگا اور بنو سام بن نوح کو کنعان بن حام کے بیٹوں سے ملنے جلنے سے احتیاء کرنے لگا جو اپنے آباء کے دین کو بدلنے والا اور معاصی کا ارتکاب کرنے والا تھا اور ۴۳۰ سال کی عمر میں اس کے ہاں اس کا بیٹا فالغ پیدا ہوا تو اس نے اُسے کہا اے میرے بیٹے! جب قابیل لعین کے بیٹوں نے بکثرت اللہ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا اور تثلیث کے بیٹے بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا پس تو اور تیرے اہل بتی کنعان کی ملت میں داخل نہ ہوں۔

اور عابر نے ۲۳ اکتوبر کو جمعرات کے روز وفات پائی اور اس کی عمر ۶۴۰ سال تھی اور بعض کا قول ہے کہ ایک سو چونسٹھ سال تھی۔

فالغ بن عابر

پھر عابر کے بعد اس کا بیٹا فالغ لوگوں کی اطاعت الہی کی دعوت دینے لگا اور اس کے زمانے میں نوح کے بیٹے بابل میں جمع ہوئے اور یہ واقعہ یوں ہے کہ مانس بن ارم بن سام بن نوح، ارض بابل کی طرف گیا اور سرکش نمرد اور بیٹے پیدا ہوئے اور یہی ابوالنبیط ہے اور یہ پہلا شخص ہے جس نے

نہری نکالیں اور درخت بوٹے اور زمین کو آباد کیا اور ان سب کی زبان سر پانی تھی اور یہ آدم کی زبان ہے پس جب یہ بابل میں جمع ہوئے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا ہم ایک عمارت تعمیر کریں گے جس کا نچلا حصہ زمین اور بالائی حصہ آسمان ہوگا اور جب انہوں نے عمارت شروع کی تو کہنے لگے ہم اسے قلعہ بنائیں گے جو ہمیں طوفان سے محفوظ رکھے گا پس اللہ تعالیٰ نے ان کے قلعے کو ٹوٹھا دیا اور ان کی زبانوں کو ۷۲ زبانوں میں تقسیم کر دیا اور وہ اپنی اس جگہ پر ۷۲ فرقوں میں منقسم ہو گئے اور سام کے بیٹوں کی ۱۹ زبانیں تھیں۔ اور حام کے بیٹوں کی سولہ زبانیں تھیں۔ اور سام کے بیٹوں کی ۷۳ زبانیں تھیں اور جب انہوں نے اپنی حالت کو دیکھا تو وہ فالغ بن عابر کے پاس اکٹھے ہوئے تو اس نے انہیں کہا تمہاری علیحدہ علیحدہ زبانوں کی وجہ سے ایک زمین میں تم نہ سما سکو گے انہوں نے کہا زمین کو ہمارے درمیان تقسیم کر دو پس اس نے ان کو زمین تقسیم کر دی اور یافت بن نوح کے بیٹوں کے حصے میں چین، ہند، سندھ، ترک، خزر، تبت، بلخ، دیلم اور ارض خراسان کے ارد گرد کا علاقہ آیا اور اس زمانے میں بنی یافت کا بادشاہ جم شاذ تھا۔ اور ارض مغرب اور فرات کے پر تک کا علاقہ مستط الشمس تک حام کے بیٹوں کے حصے میں آیا اور حجاز و یمن اور باقی سام کے بیٹوں کے حصے میں آئی۔

اور تیس سال کی عمر میں اس کے ہاں ارغو پیدا ہوا اور فالغ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے ارغو کو وصی مقرر کیا اور فالغ نے ۲ اکتوبر کو بروز جمعہ وفات پائی اور اس کی عمر ۲۳۹ سال تھی۔

ارغو بن فالغ

پھر ارغو بن فالغ اپنے باپ کے بعد کھڑا ہوا اور زبانیں ۷۲ فرقوں

میں بٹ چکی تھیں، بنو سام کے فرقے تھے اور بنو حام کے ۱۶ فرقے تھے اور اولاد یافت کے ۳۷ فرقے تھے اور اس کے زمانے میں سرکش نرود بھی تھا جس کا مسکن بابل تھا اور اسی نے محل کی تعمیر کی تھی اور یہ پہلا شخص ہے جس نے تاج بنایا اور اس نے ۶۷ سال بادشاہت کی۔

اور ۳۲ سال کی عمر میں ارغو کے ہاں ساروغ پیدا ہوا اور جب ارغو کی عمر ۳۴ سال ہوئی تو تیسرا ہزار مکمل ہو گیا اور ارغو کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے ساروغ کو وصیت کی اور ارغو نے ۴۴ اپریل کو بدھ کے روز وفات پائی اور اس کی عمر دو سو سال تھی۔

ساروغ بن ارغو

اور سام کی اولاد میں ساروغ بن ارغو اپنے باپ کی وفات کے بعد کھڑا ہوا اور سرکشوں کی بہتات ہو گئی اور انہوں نے زمین میں سرکشی اختیار کی اور ساروغ کے زمانے میں سب سے پہلے اہنام پرستی ہوئی اور اہنام کا پہلا حال یہ ہے کہ جب لوگوں میں سے کسی کا کوئی عزیز یعنی باپ، بھائی یا بیٹا فوت ہو جاتا تو وہ اس کی شکل کا ایک صنم بنا لیتا اور اس کا وہی نام رکھ دیتا۔ پس جب ان کے بعد کے اخلاف بالغ ہوئے تو انہوں نے خیال کیا اور شیطان نے انہیں بتایا کہ انہیں صرف عبادت کے لیے بنایا گیا ہے تو انہوں نے ان کی عبادت کی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دین کو پھیلادیا پس ان میں سے بعض نے اہنام پرستی کی اور بعض نے آفتاب پرستی کی اور بعض نے پرندوں کی پوجا کی اور بعض نے پتھروں کی پوجا کی اور بعض نے درختوں کی پوجا کی اور بعض نے ہوا کی پوجا کی اور شیطان نے ان کو فتنہ میں ڈال دیا اور انہیں گمراہ کیا اور سرکش بنا دیا۔

اور ایک سو تیس سال کی عمر میں اس کے ہاں نا حور پیدا ہوا اور جب ساروغ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے نا حور کو وصیت کی اور اُسے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور ساروغ نے ۲۷ اگست کو اتوار کے روز وفات پائی اور اس کی عمر ۲۳۰ سال تھی۔

نا حور بن ساروغ

اور نا حور اپنے باپ کے مقام پر تھا پس اس کے زمانے میں اصنام پرستی بکثرت ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو وہ ان پر شدید بھونچال لائی حتیٰ کہ یہ اصنام گر گئے مگر انہوں نے دوبارہ ان کی جگہ پر بت رکھ دیے۔

اور اس کے زمانے میں جادو، کھانت اور بدشگونی کا ظہور ہوا اور لوگوں نے شیاطین کے لیے اپنے بچوں کو ذبح کیا اور ترازو اور پیانے بنائے گئے۔

اور نا حور کی عمر ۱۴۸ سال تھی اور اس زمانے کے سرکش عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح تھے اور یہ ملکوں میں پھیل گئے تھے اور ان کی فرودگاہیں حضر موت کے بالائی علاقوں کے درمیان نجران کی وادیوں تک تھیں پس جب انہوں نے فساد اور نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ہود بن عبد اللہ بن رباح بن المخلود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کو بھیجا اور اس نے انہیں اللہ کی عبادت کرنے اور اس کی اطاعت کرنے اور محارم سے اجتناب اختیار کرنے کی دعوت کی تو انہوں نے اس کی تکذیب کی، پس اللہ نے تین سال ان سے بارش روک دی تو انہوں نے اپنا وفد بیت الحرام کی طرف بھیجا کہ وہ ان کے لیے بارش کی دعا کرے اور وہ

بیت اللہ کا طواف کرنے لگے اور چالیس صبحیں سعی کرنے لگے۔

پھر ان کے لیے دو بادل بلند ہوئے ایک سفید تھا جس میں بارش اور رحمت تھی اور دوسرا سیاہ تھا جس میں عذاب اور سزا تھی اور انہوں نے ایک آواز سنی جو انہیں پکار رہی تھی کہ ان دونوں میں سے تم جسے چاہو منتخب کر لو انہوں نے کہا ہم نے سیاہ بادل کو منتخب کر لیا ہے پس وہ بادل ان کے سروں پر سے گزرا اور جب وہ شہروں کے قریب آیا تو حضرت ہود نے انہیں کہا اس بادل میں جو تم پر سایہ نکلے ہے۔ عذاب ہے وہ کہنے لگے بلکہ یہ ہم پر بارش برسانے والا بادل ہے پس سیاہ آندھی آئی اور وہ جس چیز کے پاس سے گزرتی اُسے جلا دیتی اور حضرت ہود کے سوا ان میں سے کوئی نہ بچا بیان کیا جاتا ہے کہ لقمان بن عاد نے بھی نجات پائی اور زندہ رہا حتیٰ کہ اس نے سات گدھوں کی عمر پائی۔

اور جب عاد گزر گئے تو بنو ثمود بن جازر بن ثمود بن ارم بن سام بن نوح ان کے دیار میں منتقل ہو گئے اور ان کے بادشاہ، حجر میں اتر کر تھے پس جب انہوں نے سرکشی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح بن صالح بن صادوق بن ہود کو ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا اور انہوں نے آپ کے مطالبہ کیا کہ آپ ان کے پاس کوئی معجزہ لائیں، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے زمین سے ناقہ نکالی جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا حضرت صالح نے ان سے کہا اس ناقہ کے لیے ایک دن ہے جس میں یہ پانی پرائے گی اور ایک دن تمہارے لیے ہے پس اسے پانی سے روکنے سے احتیاط کرنا، تو انہوں نے آپ کی تکذیب کی اور ان میں سے ایک شخص نے جسے قدار کہا جاتا تھا اٹھ کر اسے زخمی کر دیا اور اس کی کوچوں پر تلوار ماری اور اس کا بچہ اونچی زمین سے بلند ہو گیا پھر وہ بلبلا یا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا اور ان میں سے الذریعہ نام ایک عورت بچی اور عربوں

نے قدر کی مثل بیان کی۔

تاریخ بن ناحور

اور تاریخ بن ناحور، حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے باپ ہیں جو سرکش نمرود کے زمانے میں تھے اور نمرود پہلا شخص ہے جس نے آگ کی پوجا کی اور اُسے سجدہ کیا اور یہ واقعہ یوں ہے کہ زمین سے آگ نکلی تو وہ اس کے پاس آیا اور اس نے اُسے سجدہ کیا اور اس سے شیطان نے گفتگو کی اور اس نے اس پر ایک عمارت بنا دی اور اس کے لیے خادم مقرر کر دیا۔ اور اس زمانے میں لوگوں نے علم نجوم میں مشغولیت اختیار کی اور شمس و قمر کے کسوف اور ثوابت و ستاروں کا حساب لگایا اور فلک و بروج کے بارے میں گفتگو کی۔

اور جس شخص نے نمرود کو یہ علم سکھایا اُسے مسنون کہا جاتا ہے اور تاریخ جو حضرت ابراہیم کے باپ آذر ہیں، سرکش نمرود کے ساتھ تھے اور نمرود کے منجین نے حساب لگا کر اُسے بتایا کہ اس کی مملکت میں ایک بچہ پیدا ہوگا، جو اس کے دین پر عیب لگائے گا اور اس کے اہنام کو ڈھادے گا اور اس کی فوج کو پراگندہ کر دے گا پس جو بچہ اس کی مملکت میں پیدا ہوتا وہ اس کا پیٹ پھاڑ ڈالتا حتیٰ کہ حضرت ابراہیم کی پیدائش ہوئی، پس آپ کے والدین نے آپ کو چھپا دیا اور آپ کے معالے کو خفیہ رکھا اور وہ آپ کو ایک غار میں لے گئے جہاں کسی کو آپ کے متعلق علم نہ تھا اور آپ کی پیدائش کو ثابا میں ہوئی اور حضرت ابراہیم اس وقت پیدا ہوئے جب

۱۔ اصل میں نقطے کے بغیر ہی لکھا ہوا ہے۔

تاریخ کی عمر ۱۷۰ سال تھی اور آپ کا باپ تاریخ ۲۵۰ سال زندہ رہا۔

ابراہیمؑ

حضرت ابراہیمؑ، سرکش نرود کے زمانے میں پروان چڑھے اور جب آپ اس غار سے باہر نکلے جس میں آپ رہائش پذیر تھے تو آپ نے اپنی نگاہ آسمان میں گھمائی اور زہرہ کی طرف دیکھا پس آپ نے ایک روشن ستارہ دیکھا اور کہا یہ میرا رب ہے بلاشبہ اسے علو و ارتفاع حاصل ہے پھر ستارہ غائب ہو گیا تو آپ نے فرمایا میرا رب غائب نہیں ہوتا پھر آپ نے ماہتاب کو طلوع کرتے دیکھا تو فرمایا یہ میرا رب ہے وہ بھی غائب ہو گیا تو آپ نے فرمایا اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں ہو جاتا اور جب دن ہوا اور سورج طلوع ہوا تو آپ نے فرمایا یہ میرا رب ہے یہ زیادہ نور اور روشنی والا ہے اور جب سورج غائب ہو گیا تو آپ نے فرمایا وہ غائب ہو گیا ہے اور میرا رب غائب نہیں ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے واقعہ کو بیان کیا ہے اور جب آپ کی عمر مکمل ہو گئی تو آپ لوگوں کو اصنام کی پرستش کرتے دیکھ کر تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کیا تم اس کی عبادت کرتے ہو جو تم خود گھڑ کر بناتے ہو، وہ کہتے، آپ کے باپ نے ہمیں یہ بات سکھائی ہے آپ فرماتے بلاشبہ میرا باپ گمراہ لوگوں میں سے ہے پس آپ کی بات آپ کی قوم میں مشہور ہو گئی اور لوگوں نے اُسے بیان کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا اور آپ کے پاس جبریل کو بھیجا اور اس نے آپ کو اپنا دین سکھایا اور آپ اپنی قوم سے کہنے لگے تم جن چیزوں کو شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔

اور نمرود کو آپ کے حالات کی اطلاع ملی تو اس نے آپ کی طرف اس بارے میں پیغام بھیجا پھر حضرت ابراہیم ان کے اصنام کو توڑنے لگے اور کہنے لگے اپنے آپ کا دفاع کرو، سو نمرود نے آگ کو شعلہ زن کیا اور آپ کو منجیق میں رکھ اس میں پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی کہ تو حضرت ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی کا باعث بن جا، پس آپ آگ کے درمیان بیٹھ گئے وہ آپ کو ضرر نہ دیتی تھی۔ نمرود نے کہا جو شخص معبود بنائے اُسے چاہیے کہ وہ اُسے حضرت ابراہیم کے معبود کی طرح بنائے، پس حضرت لوطؑ بھی آپ کے ساتھ ایمان لائے اور حضرت لوطؑ آپ کے بھائی خاران بن تاریخ کے بیٹے تھے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ وہ بلادِ نمرود سے نکل کر ارضِ مقدسہ شام کی طرف چلے جائیں پس حضرت ابراہیمؑ اور آپ کی بیوی سارہ جو آپ کے چچا خاران بن ناحور کی بیٹی تھی اور حضرت لوطؑ بن خاران وہاں ماجر بن کرنکلے جہاں اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا اور وہ ارضِ فلسطین میں اترے اور آپ کا اور حضرت لوطؑ کا مال بکثرت ہو گیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت لوطؑ سے کہا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مال و مویشی کو بڑھا دیا ہے، پس آپ ہم سے نقل مکانی کر کے سدوم اور عمورہ کے شہروں میں اس جگہ کے نزدیک اترے جس میں حضرت ابراہیمؑ رہتے تھے پس جب حضرت لوطؑ سدوم اور عمورہ کے شہروں کی طرف گئے اور وہاں اترے تو اس نواح کا بادشاہ آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے جنگ کی اور آپ کا مال چھین لیا اور حضرت ابراہیمؑ چلے گئے حتیٰ کہ آپ نے اس کے مال کو چھڑا لیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو مالی وسعت عطا فرمائی تو آپ نے کہا اے میرے رب میں مال کو کیا کروں میرا کوئی بیٹا نہیں ہے

پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ میں تیرے بیٹوں کو کثرت بخشوں گا حتیٰ کہ وہ ستاروں کی تعداد کی مانند ہو جائیں گے۔

اور حضرت سارہؓ کی ایک لونڈی تھی جسے ہاجرہ کہا جاتا تھا، آپ نے اسے حضرت ابراہیمؑ کو بخش دیا آپ نے اس سے جماع کیا تو وہ حاملہ ہو گئی اور اس نے حضرت اسماعیلؑ کو جنم دیا اور ان دنوں حضرت ابراہیمؑ ۸۶ سال کے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تیرے بیٹوں کو کثرت بخشوں گا اور ان میں بادشاہت قائم کروں گا جو زمانوں تک ان میں قائم رہے گی حتیٰ کہ کسی کو ان کی تعداد بھی معلوم نہ ہوگی۔

پس جب ہاجرہ نے بچہ جنا تو سارہ نے غیرت کھائی اور کہنے لگی اسے اور اس کے بیٹے کو مجھ سے دور نکال دو تو آپ نے اسے نکال دیا اور حضرت اسماعیلؑ اس کے ساتھ تھے حتیٰ کہ آپ دونوں کو مکہ لے آئے اور انہیں بیت اطرام کے پاس اتارا اور ان سے علیحدہ ہو گئے ہاجرہ نے آپ سے کہا آپ ہمیں کس کے سہارے چھوڑے جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس گھر کے رب کے سہارے پر، اور آپ نے کہا — اے اللہ میں نے اپنے بیٹے کو وادیِ غیر ذی زرع میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔

اور ہاجرہ کے پاس جو پانی تھا وہ ختم ہو گیا اور حضرت اسماعیلؑ کو سخت پیاس لگی اور حضرت ہاجرہؓ پانی کی تلاش میں نکلی پھر صفا کی طرف گئی تو اس کے نزدیک اس نے ایک پرندے کو کھڑے دیکھا پھر واپس آگئی کیا دیکھتی ہے کہ وہ پرندہ اپنے پاؤں سے زمین کھود رہا ہے پس پانی نکل آیا اور اس نے اسے جمع کر لیا تاکہ وہ ضائع نہ ہو جائے اور یہی وہ چاہ زمزم ہے۔

اور حضرت لوطؑ کی قوم نے گناہ کیے وہ لوگوں میں سے مردوں کے

پاس آتے تھے اور یہ واقعوں ہے کہ ابلیس ملعون انہیں ایک امرد جو ان کی صورت میں نظر آیا پھر اس نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس سے نکاح کریں پس انہوں نے اس بات کو پسند کیا حتیٰ کہ انہوں نے عورتوں سے نکاح کرنا ترک کر دیا اور مردوں سے نکاح کرنے کی طرف متوجہ ہو گئے، حضرت لوط نے انہیں منع کیا مگر وہ باذن آئے اور احکام میں ظلم کرنے لگے حتیٰ کہ ظلم میں وہ ضرب المثل بن گئے اور لوگ کہنے لگے اَجور من حکم سدوم۔ سدوم کے فیصلے سے بھی زیادہ ظالم اور ان میں سے جب کوئی شخص کسی سے بڑائی کرتا اور وہ اُسے مارتا تو وہ ایسے کتابیں نے تجھ سے جو فعل کیا ہے اس کی اجرت مجھے دو اور ان کے دو حاکم تھے جنہیں شقری اور شقرونی کہا جاتا تھا وہ دونوں ظالمانہ فیصلے کیا کرتے تھے۔

اور جب حضرت لوط کی قوم کی کارستانی اور ظلم بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہلاکت کے لیے فرشتے بھیجے اور وہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور آپ مہانوں کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے اور کھانا تیار کیا کرتے تھے پس جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے بھنا ہوا بچھڑا ان کے قریب کیا اور جب آپ نے انہیں دیکھا کہ وہ نہیں کھاتے تو آپ نے ان کو نہ پہچانا پس انہوں نے آپ کو اپنا تعارف کرایا اور کہنے لگے ہم اس بستی کے باشندوں کو ہلاک کرنے کے لیے تیرے رب کے پیامبر ہیں ان کی مراد سدوم بستی تھی جس میں حضرت لوط کی قوم رہتی تھی، حضرت ابراہیمؑ نے ان سے کہا، اس میں حضرت لوط بھی ہیں انہوں نے کہا جو لوگ اس میں موجود ہیں ہم انہیں خوب جانتے ہیں ہم بالضرور ان کو اور ان کے اہل کو نجات دیں گے مگر بیوی ان کی نہ بچ سکے گی۔

اور حضرت ابراہیمؑ کی بیوی سارہ کھڑی تھی وہ ان کی بات سے متعجب ہوئی تو انہوں نے اسے اسخنی کی بشارت دی اس نے کہا کیا میں بچہ جنوں

گی حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور میرا خاوند بہت بوڑھا ہے؟ اور حضرت ابراہیمؑ ایک سو سال کے تھے اور وہ نوے سال کی تھی اور جب حضرت لوطؑ کے پاس آئے اور آپ کی بیوی نے انہیں دیکھا تو اس نے اپنی قوم کو اطلاع دے دی اور وہ حضرت لوطؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے اپنے مہمانوں کو ہمارے سپرد کر دو، آپ نے فرمایا میرے مہمانوں کے بارے میں مجھے رسوا نہ کرو پس جب انہوں نے نہ یادتی کی تو جبریلؑ نے انہیں روک دیا اور انہیں اندھا کر دیا اور وہ آپ سے کہنے لگے ہم انہیں ہلاک کرنے والے ہیں آپ نے پوچھا کب، انہوں نے کہا، صبح کو آپ نے فرمایا تم انہیں صبح تک مہلت دینے ہو؟ جبریلؑ نے کہا کیا صبح قریب نہیں؟ پس جب سحر ہوئی تو جبریلؑ نے آپ سے کہا باہر نکل جائیے پھر اس نے ان پرستی کو الٹ دیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ ان پر آگ نازل ہوئی اور ان میں سے کوئی شخص نہ بچا اور حضرت لوطؑ کی بیوی بھی ان میں شامل تھی وہ مسخ ہو کر نمک بن گئی اور ان کی خیر دینے والا بھی نہ بچا۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اسحاق بن سارہ عطا فرمایا جس سے لوگ حیرت زدہ ہو گئے اور کہنے لگے ایک سو سالہ بوڑھا اور نوے سالہ بڑھیا، اسحاق، حضرت ابراہیمؑ کے بہت مشابہ تھے۔ اور حضرت ابراہیمؑ اہر وقت حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ کی ملاقات کیا کرتے تھے اور حضرت اسماعیل بالغ ہو کر مرد بن گئے پھر آپ نے جرہم کی ایک عورت سے نکاح کیا اور حضرت ابراہیمؑ نے ایک بار آپ کی ملاقات کی مگر آپ سے ملاقات نہ ہو سکی اور ان کی والدہ فوت ہو چکی تھیں، آپ نے ان کی بیوی سے گفتگو کی اور آپ کو اس کی عقل پسند نہ آئی اور آپ نے اس سے حضرت اسماعیلؑ کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگی وہ گھاس میں ہیں آپ نے فرمایا جب وہ آئیں تو انہیں کہنا اپنے دروازے کی چوکھٹ تبدیل کر لیں

اور جب حضرت اسماعیلؑ اپنی گھاس سے واپس آئے تو آپ کی بیوی نے آپ سے کہا، یہاں ایک بوڑھا آیا تھا جو آپ کے بارے میں پوچھتا تھا حضرت اسماعیلؑ نے کہا اس نے تجھے کیا کہا ہے؟ اس نے جواب دیا اس نے مجھے کہا ہے کہ انہیں کہنا کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ تبدیل کر لیں آپ نے فرمایا تو آزاد ہے اور آپ نے اُسے طلاق دے دی اور الحیفاء بنت مفضلہ الجریہ سے نکاح کر لیا تو حضرت ابراہیمؑ ایک سال بعد دوبارہ ان کے پاس آئے اور حضرت اسماعیلؑ کے گھر پر کھڑے ہو گئے اور آپ نے انہیں موجود نہ پایا اور آپ نے ان کی بیوی کو دیکھا اور پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگی خیریت سے ہیں آپ نے فرمایا ایسے ہی رہو آپ کا خاوند کہاں ہے؟ اس نے کہا وہ موجود نہیں ہیں اُترئیے، آپ نے فرمایا میرے لیے اُترنا ممکن نہیں ہے اس نے کہا اپنا سر مجھے دیکھیے میں اُسے بوسہ دوں اور آپ نے ایسے ہی کیا اور فرمایا جب آپ کا خاوند آئے تو اُسے سلام کہنا اور اُسے یہ بھی کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو مضبوطی سے پکڑے رکھے اور جب آپ واپس چلے گئے تو حضرت اسماعیلؑ آگئے تو آپ کی بیوی نے حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ بتایا تو آپ ان کے پاؤں کی جگہ پر گر کر اُسے چومنے لگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ وہ کعبہ کو تعمیر کریں اور اس کی بنیادوں کو اٹھائیں اور لوگوں میں حج کا اعلان کریں اور انہیں ان کے مناسک بتائیں، پس حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے بنیادیں بنائیں حتیٰ کہ حجرِ اسود کے مقام تک پہنچ گئے تو ابوقبیس نے حضرت ابراہیمؑ کو پکارا کہ آپ کے لیے میرے پاس ایک امانت ہے اور اس نے آپ کو حجرِ اسود عطا کیا اور آپ نے اُسے رکھا اور حضرت ابراہیمؑ نے لوگوں میں حج کا اعلان کیا اور یوم الترویہ کو جبریلؑ نے آپ سے کہا پانی سے سیراب ہو، پس اُسے الترویہ کا نام دیا گیا پھر آپ منیٰ آئے تو اس نے آپ سے

کہا یہاں رات بسر کرو پھر آپ عرفات آئے اور وہاں آپ نے سفید پتھروں سے مسجد تعمیر کی پھر وہاں ظہر و عصر کی نماز پڑھاٹی پھر وہ آپ کو عرفات لے گیا اور آپ سے کہنے لگا یہ عرفات ہے اسے پہچان لو پس اس کا نام عرفات رکھا گیا۔

پھر وہ آپ کو عرفات سے واپس لایا اور جب آپ المآز میں کے سامنے آئے تو اس نے آپ سے کہا قریب ہو، سو اس کا نام مزدلفہ رکھا گیا۔ اور اس نے آپ سے کہا دو نمازوں کو جمع کر لو پس اس کا نام جمع رکھا گیا اور آپ المشعر کی طرف آئے تو آپ کو بیت آگئی تو اللہ نے آپ کو اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دیا، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاق کے بارے میں روایت میں اختلاف ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ذبیح حضرت اسماعیلؑ ہیں کیونکہ آپ ہی نے اس کا گھر بنایا اور حضرت اسحاق شام میں تھے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ذبیح حضرت اسحاق ہیں اس لیے کہ آپ نے اُسے اور اس کے ساتھ اس کی ماں کو بھی نکالا اور اس وقت وہ لڑکے تھے اور حضرت اسماعیلؑ مرد تھے اور ان کے ہاں اولاد بھی تھی۔

اور دونوں کے بارے میں بکثرت روایات ہیں اور لوگوں کا بھی دونوں کے بارے میں اختلاف ہے اور جب حضرت ابراہیمؑ نے صبح کی تو منیٰ کی طرف گئے اور لڑکے سے کہا مجھے بیت اللہ کی زیارت کراؤ اور آپ نے اپنے بیٹے سے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے تجھے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے اس نے کہا اے میرے باپ جو آپ کو حکم دیا ہے اسے بجالائیے سو آپ نے چھری پکڑی اور اُسے حجرۃ العقبہ پر لٹایا اور اس کے نیچے گدھے کی دو بالیاں رکھیں پھر آپ نے اس کے حلق پر چھری رکھی اور اس کے چہرے کو اپنے سے پھیر دیا اور جبریلؑ نے چھری کو اُلٹ دیا اور حضرت ابراہیمؑ نے دیکھا کہ چھری اُلٹی ہوئی ہے آپ نے تین بار ایسے کیا پھر آواز دی گئی اے ابراہیمؑ

آپ نے خواب کو سچ کر دکھایا ہے۔

اور جبریلؑ نے لڑکے کو پکڑا اور ثبیر کی چوٹی سے مینڈھا اترتا اور اُسے آپ کے نیچے رکھ دیا اور آپ نے اُسے ذبح کر دیا، اہل کتاب کہتے ہیں کہ وہ حضرت اسحاقؑ تھے اور آپ نے ان سے یہ فعل، شام میں اموریتین کے جنگل میں کیا اور جب حضرت ابراہیمؑ اپنے حج سے فارغ ہوئے اور کوچ کرنا چاہا تو آپ نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو بیت اطرام کے پاس قیام کرنے کا حکم دیا نیز یہ کہ وہ لوگوں کے حج اور ان کے مناسک کے لیے تکبیر کہے اور آپ نے اُسے کہا بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کی تعداد کو بڑھانے والا اور اس کی نسل کو بڑھانے والا ہے اور اس کی اولاد کو خیر و برکت دینے والا ہے۔

اور حضرت سارہؑ شام کی طرف ان کی واپسی کے وقت وفات پا گئیں اور حضرت ابراہیمؑ نے قطورہ سے نکاح کیا اور اس نے آپ کے بہت سے بیٹوں کو جنم دیا اور وہ ذمرن، یقشن، مدن، مدین، یشباق اور شوح ہیں اور حضرت ابراہیمؑ وفات پا گئے اور آپ کی وفات - اراگست کو منگل کے روز ہوئی - اور آپ کی عمر ۱۹۵ سال تھی۔

اسحاق بن ابراہیمؑ

اور جب حضرت ابراہیمؑ شام میں وفات پا گئے تو آپ کے بعد حضرت اسحاقؑ کھڑے ہوئے اور آپ نے رفقا بنت بتوئیل سے نکاح کیا اور اُسے حمل ہو گیا اور اس کا حمل بوجھل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسحاقؑ کی طرف وحی کی کہ میں اس کے پیٹ سے دو قومیں اور دو امتیں پیدا کرنے والا ہوں اور میں سب سے چھوٹے کو، سب سے بڑے سے بڑا بنا دوں گا۔

پس رفقائے عیصو اور یعقوب کو تو اُم جنم دیا اور عیصو پہلے نکلا اور یعقوب اس کے بعد نکلا اور اس کی ایڑی، عیصو کی ایڑی کے ساتھ تھی اور اُسے یعقوب کا نام دیا گیا۔

اور جس روز حضرت اسحق کے بیٹا ہوا، آپ کی عمر ساٹھ سال تھی اور حضرت اسحق، عیصو سے محبت کرتے تھے اور رفا یعقوب سے محبت کرتی تھی اور حضرت اسحق نے وادی جبار میں رہائش اختیار کی اور آپ کی نظر کھو چکی تھی آپ نے اپنے بیٹے عیصو سے کہا، اپنی تلوار، کمان، لو اور باہر جا کر میرے لیے شکار کرو کہ میں اُسے کھاؤں اور اپنے مرنے سے پہلے تجھے برکت دوں اور اس کی ماں رفقائے نے یہ بات سن لی اور وہ یعقوب سے کہنے لگی اپنے باپ کے لیے کھانا تیار کر اور بھٹیروں کی طرف جا اور بکری کے دو یک سالہ بچے پکڑ کر کھانا پکا اور اُسے اپنے باپ کے پاس لے جاتا کہ تجھے برکت حاصل ہو اس نے کہا مجھے ان کی لعنت کا خوف ہے، وہ کہنے لگی اگر وہ تجھے لعنت کریں تو تیری لعنت مجھ پر ہوگی پس یعقوب گئے اور بکری کے دو یک سالہ بچے پکڑے اور انہیں ذبح کیا اور پکا یا اور انہیں اپنے باپ کے پاس لے گئے۔

اور عیصو کے ہاتھوں پر بال تھے اسو یعقوب نے بکری کے دونوں بچوں کی کھال لے لی اور اُسے اپنے دونوں بانڈوؤں پر رکھا اور جب اس نے کھانے کو اپنے باپ کے نزدیک کیا تو اس نے کہا آواز تو یعقوب کی ہے اور ہاتھ عیصو کے ہیں پھر اس نے اُسے برکت دی اور اس کے لیے دُعا کی اور اُسے کہا کہ تو اپنے بھائیوں کا سردار ہو جا۔ اور عیصو اپنا شکار لے کر آیا تو حضرت اسحق نے اُسے کہا مجھے کس نے کھانا پیش کیا ہے، میں نے اُسے برکت دی ہے اور وہ مبارک ہوگا اس نے کہا میرے بھائی یعقوب نے مجھ سے دھوکا کیا ہے حضرت

اسحق نے اُسے کہا میں نے اُسے تجھ پر اور اس کے بھائیوں پر سردار مقرر کیا ہے پھر آپ نے اُسے دُعا دی اور فرمایا تو بلند زمین پر اترے گا۔ اور حضرت اسحق نے یعقوب کو حران کی طرف جانے کا حکم دیا اور وہ حضرت ابراہیم کے بھائی لابان بن بنوئیل بن ناحور کے پاس رہے گا اور حضرت اسحق کو عیصو کے بارے میں ڈر پیدا ہوا اور آپ نے اُسے حکم دیا کہ وہ کنعانیوں کی عورتوں سے نکاح نہ کرے پس وہ اپنے ماموں لابان کے پاس حران چلا گیا اور حضرت اسحاق کی عمر ۱۸۵ سال تھی۔

یعقوب بن اسحق

پھر حضرت اسحق نے یعقوب سے کہا، اللہ تعالیٰ نے تجھے نبی بنایا ہے اور تیرے بیٹوں کو انبیاء بنایا ہے اور مجھے خیر و برکت دی ہے اور آپ نے اُسے الفدان کی طرف روانگی کا حکم دیا اور یہ شام میں ایک جگہ ہے پس وہ الفدان کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور جب وہ اس میں داخل ہوا تو اس نے ایک عورت کو دیکھا جس کے ساتھ کنوئیں پر بکریاں تھیں اور وہ اپنی بکریوں کو پانی پلانا چاہتی تھی اور کنوئیں کے سر پر ایک پتھر تھا جسے متعدد اشخاص اٹھا سکتے تھے اس نے اس عورت سے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے کہا میں دختر لابان ہوں اور لابان حضرت یعقوب کا ماموں تھا اور یعقوب نے پتھر کو ہٹا دیا اور اس کی بکریوں کو پانی پلا دیا اور اپنے ماموں کے پاس چلا گیا تو اس نے اس سے اس کا نکاح کر دیا، یعقوب نے کہا کہ میرے لیے تو اس کی بہن راہیل تھی اس نے کہا یہ سب سے بڑی ہے اور میں راہیل کے ساتھ بھی تیرا نکاح کر دوں گا پس اس نے ان دونوں سے نکاح کیا۔

اور وہ پہلے لیا کو لایا اور اس نے روبیل، شمعون، لادی، یوذا، اشیر، زنون اور ایک لونڈی کو جنم دیا جسے دینا کہا جاتا ہے پھر اس کے ماں نے اپنی دوسری بیٹی کا بھی اس سے نکاح کر دیا اور وہ راجیل تھی اور اس نے بچہ جننے میں دیر کر دی حتیٰ کہ اسے یہ بات گراں گزری پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے یوسف اور بنیامین عطا فرمائے۔

اور یعقوب نے لیا کی لونڈی زلفا سے جماع کیا اور اس نے اس سے کاذا، آشرا اور نفتالی کو جنم دیا اور اس نے راجیل کی چھو کری سے جماع کیا اور اس نے دان کو جنم دیا اور کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یعقوب نے لیا سے قبل راجیل سے نکاح کیا ہے اور اہل کتاب کا قول ہے کہ آپ نے ایک ہی وقت میں دونوں سے نکاح کیا ہے پس راجیل فوت ہو گئی اور لیا باقی رہ گئی۔

اور حضرت یوسف، حضرت یعقوب کو سب بیٹوں سے محبوب تر تھے کیونکہ آپ سب سے خیر و تھے اور آپ کی ماں بھی آپ کو اپنی سب بیویوں سے محبوب تر تھی، پس اس کے باعث آپ کے بھائیوں نے آپ سے حسد کیا اور اکھنوں نے اُسے ان کے ساتھ نکال دیا اور ان کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے حتیٰ کہ آپ کو فروخت کیا گیا اور غلام بنائے گئے اور چالیس سال اپنے باپ سے غائب رہے پھر اللہ نے آپ کو ان کے پاس واپس کیا اور انہیں حضرت یوسف کو مصر میں اکٹھا کر دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

اور مصر میں حضرت یوسف کے ہاں متعدد لڑکے پیدا ہوئے اور حضرت یعقوب نے، ارسال مصر میں قیام کیا اور جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے بیٹے یوسف کو وصیت کی کہ وہ آپ کو

مصر میں دفن نہ کریں اور آپ نے ۱۴۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

پسران یعقوب

حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے، روبیل، شمعون، لاوی، یہوذا،
یشاجر، زولون، یوسف، بنیامین، کاذا، آشرا، دان، نفتالی، یہ لپسران
یعقوبؑ ہیں اور یہی بنی اسرائیل ہیں اور یہی اسباط ہیں۔

اور روبیل کے بیٹے، خنوج، فلو، احصران اور کرمی ہیں۔

اور شمعون کے بیٹے، نموئیل، یامین اور شاو دل ہیں۔

اور لاوی کے بیٹے، جرشون، قہت اور مراری ہیں۔

اور یہوذا کے بیٹے، عار، ادنان، شیلہ، فارص اور زارح ہیں۔

اور یشاجر کے بیٹے، تولع، قوا، بوب اور شمرون ہیں۔

اور آشرا کے بیٹے، یمینا، اشوا، اشوی، بریعا اور سارخ ہیں۔

اور زولون کے بیٹے، سارو، ایلون اور یحلائیل ہیں۔

اور حضرت یوسفؑ کے بیٹے افرایم اور منشا مصر میں تھے۔

اور بنیامین کے بیٹے، بالع، نجر، اشبال، نعمان، اوخی، فعیم، حفیم

اور ارد ہیں۔

اور کاذا کے بیٹے، صفیان، شونی، اصبون، عاری اور اردوی

اور اریلی ہیں۔

اور نفتالی کے بیٹے، یحصیل، غونی، بصر اور شالیم ہیں۔

یہ لپسران یعقوبؑ ہیں اور اس کے بیٹوں کے بیٹے ہیں جو مصر میں

حضرت یوسفؑ کے پاس حضرت یوسفؑ کے دونوں بیٹوں کے ساتھ

اکٹھے ہوئے جو مصر میں پیدا ہوئے تھے اور آپ نے انہیں زمین دی

اور فرمایا کاشتکاری کرو اور جو پیدا ہو اس کا خمس فرعون کے لیے ہوگا۔

اور جب حضرت یعقوب کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے بیٹوں اور پوتوں کو جمع کیا اور انہیں برکت دی اور انہیں وعادی اور ان میں سے ہر ایک سے بات کی اور حضرت یوسف کو اپنی تلوار اور کمان عطا فرمائی۔

اور حضرت یوسف نے اپنے دونوں بیٹوں منشا اور افرایم کو آپ کے نزدیک کیا اور منشا کو آپ کے دائیں اور افرایم کو آپ کے بائیں کیا اس لیے کہ منشاء بڑا تھا، پس آپ نے اپنا دایاں ہاتھ افرایم پر اٹھ دیا اور حضرت یوسف کو وصیت کی کہ وہ آپ کو اٹھا کر حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق کی قبر کے پہلو میں دفن کریں۔

اور جب حضرت یعقوب وفات پا گئے تو وہ ستر دن آپ پر روتے رہے پھر حضرت یوسف نے آپ کو اٹھایا اور آپ کے ساتھ مصری جوانوں کو نکالا اور آپ کو ارضِ فلسطین کی طرف لے گئے اور آپ کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق کی قبر کے پہلو میں دفن کر دیا۔

اور جب وہ حضرت یعقوب کے دفن سے ظہر ہوئے تو آپ نے اپنے بھائیوں سے فرمایا میرے ساتھ سرزمین مصر کی طرف واپس چلو تو وہ آپ سے کہنے لگے، آپ کے باپ یعقوب نے آپ کو ہماری خطا کے معاف کرنے کی وصیت کی ہے آپ نے فرمایا مجھ سے خوف نہ کھاؤ میں اللہ سے ڈرتا ہوں پس ان کے دل مطمئن ہو گئے اور وہ سرزمین مصر کی طرف واپس آ گئے اور وہیں قیام پذیر ہو گئے۔

اور حضرت یوسف مصر میں مدت تک زندہ رہے پھر آپ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو آپ نے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور فرمایا، کچھ عرصے کے بعد تمہیں مصر سے نکال دیا جائے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ لادری بن یعقوب کی اولاد میں سے موسیٰ بن عمران نام ایک شخص کو مبعوث

فرمائے گا اور عنقریب اللہ تعالیٰ تم کو یاد کرے گا اور تمہیں رفعت بخشے گا پس تم میرے بدن کو اس زمین سے نکالنا اور میرے آباء کی قبور کے پاس مجھے دفن کر دینا۔

اور حضرت یوسفؑ نے ۱۱۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ کو ایک حجری تابوت میں رکھا گیا اور اُسے نیل میں رکھا گیا۔ اور اس زمانے میں حضرت ایوب نبی ابن اُموص بن زارح بن رعوئیل بن عبصو بن اسحق بن ابراہیم بھی موجود تھے۔ اور وہ بہت مال دار تھے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک خطا سے ابتلا میں ڈالا اور انہوں نے اللہ کا شکر کیا اور صبر کیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے مصیبت کو دور کر دیا اور ان کے مال کو انہیں واپس کر دیا اور انہیں دو چند دیا۔

موسیٰ بن عمران

اور حضرت موسیٰ بن عمران بن قہت بن لادی بن یعقوب، سرکش فرعون ولید بن مصعب کے زمانے میں مصر میں پیدا ہوئے اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا نام ظلمی تھا اور بنی اسرائیل اس وقت مصر میں حضرت یوسفؑ کے زمانے سے غلامی کی حالت میں تھے۔

اور فرعون کے ساحروں اور کاہنوں نے اسے کہا کہ اس وقت بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت کو خراب کر دے گا اور اس کے ذریعے تیری ہلاکت ہوگی اور فرعون نے طویل زمانے تک سلامتی کے ساتھ مصر پر حکومت کی تھی حتیٰ کہ اس نے کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں پس فرعون کے حکم سے بنی اسرائیل کی تمام حاملہ عورتوں پر محافظ مقرر کر دیے گئے اور ان میں سے جو عورت بچہ جنتی تھی اس کے بچے کو

قتل کر دیا جاتا تھا اور جب حضرت موسیٰ کی ماں کو درد زہ آیا تو دایہ نے اُسے کہا میں تجھ پر پردہ ڈالوں گی اور جب اس نے محافظوں سے کہا کہ اس کے اندر سے صرف خون نکلا ہے۔

اور زلیخا نے حضرت موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ ایک تابوت بنا پھر اسے اس میں رکھ دے اور اسے رات کو نکال کر نیل مصر میں پھینک دو۔ یہ تو اس نے ایسے ہی کیا اور ہوانے اُسے دھکیل کر ساحل پر پھینک دیا اور اُسے فرعون کی بیوی نے دیکھ لیا اس نے اس کے نزدیک آکر اُسے پکڑ لیا اور جب اس نے تابوت کو کھولا اور حضرت موسیٰ کو دیکھا تو اس کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو گئی اور اس نے فرعون سے کہا ہم اسے بیٹا بنالیں گے اور اس نے اس کے لیے دودھ پلانے والی کو تلاش کیا اور آپ نے دودھ پلانے والیوں کا دودھ نہ پیا حتیٰ کہ آپ کی ماں آگئی اور آپ نے اس کا دودھ پیا اور آپ خوبصورت جوان بنے اور بہت جلدی بالغ ہو گئے جتنے وقت میں بچے بالغ نہیں ہوتے۔

اور حضرت یوسفؑ نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ تم مسلسل عذاب میں رہو گے حتیٰ کہ لادی بن یعقوب کی اولاد میں سے ایک گھنگھریالے بالوں والا جوان آئے گا جسے موسیٰ بن عمران کہا جائے گا اور جب بنی اسرائیل کا معاملہ طویل ہو گیا تو انھوں نے چیخ پکار کی اور اپنے ایک شیخ کے پاس آئے تو اس نے انہیں کہنا گویا تم اس عذاب میں ہو اسی دوران میں اچانک حضرت موسیٰؑ نے انہیں دیکھا پس جب شیخ نے آپ کو دیکھا تو اس نے آپ کو علامت سے پہچان لیا اور اس نے آپ سے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ آپ نے کہا موسیٰ، اس نے پوچھا کس کے بیٹے ہو؟ آپ نے کہا عمران کا بیٹا ہوں، پس وہ اور سب لوگ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے آپ کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیا اور آپ نے انہیں اپنا درد گوار بنا لیا۔

اور ایک روز آپ مصر کے ایک شہر میں داخل ہوئے تو اچانک آپ نے دیکھا کہ آپ کے پیروکاروں میں سے ایک شخص آل فرعون کے ایک شخص سے جھگڑ رہا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اُسے مٹکا مارا اور اُسے قتل کر دیا اور فرعون اور آل فرعون آپ کے بارے میں جو کئے ہو گئے اور انہوں نے آپ کو قتل کرنا چاہا اور جب آپ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ اکیلے ہی سیدھے باہر نکل گئے حتیٰ کہ مدین کی طرف روانہ ہو گئے اور آپ نے اپنے آپ کو حضرت شعیب بن نوبیل بن عیاب بن مدین بن ابراہیم کا اس شرط پر مزدور بنا دیا کہ وہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح آپ سے کر دیں۔

اور جب موسیٰ علیہ السلام نے وہ بدت پوری کر لی تو اپنی بیوی کو لے کر بیت المقدس روانہ ہو گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے واقعہ کو اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے، اسی دوران میں کہ حضرت موسیٰ اپنے راستے پر چلتے جا رہے تھے آپ نے آگ دیکھی اور اس کی طرف چل پڑے اور اپنے اہل کو پیچھے چھوڑ دیا اور جب آپ اس کے نزدیک ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک درخت نیچے سے اوپر تک آگ سے بھڑک رہا ہے پس جب آپ اس کے نزدیک ہوئے تو آپ کا دل بچکچا یا اور ڈرا اور اس کا خوف بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو پکارا اے موسیٰ آگے بڑھ اور خوف نہ کھا تو پورا امن لوگوں میں سے ہے تو آپ کا خوف دور ہو گیا۔ اور اس نے آپ کو اپنا عصا پھینکنے کا حکم دیا تو آپ نے اُسے پھینک دیا، کیا دیکھتے ہیں کہ وہ تنے کی طرح سانپ بن گیا ہے، سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُسے پھرنے کا حکم دیا تو وہ عصا بن گیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرعون کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ آپ اس کے پاس جائیں اور اُسے اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دیں، حضرت

موسیٰ کے دل میں یہ بڑی بات بن گئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کی طرف جانے کا حکم دیتا ہوں جس نے میری نعمت کی ناشکری کی ہے اور میری تدبیر سے بے خوف ہو گیا ہے اور اس نے خیال کیا ہے کہ وہ مجھے جانتا ہی نہیں ہے اور میں اپنی عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر وہ عدل و حجت نہ ہوتی جسے میں نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان رکھا ہے تو میں اُسے جبار کی گرفت کی طرح پکڑتا جس کے غضب سے زمین و آسمان غضب میں آجاتے ہیں آپ نے کہا اے اللہ میرے بازو کو میرے بھائی ہارون کے ذریعے مضبوط کر اور میں نے ان کا ایک آدمی قتل کیا ہے مجھے خدشہ ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے، اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا میں نے ایسے ہی کر دیا ہے تم اور تمہارا بھائی میرے نشانات کے ساتھ جاؤ اور بنی اسرائیل کو نکالو یہ میرا وقت ان کو غلامی سے نکالنے کا ہے پس حضرت موسیٰ نے اپنی بیوی کو اس کے باپ کے پاس واپس بھیج دیا اور آپ اور آپ کا بھائی ہارون، فرعون کے پاس گئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دے کر بھیجا تھا اُسے بتایا اور آپ نے بنی اسرائیل کو آگاہ کیا تو ان کو بہت خوشی ہوئی اور انہیں معلوم ہو گیا کہ حضرت یوسف نے ان سے درست کہا تھا۔

پھر وہ فرعون کے دروازے کی طرف گئے، اور آپ اُون کا کوٹ پہنے ہوئے تھے اور آپ کی کمر میں چھال کی رسی تھی اور ہاتھ میں عصا تھا، آپ کو داخل ہونے سے روک دیا گیا تو آپ نے عصا دروازے پر مارا اور دروازے سے کھل گئے پھر آپ اندر داخل ہوئے اور فرعون سے کہا میں رب العالمین کا رسول ہوں اس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم اس پر ایمان لاؤ اور بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیجو، فرعون نے اسے بڑی بات سمجھا اور اس نے آپ سے کہا کوئی نشان لاؤ جس سے

ہم آپ کے صدق کو معلوم کریں، آپ نے اپنا عصا پھینکا تو وہ ایک عظیم آزدہا بن گیا جس نے اپنا منہ کھولا ہوا تھا اور وہ فرعون کی طرف لپکا تو اس نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ وہ اسے اس سے ایک طرف کر دیں پھر آپ نے اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالا اور اُسے برہن کی بیماری کے بغیر سفید حالت میں باہر نکالا۔

اور فرعون نے آپ کی تصدیق کرنی چاہی تو ہامان نے اس سے کہا اے بادشاہ کیا آپ کے غلاموں میں کوئی ایسا شخص نہیں جو اس کی مانند کام کر سکے؟ سو اس نے تمام ممالک سے ساحروں کو بلایا اور انہیں حضرت موسیٰ کے واقعہ کی اطلاع دی گئی اور وہ ایک وقت تک قیام کر کے گائے کے چمڑوں کی کھوکھلی رسیاں اور کھوکھلے عصا بناتے رہے اور انہیں مزین کرتے رہے اور ان میں پارہ ڈالتے رہے پھر انہوں نے ان جگہوں کو گرم کیا جن میں انہوں نے رسیوں اور ڈنڈوں کو پھینکتا چاہا پھر فرعون بیٹھ گیا اور اس نے آپ کو بلایا اور ساحروں نے اپنی رسیاں اور اپنے عصا پھینکے اور جب پارہ گرم ہو گیا تو وہ حرکت کرنے لگا اور رسیاں اور عصا چلنے لگے اور حضرت موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا اور وہ ان سب کو کھا گیا حتیٰ کہ کوئی چیز بھی باقی نہ رہی اور ساحر رُک گئے اور فرعون نے ان میں سے کچھ کو قتل کر دیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نشانات کے ساتھ فرعون کے ساتھ بھیجا۔ عصا، پھر اس ہاتھ کے ساتھ جو آپ کے گریبان سے سفید ہو کر نکلا پھر ٹیڑیوں، جوڑوں، مینڈکوں، خون اور پہلو پٹھوں کی موت کے ساتھ، اور جب مسلسل یہ عذاب ان پر آیا تو فرعون نے آپ سے کہا اگر آپ اس عذاب کو ہم سے دُور کر دیں ہم ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے، سو اللہ تعالیٰ نے ان سے عذاب دُور کر دیا اور وہ ایمان نہ لائے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کو نکال

لے جائے اور جب انہوں نے خروج کا ارادہ کیا تو آپ نے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے حضرت یوسف بن یعقوب کے جسم کا مطالبہ کیا جیسا کہ حضرت یوسف نے بنی اسرائیل کو وصیت کی تھی پس شارح بنت آشر بن یعقوب آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی آپ میری زندگی کی ضمانت دیں تاکہ میں آپ کو اس کے متعلق بتاؤں؟ آپ نے اُسے اُس کی ضمانت دی تو وہ آپ کو نیل کے ایک مقام پر لے گئی اور آپ سے کہنے لگی وہ اس جگہ پر ہے پس حضرت موسیٰ نے سونے کے چار پترے لیے اور ایک میں گدھ کی شکل بنائی اور دوسرے میں درندے کی اور تیسرے میں انسان کی اور چوتھے میں بیل کی، اور ہر پترے میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم لکھا اور انہیں پانی میں پھینک دیا، پس وہ حجری تابوت جس میں حضرت یوسف کا جسم تھا تیر پڑا اور حضرت موسیٰ کے ہاتھ میں ایک پترا باقی رہ گیا جس میں بیل کی شکل تھی آپ نے وہ شارح بنت آشر کو دے دیا اور تابوت کو اٹھالیا۔ اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے ساتھ واپس لوٹے اور وہ چھ لاکھ بالغ انسان تھے اور فرعون اور اس کی افواج نے آپ کا تعاقب کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کو غرق کر دیا اور وہ ایک کروڑ گھڑ سوار تھے اور بعض کا قول ہے کہ جبریل اترے اور فرعون اور اس کے اصحاب ان کے پیچھے داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے اور جو نہی جبریل اترے فرعون کے ایک گھوڑے نے بھی خوف نہ کھایا اور جبریل کے نیچے ایک پھڑا تھا اور فرعون کے نیچے ایک طویل دم گھوڑا تھا پس جبریل دریا میں داخل ہو گئے۔ اور فرعون کے گھوڑے نے جبریل کے پھڑے کی طرف دیکھا اور وہ اس کے پیچھے دریا میں داخل ہو گیا اور اس کے اصحاب نے اس کی پیروی کی اور وہ سب کے سب غرق ہو گئے یعنی فرعون اور اس کے سب اصحاب اور سمندر ان پر بند ہو گیا اور حضرت موسیٰ التیہ کی طرف چلے گئے۔

اور بنی اسرائیل اُسے برا بگینتہ کرنے لگے تاکہ وہ ارض مقدسہ میں داخل ہو جائے سو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ وہ زمین ان پر چالیس سال تک حرام کر دی گئی ہے پس وہ الیتہ میں قیام پذیر ہو گئے اور انہیں سخت پیاس لگی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ وہ اپنے عصا کو پتھر پر ماریں اور حضرت موسیٰ غضب ناک ہو کر کھڑے ہوئے اور پتھر کو مارا اور اس سے بارہ چٹے پھوٹ پڑے ہر قبیلے کے لیے چٹمہ تھا جس سے وہ پانی پیتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ تو نے میری تقدیس کرنے سے پہلے پتھر کو مارا ہے اور میرا نام نہیں لیا اور تو بھی الیتہ سے باہر نہ نکلنا اور اس نے آپ کو حکم دیا کہ وہ اس میں قبۃ الزمان لگائیں اور اس میں ہیکل بنائیں اور ہیکل میں تابوت سکینہ رکھیں اور حضرت ہارون اس ہیکل کے کاہن ہوں گے جس میں ان کے سوا کوئی دوسرا شخص داخل نہ ہوگا پس آپ نے بنی اسرائیل کی عورتوں کا کاتا ہوا سوت جمع کیا اور اُسے بُنا گیا اور آپ نے زیورات کو جمع کیا اور ایک خیمہ بنایا جس کا طول ایک سو ہاتھ تھا اور اس کے سامنے ہیکل تھا اور ہیکل کے سامنے تابوت سکینہ تھا۔

اور آپ نے مصر سے اپنے خروج کے دوسرے سال یہ کام کیا اور اس میں سونے کا ایک دسترخوان رکھا اور خیمے کے لیے سونے کی گھنٹیاں بنائیں اور خیمے میں جواہرات ٹانگے اور اس میں دھونی دینے کے لیے ایک سونے کی انگلیٹھی بنائی اور اس میں سونے کا ایک مینار بنایا جس میں جواہرات ٹانگے ہوئے تھے اور حضرت ہارونؑ واحد شخص تھے جو خیمے

لے قبۃ الزمان، یہود کے نزدیک ایک خیمہ ہے جس میں وہ تابوتِ عہد پوشیدہ کرتے تھے (مترجم)

ہیں داخل ہوتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرتے تھے اور حضرت موسیٰ پر دسے میں تھے اور باقی ماندہ بنی اسرائیل خیمے میں تھے۔ اور ایک بدلی خیمے کو ڈھانکے رہتی تھی اور اس سے مٹتی نہ تھی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی قربانیاں دیں اور اس نے حضرت موسیٰ سے کہا، بنی اسرائیل سے کہہ دیجیے کہ وہ اس گائے بکری کی قربانی دیں جو عیوب سے پاک ہو اور قربانی کی چربی مذبح پر رکھ دیں اور اسی طرح اس پر خون چھڑکیں اور جو قربانی ہو وہ خاص طور پر بنی اسرائیل کے لیے حلال ہوگی اور دوسروں پر حرام ہوگی اور ان میں سے جو شخص گناہ کرے وہ مذبح کے پاس گائے یا بکری یا کبوتر کے دو بچوں کے برابر قربانی کرے۔

سوال اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ وہ دس آیات کو زبرد کی دو تختیوں پر لکھیں اور آپ نے امرا الہی کے مطابق انہیں لکھا اور وہ دس آیات یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا — میں وہ رب ہوں جس نے تجھے غلامی کے گھر سے نکالا ہے اور میرے سوا تیرا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے اور آسمان کے اوپر اور زمین کے نیچے تو کوئی مجھ سے مشابہت رکھنے والی تصویر اور بت نہ بنانا اور نہ اُسے سجدہ کرنا اور نہ اس کی پرستش کرنا، اس لیے کہ میں رب اور غالب بادشاہ ہوں جو آباء کے قرضے بیٹوں کی طرف سے ادا کرنے والا ہوں تمہاری چوتھائی پر مجھ سے بغض رکھنے والے پر میری ملامت ہوگی اور میں اپنے محبت کے لیے نعمتوں کو تیار کروں گا اور میری وصیت کو یاد کرنے والا میرے کروڑوں محبوبوں اور میری وصیت کے یاد کرنے والوں میں سے ہوگا۔

اللہ کے نام کی جھوٹی قسم نہ کھانا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نام کی جھوٹی قسم کھانے والے کو پاک نہیں کرتا اور سبت کے دن کے دن کو

یاد کرتا کہ تو اُسے پاک کرے اور چھ دن کام کر اور اپنے سب کاموں میں وسعت اختیار کر اور ساتواں دن رب کا سبت ہے جو تیرا معبود ہے اس میں تو اور تیرا بیٹا اور تیری بیٹی اور تیرا غلام اور تیری لونڈی اور تیرے اونٹ اور تیرے بہائم اور تیری بستی میں ٹھہرنے والا کام نہ کریں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور ستاروں اور جو کچھ آسمان میں ہے اُسے چھ دنوں میں پیدا کیا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساتویں دن کو برکت دی ہے اور اسے پاک کیا ہے اور اپنے ماں باپ کی عزت کرتا کہ اس زمین میں تیری زندگی لمبی ہو جو تیرے معبود رب نے تجھے دی ہے اور قتل نہ کر اور زنا نہ کر اور چوری نہ کر، اور اپنے ساتھی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دے اور اپنے دوست کے گھر اور اپنے دوست کی بیوی اور اس کے غلام اور اس کی لونڈی اور اس کے بیل اور اس کے گدھے کی خواہش نہ کر اور نہ اپنے دوست کے مال میں سے کسی چیز کی خواہش کر۔

اور حضرت موسیٰ طور سینا پر چڑھے اور چالیس روز قیام کیا اور تورات کو لکھا اور بنی اسرائیل نے اسے ناخیر خیال کیا اور انہوں نے حضرت ہارون سے کہا، حضرت موسیٰ چلے گئے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ وہ واپس نہیں آئیں گے پھر وہ اپنی عورتوں کے زیورات کی طرف گئے اور انہوں نے ان سے کھوکھلا بچھڑا بنایا اور ہوا اس میں داخل ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا بنی اسرائیل نے بچھڑا بنا لیا ہے اور مجھے چھوڑ کر اس کی عبادت کی ہے مجھے انہیں ہلاک کرنے دو سو حضرت موسیٰ نے ان کے لیے دُعا کی اور عرض کی اے میرے رب ان میں حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کا خیال رکھنا اور اہل مصر کو ان کی مصیبت پر خوش نہ کرنا۔ اور چالیس دن کے بعد حضرت موسیٰ پہاڑ سے اترے اور جب آپ نے بچھڑے کو دیکھا اور انہیں اس پر جھکے دیکھا تو آپ کو بہت غصہ آیا اور

آپ نے الواح کو پھینک دیا اور انہیں توڑ دیا اور اپنے بھائی حضرت ہارون کا سر پکڑ لیا اور آپ نے پچھڑے کو ڈکارتے دیکھا تو آپ نے اُسے توڑ دیا اور پیس کر اُسے مٹی کی طرح بنا دیا اور اُسے پانی میں اڑا دیا اور آپ نے بنی لادی سے فرمایا، اپنی تلواریں سوئت لو اور پچھڑے کے جن پجاریوں پر تم قابو پاؤ انہیں قتل کر دو، اور بنی لادی نے اپنی تلواریں سوئت لیں اور ایک گھنٹے میں بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا جنہوں نے میرے سوا معبود بنایا ہے انہیں تباہ و برباد کر دو۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کا شمار کریں اور ہر قبیلے پر ایک کریم اور فاضل شخص کو مقرر کریں اور ان میں سے بیس سے ساٹھ سال تک کے لوگوں کی تعداد چھ لاکھ تین ہزار پانچ سو پچھن تھی جو ہتھیار اٹھا سکتے تھے اور آپ نے خروج مصر سے دو سال کے بعد ان کا شمار کیا اور بنی بیوذا کا سردار نحشوں بن عمیند اب تھا اور آپ کے قبیلے کے جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ان کی تعداد ۷۴ ہزار چھ سو اشخاص تھی۔ اور بنی یشاجر کا سردار، نشیل بن صوعر تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۵ ہزار چار سو اشخاص تھی۔

اور زبلون کے قبیلے کا سردار، الیاب بن جیلون تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۵۷ ہزار چار سو اشخاص تھی۔

اور بنی روبیل کے قبیلے کا سردار، البیصور بن شذیاور تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۴۷ ہزار پانچ سو اشخاص تھی۔

اور بنی شمعون کا سردار، شلو میال بن صوری شذای تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۵۹ ہزار تین سو اشخاص تھی۔

اور بنی کاڈ کا سردار، الیف بن دعوال تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۴۵ ہزار چھ سو پچاس اشخاص تھی۔

اور بنی افرایم کا سردار ، ایشع بن عمیہوز تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۴۰ ہزار پانچ سو اشخاص تھی ۔

اور بنی منشا کا سردار جملیال بن فداحور تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۳۲ ہزار دو سو اشخاص تھی ۔

اور بنی بنیامین کا سردار ، ابیدان بن جذعونی تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۶۵ ہزار چار سو اشخاص تھی ۔

اور بنی دان کا سردار ، اخیعادر بن عمیشدای تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۳۲ ہزار سات سو اشخاص تھی ۔

اور بنی آشور کا سردار فجیعال بن عنعرن تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۴۰ ہزار پانچ سو اشخاص تھی ۔

اور نفتالی کے قبیلے کا سردار ، اخیرع بن عینان تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۵۳ ہزار چار سو اشخاص تھی ۔

اور بنولادی ، قبۃ الزمان کے خادم اور محافظ تھے وہ ان کے ساتھ داخل نہ ہوئے اور وہ کرامت و پاکیزگی اور قبۃ الزمان کی خدمت اور صفائی سے مخصوص تھے ، یہ بنی اسرائیل کی تعداد ہے اور ان کے ہر قبیلے اور آپ کے ساتھ جو قبائل تھے ان کے سردار کا نام ہے جیسا کہ تورات کی چوتھی کتاب میں بیان ہوا ہے ۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کے قبائل کے سرداروں سے کہیں کہ ان میں سے ہر بڑا شخص قربانی دے اور ان میں سے ہر شخص کی قربانی ، چاندی کا ایک سونیس مثقال کا پیالہ اور ستر مثقال چاندی کی چھلنی اور پیالہ بھرتیل سے گندھا ہوا میدہ اور دس مثقال سونے کی خوشبو سے بھر لو ، نیشی اور بیل اور مینڈھا اور ایک سال کا بکری کا بچہ اور ایک سالہ بھیر کا بچہ ہوگی اور پوری قربانی ، دو بیل ، پانچ مینڈھے ، پانچ بکری کے پہوٹھے

بچے اور بالغ پانچ ایک سالہ بچے، ہوگی۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل سے کہیں کہ وہ زرد رنگ کی بے عیب صحیح سالم گائے ذبح کریں پھر اس کا خون لے کر قبۃ الزمان کی رسیوں پر چھڑک دیں پھر اُسے اور اس کے چمڑے کو جلا دیں پھر ایک دوسرا شخص آئے اور وہ راکھ کو جمع کرے اور اُسے ایک جگہ رکھ دے پس جب کوئی شخص پاک ہونا چاہے تو وہ اس میں سے کچھ راکھ پانی میں ڈال دے تو وہ پاک ہو جائے گا۔

اور حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل ایک زمانے تک الیتہ میں قیام پذیر رہے اور ان کا کھانا منّ تھا اور منّ دھنیا کے دانوں کی مانند تھا، وہ اُسے چکیوں میں چس کر اس کی ردٹیاں بنا لیتے تھے اور ان کا کھانا ہر چیز سے بہتر بن ہو جاتا تھا اور وہ رات کو ان پر اترتا تھا اور وہ اُسے دن کو اٹھا کر لیتے تھے پس انھوں نے چیخ و پکار کی اور گریہ کیا اور کہنے لگے ہمیں کون گوشت کھلائے گا؟ کیا تمہیں وہ مچھلی، ماکڑھی، ترلوز، گندنا، پیاز اور لہسن یاد نہیں جو ہم مصر میں کھایا کرتے تھے پس اس بات سے حضرت موسیٰ کے غم میں اضافہ ہو گیا اور وہ کہنے لگے ہمیں گوشت کھلاؤ، حضرت موسیٰ نے کہا اے اللہ میں بنی اسرائیل پر قدرت نہیں رکھتا سوال اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ میں تم کو گوشت کھلانے والا ہوں اور اس نے ان کے لیے سلوی بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بتایا کہ وہ انہیں شام کی طرف نکال دینے والا ہے۔ سو حضرت موسیٰ نے یوشع بن نون وغیرہ کو شام میں ارض بنی کنعان کی طرف اس کی خبر لانے کو روانہ کیا تو بنی اسرائیل کہنے لگے، ہم سرکشوں سے جنگ کی سکت نہیں رکھتے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو اہل دین کو سزا دینے کا حکم دیا سو آپ نے بنی اسرائیل میں سے بارہ ہزار جوانوں کو بھیجا جنہوں نے تمام

اہل مدین کو قتل کر دیا اور ان کے بلوک کو بھی قتل کر دیا اور پانچ بادشاہ تھے، اڈی، رقم، صور، حور اور ربع، اور بلعام بن باعور بھی جنگ میں قتل ہو گیا جو نبی تھا، اس نے شاہ مدین کو مشورہ دیا کہ وہ بنی اسرائیل کی فوج کو خراب کرنے کے لیے عورتیں بھیجے جس سے حضرت موسیٰ ناراض ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ ان غنائم کو بنی اسرائیل کے درمیان تقسیم کر دیں آپ کو حکم دیا کہ آپ بنی اسرائیل کو شام بھیج دیں تاکہ وہ ان لوگوں سے جو وہاں موجود ہیں جنگ کریں سو آپ نے ایک عظیم فوج روانہ کی اور وہ تھوڑا تھوڑا چلتے اور اتر پڑتے اور کہتے ہم سرکشوں سے ڈرتے ہیں اور وہ جبل ساعیر پر پھڑکے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا، بنی اسرائیل نے میرے حکم کی نافرمانی کی ہے پس وہ کھانے کو قیمتاً خریدیں اور جو ان کے فرمانبردار تھے وہ ان کے فرمانبردار بن جائیں اور یہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اموری بادشاہ سجون کو قتل کرنے کے بعد ہوا اور آپ نے اس کے علاقے کو مباح کر دیا۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے ان کے قیام کا چالیسواں سال آیا اور یہ سینا کا جنگل ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میں ہارون کو وفات دینے والا ہوں پس تو اُسے پہاڑ پر لے جا، تاکہ میرے فرشتے آکر اس کی رُوح کو قبض کر لیں، سو حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کا ہاتھ پکڑا اور جب آپ اس کو پہاڑ پر لے گئے تو آپ کے ساتھ الیعا دربن ہارون کے سوا، کوئی نہ تھا، اور جب آپ پہاڑ پر گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک تخت پڑا ہے جس پر کپڑے پڑے ہیں حضرت موسیٰ نے اس سے کہا اے میرے بھائی کیا یہ وہی پاک کپڑے نہیں جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے تیار کیے ہیں تاکہ تو ان میں اس سے ملاقات کرے۔ سو ہارون نے ان کپڑوں کو پہن لیا پھر تخت پر دراز ہو گیا اور مر گیا اور حضرت نے آپ کا جنازہ پڑھا۔ جب

بنی اسرائیل نے حضرت ہارون کو نہ دیکھا تو انہوں نے چیخ و پکار کی اور کہنے لگے ،
ہارون کہاں ہے ؟ حضرت موسیٰ نے انہیں کہا اللہ نے اُسے وفات دے دی
ہے پس وہ مضطرب ہو گئے۔

اور حضرت ہارون ان میں محبوب تھے اور ان سے نرمی کرتے تھے پس
اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے لیے تخت پر بلند کیا یہاں تک کہ انہوں نے
آپ کا چہرہ دیکھا اور انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ مر چکے ہیں اور اس وقت
حضرت ہارون کی عمر ۱۲۳ سال تھی اور آپ کے چار بیٹے تھے ، نادب ،
الیہو ، الیعازر اور ایتیمر ، نادب اور الیہو آپ کی زندگی میں ہی وفات پا گئے
اور الیعازر اور ایتیمر باقی رہ گئے۔

اور الیعازر ، حضرت ہارون کی جگہ قبتہ الزمان میں برکت دیتا تھا اور حضرت
موسیٰ نے یوشع بن نون کو بلایا اور اُسے کہا ، بنی اسرائیل کے آگے آگے چل
اور اپنے دل کو مضبوط کر ، تو بنی اسرائیل کے ساتھ اس ارمن بنی کنعان
میں داخل ہو گا جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں وارث بنایا ہے اور یہ تورا
ہے اسے بنی لادی کے ان کاہنوں کو دے دو جو تابلوت سکیئہ کی ذمہ دار ہیں
اور اللہ کے مقام کی تعظیم و توقیر کرو اور اس کی ان وصایا کو یاد کرو جنہیں اس
نے تورات میں تمہارے لیے بیان کیا ہے اور آپ نے انہیں وصیت
کی کہ جو کچھ تورات میں ہے اس کی پیروی کریں اور آپ نے انہیں برکت
دی۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی زبان سے بنی اسرائیل کو جو وصایا
کیں ان میں یہ بھی ہے کہ آپ نے انہیں کہا اس دن کو یاد کرو جس میں تم اللہ
کے سامنے کھڑے ہوئے جب اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ اس قوم کو میرے
سامنے اکٹھا کر کہ میں انہیں اپنا کلام سناؤں تاکہ وہ اپنے ایام حیات میں
مجھ سے ڈریں اور تم پہاڑ کی ترانی میں کھڑے ہوئے اور پہاڑ آسمان کے

وسط تک آگ سے دہک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے آگ کے اندر سے مجھ سے کلام کیا اور تم نے آواز سنی اور کچھ نہ دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں دس آیات کے سیکھنے کا حکم دیا اور مجھے تم کو سنن اور فیصلے سکھلانے کا حکم دیا کہ جس زمین میں تم پھرتے ہو اس پر عمل کرو پس اپنے آپ کو یاد کرو اور مرد اور عورت کی مانند ثبت نہ بناؤ اور نہ زمین پر بیگنے والی چیزوں کی مانند کچھ بناؤ اور نہ سمندری چیزوں کی مانند بناؤ اور اپنے سروں کو آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ کہ ستاروں کی عبادت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے میں ارض مقدسہ میں داخل نہ ہوں گا میں اسی زمین میں مرنے والا ہوں اور میں اردن کو عبور کرنے کا نہیں، لیکن تم عبور کر کے اس ارض پاک کی طرف جاؤ گے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہاری میراث بنایا ہے پس تم اللہ کے بچتے عہد کو نہ بھولو اور اگر تم نے ان بتوں کی عبادت کی جو انسانی ہاتھ لکڑی اور پتھر سے بنائے ہیں اور وہ دیکھتے نہیں اور تم پکارتے ہو اور وہ تمہاری پکار کو سنتے نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جو تم پر مہربان ہے تمہاری آوازوں کو سنتا ہے اور جس شخص نے تمہاری مانند اللہ سے سنا ہے اور تمہاری مانند دیکھا ہے اُسے اللہ کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے، تمہارے دیکھنے دیکھتے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اہل مصر سے کیا وہ تم دیکھ چکے ہو، اللہ ہی وہ رب ہے کوئی اور نہیں جس نے تم کو اپنی آگ دکھائی اور تمہیں اپنی آواز سنائی اور تمہارے آباد سے محبت کی اور تمہاری خاطر ان لوگوں کو ہلاک کیا جو تم سے بہت بڑے اور بہت سخت تھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ عنقریب تم کو ارض پاک میں داخل کرے گا اور اُسے تمہاری میراث بنائے گا، پس اس کی ان سنن کو یاد کرو جن کی اس نے تمہیں وصیت کی اور حکم دیا ہے تاکہ وہ تم سے اور تمہارے بعد تمہارے اخلاف سے حسن سلوک کرے اور زمین میں تمہارے ایام کو بڑھاوے اللہ تعالیٰ کی اس وصیت کو

قبول کرو جس کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے اور اس سے دائیں بائیں نہ ہو اور ان تمام راستوں پر چلو جن کے متعلق تمہارے رب نے تمہیں وصیت کی ہے تاکہ وہ تم سے حسن سلوک کرے۔

اللہ تعالیٰ سے اپنے پورے دل سے اپنی توجہ اور مال سے محبت کرو اور انہیں اپنے بچوں سے بیان کرو اور انہیں پورا کرو اور اپنے گھروں میں ان کی تلاوت کرو اور انہیں اپنی آنکھوں کے درمیان علامت کے طور پر لگا لو اور اپنے گھروں میں انہیں لکھو، بلاشبہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم کو بڑی بڑی بستیاں دے گا جنہیں تم نے تعمیر نہیں کیا اور مال سے بھرے ہوئے گھر دے گا جنہیں تم نے نہیں بھرا اور پتھروں سے بنے ہوئے کنوئیں دے گا جنہیں تم نے نہیں کھودا اور انگور اور زیتون دے گا جنہیں تم نے نہیں بویا سو اللہ کو فراموش نہ کرو اور اس سے ڈرو اور اس کے نام کی قسم کھاؤ اور کسی دوسرے معبود کی پیروی نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ کے اس غضب سے ڈرو جو روئے زمین سے تم کو فنا کر دے گا اور اللہ تعالیٰ سے خیانت نہ کرو اور اس کے حکم کو قبول کرو اور بھلائی اور صدق سے عمل کرو۔

اس وقت کو یاد کرو جب تم فرعون کے غلام تھے سو اللہ تعالیٰ نے زبرد ہاتھ اور عظیم معجزات سے تم کو نکالا جو فرعون اور اس کے اصحاب کو ہلاکت تک لے آئے اور تم دیکھ رہے تھے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں کہتا ہے کہ میں تمہیں اچھے شہر عطا کروں گا اور تمہیں ان اقوام پر قدرت دوں گا جو تمہارے سامنے موجود ہیں اور میں تمہیں سرکشوں، جوشیوں، اموریوں، کنعانیوں، فرازیوں، حویوں اور نابلیوں پر فتح دوں گا یہ سات اقوام وہ ہیں جو تمہارے مقابلے میں زیادہ اور سخت ہیں، پس جب اللہ تعالیٰ تم کو ان پر فتح دے تو انہیں مارنا اور

شگسار کرنا اور ان پر رحم نہ کرنا اور ان سے عہد نہ کرنا اور ان سے اپنی بیٹیوں کا نکاح نہ کرنا تاکہ وہ تمہاری لغزش کا باعث نہ ہوں اور تمہارے بچے مجھ سے برگشتہ ہو جائیں اور میرے سوا کسی معبود کی عبادت کرنے لگیں اور میرا غضب تم پر سخت ہو جائے اور میں جلد تم کو تباہ کر دوں لیکن تم ان کے بتوں کو توڑ دو اور ان کی قربان گاہوں کو برباد کر دو اور ان کی عبادت گاہوں کو گرا دو اور انہیں جلا دو، اور اگر تم نے میری وصیت کو سنا اور میرے فیصلوں پر عمل کیا تو میں تمہاری نعمتوں کی اور اس عہد کی جو میں نے تمہارے آباء سے باندھا ہے اس کا پاس کروں گا اور میں تمہیں کثرت بخشوں گا اور تمہاری کھیتیوں اور مویشیوں کو بار آور کروں گا۔

اپنے مالوں میں اللہ تعالیٰ کا حصہ مقرر کرو اور اس سے یتیموں، یتیموں، مسکینوں، کمزوروں اور اپنے ساتھ رہنے والے آدمی کی ہمدردی کرو جس کی کوئی کھیتی نہیں ہے۔

جب تم دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کرو، اور رشوت نہ لو بلاشبہ رشوت حکام کی آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہے اور نذیر کے پاس درخت نہ لگاؤ اور عیب دار بیل اور مینڈھے کی قربانی نہ دو اور اس شخص کو قتل کر دو جو ان بتوں کو بناتا ہے جن کو اللہ کے سوا پرستش کی جاتی ہے۔ اور جب تمہیں اطلاع ملے کہ کوئی شخص شمس و قمر اور ستاروں یا کسی نوری چیز کو سجدہ کرتا ہے تو اس کی تحقیق کرو اور جب تمہیں اس کی صحت کا علم ہو جائے تو اسے شگسار کر دو حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

اور قتل کو واجب کرنے والے احکام میں ایک شخص کی شہادت قبول نہ کرو بلکہ دو یا تین گواہوں کی شہادت کو قبول کرو اور جب واجب القتل شخص کے بارے میں گواہ گواہی دے دیں تو گواہ

ابتدا کریں اور قتل ہونے والے شخص کی طرف ہاتھ بڑھائیں اور جب فیصلہ ان کے لیے مشکل ہو تو علماء اور کھان کی طرف رجوع کریں۔

اور جو غلطی سے کسی شخص کو بلا ارادہ قتل کر دے تو وہ ولی الدم سے بھاگ جائے حتیٰ کہ وہ اُسے پکڑ نہ سکے۔ اور بے گناہ کا خون نہ بہاؤ اور جس شخص نے کسی بے گناہ کو ارادہ قتل کیا اُسے قتل کیا جائے اور جب تک عالم یا قاضی کے پاس کسی کے خلاف شہادت قائم نہ ہو اُسے قتل نہ کرو اور اگر قاضی کو علم ہو جائے کہ کسی شخص نے جھوٹی گواہی دی ہے تو وہ گواہ کے ساتھ وہ سلوک کرے جو اس نے مشہود علیہ کے متعلق کرنے کا ارادہ کیا تھا اور جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ اور پاؤں کے بدلے پاؤں ہے۔

اور جب تم کسی قوم سے جنگ کا ارادہ کرو اور تم ان کی بستی میں آؤ تو انہیں صلح کی دعوت دو اور اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو ان پر ٹیکس لگا دو اور اگر وہ اطاعت نہ کریں تو تمام ہتھیار اٹھانے والوں کو قتل کر دو اور اس کے درختوں کو خراب نہ کرو۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا، جب تو اپنے دشمن سے لڑنے جائے اور اللہ تجھے ان پر قابو دے دے اور تو قیدیوں میں عورت کو دیکھے اور تو اُسے اپنے لیے پسند کرے تو تو اُسے اپنے گھر میں داخل کر لے اور اس کے سر کو برہنہ کر دے اور اس کے ناخن کاٹ دے اور جن کپڑوں میں اُسے قید کیا گیا تھا اس کے وہ کپڑے اتار دے اور اُسے اپنے گھر میں تین ماہ بٹھا دے کہ وہ اپنے ماں باپ پر روئے پھر اسے جائز کر لے اور اگر مس کرنے کے بعد تو اُسے ناپسند کرے تو اُسے باہر نکال دے اور اُسے فروخت نہ کر، اور اس سے جماع کرنے کے بعد اس کی قیمت نہ لے۔ اور جو بیٹیا اپنے باپ کا نافرمان ہو اور اس کی اطاعت نہ کرے اور اس کے

حکم کو نہ مانے تو اس کا باپ اُسے سات شیوخ کی طرف نکال دے اور وہ اُسے سنگسار کرے حتیٰ کہ تم میں سے قباحت اور شر کا خاتمہ ہو جائے اور نبی اسرائیل میں سے اس کے اثنال ڈر جائیں۔

اور جب تم میں سے کوئی شخص کوئی گمشدہ چیز پائے جو اپنے مالک سے کھو گئی ہو جیسے دُنبی، بیل یا گدھا تو وہ اُسے مالک کو واپس کر دے اور اگر وہ اُسے نہ ملے تو وہ اُسے اپنے گھر میں روکے رکھے حتیٰ کہ اس کا مالک آ جائے۔

اور رُوئی اور اُون کے بٹنے ہوئے کپڑے اکٹھے نہ پہنو اور اپنی چادروں کی اطراف میں دھاگے لگاؤ۔

اور جو شخص اپنی بیوی پر فجور کی نہمت لگائے اور اس کے خلاف اس کی صحت ثابت نہ کر سکے اُسے ایک سو درہم کا تاوان ڈالا جائے اور وہ ہمیشہ اسی کی بیوی رہے اور اگر وہ اس پر سچی نہمت لگائے تو اُسے سنگسار کیا جائے اور جو شخص خاوند والی عورت سے زنا کرتا پایا جائے تو ان دونوں کو قتل کر دیا جائے۔

اور جو شخص، عورت کی مرضی کے خلاف اس پر غالب آ جائے تو اس شخص کو قتل کر دیا جائے۔ اور جو شخص اس لونڈی سے جماع کرے جو اپنے باپ کی گود میں ہے اور اس کی ہر بکارت توڑ دے اور اس سے محبت کرے تو وہ اس کے باپ کو سچا س منتقال چاندی دے اور وہ ہمیشہ اسی کی بیوی رہے اور وہ اسے آزاد نہ کرے۔

اور کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس عورت کو چھوئے جسے اس کے باپ نے مس کیا ہے اور نہ اس کی نثر مگاہ کی طرف دیکھے اور نہ جنبی شخص اللہ کی مسجد میں داخل ہو اور سونے چاندی کا سود نہ کھاؤ اور جب تم نذر مانو تو اس کی تکمیل کو مؤخر نہ کرو اور جب تم عہد کرو تو اُسے

پورا کرو اور عہد شکنی نہ کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو اپنے عہد کو پورا کرتا ہے۔

برص والے سے الگ رہو اور اُس سے دُور ہو جاؤ اور مزدور کی اجرت نہ رو کرو اور باپ کو اس کے بیٹے کے گناہ کے بدلے میں اور بیٹے کو اس کے باپ کے گناہ کے بدلے میں نہ پکڑو اور اپنے اموال و ثمرات کی نہ کوۃ تقرب کے لیے عالم کو ادا کرو اور فقراء، بیوگان، یتامی، مساکین اور مسافروں کو دو۔

اور جب تم پاک زمین میں داخل ہو جاؤ تو برابر کے پتھروں سے قدس کے لیے مذبح بناؤ اور بنی اسرائیل کے علماء کہیں کہ ملعون ہے وہ شخص جو اندھے کو راستے سے بھٹکائے۔

ملعون ہے وہ شخص جو مساکین، یتیم اور بیوہ کے فیصلے میں ظلم سے کام لے۔

ملعون ہے وہ شخص جو اپنے باپ کی بیوی سے ہم بستری ہو۔

ملعون ہے وہ شخص جو چوپائے کے ساتھ ہم بستری ہو۔

ملعون ہے وہ شخص جو اپنی ماں اور بہن سے ہم بستری ہو۔

ملعون ہے وہ شخص جو اپنی نانی سے ہم بستری ہو۔

ملعون ہے وہ شخص جو چھپ کر اپنے بھائی کا گوشت کھائے۔

ملعون ہے وہ شخص جو ازراہ ظلم پاک نفس کے قتل میں رشوت لے۔

ملعون ہے ہر وہ شخص جو اللہ کی وصیت پر عمل پیرا نہ ہو۔

پھر حضرت موسیٰ نے ان سے کہا میں نے تمہیں احکام الہی پہنچا دیے

ہیں اور اس کا حکم تمہیں بتا دیا ہے اس کی پیروی کرو اور اس پر عمل کرو

میری عمر ایک سو بیس سال ہو چکی ہے اور میری وفات کا وقت قریب آ

گیا ہے اور یہ یونس بن نون میرے بعد تم میں نگران ہوگا پس اس کی سمع و

اطاعت کرو وہ تم میں حق کے ساتھ فیصلے کرے گا اور اس کی مخالفت اور نافرمانی کرنے والا ملعون ہے۔

حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ کی وفات کا درمیانی عرصہ سات ماہ تھا پھر حضرت موسیٰ جبل نابون کی طرف گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا یہ وہ زمین ہے جس کا میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ کے لیے صنامن ہوا تھا کہ میں اُسے ان کے اخلاف کو دوں گا اور میں نے اُسے تیری آنکھوں سے اُسے دکھا دیا ہے لیکن تو اس میں بہرگز داخل نہ ہوگا پس حضرت موسیٰ نے اسی جگہ پر وفات پاگئے اور یوشع بن نون نے انہیں دفن کیا اور آپ کی قبر معلوم نہیں ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے

انبیاء اور ملوک

جب حضرت موسیٰ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ یوشع بن نون کو قبۃ الزمان کی طرف لے جائیں اور اُسے برکت دیں، یوشع بن نون حضرت یوسف بن یعقوب کی قوم سے تعلق رکھتے تھے اور آپ اپنا ہاتھ اس کے جسم پر رکھیں تاکہ آپ کی برکت اس میں منتقل ہو جائے اور اُسے وصیت کریں کہ وہ آپ کے بعد بنی اسرائیل میں کھڑا ہو سو حضرت موسیٰ نے ایسے ہی کیا اور جب حضرت موسیٰ فوت ہو گئے تو یوشع آپ کے بعد بنی اسرائیل میں کھڑے ہو گئے پھر حضرت موسیٰ کی وفات کے ایک دن بعد النبیہ سے نکلے اور بعض اہل کتاب کا قول ہے کہ آپ تیس دن کے بعد نکلے اور شام کی طرف چلے گئے اور اس میں عمیلیق بن لاو دین سام بن

نوح کی اولاد کے کشر آدمی تھے اور ان میں سب سے پہلے جو شخص بادشاہ بنا وہ السمیدع بن ہوبر تھا پس وہ سمر نے بین تھامہ سے بنی اسرائیل کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے شام آیا اور یوشع بن نون نے اس کی طرف آدمی بھیجے جنہوں نے اُسے قتل کر دیا پھر اس کے بعد اس کے باپ کے بیٹوں کی جماعت کھڑی ہوئی اور یوشع نے انہیں بھی قتل کر دیا۔

اور یوشع چل کر بلقا پہنچا اور بالوق نام ایک شخص سے ملا، اسی کی وجہ سے اسے بلقاء کا نام دیا گیا ہے پس وہ باہر نکل کر اس سے جنگ کرنے لگے اور اس نے ان میں سے ایک شخص کو بھی قتل نہ کیا اور اس نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اسے بتایا گیا کہ اس کے شہر میں ایک منجمہ عورت رہتی ہے جو اپنی فرج سے سورج کا استقبال کرتی ہے پھر حساب لگاتی ہے اور جب وہ فارغ ہوتی ہے تو اس کے سامنے چیلے پیش کیے جاتے ہیں اور جس کی موت کا وقت قریب آ گیا ہو وہ اس روز باہر نہیں نکلتا، سو یوشع نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سورج کو ایک ساعت مؤخر کر دے تو آپ کے لیے ایک ساعت سورج کو مؤخر کر دیا گیا اور اس کا حساب گڑ بڑ ہو گیا تو وہ بالوق سے کہنے لگی دیکھو جو کچھ وہ تجھ سے مانگتے ہیں انہیں دے دے، میرا حساب گڑ بڑ ہو گیا ہے، اس نے کہا اپنے آلہ پر غور کر اور اس سے نکال، بلاشبہ صلح جنگ سے ہی ہوگی، سو اس نے علم کے بغیر جیلوں پر غور کیا کیونکہ معاملہ اس پر مشتبہ ہو گیا تھا پس وہ یوں قتل ہو گئے کہ کوئی قوم اس طرح قتل نہیں ہوئی اور انہوں نے یوشع سے صلح کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا جب تک وہ عورت کو اس کے حوالے نہ کریں صلح نہیں ہوگی، بالوق نے کہا میں اُسے حوالے نہیں کر دوں گا، وہ عورت کہنے لگی مجھے اس کے حوالے کر دو تو اس نے اُسے اس کے حوالے کر دیا اور مصالحت کر لی وہ اُسے کہنے لگی، کیا آپ اس کلام میں جو تمہارے آقا پر

نازل ہوا ہے عورتوں کے قتل کا حکم بھی پاتے ہیں؟ آپ نے کہا نہیں وہ کہنے لگی، تو پھر میں آپ کے دین میں داخل ہو چکی ہوں آپ نے کہا کسی دوسرے شہر میں ٹھہر جا اور آپ نے اُسے دوسرے شہر میں اتارا۔ اور جب یوشع بن نون نے بلقا کو فتح کیا تو بنی اسرائیل نے بہت زنا کاری کی اور شراب نوشی کی اور عورتوں سے جماع کیا اور بدکاری ان میں بکثرت ہو گئی اور یوشع بن نون پر یہ بات گراں گزری اور آپ نے ان کو اللہ سے ڈرا یا اور اس کی سطوت سے خوفزدہ کیا مگر وہ نہ ڈرے، سو اللہ تعالیٰ نے یوشع بن نون کی طرف وحی کی کہ اگر تو چاہے تو میں ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دوں اور اگر تو چاہے تو میں انہیں فحط سے ہلاک کر دوں اور اگر تو چاہے تو فوری موت سے ہلاک کر دوں، آپ نے کہا وہ بنی اسرائیل ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ آپ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کریں اور نہ وہ فحط سے ہلاک ہوں لیکن فوری موت سے ہلاک ہوں پس ان میں طاعون پڑی اور ایک ہی وقت میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔

اور حضرت موسیٰ بن عمران کے بعد بنی اسرائیل میں یوشع کا زمانہ ۲۷ سال تھا۔ پھر یوشع بن نون کے بعد دوشان الکفری حکمران بنا اور وہ ان میں آٹھ سال حکمران رہا پھر دوشان کے بعد کالب کا بھائی عثنایل بن قنز جو بیوزا بن یعقوب کی اولاد سے تھا۔ چالیس سال تک حکمران رہا اور بنی اسرائیل کا ظلم و تکبر بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر موآب کے کیش کو شان کو مسلط کر دیا اور جب عثنایل بادشاہ بنا تو اس نے کوش کو قتل کر دیا اور چالیس سال بادشاہت کی۔ پھر بنی اسرائیل کفر کی طرف پلٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے موآب کے بادشاہ عفلون کو پندرہ سال تک مسلط کر دیا پھر انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے افرائیم کی اولاد سے ایک شخص بھیجا جسے اہود بن جیرا کہا جاتا تھا، سو موآب کا بادشاہ قتل ہو گیا اور وہ اس کے

دائیں بائیں لڑا کرتا تھا۔ اور انہوں نے اس کا نام ذوالیمینین رکھ دیا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے دو دھاری تلواریں بنائیں اور اس سے پہلے وہ گدی والہ تھیں اور اسی کے زمانے میں شام میں عمارت بنائی گئی اور اہود کی حکومت کے پندرہویں سال میں چوتھا ہزار مکمل ہوا۔

پھر اہود کے بعد بنی اسرائیل مرتد ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے کنعان کے بادشاہ یابین کو ان پر بیس سال تک مسلط کر دیا اور قبل ازیں بنی اسرائیل پر سحر بن عازات بادشاہ بن گیا تھا اور اس نے اہل فلسطین کے چھ سو آدمیوں کو قتل کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور نصالی کی اولاد میں سے بارق بن اسمعیل نام ایک شخص کو ان کی طرف بھیجا اور وہ چالیس سال ان کا بادشاہ رہا۔ پھر بنی اسرائیل کفر کی طرف لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے سات سال تک اہل مدین کو ان پر مسلط کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور ان کی طرف منشی کی اولاد میں سے جدعان بن یواس نام ایک شخص کو بھیجا اور وہ ایک صالح شخص تھا اور اسی نے اہل مدین پر شجون مارا اور ان میں سے دو لاکھ پچاس ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور چالیس سال ان کا بادشاہ رہا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا ابمیک بن جدعون بادشاہ بنا جو ایک بڑا آدمی تھا اور اس نے اپنے ستر بھائیوں کو قتل کر دیا اور ایک عورت نے اُسے قتل کر دیا اور اُسے ستر کے دروازے کے اوپر سے پتھر مار کر اس کا سر توڑ دیا اور اس کی حکومت تین سال رہی۔

پھر یثاجر کی اولاد میں سے تالع بن فوامی بادشاہ بنا اور ۲۳ سال بادشاہ رہا پھر منشی کی اولاد میں سے جلعاد بادشاہ بنا اور اس کے تیس بیٹے اہل کے ساتھ تیس بچھروں پر سوار ہوتے تھے اس کی بادشاہت ۲۲ سال رہی۔ پھر بنی اسرائیل کفر کی طرف لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے ۷ سال تک بنی عمون کو ان پر مسلط کر دیا اور اسی کے زمانے میں شام میں صور کا شہر تعمیر ہوا اور اس نے

انہیں دکھ دہ عذاب دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور اہل جلعاد میں سے یقین نام ایک شخص کو ان کے لیے بھیجا اور اس نے بنی اسرائیل میں سے آل افرائیم میں سے ۴۲ ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور وہ منشی کی اولاد میں سے تھا اور اس کی حکومت چھ سال رہی پھر ابیمان جسے نختون کہا جاتا تھا ان پر سات سال تک بادشاہ رہا پھر زبولون کی اولاد میں سے ایلان ، بیس سال تک ان کا بادشاہ رہا پھر عکران ان پر آٹھ سال بادشاہ رہا پھر لانساس ان کا بادشاہ رہا اور اس نے انہیں دکھ دہ عذاب دیے اور چالیس سال ان پر نہایت سختی سے مسلط رہا پھر شمون بیس سال ان کا بادشاہ رہا پھر بارہ سال وہ بادشاہ کے بغیر رہے پھر عالی الاحباری چالیس سال ان کا بادشاہ رہا۔

پھر شمویل نبی ان کا بادشاہ بنا اور یہ وہی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لیے بادشاہ بھیج کہ ہم راہ خدا میں جنگ کریں ، سو جب انہوں نے شمویل نبی سے کہا کہ اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لیے بادشاہ بھیجے حتیٰ کہ وہ اپنے دشمن سے جنگ کرے تو اس نے کہا تم وفادار نہیں ہو اور تم نیک نیت ہو ، انہوں نے کہا بے شک ، اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے ظالوت کو تمہارے لیے بادشاہ بنا کر بھیجا ہے اور اس کا نام شاؤل ہے وہ کہنے لگے قسم بخدا وہ حکومت و نبوت کی اولاد میں سے نہیں ہے اور نہ لادی اور یہوذا کی اولاد میں سے ہے وہ تو بنیامین کی اولاد میں سے ہے ، شمویل نے کہا ، تمہیں اللہ کے پر خلاف کوئی اختیار حاصل نہیں اور شمویل نے شاؤل یعنی ظالوت کو بلایا اور اسے کہا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے بنی اسرائیل پر بادشاہ بنا کر بھیجوں اور اللہ تعالیٰ تجھے حکم دیتا ہے کہ تو عملیق کو سزادے سو اس نے عملیق اور اس کے تمام ماں کو تباہ و برباد کر دیا اور اس کے مردوں

عورتوں، دودھ پیتے بچوں میں سے کچھ باقی نہ چھوڑا اور نہ کسی بچھڑے، بکری، اونٹ اور گدھے کو باقی چھوڑا۔

اور اس نے سب جماعت کو یہی وصیت کی اور ان کی تعداد چار لاکھ جانبا نہ تھی اور شاول، عمیلیق کی طرف آیا اور عمیلیق کے اصحاب کو قتل کر دیا اور عمالیقہ کے بادشاہ اغاغ کو قید کر لیا اور اسے زندہ ہی پکڑ لیا اور اسے باقی رکھا اور وہ گالیوں اور بکریوں کے تلف کرنے سے رُکے اور انہوں نے اپنے آپ کو باقی رکھا سو اللہ تعالیٰ نے شمویل کی طرف وحی کی کہ شاول نے میری نافرمانی کی ہے اور عمیلیق کو اور جو کچھ اس نے جمع کیا ہے اُسے تباہ نہیں کیا، شمویل نے شاول سے کہا اللہ تعالیٰ تیرے فعل سے ناراض ہو گیا ہے، اور شاول نے اغاغ کو بکایا اور کہا سب سے تلخ موت کیا ہے؟ اس نے کہا قتل، سو اس نے اُسے قتل کر دیا پھر شاول نے شمویل سے کہا میرے ساتھ چلیے تاکہ اللہ کے حضور سجدہ کروں تو اس نے انکار کیا اور اس نے شمویل کی چادر پکڑ کر اسے پھاڑ دیا تو شمویل نے کہا تیری حکومت اسی طرح پھٹ جائے گی۔

اور شاول سے نصرت جاتی رہی اور اس میں بڑی ہوا سما گئی اور وہ مضطرب رہتا تھا اور اس کا رنگ متغیر ہوتا رہتا تھا اس کے اصحاب نے اُسے کہا کاش تجھے بہت کمزور شاعروں میں سے خوش آواز انسان کے پاس لایا جائے اور وہ تجھے سنا لے اور جب یہ بڑی ہوا تجھ میں سمائے تو تو ایشیا کی طرف پیغام بھیج کہ اپنے بیٹے دادو کو میرے پاس بھیج دے سو اس نے اُسے اس کے پاس بھیج دیا اور جب شاول کا گلا گھونٹا گیا تو دادو نے اپنے ہاتھ سے اس کا دامن پکڑ لیا اور اس پر بات کی اور اس سے بڑی ہوا جاتی رہی۔ پھر شاول کے وقت میں جو موعہ تھے وہ جمع ہوئے اور اس نے ان سے جنگ کی اور وہ سنار پرست تھے اور شاول اپنی فوج کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا اور ان میں ایک شخص باہر نکلا جس کا طول پانچ ہاتھ تھا

اور اُسے غلیاٹ کہا جاتا تھا اور وہی جالوت تھا اس نے کہا میرے مقابلہ میں تم میں سے ایک شخص نکلے، داؤد نے شاول سے کہا میں اس کے مقابلے میں نکلتا ہوں اس نے داد سے کہا، جا، رب تیرے ساتھ ہو گا سو اس نے ایک عصا اور پتھروں کے ساتھ کتے کے مقابلہ میں آیا ہے؟ اس نے اسے کہا کتے سے بھی سخت تر کے مقابلے میں۔ پھر اس نے اپنے تھیلے سے ایک پتھر لے کر اُسے مارا حتیٰ کہ پتھر جالوت کی پیشانی میں غائب ہو گیا اور وہ گر پڑا۔ داؤد اس کی طرف دوڑ کر گیا اور اپنی تلوار پھرا کر اس کا سر کاٹ لیا اور لے کر واپس آ گیا اور غلیاٹ کی فوج شکست کھا گئی اور بنی یہوذا کی خوشی میں اصنافہ ہو گیا اور شاول نمکین ہو گیا اور داؤد سے حسد کرنے لگا تو اس نے اُسے اپنے پاس سے دھتکار دیا اور اُسے ایک ہزار کا سردار بنایا اور بنی یہوذا کی ایک جگہ پر اُسے جلا وطن کر دیا اور اس نے میخل بنت شاول سے نکاح کر لیا۔

اور شاول، داؤد کو قتل کرنا چاہتا تھا اور وہ اُسے ستارہ پرست حقاء سے لڑنے کو بھیجتا تھا اور اللہ اُسے فتح دیتا تھا سو اس نے اُسے کسی جیلہ کے بغیر قتل کرنے کا ارادہ کیا تو داؤد بھاگ کر شمول نبی کے پاس آ گیا اور اُسے شاول کا واقعہ بتایا اور شاول مسلسل داؤد کو قتل کرنے کی کوشش کرتا رہا حتیٰ کہ وہ بھاگ گیا اور وہ جات کے بادشاہ اخیس کے پاس سے گزرا اور جب اس نے اسے دیکھا تو اسے پہچان لیا، داؤد نے اس سے جیلہ کیا تو اس نے اُسے چھوڑ دیا اور وہ سارے کی طرف آ کر وہاں فروکش ہو گیا۔ اور جب شاول کو پتہ چلا کہ وہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا ہے تو اس نے برکت دینے والے کاہنوں کو قتل کر دیا اور کہنے لگا تم نے اُسے پہچان لیا ہے اور مجھے نہیں بتایا پھر شاول، داؤد کی تلاش میں نکلا حتیٰ کہ اُسے پایا اور داؤد غار میں داخل ہو گیا اور جب شاول غار کے پاس آیا تو اپنی حاجت

کے لیے اتر اور غار میں داخل ہو گیا اور اُسے معلوم نہ تھا کہ داؤد غار میں ہے
داؤد کھڑا ہوا تو وہ چھپ گیا، اس کے اصحاب نے اُسے کہا اُسے داؤد کے
قتل کر دے۔ اللہ نے تجھے اس پر قابو دیا ہے، اس نے کہا میں ایسا نہیں
کروں گا۔

اور شمویل نبی فوت ہو گیا اور بنی اسرائیل اکٹھے ہوئے اور انہوں نے اسے
بڑی بات خیال کیا اور تیس روز اس پر روتے رہے۔
اور شاول، حنفاد سے جنگ کرنے کو نکلا اور ان کے درمیان گھمسان کا
دن پڑا اور انہوں نے بنی اسرائیل کو شکست دی اور ان کے بہت سے آدمی
مارے گئے اور داؤد بن ایسا اپنی قوم کے ساتھ جو بیوڑا کی اولاد میں سے
تھی، عمالیق سے جنگ کیا کرتا تھا اور جب سب بنی اسرائیل شکست کھا کر
شاول سے الگ ہو گئے تو وہ اور اس کے بیٹے لڑتے رہے پھر اس نے
اپنے اس ساتھی سے جو اس کے ہتھیار اٹھاتا تھا کہا، اپنی تلوار سے لے کر
اس سے مجھے قتل کر دے تاکہ مجھے یہ غیر مختون قتل نہ کر دیں اور مجھ سے
کھیل کریں مگر اس نے ایسا نہ کیا تو شاول نے اپنی تلوار لی اور اُسے کھڑا کیا
پھر اپنے آپ کو اس پر ڈال دیا اور مر گیا اور اس نے اپنے تینوں بیٹوں
کو بھی قتل کر دیا اور شاول کی حکومت چالیس سال رہی۔

داؤد

جب شاول مر گیا اور وہی طاقت تھا تو داؤد، عمالیق کی جنگ سے
سفر کی طرف واپس آ گیا اور وہاں اس نے دو دن قیام کیا پھر اُسے شاول
کی موت کی اطلاع ملی تو وہ اس سے نمکین ہوا اور بے صبری کا اظہار کیا اور
داؤد بنی بیوڑا کا بادشاہ بن گیا اور داؤد کی متعدد بیویاں تھیں جنہوں نے

اس سے لڑنے کے جنے تھے اور اس کا سب سے بڑا لڑکا انون تھا اور اس کی ماں شیموم تھی اور دوسرا دالویا بن اریخا تھا اور تیسرا ابوشلوم بن موخا اور چوتھا ارنیا بن دعانت اور پانچواں سناطیا بن ابیطال اور چھٹا ناقان بن اغلا تھا اور یہ چھ، چھ بیویوں میں سے تھے اور میخل بنت شاول نے کوئی بیچہ نہیں جنا اور وہ داؤد سے شاول کے اصحاب کی طرف بھاگ گئی۔

اور اسباط کے بنی اسرائیل نے داؤد کو بادشاہ بنانے پر اتفاق کیا اور انہوں نے سات سال بعد اُسے بادشاہ بنا لیا۔ اس کی حکومت خاص طور پر بنی یہوذا پر تھی، حتیٰ کہ بنی اسرائیل کے سب اسباط نے اسے بادشاہ بنا لیا۔

اور داؤد، صیون کے شہر میں اُترا اور وہی بیت المقدس ہے اور وہاں اس نے ایک گھر بنایا اور عورتوں سے نکاح کیے اور بادشاہ بننے کے بعد اس کے ہاں، سمون، سوہاب، نوقان، سلمان، یابار، الیشوس، تاقاق، یاحیا، الیشاس، السنا اور ایفلات پیدا ہوئے اور داؤد کے لڑکے بہت ہو گئے اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور بنی اسرائیل نے اسے بڑا بنا دیا۔

اور حنفاء نے سنا کہ داؤد بنی اسرائیل کا بادشاہ بن گیا ہے تو وہ اس سے جنگ کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے اور داؤد نے ان سے جنگ کی اور ان میں بہت قتلام کیا حتیٰ کہ انہیں تباہ کر دیا اور جب وہ ان کی جنگ سے فارغ ہوا تو اس نے تابوت سکینہ کو چھکڑے پر لادا اور اسے بیت المقدس کے شہر میں داخل کر دیا اور اس نے بنی اسرائیل کے مردوں اور عورتوں کے لیے کھانا تیار کیا۔

سنا اصل میں یہ نقطے کے بغیر ہی ہے۔

اور اس زمانے میں ناتان نبی تھا سو اللہ تعالیٰ نے ناتان کی طرف وحی کی کہ میرے بندے داؤد سے کہہ دے کہ وہ میرے لیے گھر بنائے میں نے تجھے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو بکریوں کے باڑے میں تھا اور تو نے اپنے دشمنوں کو قتل کیا ہے ناتان نبی نے داؤد سے کہا تو داؤد کے دل میں یہ بڑی بات بن گئی اور بیان کیا جاتا ہے کہ ناتان داؤد کا بیٹا تھا۔

اور داؤد نے حنقار سے جنگ کی اور انہیں شکست دی اور اہل موآب سے جنگ کی اور انھیں شکست دی اور سو با کے بادشاہ ادا نزار سے جنگ کی اور اسے شکست دی اور اس کی ایک ہزار سواری اور سات ہزار گھوڑے قبضے میں لیے۔

اور شام اور دمشق کے باشندے ادا نزار کے ساتھ جمع ہوئے تاکہ داؤد سے جنگ کریں تو اس نے ان میں سے ۲۲ ہزار کو قتل کر دیا اور زمین پر قابض ہو گیا اور سب اہل شام اس کے غلام بن گئے، پھر وہ سب داؤد سے جنگ کرنے کے لیے جمع ہوئے تو اس نے اپنے بھانجے یوآب اور اپنے بھائی ابشاہ کو ان کے مقابلے میں بھیجا پھر داؤد خود باہر نکلا حتیٰ کہ وہ دریائے اردن کو عبور کر گیا اور اس نے دشمن قوم کے چالیس ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور دشمن قوم کا سردار اشان بھی قتل ہو گیا پھر اس نے اپنے بھانجے یوآب کو شام کے ترائی علاقے میں نبی عمون سے جنگ کرنے کو بھیجا اور خود بیت المقدس کو واپس آ گیا اور وہ اس کی چھت پر ٹھلنے کو اٹھا تو اچانک اس نے اوریا بن حنان الشطی کی بیوی برسبا بنت ابہات کی طرف دیکھا اور اس نے اس کے متعلق دریافت کیا تو اس کے حال سے اسے آگاہ کیا گیا اور یہ کہ وہ اوریا بن حنان کی بیوی ہے سو وہ اس کے دل پر اثر انداز ہو گئی اور اس نے اوریا بن حنان کی

طرف پیغام بھیجا اور اُسے اپنے پاس آنے کی ترغیب دی پھر اس نے اپنے بھانجے یوآب کو خط لکھا کہ وہ ادیا کو جنگ کرنے کے لیے سواروں کے آگے کرے، سو یوآب نے اُسے آگے کر دیا اور اس نے جنگ کی اور قتل ہو گیا۔

اور داؤد نے اس کی بیوی کو پیغام بھیجا اور اس سے نکاح کر لیا اور سے حاملہ کر دیا۔

اسلام اس تمام واقعہ کو آپ ذرا سینے پر ہاتھ رکھ کر پڑھیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے کا رسیا بتایا گیا ہے پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے خاوند کو مروانے کے لیے اس نے اپنے بھانجے کو خط لکھا کہ اسے سواروں کے آگے کرے تاکہ وہ قتل ہو جائے اور وہ اس کی بیوی سے نکاح کرے۔ نعوذ باللہ من هذه الخرافات۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق اعلان فرمایا ہے کہ ہم نے اُسے اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے اور وہ اللہ کے حضور جھکنے والا تھا خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اس قسم کے نظر باز اور حیلہ ساز نہیں ہوتے یہ سب اسرائیلیات ہیں جن میں ذرا بھر صداقت نہیں۔ خدا تعالیٰ کے نبی معصوم ہوتے ہیں اور وہ احکام الہیہ سے سرمو انحراف نہیں کر سکتے، ان کے گرد شرتوں کا پیرہ ہوتا ہے، ملعون یہودیوں کی روایات میں انبیاء پر بڑے بڑے گھتاؤں نے الزامات لگائے گئے ہیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مسلمان مؤرخین اور مفسرین ان بے سرو پا روایات کو کسی تنقید کے بغیر اپنی کتابوں میں درج کرتے چلے جاتے ہیں، اگر انبیاء کی سیرت اسی قسم کی ہو تو ایک اوباش اور نبی میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے، آمین (مترجم)

اور اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس دو فرشتے بھیجے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں
 بیان کیا ہے اور اس نے ناتان نبی کو اس کے پاس بھیجا اور اس سے
 اُسے کہا اے داؤد، کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم نہیں دیا کہ تو فیصلے میں عدل کیے
 کرے اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا کرے اور خواہشات کی پیروی نہ کیا کرے
 اس نے کہا بیشک، اس نے کہا یہ دو شخص ایک ہی شہر میں رہتے ہیں، ان
 دونوں میں سے ایک مالدار اور دوسرا محتاج ہے اور مالدار کے پاس بہت
 سے مویشی اور گائیں ہیں اور محتاج کے پاس صرف ایک بھیڑ کا چھوٹا سامان
 بچہ ہے جسے اس نے پالا ہے اور وہ اس کے ساتھ اور اس کے بچوں کے
 ساتھ جوان ہوا ہے اور وہ اس کے کھانے سے کھانا ہے اور اس کے پیسے
 سے پیتا ہے اور اس کی گود میں ہوتا ہے اور مالدار شخص کے پاس ایک
 مہمان آیا اور اس نے اپنی گالیوں اور بھیڑوں میں سے کچھ نہ لیا اور محتاج کو
 بھیڑ کا مادہ بچہ پکڑ لیا اور اُسے اپنے مہمان کے لیے تیار کیا تو داؤد
 ناراض ہو کر کہا کہ اس کے مرنے کی آواز بلند ہوئی ہے اور اسے اس
 مادہ بچے کے بدلے میں سات مادہ بچوں کا تاوان ڈالا جائے گا
 ناتان نبی نے داؤد سے کہا تو ہی وہ شخص ہے جس نے یہ کام کیا ہے
 تیرا رب جو تیرا معبود ہے تجھے کتا ہے کہ میں نے تجھے بنی اسرائیل کا باڈا
 بنایا ہے حالانکہ اس سے قبل تو بکریوں کا چردا ہا تھا اور میں نے تجھے
 کے ہاتھ سے بچایا ہے اور تجھے اسرائیل اور یہودا کے گھرانے سے
 کیے ہیں اور تو نے یہ کام کیا ہے میں ضرور تجھے تیرے بدترین بیٹے کے
 ذریعے سزا دوں گا اور میں اُسے نچھ پر اور تیری بیویوں پر مسلط کر دوں
 سو یہ بات داؤد کو گراں گزری اور ناتان نے اُسے کہا اللہ تعالیٰ نے تم
 راستے سے چشم پوشی کی ہے تو ہرگز نہیں مرے گا لیکن وہ تجھے تیرے بد
 بیٹے کے ذریعے سزا دے گا اور اللہ تعالیٰ نے اُسے بتایا کہ اس کے جس

اس کی بیوی نے جنم دیا ہے وہ مر جائے گا تو داؤد نے بے صبری کی اور اس کی بے صبری میں احنافہ ہو گیا اور بچہ بیمار ہو گیا اور جب اس کی بیماری نے شدت اختیار کی تو اس نے روزہ رکھا اور نماز پڑھنے اور رونے کے لیے اٹھا اور بال زمین سے چپٹا دیے اور جب بچہ فوت ہو گیا تو داؤد کے غلاموں نے اُسے اس امر کی خبر دینے کو بڑی بات خیال کیا حتیٰ کہ اس نے ان کی کانا پھوسی کو سُن لیا اور اُسے پتہ چل گیا سو اُس نے اپنا چہرہ دھویا اور اپنے کپڑے پہنے اور اپنی نشستگاہ پر بیٹھا اور اپنا کھانا منگوا یا اور کہنے لگا میں اس کے مرنے سے قبل غم کرتا تھا اور اب میرا غم اُسے میرے پاس واپس نہیں لائے گا بلکہ میں اس کے پاس جاؤں گا۔ پھر اس نے برسبائے جماع کیا اور اُسے بچے کا حمل ہو گیا اور اس نے اس کا نام سلیمان رکھا۔

پھر ابی شلوم بن داؤد نے اپنے بھائی انون کو قتل کر دیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اس پر اس کی ماں جانی بہن کے متعلق تہمت لگائی اور اس نے اسے قتل کر دیا اور ابی شلوم عظیم الحجۃ اور بہت بالوں والا تھا سو داؤد نے اُسے واپس لانے کے لیے ایک شخص کو بھیجا حتیٰ کہ وہ واپس آ گیا پھر اس نے دوبارہ اس کے خلاف خروج کیا اور داؤد پیادہ پا اس سے ڈر کر بھاگ گیا حتیٰ کہ طور سینا کی گھاٹی پر چڑھ گیا اور اُسے بھوک لگی اور اُسے ایک آدمی ملا جس کے پاس روٹی اور تیل تھا سو اس نے اس سے کھایا اور ابی شلوم اپنے باپ کے شہر میں داخل ہوا اور اس کے گھر کی طرف گیا اور اس نے اپنے باپ کی لونڈیوں کو بکڑ لیا اور اس سے وطن کی اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے مجھے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے اور وہ بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ نکلا اور اس نے داؤد کو قتل کرنے کے لیے تلاش کیا اور داؤد بھاگ گیا حتیٰ کہ دریائے اردن کو پار کر گیا اور

جب وہ پار کر گیا تو اس کے اصحاب کی ایک جماعت اور لہتیوں کے مخلوط گروہ اس کے پاس آئے اور اس نے اپنے بیٹے یو اب کو ابی شلوم کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بھیجا اور اُسے کہنے لگا اُسے میرے لیے زندہ صحیح سلامت پکڑ لینا پس وہ گئے اور اُنہوں نے اس سے جنگ کی اور ابی شلوم ایک نجر پر تھا وہ بن کے درخت کے نیچے گیا تو وہ اس سے چٹ گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور مو اب نے اُسے تین تیر مارے اور اُسے کنوئیں میں پھینک دیا اور جب داؤد کو اطلاع ملی تو اس نے اس پر شدید جزع فزع کی اور داؤد اپنی جگہ پر واپس آ گیا۔

اور اس کے بعد ازلانے داؤد کے خلاف خروج کیا اور اس کے ساتھ سرکش لوگ بھی تھے سو اس نے ان سے جنگ کی اور انہیں قتل کیا اور جب اس نے انہیں قتل کیا اور اللہ نے اُسے ان سے بچا لیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرنے لگا اور اس نے اپنی تقدیس میں کہا اے میرے رب میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تیرے لیے اپنی محبت کو خالص کرتا ہوں بلاشبہ تو میری قوت، میرا ساز و سامان میری پناہ گاہ اور میری نجات گاہ ہے حالانکہ قبل ازیں مجھے سکر ات موت نے گھیر لیا تھا اور مجھ سے قریب آ گئی تھی اور ہلاکت کے مصائب مجھ پر حاوی ہو گئے تھے اور میں نے اپنی تنگی میں تجھ سے دعا کی اور اے میرے مہود میں نے تجھ سے مدد مانگی اور تو نے میری آواز کو سنا اور تو نے مجھے ان لوگوں سے بچایا جنہوں نے مجھے دست بدست لیا اور مجھ پر ظلم کیا اور تو میرا مدد گار تھا تو نے مجھے تنگی سے قراخی کی طرف نکالا اے میرے رب تو کس قدر عادل ہے اور اپنے پر توکل کرنے والوں کا کسی قدر مدد گار ہے اس لیے کہ تیرے سوا کوئی رب نہیں سو تو مجھے قوت دے اور ہدایت کا راستہ دکھا اور اپنے سامنے مجھے ثابت قدم رکھ میرا بازو مضبوط کر اور میرے دشمنوں کو مجھ پر

قانونہ دے اور مجھے بنی اسرائیل کی اطاعت عطا کر اور انہیں اطاعت گزار غلام بنادے اور مجھے اپنے شکر کا الہام کر۔

اور داؤد جب اس کلام سے تسبیح کرتے تو خوبصورت آواز بلند کرتے جس کی مانند آواز نہیں سنی گئی اور آپ جب زبور پڑھتے تو کہتے اس شخص کو مبارک ہو..... جو گناہ گاروں کے راستہ پر نہیں چلا اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس میں نہیں بیٹھا لیکن اس کی خواہش سنت الہی ہے اور اس کی سنن ہی بل دنہار کو سکھاتی ہیں وہ ایک درخت کی طرح ہوگا جسے پانی کے کنارے بویا گیا ہے وہ ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں گرتے اور منافقین فیصلے میں ایسے نہیں ہوتے اور نیکوں کے مجمع میں خطا کار ہوتے ہیں اس لیے کہ اللہ نیکوں کے راستہ کو جانتا ہے اور گنہگاروں کا راستہ بیکار ہو جائے گا۔

پھر کہتے آسمان میں جو کچھ ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے اور جو بلند پوں میں ہیں وہ بھی اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کی سب افواج بھی اس کی تسبیح کرتی ہیں اور شمس و قمر بھی اس کی تسبیح کرتے ہیں اور کواکب و نور بھی اس کی تسبیح کرتے ہیں اور آسمان کے اوپر کا پانی بھی ہمارے رب کے نام کی تسبیح کرتا ہے اس لیے کہ اس نے ہر چیز سے کہا ہے ہو جا اور وہ ہو گئی اور اس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے اور انہیں ہمیشہ کے لیے بنایا ہے اور ان میں سے ہر چیز کا اندازہ کیا ہے اور ان کے لیے ایک حد مقرر کی ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتیں اور زمین میں جو چیز ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے آگ، اولے، برف اور صاحب قوت، بلاشبہ اس نے تندہ ہوا کو اپنے کلمہ سے پیدا کیا ہے۔

مسجد صدیقین میں اللہ کی نئی تسبیح کرو اور بنی اسرائیل اپنے خالق سے خوش ہوں اور بنی صیون تمہارے رب کی تکبیر کہتے ہیں اور دف، طبل اور

ڈھول سے اس کے نام کی تسبیح کرتے ہیں وہ اس وجہ سے اس کی تکبیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون سے خوش کرتا ہے اور مساکین کو فتح دیتا ہے تاکہ صدیقین کو کرامت سے سرفراز کرے اور وہ اپنے تختوں پر تسبیح کرتے ہیں اور اپنے زخروں پر اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں اور دو دھاری تلوار ان کے ہاتھوں میں ہوتی ہے تاکہ قوموں پر فتح پائیں اور قومیں نصیحت حاصل کریں اور اپنے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ دیں اور عزت داروں کو اپنی زنجیروں میں باندھ دیں تاکہ ان کے ساتھ وہ فیصلہ کیا جائے جو طے پا چکا ہے اور سب صدیقین کے لیے اللہ کی تعریف ہے۔

اس کے مقدس میں اس کی تسبیح کرو اس کے آسمان قوت میں اس کی تسبیح کرو، اس کی قوت و طاقت سے اس کی تسبیح کرو، برابر و مزامیر سے اس کی تسبیح کرو، سازنگیوں اور طویل چھیدوں والے ڈھولوں سے اس کی تسبیح کرو، کانوں کی گونج میں اس کی تسبیح کرو، بلند آوازوں سے اس کی تسبیح کرو۔ ہمارے رب کی خالص تسبیح کرو، ہر جان کا بدلہ جان ہے۔

پھر داؤد، ربور کے آخر میں کہتے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں کا آخری بھائی اور اپنے باپ کے گھر کا غلام ہوں اور میں اپنے باپ کی بکریوں کا چرواہا ہوں اور میرے ہاتھ ڈھول بناتے ہیں اور میری انگلیاں مزامیر کو توڑتی ہیں، کس نے میرے بارے میں میرے رب سے بات کی ہے؟ وہ میرا رب ہے، اسی نے میری بات سنی ہے اور میری طرف اپنے فرشتوں کو بھیجا ہے اور مجھے میرے بھائیوں کی بکریوں سے الگ کر لیا ہے وہ مجھ سے بڑے اور اچھے ہیں پس میرے رب نے انہیں راضی نہیں کیا اور اس نے مجھے جاگت کی فوجوں سے لڑنے کے لیے بھیجا اور جب میں نے اُسے اپنے اصنام کی پرستش کرتے دیکھا تو اس نے مجھے اس پر فتح دی اور میں نے اس کی تلوار پکڑ کر اس کا سر قلم کر دیا۔

پھر بنی اسرائیل نے داؤد پر عیب لگائے اور اللہ کا غضب ان پر بڑھ گیا
 سو اللہ تعالیٰ نے داؤد کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کی گنتی کریں سو آپ نے ان کی
 گنتی کی اور انہیں آٹھ لاکھ جاننازہ فرمایا اور بنی یہوذا کی تعداد پانچ لاکھ تھی۔
 سو اللہ تعالیٰ نے حیرام نبی کو داؤد کے پاس بھیجا اور اُسے کہا داؤد سے کہو کہ
 وہ تین ہاتوں میں سے ایک کو اختیار کر لے، یا تو سات سال بھوک ہوگی
 یا تجھے تیرے دشمنوں کے سپرد کیا جائے گا اور وہ تین ماہ تجھے عزت دیں گے
 پھر تجھے تیرے اقتدار سے اتار دیں گے اور یا تین دن سخت موت ہوگی؟
 داؤد اس سے تنگدل ہوئے اور کہنے لگے اے ہمارے رب اپنی مخلوق
 میں سے ہم سے ہر بانی فرما تو اللہ تعالیٰ نے ان پر موت کو مسلط کر دیا اور
 ایک ساعت میں ستر ہزار جوان مر گئے۔

داؤد نے کہا اے میرے رب میں نے بُرائی کی ہے ان لوگوں کا کیا
 گناہ ہے جو بہائم کی مانند ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ تو
 ایبوسانی کے کھلیان میں میرے لیے ہیگل بنا، سو داؤد پہاڑ پر چڑھے اور
 کھلیان کو پچاس پردوں کے عوض خرید لیا اور وہاں مذبح بنایا اور موت
 کو بنی اسرائیل سے روک دیا۔

اور داؤد عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور آپ کا بدن کمزور ہو چکا تھا اور آپ
 کا ایک بیٹا تھا جسے ادونیا میں کہا جاتا تھا اس نے داؤد کی جنگوں کے سالار
 یوآب اور داؤد کے جنرلوں کو مائل کیا اور انہیں کہا داؤد بادشاہ بوڑھا ہو گیا
 ہے اور میں اس کی قائم مقامی کا زیادہ حق دار ہوں اور جب داؤد کو اس
 کی اطلاع ملی تو اس نے ساروق کاہن اور ناتان نبی کی طرف پیغام بھیجا اور
 انہیں کہا، اہل مملکت کو اکٹھا کرو اور میرے بیٹے سلیمان کو میرے چکر پر سوار
 کرو اور اُسے میرے منبر پر بٹھاؤ، اللہ تعالیٰ نے اُسے بنی اسرائیل کا سردار
 بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی حکومت کو عظمت دے گا اور اس کی نشان کو

بلند کرے گا سو وہ سلیمان کے ساتھ گئے حتیٰ کہ وہ داؤد کے منبر پر چڑھ گیا اور اہل مملکت نے اس پر اتفاق کیا اور داؤد کہنے لگے مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی بتایا ہے کہ میرا بیٹا سلیمان بادشاہ بنے گا اور میری دونوں آنکھیں اس کی طرف دیکھ رہی ہیں اور سلیمان ان دنوں بارہ سال کا تھا۔

پھر داؤد کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور اس نے سلیمان کو وصیت کی اور کہا میں سب اہل زمین کے راستے پر جانے والا ہوں، اپنے معبود رب کے احکام پر عمل کرنا اور اس کے ان عہود و مواثیق اور وصایا کو جو موسیٰ بن عمران پر نازل ہونے والی تو رات میں ہی یاد رکھنا اور داؤد فوت ہو گئے اور آپ کی عمر ۱۲۰ سال تھی اور آپ کی حکومت چالیس سال تھی۔

سلیمان بن داؤد

اور جب اللہ تعالیٰ نے داؤد کو وفات دی تو سلیمان نبی اور بادشاہ بن کر ان کی جگہ پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے جن و انس اور ہواؤں اور بادلوں، پرندوں اور درندوں کو ان کے لیے مسخر کر دیا اور انہیں عظیم بادشاہت دی جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے۔ اور داؤد کی جنگوں کے سالار یوآب اور آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ سلیمان کے بھائیوں کے ساتھ مل کر سلیمان کی حکومت کو خراب کرنے کی طرف مائل ہو گئے اور سلیمان نے ان سب کو قتل کر دیا اور اپنے بھائی ادونیاہ کو بھی قتل کر دیا اور حکومت سلیمان کے لیے ہموار ہو گئی اور اس کا اقتدار قائم ہو گیا اور اس نے مصر کے بادشاہ فرعون کی بیٹی سے نکاح کیا اور اسے داؤد کے گھر میں لایا۔

اور سلیمان نے بنی اسرائیل کو جمع کیا تاکہ وہ قربانی دے اور اس نے

ایک ہزار قربانی دی اور رات کو سلیمان نے دیکھا کہ رب اُسے کہہ رہا ہے
 تو جو چاہتا ہے مانگ لے میں تجھے دوں گا، سلیمان نے کہا اے میرے
 رب تو نے داؤد پر عظیم نعمت کی ہے اور اس کے بعد تو نے اپنے بندے
 سلیمان کو بادشاہ بنایا ہے پس تو مجھے قلب حکیم عطا کرتا کہ میں تیرے بندوں
 کے درمیان عدل سے فیصلہ کروں اور خیر و شر کو سمجھ لوں، اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا تو نے یہ بات طلب کی ہے اور مال طلب نہیں کیا اور نہ اپنے
 دشمنوں کی جانبیں طلب کی ہیں اور نہ عمر و راز طلب کی ہے بلکہ تو نے حکمت
 طلب کی ہے جس سے تو فیصلے کو سمجھ لے میں نے تیری بات کو قبول کر
 لیا ہے اور تجھے قلب فہیم عطا کر دیا ہے جو اس امر کو دیکھنے والا ہے
 جو تجھ سے پہلے کسی کے لیے نہ تھا۔ اور نہ تیرے بعد تیری مانند ہوگا اور جو
 اموال تو نے طلب نہیں کیے میں نے تجھے وہ بھی دیے اور گھوڑے اور
 عزت بھی دی اور اگر تو میرے راستے پر چلا اور تو نے میرے احکام
 و صایا کا پاس کیا جیسا کہ تیرے باپ دادا نے پاس کیا تو میں تیری عمر کو
 دراز کروں گا اور تیرے حکم کو بڑا کروں گا۔

اور سلیمان فیصلوں کے لیے بیٹھتے تھے اور بنی اسرائیل کے درمیان
 فیصلے کرتے تھے اور وہ آپ کے فیصلوں اور عادلانہ فیصلوں اور
 باتوں اور حسن الفاظ سے حیران ہوتے تھے اور حضرت سلیمان کے
 جرنیل، وزراء، کاتب اور وکیل بھی تھے آپ کا وزیر نابود بن ناتان
 تھا اور آپ کی جنگوں کا سالار بنایا بن بوپارح تھا اور آپ کا خزانچی
 ابیشار تھا اور ٹیکس پر ادونیرام بن عبدا تھا اور آپ کے اخراجات
 کے بارہ وکیل تھے ہر وکیل ایک ماہ کے اخراجات کا ذمہ دار تھا اور
 آپ کے اخراجات بنی اسرائیل کے قبائل پر ہوتے تھے اور آپ کا
 روزانہ کارواشن میدے کے تیس کرے اور خشکاب کے آٹے کے ساتھ کرے
 لہ کرے، ایک ہمانے کا نام سے جو حالسار اور کا ہوتا ہے اور ایک لادو

اور دس چارہ کھانے دانے بیل اور بیس بیل اور ایک سومینڈھا تھا اور آپ کے چالیس ہزار جانوروں کے بھان تھے جہاں آپ کے چوپائے بندھے ہوئے تھے اور آپ گھوڑوں کو پسند کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں آپ کا واقعہ بیان کیا ہے۔

اور سلیمان نے بیت المقدس کی تعمیر کا آغاز کیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے میرے باپ دادا کو گھر بنانے کا حکم دیا تھا اور داؤد جنگوں میں مصروف رہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے نام پر گھر بنائے گا سو سلیمان نے ہو و جوں میں صنوبر اور سرو کی لکڑی بھیجی پھر آپ نے پتھروں سے بیت المقدس کو تعمیر کیا اور اسے خوب مضبوط کیا اور اس کے اندر بھی لکڑی لگائی اور لکڑی کو منقش کیا اور اس کے لیے سنہری ہیکل بنایا اور اس میں سونے کا آلہ بھی تھا پھر آپ نے تابوت سکینہ کو اوپر چڑھایا اور اسے ہیکل میں رکھا اور تابوت میں دو تختیاں بھی تھیں جو حضرت موسیٰ نے رکھی تھیں۔

اور جب سلیمان نے تابوت سکینہ کو رکھا تو ہیکل کے سامنے کھڑے ہو گئے اور بنی اسرائیل کی افواج بھی اکٹھی ہو گئیں اور آپ نے اللہ کی تسبیح و تقدیس کی اور جب اس نے آپ کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا تو اس کی نعمتوں پر اس کی تعریف کی اور بیت المقدس کی تعمیر آپ کے ہاتھوں شروع ہوئی اور بنی اسرائیل آپ کے پاس اکٹھے ہوتے تو آپ سمجھتے وہ رب بلند آواز اور برکت والا ہے جس نے بنی اسرائیل کو راحت عطا فرمائی ہے اور اس کی اچھی باتیں پوری ہوئی ہیں اور جو کچھ اس نے اپنے بندے موسیٰ سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

میں ۲۴ صاع غلہ آتا ہے (مترجم)

کہا تھا اس سے کوئی بات ساقط نہیں ہوئی اور ہم اپنے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ ہو جیسا کہ وہ ہمارے آباء کے ساتھ تھا اور ہمیں بے یار و مددگار نہ چھوڑے بلکہ ہمارے دلوں کو اپنی طرف باٹل کرے تاکہ ہم اس کے پسندیدہ راستے پر چلیں اور اس کے عمود، وصایا، سنن اور ان احکام کو یاد رکھیں جن کا اس نے ہمارے آباء کو حکم دیا تھا اور وہ ہماری بات کو قبول کرے اور اس سے راضی ہو اور ہمارے دل اس سے خاص ہوں اور اس کے احکام کا پاس کریں۔

اور جب سلیمان بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آپ نے جشن منایا اور قربانیاں کیں اور ۱۴ دن اسی طرح کرتے رہے اور نبی ابراہیم آپ کے پاس اکٹھے ہوتے اور جب آپ ان کو کھانا کھلانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر اللہ کی تسبیح و تقدیس کی، اور جب آپ فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی، میں نے تمہاری دعا سنی ہے اور آپ کی قربانی کو دیکھا ہے اور اگر آپ میری اطاعت پر ہمیشہ قائم رہے تو میں تجھے بادشاہی دوں گا اور تیرے بعد تیرے بیٹے کو بھی دوں گا اور میں نے ہمیشہ کے لیے اس گھر کو پاک کر دیا ہے اور اگر تم نے میرے حکم سے پہلو تہی کی یا تم میں سے کسی نے میرے عمود کو توڑا تو میں اس کی بادشاہت چھین لوں گا اور اس گھر کو ہمیشہ کے لیے ویران کر دوں گا۔

اور ملکہ سیا بلقیس، حضرت سلیمان کے پاس آئی اور اس کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے اور جب وہ آپ کے پاس آئی تو وہ آپ کے پاس سونے اور عنبر سے لدے ہوئے اونٹ لائی اور آپ سے کہنے لگی مجھے آپ کے حال کی اطلاع ملی ہے جس کی میں نے تصدیق نہیں کی حتیٰ کہ میں اُسے دیکھ لوں پھر وہ اپنے ملک کو

اور دس چارہ کھانے دانے بیل اور بیس بیل اور ایک سو مینڈھا تھا اور آپ کے چالیس ہزار جانوروں کے تھان تھے جہاں آپ کے چوپائے بندھے ہوئے تھے اور آپ گھوڑوں کو پسند کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں آپ کا واقعہ بیان کیا ہے۔

اور سلیمان نے بیت المقدس کی تعمیر کا آغاز کیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے میرے باپ دادا کو گھر بنانے کا حکم دیا تھا اور داؤد جنگوں میں مصروف رہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے نام پر گھر بنائے گا سو سلیمان نے ہو و جوں میں صنوبر اور سرو کی لکڑی بھیجی پھر آپ نے پتھروں سے بیت المقدس کو تعمیر کیا اور اسے خوب مضبوط کیا اور اس کے اندر بھی لکڑی لگائی اور لکڑی کو منقش کیا اور اس کے لیے سنہری ہیکل بنایا اور اس میں سونے کا آلہ بھی تھا پھر آپ نے تابوت سکینہ کو اوپر چڑھایا اور اسے ہیکل میں رکھا اور تابوت میں دو تختیاں بھی تھیں جو حضرت موسیٰ نے رکھی تھیں۔

اور جب سلیمان نے تابوت سکینہ کو رکھا تو ہیکل کے سامنے کھڑے ہو گئے اور بنی اسرائیل کی افواج بھی اکٹھی ہو گئیں اور آپ نے اللہ کی تسبیح و تقدیس کی اور جب اس نے آپ کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا تو اس کی نعمتوں پر اس کی تعریف کی اور بیت المقدس کی تعمیر آپ کے ہاتھوں شروع ہوئی اور بنی اسرائیل آپ کے پاس اکٹھے ہوتے تو آپ سمجھتے وہ رب بلند آواز اور برکت والا ہے جس نے بنی اسرائیل کو راحت عطا فرمائی ہے اور اس کی اچھی باتیں پوری ہوئی ہیں اور جو کچھ اس نے اپنے بندے موسیٰ سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

میں ۲۲ صاع غلہ آتا ہے (مترجم)

کہا تھا اس سے کوئی بات ساقط نہیں ہوئی اور ہم اپنے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ ہو جیسا کہ وہ ہمارے آباء کے ساتھ تھا اور ہمیں بے یار و مددگار نہ چھوڑے بلکہ ہمارے دلوں کو اپنی طرف مائل کرے تاکہ ہم اس کے پسندیدہ راستے پر چلیں اور اس کے عمود، وصایا، سنن اور ان احکام کو یاد رکھیں جن کا اس نے ہمارے آباء کو حکم دیا تھا اور وہ ہمارا بات کو قبول کرے اور اس سے راضی ہو اور ہمارے دل اس سے خاص ہوں اور اس کے احکام کا پاس کریں۔

اور جب سلیمان بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آپ نے جشن منایا اور قربانیاں کیں اور ۱۴ دن اسی طرح کرتے رہے اور نبی اسرائیل آپ کے پاس اکٹھے ہوتے اور جب آپ ان کو کھانا کھلانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر اللہ کی تسبیح و تقدیس کی، اور جب آپ فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی، میں نے تمہاری دعا سنی ہے اور آپ کی قربانی کو دیکھا ہے اور اگر آپ میری اطاعت پر ہمیشہ قائم رہے تو میں تجھے بادشاہی دوں گا اور تیرے بعد تیرے بیٹے کو بھی دوں گا اور میں نے ہمیشہ کے لیے اس گھر کو پاک کر دیا ہے اور اگر تم نے میرے حکم سے پہلو تہی کی یا تم میں سے کسی نے میرے عمود کو توڑا تو میں اس کی بادشاہت چھین لوں گا اور اس گھر کو ہمیشہ کے لیے ویران کر دوں گا۔

اور ملکہ سیا بلقیس، حضرت سلیمان کے پاس آئی اور اس کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے اور جب وہ آپ کے پاس آئی تو وہ آپ کے پاس سونے اور عنبر سے لدے ہوئے اونٹ لائی اور آپ سے کہنے لگی مجھے آپ کے حال کی اطلاع ملی ہے جس کی میں نے تصدیق نہیں کی حتیٰ کہ میں اُسے دیکھ لوں پھر وہ اپنے ملک کو

واپس چلی گئی۔

اور حضرت سلیمانؑ عورتوں کو پسند کرتے تھے، بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے سات سو عورتوں سے نکاح کیا جن میں بادشاہ مصر فرعون کی بیٹی بھی تھی اور بنی عمون کی کئی عورتیں بھی تھیں اور جبابرة الشام اہل موآب کی بھی کئی عورتیں تھیں اور ادومیوں، جثانیوں اور صیدانیوں کی عورتیں بھی تھیں اور ان اقوام کی عورتیں بھی تھیں جن کی مخالفت سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا اور آپ کی سات سو بیویاں تھیں اور حضرت سلیمان کی بیویوں میں سے ایک نے اپنے باپ کی صورت پر ایک بت بنایا اور جب آپ کی دوسری بیویوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے اس کی مانند کیا اور اللہ تعالیٰ سلیمان سے ناراض ہوا اور آپ سے کہنے لگا، تمہارے گھر میں بتوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ اور تجھے غصہ نہیں آتا میں تیری حکومت اور عزت تیرے ہاتھ سے چھین لوں گا اور تیرے بیٹوں کی اولاد کو پرانگندہ کر دوں گا لیکن میں تیرے باپے میں تیرے باپ داؤد کو یاد رکھوں گا اور تجھ سے تیری باقی ماندہ عمر تک حکومت نہیں چھینوں گا اور مذہب اسباط کو چھینوں گا بلکہ میں تیرے ہاتھ میں دو قبیلے رکھوں گا تاکہ تیرا ذکر ختم نہ ہو۔

اور حضرت سلیمان اپنی کرسی پر بیٹھے تھے جو سونے سے بنی ہوئی تھی اور اس میں جواہرات ٹنکے ہوئے تھے کہ اچانک آپ کے ہاتھ سے آپ کی انگوٹھی اتر گئی اور ایک شیطان نے اسے لے لیا اور اس نے اسے اپنے ہاتھ میں رکھ لیا اور حضرت سلیمان اپنی کرسی سے ایک طرف ہو گئے اور شیطان اس پر بیٹھ گیا اور اس نے حضرت سلیمان کے کپڑے اتار کر انہیں پہن لیا حضرت سلیمان سیدھے گزرے اور آپ آؤنی کوٹ پہنے ہوئے تھے اور آپ کے ہاتھ میں سرکنڈا تھا اور آپ کھانا طلب کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے میں بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوں اللہ تعالیٰ نے میری حکومت

چھین لی ہے اور سُننے والے آپ سے تمسخر کر رہے تھے اور آپ کی بات کا انکار کر رہے تھے اور آپ سمندر می شکار یوں کے پاس کھڑے ہوتے تھے اور آپ ان سے وہ کھانا طلب کرتے تھے جو وہ کھاتے تھے۔

اور حضرت سلیمان کے ساتھی آصف وغیرہ نے اس شیطان کے واقعہ سے انکار کیا ہے اور نہ انہوں نے اسے ذکر الہی کرتے دیکھا ہے پس شیطان بھاگ گیا اور اس نے انگوٹھی سمندر میں پھینک دی اور حضرت سلیمان چالیس روز تک مسلوک الملک رہے اور چالیس روز پورے ہونے کے بعد آپ حیرت زدہ ہو کر سمندر کے کنارے پر چلنے لگے کہ اچانک ایک شکاری نے آپ سے کہا اے پاگل ادھر آ اور اس مچھلی کو پکڑ اور اس نے آپ کو مچھلی دے دی جس کی بو متغیر ہو چکی تھی آپ اُسے سمندر کی طرف لے گئے اور اُسے دھویا اور اس کے پیٹ کو چاک کیا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر ایک اور مچھلی ہے آپ نے دوسری مچھلی کا پیٹ بھی چاک کیا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے پیٹ میں انگوٹھی پڑی ہے آپ نے اُسے پہنا اور اللہ کی حمد کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی حکومت آپ کو واپس دے دی۔

سہ یہ سب واقعات کہ حضرت سلیمان کے گھر میں بتوں کی پوجا ہوتی تھی اور شیطان آپ کی انگوٹھی اتار کر لے گیا اور آپ سے بادشاہت چھین گئی۔ اسرائیلی روایات سے ماخوذ ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شیطان کا میرے بندوں پر تسلط نہیں ہو سکتا اور خدا تعالیٰ کے نبی تو خدا کی خاص حفاظت میں ہوتے ہیں ان پر شیطان کیسے غالب آ سکتا ہے اور اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ شیطان نبیوں پر بھی غالب آ جاتا ہے تو پھر اس آیت کا کوئی مفہوم باقی نہیں رہتا ہے خدا کے بندو! روایات کے پیچھے پڑ کر آیات کی تکذیب نہ کرو۔ علامہ اقبال نے سچ فرمایا ہے سہ یہ اُمت روایات میں کھو گئی حقیقت خرافات میں کھو گئی (منزہم)

اور آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ بن گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حکومت اور جن و انس اور طیور کے آپ کے لیے مسخر ہونے کو بیان کیا ہے وہ آپ کے لیے عجیب و غریب چیزیں اور بلند عمارت بنائے تھے اور وہ چالیس سال تک آپ کے تمام احکام کی اطاعت کرتے رہے پھر آپ وفات پا گئے اور حضرت داؤد کی قبر کے پہلو میں دفن ہوئے اور حضرت سلیمان بارہ سال کی عمر میں بادشاہ بنے اور ۵۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

رجم بن سلیمان اور اس کے بعد ہونے

والے بادشاہ

جب سلیمان بن داؤد فوت ہو گئے تو رجم بن سلیمان بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل کے قبائل اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس سے کہنے لگے اتیرے باپ نے ہم سے سختی کی تھی اور ہمیں زبردستی غلام بنا لیا تھا۔ اب تو ہم سے نرمی کر اور رجم نے ان سے کہا آج میرے پاس سے واپس چلے جاؤ اور تین دن کے بعد میرے پاس آنا، پس وہ اس کے پاس سے واپس چلے گئے اور اس نے اپنے باپ کے مشائخ اصحاب سے مشورہ کیا اور پوچھنے لگا تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا ہماری رائے یہ ہے کہ تو بنی اسرائیل کو اچھا جواب دے اور ان سے نرمی کے ساتھ گفتگو کرے۔ حتیٰ کہ تو آج کے بعد ان کا بادشاہ بن جائے، اس نے بنی اسرائیل کے مشائخ کی بات کو ترک کر دیا اور نو عمر لوگوں سے مشورہ کیا جو اس کے ساتھ پر دان چڑھے تھے وہ اسے کہنے لگے ہماری رائے ہے کہ آپ ان سے سخت کلامی کریں تاکہ ان کا معاملہ آپ کے لیے ایسے ہی رو بہا ہو جائے

جیسا کہ آپ کے باپ کے لیے زور براہ ہوا تھا۔

اور جب تیسرا دن ہوا تو وہ اس کے پاس اس بات کے متعلق پوچھنے آئے جو انہوں نے اس سے بیان کی تھی، اس نے انہیں کہا میری چھنگلی میرے باپ کے انگوٹھے سے زیادہ بوجھل ہے اور جب اس نے ان سے یہ بات کہی تو وہ اس کے پاس سے واپس چلے گئے اور اپنی بستریوں میں پراگندہ ہو گئے اور بنی اسرائیل کے اسباط میں سے صرف یہوذا اور بنیامین کی اولاد اس کے ساتھ رہی۔

اور دس قبائل نے یوربعیم بن ناباط کو اپنا بادشاہ بنا لیا حالانکہ وہ سلیمان سے ڈر کر مصر بھاگ گیا تھا اور جب بنی اسرائیل نے رجم بن سلیمان کے متعلق اختلاف کیا تو وہ آگیا اور رجم بن سلیمان نے یہوذا اور بنیامین کی اولاد سے ایک ہزار جوانوں کو جمع کیا اور ان سے یوربعیم بن ناباط اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جنگ کرنے کی اپیل کی۔

اور اللہ تعالیٰ نے سمعیان بنی کی طرف وحی کی کہ رجم اور اس کے ساتھیوں سے کہہ دیجیے کہ بنی اسرائیل سے جنگ نہ کریں، انھوں نے اس کی بات کو سنا اور واپس چلے گئے اور رجم نے سترہ سال حکومت کی۔

اور یوربعیم بن ناباط نے جبل فاران کے دس قبائل پر حکومت کی اور بنی اسرائیل کہنے لگے ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی قربانیاں اللہ کے حضور پیش کریں سو یوربعیم نے ان کے بیت المقدس جانے کو پسند نہ کیا اور آل یہوذا نے ان کو مائل کیا کہ وہ ان کی حکومت میں داخل ہو جائیں، اس نے کہا تمہیں جانے کی ضرورت نہیں میں تمہارے لیے قربان گاہ بناتا ہوں اور اس نے ان کے لیے قربان گاہ بنائی اور اس میں سونے کا ایک بچھڑا بھی بنایا اور کہنے لگا یہ تمہارے وہ معبود ہیں جو تمہیں سمرز میں مصر سے لائے ہیں اور اس نے بچھڑے کے لیے عالم مقرر کیے اور جشن منایا اور بچھڑے کے لیے قربانیاں

کیس تو بنی اسرائیل کے نبی نے اس کے پاس آکر اسے وعظ کیا تو اس نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو وہ سوکھ گیا اور وہ اس سے کہنے لگا اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرے ہاتھ کو واپس کر دے۔ نبی نے اس کے لیے دعا کی تو یوربعم کا ہاتھ واپس آ گیا اور یوربعم اپنے طریق پر قائم رہا اور اسے ترک نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے یوربعم اور اس کے سب ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور اچانک ان کے پاس آیا اور اس کی حکومت بیس سال رہی۔

پھر ایام بن رحبعم بادشاہ بنا اور اس نے اپنے باپ کا طریق اختیار کیا اور اعلانیہ فواحش و قبائح کا ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر قطع کر دی اور اس کی حکومت تین سال رہی پھر اس بادشاہ بنا اس نے اطاعتِ الہی کا اظہار کیا اور زنا کاری سے روکا اور اس پر اور تممت پر سزا دی اور جو لوگ اصنام کی پوجا کرتے اس نے انہیں اپنی مملکت سے نکال دیا حتیٰ کہ جب اسے پتا چلا کہ اس کی ماں بت پرستی کرتی ہے تو اس نے اسے بھی نکال دیا۔

اور اس کے زمانے میں زارح حبشہ کا بادشاہ بنا اور شاہ ہند بیت المقدس آیا اور اللہ نے عذاب بھیجا اور اس نے زارح اور شاہ ہند کو ہلاک کر دیا اور اس کی حکومت چالیس سال رہی، بیان کیا جاتا ہے کہ جب اس نے بنی اسرائیل کو سات سال قتل کیا تو انہوں نے ہند کے لوگوں کے ہتھیاروں کو لکڑیوں سے جلا دیا۔

پھر اس کے بعد اس کا بیٹا بادشاہ بنا اور اپنے باپ کے طریق پر چلا اور وہ راستبانہ درویش تھا وہ دیسوں قبائل کا بادشاہ بن گیا اور وہ سب بنی اسرائیل میں پسندیدہ تھا اور اس کی حکومت ۲۵ سال رہی۔

پھر اس کے بعد اس کا بیٹا یورام بادشاہ بنا اس نے کفر اختیار کیا اور اس کی قوم اصنام کی پرستش کی طرف لوٹ آئی اور اس نے ایک عورت

سے نکاح کیا جس نے اُسے باغی اور گمراہ بنا دیا اور اس کی حکومت چالیس سال رہی۔

پھر حزیا اپنے باپ کے بعد بادشاہ بنا اور دسیوں قبائل الگ ہو گئے اور انہوں نے اپنے پس سے بہو کو بادشاہ بنا لیا سو اس نے حزیا سے جنگ کی حتیٰ کہ اس قوم میں بڑا قتلام ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر شام کے بادشاہ کو مسلط کر دیا اور اس نے بھی ان سے یہی سلوک کیا اور حزیا کی حکومت ایک سال رہی۔

پھر عتلیا بنت عمری بادشاہ بنی اور اس نے داؤد کے بیٹوں کو قتل کیا حتیٰ کہ داؤد کی نسل میں سے ایک بچے یواش کے سوا کوئی شخص باقی نہ بچا اُسے اس کے ہمزادوں کی ایک عورت نے جس کا یوشیع تھا اور وہ اس کی پھوپھی کی بیوی اور وہ اس کو دودھ پلاتی تھی۔

اور عتلیا نے بگاڑ پیدا کر دیا اور خواہش کا اظہار کیا اور شہروں کو خراب کر دیا اور بنی اسرائیل یویدع الاحباری کے پاس جمع ہوئے اور جو سلوک وہ ان سے کرتی تھی اس کی شکایت اس کے پاس کی پس انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی حکومت سات سال رہی۔

اور عتلیا کے بعد وہ بچہ بادشاہ بنا جو بنی داؤد میں سے باقی رہ گیا تھا اور وہ یواش تھا اور وہ سات سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل کے امور درست ہو گئے اور ان میں عدل و انصاف نمایاں ہو گیا اور فواحش کا خاتمہ ہو گیا اور انہوں نے اصنام کی پرستش چھوڑ دی پھر اس نے اپنی آخری عمر میں ظلم کیا اور قتلام کیا حتیٰ کہ اس نے علماء کی اولاد کو قتل کیا اور اس نے یویدع الاحباری کے لڑکے کو بھی قتل کر دیا جس نے اُسے بادشاہ بنا یا تھا پھر وہ مر گیا اور اس کی حکومت چالیس سال تھی اور اس نے بیت المقدس کی دیوار چالیس ہاتھ گرا دی اور جو کچھ اس میں تھا

ٹوٹ لیا۔

پھر اس کے بعد امصیا بادشاہ بنا اور وہ اپنی حکومت کے آغاز میں یوش کے طریق کے مشابہ تھا پھر اس نے ظلم و جور کیا اور اس کی حکومت ۲۷ سال رہی۔ پھر عزیا بن امصیا بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں اشعیا نبی موجود تھا سو اس نے اچھی طرح اللہ کی عبادت کی اور اس کی اطاعت میں کام کیا مگر اس نے انگلیٹھی لے لی اور ہیکل میں داخل ہو گیا اور یہ امر علماء کے سوا کسی کے لیے مناسب نہ تھا پس اللہ تعالیٰ نے سزا دی اور اُسے برس ہو گئی اور اس نے اشعیا نبی کو بھی سزا دی کیونکہ اس نے اسے اس بات سے منع نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے نبوت چھین لی حتیٰ کہ عزیا فوت ہو گیا اور اس کی حکومت ۵۲ سال تھی۔

پھر جب یوتام کے باپ کو برس ہو گئی تو وہ بادشاہ بن گیا اور اس نے اصنام کی پرستش کی تو اللہ تعالیٰ نے بابل کے بادشاہ تغلقلسر کو اس پر مسلط کر دیا سو اس نے اُسے قید کر لیا اور غلام بنا لیا اور اس پر جزیہ لگا دیا اور فلسطین میں دس قبائل کی بستی سبطیہ کو تباہ کر دیا اور اس کے باشندوں کو قیدی بنا لیا اور انہیں سرزمین بابل کی طرف لے آیا پھر اس نے اپنی طرف

سے یہ بھی اسرائیلی روایت ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کو نبی بناتا ہے جسے وہ اس کا اہل سمجھتا ہے، اُسے ایسے شخص کو نبی بنانے کی کیا ضرورت ہے جو کارِ نبوت کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والا ہو نیز اس سے اللہ تعالیٰ کے علم پر بھی دھبہ آتا ہے کہ اس نے ایسے شخص کو نبی بنا یا ہے جو اس کام کے اہل ہی نہیں ہے، آج تک اس نے کسی کو نبوت دے کر اُسے اس سے نہیں چھینا یہ بھی ایک جھوٹی اور بے سرو پا روایت ہے۔

(منزہم)

سے کچھ لوگوں کو شہر کی طرف بھیجا انہوں نے اُسے آباد کیا اور اس کی تعمیر کی انہی لوگوں کو فلسطین اور اُردن میں سامرہ کہا جاتا ہے پس جب وہ اس میں ٹھہر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر شیر کو مسلط کر دیا پھر اس نے بنی اسرائیل کے علماء میں سے ایک شخص کو جو اولاد ہارون میں سے تھا انہیں بنی اسرائیل کا دین سکھانے کے لیے بھیجا اور جب وہ ان کے دین میں شامل ہو گئے تو شیر نے انہیں چھوڑ دیا اور وہ سامرہ بن گئے اور کہنے لگے ہم حضرت موسیٰ کے سوا کسی نبی پر ایمان نہیں لائیں گے اور ہم صرف اسی کو جانتے ہیں جو تورات میں ہے اور انہوں نے حضرت داؤد کی نبوت کا انکار کیا اور بعث و نشور کا بھی انکار کر دیا اور لوگوں کی مجالست اور اختلاط سے رُک گئے اور ان سے چیزیں لینے اور مردے اٹھانے سے بھی رُک گئے اور جو کوئی مُردہ اٹھانا وہ سات دن الگ رہتا وہ صحرا میں الگ رہتا اور ان سے اختلاط نہ کرتا پھر وہ غسل کرتا اور اسی طرح اس کا حال ہوتا جو اس چیز کو لیتا جو اس کے لیے جائز نہ ہوتی اور وہ حائضہ کو اپنے گھروں میں پناہ نہ دیتے اور انہوں نے اولاد ہارون میں سے اپنا رئیس بنایا اور وہ اس کا نام رئیس رکھتے اور تورات کے پے در پے وارث ہوتے اور وہ فلسطین کی فوج کے سوا کسی خطے میں نہ تھے اور اہاز کی حکومت سولہ سال رہی۔

پھر اہاز کے بعد اس کا بیٹا حزقیل بادشاہ بنا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کی اور اصنام کو توڑا اور ان کے گھروں کو گرا دیا اور اس کے زمانے میں سخاریب بن سراطم بابل کا بادشاہ تھا وہ بیت المقدس کی طرف گیا اور اس نے اسباط کے باقی ماندہ لوگوں کو قیدی بنا لیا اور حزقیل نے اُسے تین سو قنطار چاندی اور تیس قنطار سونا اس شرط پر رشوت دیا کہ وہ واپس چلا جائے اس نے اسے لے لیا پھر بد عہدی کی اور جب اس نے یہ کام کیا تو اشعیاء نبی اور حزقیل نے سخاریب کے

خلاف بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی دعا کو قبول کیا اور سنغاریب کے اصحاب پر قتل کو مسلط کر دیا اور اس نے ایک ساعت میں ان میں سے ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور سنغاریب اشکست خوردہ ہو کر واپس آ گیا۔ حتیٰ کہ بابل کی طرف چلا گیا اور اس کے بیٹوں نے اُسے بری طرح قتل کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اشعیانیبی کو حکم دیا کہ وہ حزقیل کو بتائے کہ وہ منے والا ہے اور وہ وصیت کر دے اور جب اللہ تعالیٰ نے اُسے یہ بات بتائی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں اصفیٰ کرے حتیٰ کہ اُسے بیٹا دے جو اس کے بعد بادشاہ بنے سو اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی میں پندرہ سال کا اصفیٰ کر دیا حتیٰ کہ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ اور حزقیل کے زمانے میں سوچ پانچ وچھے اپنے مطلع کی طرف واپس آیا اور حزقیل کی حکومت ۲۷ سال کی۔ پھر حزقیل کے بعد منشا بن حزقیل بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل نے اس کے زمانے میں کفر کیا اور اس نے بھی کفر کیا اور اصنام کی پرستش کی اور وہ بنی اسرائیل کا بدترین بادشاہ تھا اور اس نے اصنام کے لیے مسجد بنائی اور اس نے صنم بنایا جس کے چار چہرے تھے اور اشعیاء نے اُسے منع کیا اور اس کے حکم سے اسے سر سے لے کر پاؤں تک آری سے چیر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے منشا پر شاہِ روم قسطنطین کو مسلط کر دیا اور اس نے اس سے جنگ کی اور اُسے قید کر لیا اور وہ ایک زمانے تک قید رہا پھر اس نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اس کی حکومت کی طرف واپس کر دیا اور اس نے صنم کو توڑ دیا اور صنم خانوں کو ڈھا دیا اور اس کی حکومت ۵۵ سال رہی اور اس کی اسیری کا زمانہ بیس سال تھا۔ پھر امون بن منشا بادشاہ بنا اور اس نے دوبارہ اصنام بنائے حتیٰ کہ ان کی بہتات ہو گئی اور اس کی حکومت سولہ سال رہی۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا یوشیا بادشاہ بنا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کی اور اصنام کو توڑا اور صنم خانوں کو ڈھا دیا اور ان کے

خادموں کو قتل کر دیا اور انھیں جلادیا اور وہ عدل و انصاف اور عبادت اللہ اور اپنے مذہب کی خوبصورتی میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمانؑ کے مشابہ تھا اور اس کی حکومت تیس سال رہی۔

پھر اس کا بیٹا ہوا خزتین ماہ تک بادشاہ بنا پھر مصر کے بادشاہ فرعون الاغرج نے اُسے قید کر لیا اور اس کے شہروں پر ٹیکس لگا دیا اور اپنی طرف کے ان پر بادشاہ بنایا اور بیو خز کو پکڑ لیا اور اُسے مصر لے گیا اور وہ وہیں مر گیا۔ پھر اس کے بعد اس کا بھائی یو لقیم بادشاہ بنا اور وہ دانیال نبی کا باپ تھا اور اس کے زمانے میں بابل کا بادشاہ نخت نصر بیت المقدس کی طرف گیا اور اس نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور انھیں قیدی بنایا اور انہیں سرزمین بابل کی طرف لے گیا۔ پھر سرزمین مصر کی طرف گیا اور اس نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور انھیں قیدی بھایا اور انھیں سرزمین بابل کی طرف لے گیا پھر سرزمین مصر کی طرف گیا اور اس کے بادشاہ فرعون الاغرج کو قتل کر دیا۔ اور نخت نصر نے تورات کو اور ہیكل میں انبیاء کی جو کتب تھیں انہیں لے لیا اور انھیں کنوئیں میں ڈال ان پر آگ پھینک دی اور اُسے پاٹ دیا اور اس زمانے میں ارمیا نبی موجود تھے جب آپ کو نخت نصر کی آمد کا علم ہوا تو آپ نے تابوت سکینہ کو لے کر ایک غار میں چھپا دیا جہاں کسی کو اس کا علم نہ تھا اور نخت نصر سے صرف ارمیا ہی بچے۔

اور جن لوگوں کو نخت نصر سرزمین بابل کی طرف لایا ان کی تعداد آٹھ ہزار تھی جن میں ایک ہزار نبی تھے اور ان کا بادشاہ یحنیا بن ہویا قیم بھی تھا اور ان میں عراق کے یہودی بھی تھے، بیان کیا جاتا ہے کہ ارمیا نبی نے کہا اے اللہ میں تیرے اس عدل کو جانتا ہوں جسے دوسرا نہیں جانتا تو نے نخت نصر کو بنی اسرائیل پر کیوں مسلط کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی، جب میرے بندے میری بڑی مخلوق کے ساتھ میری نافرمانی

کریں گے تو میں انہیں سزا دوں گا۔

اور بنی اسرائیل مسلسل بخت نصر کی قید میں رہے حتیٰ کہ اس نے ان میں سے ایک عورت سے نکاح کیا جسے لمحات خواہر زربابل، دختر سلیمان کہا جاتا تھا، اس نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کی قوم کو اس کے شہر کی طرف واپس کرے اور جب بنی اسرائیل اپنے شہر کو واپس آگئے تو انہوں نے زربابل بن سلیمان کو اپنا بادشاہ بنا لیا اور اس نے بیت المقدس کا شہر تعمیر کیا اور سبیل کو تعمیر کیا اور وہ ۴۶ سال اس کی تعمیر میں لگا رہا اور اس کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو مسخ کر کے مادہ چوپایہ بنا دیا اور وہ مسلسل سات سال بہائم کی اجناس میں منتقل ہوتا رہا پھر بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اللہ کی طرف رجوع کر لیا تو اس نے اُسے بشر بنا کر زندہ کیا پھر وہ مر گیا۔

اور زربابل وہ شخص ہے جس نے تورات اور انبیاء کی کتب کو اس کنوئیں سے نکالا جس میں بخت نصر نے انہیں دفن کیا تھا اور اس نے انہیں اسی حالت میں پایا وہ سوختہ نہیں ہوئی تھیں سو اس نے دوبارہ تورات اور انبیاء کی کتب اور ان کی سنن و شراعیٰ کو لکھا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے ان کتب کو لکھا۔

اور بنی اسرائیل کی شریعت توحید الہی اور حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کی نبوت کا اقرار تھا جو عمران بن قاصت بن لادی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ کے بیٹے تھے اور ہر سال میں چھ دن ان کے روزے ہوتے تھے اور پہلا روزہ سال کے شروع میں ہوتا تھا اور وہ اکتوبر کے پہلے دن کو سال کا آغاز شمار کرتے تھے اور جب اکتوبر کے دس دن گذر جاتے تو وہ ایک دن روزہ رکھتے اور یہ دن ہے جس میں حضرت موسیٰ بن عمران پر دوسری لوح نازل ہوئی۔

اور وہ ۱۰ جنوری کے گزرنے پر ایک روزہ رکھتے اور یہ وہ دن ہے

جس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ہان سے نجات دی اور وہ ۷ جولائی کو ایک دن روزہ رکھتے اور یہ وہ دن ہے جس میں حضرت موسیٰ طور سے اترے۔

اور وہ ۹ اگست کو ایک دن روزہ رکھتے اور یہ وہ دن ہے جس میں بیت المقدس ویران ہوا اور وہ اکتوبر کے تین دن روزہ رکھتے اور یہ وہ دن ہے جس میں قدربا بن اخیقام قتل ہوا۔

اور سال میں ان کی چار عیدیں ہیں، عید الفطر، یہ وہ دن ہے جس میں حضرت موسیٰ مصر سے بنی اسرائیل کو لائے اور انہوں نے اپنا آٹا اٹھایا اور اس کا خمیر نہ بنایا اور انہوں نے اسے فطیر کی صورت میں کھایا اور یہ ۱۵ اپریل کو ہوتی ہے اور اس کے سات دن ہوتے ہیں۔ پھر جون کے ۱۶ دن گذرنے پر عید ہوتی ہے اس روز حضرت موسیٰ پر تورات نازل ہوئی تھی یہ عید کا دن ان کے ہاں عظمت والا ہے پھر اکتوبر کے پہلے دن عید ہوتی ہے اور یہ ان کے ہاں سال کا آغاز ہوتا ہے پھر ۱۵ اکتوبر کو عید ہوتی ہے اور یہ عید المظلتہ ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کو کھجور کے پتوں اور شاخوں سے چھپر بنانے کا حکم دیں اور وہ آٹھ دن اپنے گرجوں میں کھجور کی شاخوں اور پتوں سے سائبا بناتے ہیں۔

اور ان کی تین نمازیں ہیں، صبح کی نماز غروب آفتاب کے نزدیک نماز اور غروب آفتاب کے بعد کی نماز، اور جب ان کا کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنی دونوں ابرویوں کو اکٹھا کر لیتا ہے اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے کندھے پر اور بائیں ہاتھ کو دائیں کندھے پر رکھتا ہے اور سرنگوں ہوتا ہے اور پانچ رکوع کرتا ہے اور ان میں سجدہ نہیں کرتا پھر آخر میں سجدہ کرتا ہے اور نمازوں کے شروع میں منزا میر داؤد سے تسبیح کرتا

ہے اور صلوٰۃ المغیب میں نورات سے پڑھتا ہے اور اپنے سنن و شراہ میں ان کا اعتماد اپنے علماء کی کتب پر ہے اور ان کتب کو عبرانی زبان میں لکھا جاتا ہے اور یہ سمندر عبور کرنے کے بعد ان کی زبان بن گئی۔

اور ان کے نکاح کا طریق یہ ہے کہ وہ دلی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہ کریں اور کنواری کے لیے ان کا کم از کم ہر دو سو درہم اور بیوہ کے لیے ایک سو درہم ہے اس وزن سے کم نہ ہو گا اور جب وہ ناپسند کریں تو طلاق مباح ہے اور وہ بھی گواہوں کی موجودگی میں ہوگی۔

اور ذبائح میں ان کا طریق یہ ہے کہ وہ دوسروں کا ذبح کیا ہوا نہ کھائیں اور یہ کہ ذبائح کا منتظم قوانین کا عالم ہو پھر جب کبھی وہ چھری سے ذبح کرنے کا ارادہ کرے تو اُسے اکاہن کے پاس لائے اور جب وہ اس کی دھار کو پسند کرے تو اُسے اس سے ذبح کرنے کی اجازت دے بصورت دیگر اسے اس کے تیز کرنے کا حکم دے یا وہ کوئی دوسری چھری لائے اور جب وہ ذبح کرے تو اُسے کسی دیوار کے قریب نہ کرے کہ وہ اسے خراب کرے اور جب وہ اس سے فارغ ہو جائے تو حلقوم کی طرف دیکھے اور اگر وہ اسے دیکھے کہ سر اور گردن کے درمیان گوشت اِدھر اُدھر نہیں ہوئی اور ذبح درست پایا جائے تو پھیپھڑے کی طرف دیکھے بغیر اُسے نہ کھایا جائے اور اگر وہ اس میں عیب یا بیماری یا شگاف یا بھنسی یا درم پائے تو ذبیحہ کو نہ کھایا جائے اور اگر پھیپھڑہ درست ہو تو وہ دماغ کی طرف دیکھے اور اگر اس میں بیماری دیکھے تو اُسے نہ کھایا جائے اور اگر دماغ صحیح ہو تو وہ دل کی طرف دیکھے اور اگر اس میں بیماری پائے تو اُسے نہ کھائے اور اگر بطون اور ادھڑی کی چربی کو درست پائے تو اُسے نہ کھائے اور رگوں کو

لے اصل میں اس جگہ پر عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

بھی نہ کھائے اور اس کے سوا جو کچھ ہے اُسے کھا جائے۔

اور ان کے حساب کے مطابق ان کی تاریخ بیت المقدس کی ویرانی سے شروع ہوتی ہے اور اس کے مطابق وہ حساب لگاتے ہیں اور ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر روز اس دن کو یاد کریں جس میں بیت المقدس ویران ہوا تھا اور اس روز تک اُسے کتنے دن ہوئے ہیں۔

مسیح عیسیٰ بن مریم

عمران کی بیوی حنہ نے نذرمانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اُسے بیٹا دیا تو وہ اُسے اللہ کے لیے وقف کر دے گی اور جب مریم پیدا ہوئی تو اس نے اسے زکریا بن برخیا بن لشوا بن نحر ایمل بن سہلون بن ارسوا بن شوہل بن لعود بن موسیٰ بن عمران کے سپرد کر دیا اور زکریا قربان گاہ کے کاہن تھے اور وہ مسلسل کاہن رہے حتیٰ کہ مریم مکمل ۱۱ سال کی ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف فرشتہ بھیجا کہ وہ اسے ایک پاک بیٹا عطا کرے اور مریم کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حتیٰ کہ وہ حاملہ ہو گئی اور جب اس کے دن پورے ہو گئے تو اُسے دردِ زہ آیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے اور حضرت مریم کا اور مسیح کا اور حضرت مریم کے نیچے سے اس سے اپنے کلام کرنے کا اور گوارا سے میں مسیح کے کلام کرنے کا حال بیان کیا ہے۔ مسیح کی پیدائش فلسطین کی ایک بستی میں ہوئی جسے بیت لحم کہا جاتا ہے اور یہ ۲۰ دسمبر منگل کا دن تھا۔

منجم نے بیان کیا ہے کہ جس سال مسیح کی پیدائش ہوئی ذراچھ میزان میں

۱۱۷۱ھ اصل کتاب میں یہ دونوں لفظ نقطے کے بغیر ہیں۔

اٹھارہ درجے تھا اور مشتری ، سنبلہ میں اس فٹ راجع تھا اور زحل ، جدی میں سولہ درجے ۲۸ منٹ تھا اور آفتاب ، حمل میں ایک منٹ تھا اور زہرہ ثور میں چودہ درجے تھا اور مریخ ، جوزاء میں ۲۱ درجے ۴۴ منٹ تھا۔ اور عطارد ، حمل میں چار درجے سترہ منٹ تھا۔

اور اصحاب انجیل نہیں کہتے کہ آپ نے گہوارے میں باتیں کی ہیں وہ کہتے ہیں کہ مریم حضرت داؤد کی اولاد میں سے یوسف نام ایک شخص سے منسوب تھی اور اُسے حمل ہو گیا اور جب اس کے وضع حمل کا وقت قریب آیا تو وہ اسے بیت لحم لے گیا اور جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ اسے ناصرہ واپس لے آیا جو جبل الجلیل کی ایک بستی ہے ، آٹھویں روز اس نے حضرت موسیٰ بن عمران کی سنت کے مطابق اس کا ختنہ کیا اور حواریوں نے مسیح کے حالات بیان کیے ہیں اور ہم نے ان میں سے ایک ایک کے بیان کو لکھا ہے۔

اسیاط یعقوب میں سے بارہ حواری تھے ، شمعون بن کنعان ، یعقوب بن زبیدی ، زبلون کی اولاد میں سے یحییٰ بن جابر اور اشرف کی اولاد میں سے فیلفوس اور اشجر بن یعقوب کی اولاد سے متی اور ہرام بن یعقوب کی اولاد سے سمعی اور یہوذا بن یعقوب کی اولاد سے یہودا ، اور یوسف بن یعقوب کی اولاد سے یعقوب اور روبیل بن یعقوب کی اولاد سے منشی اور ان کے سوا بھی ستر اشخاص تھے اور جن چار حواریوں نے انجیل لکھی وہ متی ، مرقس ، لوقا اور یوحنا ہیں دو ان بارہ میں سے ہیں اور دوسرے لوگوں میں سے ہیں۔

متی نے انجیل میں مسیح کے نسب کے بارے میں بیان کیا ہے ایسوع بن داؤد بن ابراہیم نیچے تک حتیٰ کہ وہ ۴۲ آباء کے بعد یوسف بن یعقوب

۱۰۸۔ ان دونوں کے متعلق اصل کتاب میں کچھ نہیں لکھا کہ یہ کس کی اولاد میں سے تھے۔

یہک پہنچا ہے پھر اس نے بیان کیا ہے کہ یوسف امریم کا خاوند تھا اور مسیح فلسطین کی بستی بیت لحم میں پیدا ہوا اور ان دنوں فلسطین کا بادشاہ ہیرودس تھا اور مجوسیوں کے کچھ لوگ بیت لحم کی طرف گئے اور ان کے سروں پر ستارہ تھا جس سے وہ راہ پاتے تھے حتیٰ کہ انہوں نے اسے دیکھ کر اُسے سجدہ کیا اور فلسطین کے بادشاہ ہیرودس نے مسیح کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور یوسف اُسے اور اس کی ماں کو نکال کر مصر لے آیا اور جب ہیرودس مر گیا تو وہ اُسے واپس لے گیا اور اُسے جبل الجلیل کی ناصرہ بستی میں اتارا اور جب مسیح مکمل ۲۹ سال کا ہو گیا تو وہ یحییٰ بن زکریا کے پاس گیا کہ وہ اُسے منتخب کرے، یحییٰ بن زکریا نے اُسے کہا جتنا تو میرا محتاج ہے میں اس سے بھی بڑھ کر تیرا محتاج ہوں۔ مسیح نے اُسے کہا اس بات کو چھوڑ، نیکی کو اسی طرح پورا ہونا چاہیے تو یحییٰ نے اُسے چھوڑ دیا۔ اور یسوع روح اللہ کی تائید سے جنگل کی طرف گیا اور چالیس دن کے روزے رکھے تو شیطان آپ کے قریب آیا اور کہنے لگا اگر تو اس وقت ابن اللہ ہے تو حکم دے کہ یہ تیجھ روٹی بن جائیں، یسوع نے کہا انسان صرف روٹی سے ہی نہیں جیتا بلکہ کلام الہی سے جیتا ہے تو اُس نے اُسے اٹھا کر ہیکل کے کنگرے پر رکھ دیا۔ پھر شیطان نے اُسے کہا اپنے آپ کو زمین پر گرا دے بلاشبہ تو ابن اللہ ہے تو اس کے فرشتے تجھے گھیرے میں لے لیں گے۔ مسیح نے کہا یہ لکھا ہوا ہے کہ اللہ کی آند مائش نہ کر پھر آپ نے شیطان سے کہا چلا جا میں اللہ کو سجدہ کرتا ہوں اور اسی کی عبادت کرتا ہوں تو شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا اور چلا گیا اور خدا کے فرشتے اس کے نزدیک آگئے اور اس کی خدمت کرنے لگے پھر اس کے شاگرد اس کے قریب ہوئے اور وہ ان سے اشاروں اور تمثیلوں سے اور تمثیلوں کے بغیر باتیں کرنے لگا۔

انجیل منی کے بیان کے مطابق آپ نے انجیل میں سے سب سے پہلے جو بات کی وہ یہ تھی کہ، مساکین کو مبارک ہو، جن کے دل اس چیز پر قانع ہیں جو ان کے رب کے پاس ہے، حق یہ ہے کہ انہی کے لیے آسمان کی بادشاہت ہے، اطاعت الہی میں بھوکوں اور پیاسوں کو مبارک ہو، اپنے قول میں سچ بولنے والوں کو مبارک ہو جو جھوٹ کو ترک کرنے والے ہیں وہی لوگ زمین کا نمک اور عالم کا نور ہیں۔ قتل نہ کرو اور نہ کسی کو نادمہ راض کرو اور جو تم سے ناراض ہو اس سے راضی رہو اور اپنے مخالف سے مصالحت کرو اور زنا نہ کرو اور بیگانہ عورتوں کی طرف نہ دیکھو اور اگر تمہاری دائیں آنکھ تمہیں خیانت کی دعوت دے تو اسے اکھاڑ دو تا کہ تم اپنے ابدان کو بچا لو اور زنا کاری کے بغیر اپنی بیویوں کو طلاق نہ دو اور سچے اور جھوٹے ہونے کی حالت میں اللہ کی قسم نہ کھاؤ اور نہ اس کے آسمان وزمین کی قسم کھاؤ اور بڑائی کا مقابلہ نہ کرو اور جو شخص تیرے دائیں رخسار پر تھپڑ مارے تو تو اپنا بائیں رخسار بھی اس کی طرف کر دے اور جو شخص تیری ٹہنی میں اتارنا چاہے تو تو اسے اپنی چادر بھی دے دے اور تجھے بیگار میں ایک میل لے جائے تو تو اس کے ساتھ دو میل جا اور جو تجھ سے مانگے اسے عطا کر اور جو تجھ سے قرض مانگے اسے قرض دے اور اسے محروم نہ رکھ۔

اور تم سُن چکے ہو کہ بیان کیا گیا ہے کہ اپنے قریبی سے محبت کرو اور اپنے دشمن سے بغض رکھو، مگر میں تمہیں کہتا ہوں، اپنے دشمنوں سے محبت کرو اور جو تم سے قطع رحمی کرے اس سے صلہ رحمی کرو اور جو تم سے بغض رکھے اس سے بھلائی کرو اور اگر تم ان لوگوں سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتے ہیں تو تمہارے لیے کیا اجر ہے؟ اپنے صدقاً لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرو، تمہارے دائیں ہاتھ جو کام کریں ان کا

علم تمہارے بائیں ہاتھوں کو نہ ہو، لوگوں کو اپنی نمازیں نہ دکھاؤ اور جب تم نماز پڑھو تو اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ اور اپنے دروازوں کو بند کر لو اور کوئی شخص تمہاری بات نہ سنے اور جب تم نماز پڑھو تو کہو، ہمارے آسمانی باپ تیرا نام مقدس ہو اور تیری بادشاہت آئے تیری مشیت جیسی آسمان میں ہے زمین پر بھی ہو، ہماری آج کی روٹی ہمیں دے اور ہمارے ذمے جو کچھ ہے اُسے ایسے ہی چھوڑ دے جیسے ہم اپنے قرض داروں کو چھوڑتے ہیں۔ اے رب ہماری آزمائش نہ کر بلکہ ہمیں شر پر سے نجات دے۔

جب تم اپنے رب کے لیے روزے رکھو تو لوگوں کے سامنے ان کا اظہار نہ کرو اور اپنے چہروں کو تبدیل نہ کرو کہ لوگ تمہیں دیکھیں بلاشبہ تمہارا رب تمہارے حال کو جانتا ہے۔

ذخائر جمع نہ کرو جہاں دیکھو اور گھن کھا جاتا ہے اور جہاں چور، چوری کر لیتے ہیں، تمہارے ذخائر تمہارے رب کے پاس ہونے چاہئیں جو آسمان میں ہے جہاں نہ کیڑا دوڑتا ہے اور نہ چور چراتا ہے۔

اور اپنی معاش اور اکل و شرب اور لباس کے لیے غمگین نہ ہو اور آسمان کے پرندوں کی طرف دیکھو جو نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں اور نہ گھروں میں سٹور کرتے ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ انہیں رزق دیتا ہے اور تم اللہ کے ہاں پرندوں سے زیادہ معزز ہو اور اپنے بچوں کے لیے غمگین نہ ہو وہ بھی تمہاری طرح ہیں جیسے تم پیدا ہوئے ہو وہ بھی اسی طرح پیدا ہوئے ہیں اور جیسے تمہیں رزق دیا گیا ہے انھیں بھی دیا گیا ہے اور اپنے بھائی سے یہ نہ کہہ اپنی آنکھ سے تنکا نکال دے حالانکہ تیری آنکھ میں شہتیر ہے اور اپنے عیوب کو چھوڑ کر لوگوں کے عیوب تلاش نہ کرو اور سوروں کو پاکیزگی اور موتی نہ دو وہ تمہیں اپنے پاؤں سے روندیں گے اپنے رب سے مانگو وہ تمہیں عطا کرے گا اور اسی کی جستجو کرو تم اسے اپنے ساتھ مہربان

پاؤگے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤ تمہارے لیے کھولا جائے گا، بلاشبہ دروازہ چوڑا ہے اور راستہ واضح ہے اور وہ لوگوں کو ہلاکت تک پہنچاتا ہے اور وہ دروازہ کس قدر چھوٹا ہے اور وہ راستہ کس قدر تنگ ہے جو لوگوں کو نجات تک پہنچاتا ہے۔

ان جھوٹوں سے بچو جو پھاڑنے والے بھیڑیوں کی طرح ہیں جس طرح تم انگور کے دانے کو کانٹے سے اور انجیر کو خنظل سے نہیں توڑ سکتے ایسے ہی تم بڑے درخت کو اچھا پھل دیتے اور اچھے درخت کو بُرا پھل دیتے نہ پاؤگے۔

اور یہ وہ شخص جو میری بات سننا اور سمجھنا ہے وہ ایک حلیم شخص کی مانند ہے جس نے سخت جگہ پر اپنا مکان بنایا اور بارش آئی اور دریا چرٹھ گئے اور ہوا میں بلند ہوئیں تو وہ گھر گر گیا۔ اور اس زمانے میں ہیرودس بادشاہ نے یوحنا کو پکڑ کر قید کر دیا اس لیے کہ وہ اس کے بھائی فیلفوس کی بیوی کے پاس آیا کرتا تھا۔ یوحنا نے اسے آنے سے منع کیا اور وہ اسے قتل کرنا چاہتا تھا اور ڈرتا بھی تھا کہ وہ یوحنا کی تعلیم کرتے تھے اس کے بھائی کی بیوی نے اسے کہا یوحنا کو قتل کر دے تو وہ قید خانے کی طرف گیا اور یوحنا کا سر قلم کر دیا اور اسے ایک تھاں میں رکھا اور اس کے شاگرد آئے اور انہوں نے اس کے جثہ کو لے کر اسے دفن کر دیا اور انہوں نے آکر مسیح کو خبر دی تو وہ جنگل کی طرف گیا اور اپنے اصحاب کو حکم دینے لگا کہ کسی کو نہ بتانا۔

موقس کے انجیلے۔ اور موقس نے اپنی انجیل کے شروع میں بیان کیا ہے کہ یسوع مسیح ابن اللہ ہے جیسا کہ اشعیاء نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ میں تیرے آگے ملاکی کو بھیجنے والا ہوں تاکہ وہ تیرا راستہ درست کرے اور یحییٰ بن زکریا تو بہ کا بیٹہ دیتا تھا اور اس کا لباس اونٹ

کے بالوں کا تھا اور وہ اپنا انداز، چمڑے کے ٹھوڑے سے باندھتا تھا اور مسیح
 ناصرۃ الجلیل سے اس کے پاس آیا کہ وہ اسے اردن میں بپتسمہ دے اور جب اس
 نے اُسے بپتسمہ دیا تو رُوح القدس کیو تریکی مانند پانی پر نکلا اور آسمانی آواز،
 ندا کر رہی تھی کہ تو میرا بیٹا اور وہ دُرست ہے کہ میں تجھ سے خوش ہوں۔
 اور وہ جبل الجلیل کی طرف واپس آ گیا کیا دیکھتا ہے کہ لوگ مچھلی کا شکار
 کر رہے ہیں ان میں شمعون اور اندرا دس بھی ہے اس نے ان دونوں سے کہا
 میرے ساتھ آؤ میں تمہیں بندوں کا شکار ہی بنا دوں گا اور وہ اس کے ساتھ
 چل پڑے، وہ ایک بستی میں داخل ہوا اور اس نے اس بستی کے مریضوں اور
 بہرہ مندوں کو تندرست کر دیا اور وہاں کے اندھوں کی آنکھیں کھول دیں
 اور کچھ لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور وہ ان کے ساتھ اشاروں اور تخیلوں
 میں باتیں کرنے لگا اور کہنے لگا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ لوگوں کا خاتمہ نہ
 ہو گا حتیٰ کہ زمین و آسمان ختم ہو جائیں اور میری باتیں ختم نہ ہوں گی۔
 • لوقا کی انجیل۔ لوقا انجیل کے آغاز میں کہتا ہے کہ چونکہ بہت سے
 لوگوں نے ان واقعات و امور کو لکھنا چاہا جنہیں ہم جانتے ہیں۔
 میں نے مناسب سمجھا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اس کو سچ سچ لکھنا مجھ
 پر واجب ہے۔

ہیرو دس بادشاہ کے زمانے میں ایک کاہن نے زکریا نام تھا جو آل ابیا کے
 خدام میں سے تھا اور اس کی بیوی جس کا نام الیسبع تھا۔ اردن کی بیٹیوں میں
 سے تھی اور وہ دونوں ہی خدا تعالیٰ کے حضور نیک تھے اور اس کے احکام
 کے پابند تھے اور اس کی اطاعت میں کوتاہی کرنے والے نہ تھے ان دونوں کا
 کوئی بیٹا نہ تھا اور الیسبع اور زکریا دونوں با نچھ تھے اور ان کی عمر بھی بڑی
 تھی اسی دوران میں کہ زکریا ڈھونی سے کہانت کرتا تھا وہ ہیکل میں داخل
 ہوا اور ایک جماعت ہیکل کے باہر تھی، اس نے دیکھا کہ زکریا کے لیے

رب کا فرشتہ قربان گاہ کی دائیں جانب کھڑا ہے، ذکر یا نے جب اُسے دیکھا تو کانپ گئے اور ان پر خوف طاری ہو گیا، فرشتے نے انہیں کہا کہ ذکر یا خوف نہ کھاؤ اللہ تعالیٰ نے تیری دعائیں لی ہے اور اُسے قبول کر لیا ہے وہ تجھے ایک بیٹا عطا کرے گا اس کا نام یحییٰ رکھنا اور تیرے لیے اس میں بھلائی اور خوشی ہوگی اور وہ اللہ کے ہاں عظمت والا ہوگا، اور شراب اور نشہ نہیں پیے گا اور ماں کے پیٹ سے ہی رُوح القدس سے بھر لوں ہوگا اور بہت سے بنی اسرائیل کو اللہ کی طرف لے جائے گا اور اس پر وہ رُوح نازل ہوگی جو الیاء نبی پر نازل ہوئی تھی تاکہ آباء کے دلوں کو ان کے بیٹوں کی طرف لے آئے اور وہ اللہ کی کامل قوم بن جائیں۔

ذکر یا نے فرشتے سے کہا یہ میرے لیے کیسے ہوگا کہ میں اسے معلوم کر لوں اور میں بوڑھا ہوں اور میری بیوی عمر رسیدہ ہے؟ فرشتے نے اُسے کہا میں جبریل ہوں جو خدا کے سامنے کھڑا ہوں اس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں تجھے بشارت دوں پس اب سے تو خاموش ہو جا اور اس دن تک بات نہ کرنا جس میں یہ واقعہ ہو کیونکہ تو نے تصدیق نہیں کی اور تو نے میری اس بات کو نہیں مانا جو اپنے وقت پر پوری ہونے والی ہے۔

اور لوگ کھڑے ہو کر نہ کر یا کا انتظار کر رہے تھے اور سبیل میں اس کے کھڑنے سے تعجب کر رہے تھے اور جب وہ باہر نکلا تو وہ ان سے بات کرنے کی سکت نہ پاسکا تو انہیں معلوم ہو گیا اور یقین ہو گیا کہ اس نے سبیل میں رویا دیکھی ہے اور وہ ان کی طرف اشارات کرتا تھا اور بات نہ کرتا تھا۔

اور جب اس کی خدمت کے ایام مکمل ہو گئے تو وہ اپنے گھر واپس آ گیا اور اس کی بیوی ایسبوع حاملہ ہو گئی اور اس نے اپنے آپ کو پانچ ماہ چھپائے رکھا اور کہنے لگی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ سلوک ان دنوں میں کیا ہے جب اس نے میری طرف دیکھا تاکہ آدمیوں میں مجھ سے عار کو دور کر دے۔

اور جب ذکر یا کی بیوی کے حمل کا چھٹا ماہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے جبریل فرشتے کو جبل الجلیل کی طرف ناصرہ نام شہر میں ایک کنواری لڑکی کی طرف بھیجا جو ایک شخص یوسف نام کی جو آل داؤد میں سے تھا مملوکہ تھی اس کا نام مریم تھا، فرشتہ اس کے پاس آیا اور اُسے کہنے لگا اے نعمت سے بھر پور لڑکی تجھ پر سلام ہو۔ اے عورتوں میں بابرکت! پس جب اس نے اسے دیکھا تو اس کی گفتگو سے گھبرا گئی اور سوچنے لگی اور کہنے لگی یہ کیسا سلام ہے؟ فرشتے نے اُسے کہا اے مریم خوفزدہ نہ ہو تجھے اللہ کے ہاں سے نعمت ملی ہے، حق بات یہ ہے کہ تو میرے عہد کو قبول کرے گی اور بیٹا جنے گی اس کا نام یسوع رکھنا، وہ عظیم شخص ہوگا اور اُسے ابن الاعلیٰ کہا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اُسے اس کے باپ داؤد کا تخت دے گا اور وہ ہمیشہ آل یعقوب پر بادشاہی کرے گا اور اس کی حکومت فنانہ ہوگی اور نہ منقطع ہوگی، مریم نے فرشتے سے کہا یہ کیسے ہوگا اور مجھے کسی مرد نے مس نہیں کیا؟ فرشتے نے اُسے کہا روح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور تجھ سے پیدا ہونے والا قدوس ہوگا اور اُسے ابن اللہ کہا جائے گا اور یہ ایسبوع تیری رشتہ دار ہے اور وہ بھی اپنی کبر سنی کے باوجود حاملہ ہے اور یہ اس کا چھٹا مہینہ ہے جسے بانجھ کہا جاتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، مریم نے کہا میں اللہ کی باندی ہوں اور میرے لیے تیرے بیان کے مطابق ہو۔

اور مریم، ذکر یا کے گھر آئی اور اس نے ایسبوع کی خیریت کے متعلق دریافت کیا اور جب ذکر یا کی بیوی نے مریم کی گفتگو سنی تو جنین نے اس کے پیٹ میں حرکت کی اور وہ روح القدس سے لبریز ہو گئی اس نے مریم سے کہا تو عورتوں میں مبارک ہے، سچ بات یہ ہے کہ جب تیرے سلام کی آواز میرے کانوں میں پڑی تو بڑی خوشی۔ سے جنین نے میرے پیٹ میں حرکت کی۔

اور ذکر یا کی بیوی ایسبوع نے بچہ جنا اور آٹھویں دن انہوں نے اس کا

ختنہ کیا اور اس کا نام یوحنا رکھا اور اسی وقت اس کا منہ کھل گیا اور اس نے گفتگو کی اور اللہ تعالیٰ نے برکت دی اور زکریا، روح القدس سے لبریز ہو گئے اور کہنے لگے، اسرائیل کا معبود رب بابرکت ہے جس نے اس کی قوم کا عذر قبول کیا اور انہیں نجات دے کر آزاد کر دیا اور آل داؤد میں سے ہمارے لیے نجات کا وقت مقرر کیا جیسا کہ اس نے اپنے پاک انبیاء کی زبانوں سے گفتگو کی ہے۔

اور جب مریم کے ایام مکمل ہو گئے تو یوسف اُسے جبل الجلیل کی طرف لے گیا اور اس نے اپنے پہلو ٹھے بیٹے کو جنم دیا اور اُسے چیتھڑے میں لپیٹا اور اُسے تھان میں لٹا دیا اس لیے کہ جہاں وہ دونوں فروکش تھے اس کے لیے جگہ نہ تھی..... اور رب کا فرشتہ ان کے پاس آیا اور خدا کی بزرگی ان پر روشن ہو گئی اور وہ اس سے شدید خوفزدہ ہو گئے اور رب کے فرشتے نے انہیں کہا، خوفزدہ نہ ہو اور غم نہ کرو، سچ بات یہ ہے کہ میں تمہیں عظیم خوشی کی بشارت دے رہا ہوں جو عالم پر چھا جائے گی۔

پھر اس نے مسیح کا یوسف سے آدم شک نسب بیان کیا اور جب اس کے آٹھ دن مکمل ہو گئے تو وہ اُسے ختنے کے لیے لائے جیسا کہ حضرت موسیٰ کی سنت ہے اور انہوں نے اس کا ختنہ کر دیا اور اُسے ہیکل کی طرف لائے اور جنگلی کبوتر کا جوڑا اور کبوتر کے دو بچے اس کی طرف سے قربانی کرنے کے لیے لائے اور وہاں ایک شخص شمعان نام تھا جو نبی تھا پس جب وہ اس کی طرف سے قربانی کرنے کے لیے قربان گاہ کے نزدیک ہوئے تو شمعان نے اُسے اٹھا لیا اور کہنے لگا اے میرے رب میری دونوں آنکھوں نے تیری قربانی کو دیکھ لیا ہے اب کون ہے تو مجھے وفات دے دے۔

اور اس کے اہل ہر سال اسے عید الفصح میں اور شلیم لے جاتے اور وہ عظیم لوگوں کی خدمت کرتا اور وہ اس کی حکمت کو دیکھ کر تعجب کرتے۔

اور جب مسیح مکمل تیس سال کا ہوا تو سبت کے روز ہیکل کی طرف آیا اور حسب عادت پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا اور اُسے اشعیا نبی کی کتاب دی گئی اس نے کتاب کھولی تو اس نے اس میں لکھا دیکھا کہ رب کی روح مجھ پر پڑی اس وجہ سے اس نے مجھے منتخب کیا اور مجھے چھوڑا تاکہ میں مسکینوں کو بشارت دوں اور اس نے مجھے شکستہ دلوں کو شفا دیتے اور قیدیوں کو رہائی کی اور اندھوں کو آنکھوں کی بشارت دینے کے لیے بھیجا اور یہ کہ میں شکستہ کو ٹھیک کروں اور بدکار کو عفو و مغفرت کی بشارت دوں نیز رب کی مقبول سنت کی بشارت دوں اور اس نے کتاب بند کر کے خادم کو دے دی اور ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا اور لوگ اس کے فعل سے حیران ہوئے اور کہنے لگے کیا یہ یوسف کا بیٹا نہیں ہے؟ یوحنا کی انجیل - اور یوحنا پیغمبر اپنی انجیل کے شروع میں مسیح کی نسبت کہتا ہے، ہر چیز سے پہلے کلمہ تھا اور یہ کلمہ اللہ کے پاس تھا اور اللہ ہی کلمہ تھا اور یہ ہر چیز سے پہلے تھا، اور وہ اس کے ساتھ تھا زندگی تھی اور زندگی ہی بشر کا نور ہے۔ اور تاریکی میں روشنی ہے اور تاریکی اُسے پا نہیں سکتی۔

وہ انسان تھا اسے اللہ نے بھیجا تھا اس کا نام یوحنا تھا وہ نور کی شہادت دینے آیا تھا تاکہ لوگ ہدایت پائیں اور اس کے ہاتھ پر ایمان لائیں اور وہ نور نہ تھا بلاشبہ نور حق ہمیشہ عالم میں روشن اور واضح رہتا ہے اور عالم اس کے ہاتھ میں تھا اور عالم نے اُسے نہیں پہچانا وہ خواص کی طرف آیا اور اس کے خواص نے اُسے قبول نہ کیا اور جن لوگوں نے اُسے قبول کیا اور اس پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے ان کو اقتدار دیا تاکہ وہ ابناء اللہ کہلوائیں وہی لوگ اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں جو نہ خون سے ہے اور نہ وہ گوشت کی خواہش سے ہے اور نہ آدمی کی خواہش سے پیدا ہوا ہے بلکہ وہ اللہ سے پیدا ہوا ہے اور کلمہ، گوشت بن گیا اور ہم

میں اتر آیا اور ہم نے اس کی بزرگی کو اس یکتا کی طرح دیکھا جو نعمت و انصاف سے بھرپور باپ سے ہے۔

اور یوحنا نے اس کی گواہی دی اور منادی کی اور کہا کہ میں نے یہ کہا ہے کہ وہ میرے بعد آئے گا اور وہ مجھ سے پہلے تھا اس وجہ سے کہ وہ مجھ سے مقدم ہے اور اس کا کمال یہ ہے کہ جب ہم نے کوئی اچھی نعمت حاصل کی تو اس نے پہلی نعمت کو بدل دیا کیونکہ تورات حضرت موسیٰ کے ہاتھ پر اتری تھی اور حق اور نعمت یسوع مسیح کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔ وہ کلمہ ہمیشہ اپنے باپ کی گود میں رہا۔

یہ مسیح کی نسبت چاروں شاگردوں کے جو اصحاب الانجیل ہیں، اقوال ہیں پھر اس کے بعد انھوں نے اس کے کچھ حالات لکھے ہیں کہ اس نے بیماروں اور مبروصوں کو شفا دی اور پانچ کو کھڑا کر دیا اور اندھوں کو بینا کیا اور اس کا ایک دوست جسے عازر کہا جاتا تھا ایک بستی میں تھا جسے بہت غصیا کہا جاتا ہے اور وہ بستی بیت المقدس کے نواح میں ہے وہ مر گیا اور اُسے ایک غار میں رکھ دیا گیا وہ چار دن وہاں پڑا رہا پھر مسیح اس بستی میں آیا تو عازر کی دو بہنیں آئیں اور اُسے کہنے لگیں اے ہمارے آقا تیرا دوست عازر فوت ہو گیا ہے، مسیح کو اس کا غم ہوا اور پوچھنے لگا اس کی قبر کہاں ہے؟ تو وہ اُسے غار پر لے آئے جس کے منہ پر پتھر پڑا ہوا تھا اس نے کہا پتھر کو ایک طرف کرو، انھوں نے کہا وہ چار دنوں سے بدلوا رہا ہو گیا ہے اس نے کہا اے میرے رب تیرے لیے حمد ہے مجھے معلوم ہے کہ تو ہر چیز عطا کرتا ہے لیکن میں اس کھڑی جماعت کی وجہ سے کہتا ہوں تاکہ یہ ایمان لائیں اور تصدیق کریں کہ تو نے مجھے بھیجا ہے پھر اس نے عازر سے کہا کھڑا ہو جا تو وہ اپنی اور ہنی گھسیٹتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ کچھ یہودی بھی

تھے پس وہ آپ پر ایمان لائے اور عازرہ کی طرف دیکھنے لگے اور اس سے تعجب کرنے لگے۔

اور یہود کے عظام اور علماء اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے ہمیں خدشہ ہے کہ یہ ہمارا دین خراب کر دے گا اور لوگ اس کی پیروی کریں گے، قیافہ شناس نے جو کامیوں کا سردار تھا، انہیں کہا، تمام قوم کے مرنے سے ایک شخص کامرنا بہتر ہے اور انہوں نے آپ کے قتل پر اتفاق کر لیا اور مسیح گرھے پر سوار ہو کر اور شلیم آیا اور اس کے اصحاب نے خلوص دل سے اس کا استقبال کیا اور یہود ابن شمعان، مسیح کے اصحاب میں سے تھا مسیح نے اپنے اصحاب سے کہا جو لوگ میرے ساتھ کھاپی رہے ہیں ان میں سے ایک مجھے کپڑا دے گا یعنی یہود ابن شمعان، پھر آپ اپنے اصحاب کو وصیت کرنے لگے اور انہیں کہنے لگے وہ گھڑی آن پہنچی ہے جب ابن لبشر، اپنے باپ کے پاس چلا جائے گا اور میں وہاں جا رہا ہوں جہاں تمہارا میرے ساتھ جانا ممکن نہیں، میری وصیت کو یاد رکھو، عنقریب تمہارے پاس فارقلیط آئے گا جو تمہارے ساتھ نبی بن کر رہے گا اور جب فارقلیط روح حق اور سچائی کے ساتھ تمہارے پاس آئے گا تو وہ میری گواہی دے گا اور میں نے تم سے یہ بات اس لیے کہی ہے کہ جب اس کا وقت آئے تو تم اُسے یاد رکھو میں نے تمہیں کہہ دیا ہے اور میں اپنے بھیننے والے کے پاس جانے والا ہوں اور جب روح حق آئے گا تو سارے حق کی طرف تمہاری راہنمائی کرے گا اور تم کو دور کی باتیں بتائے گا اور میری تعریف کرے گا اور عنقریب تم مجھے نہ دیکھو گے۔

پھر مسیح نے آسمان کی طرف اپنی نگاہ اٹھائی اور کہنے لگا، وہ گھڑی آگئی ہے میں نے زمین میں تیری تجمید کی ہے اور جس کام کا تو نے مجھے حکم دیا تھا میں نے اُسے مکمل کر دیا ہے پھر کہنے لگا اے اللہ اگر اس پیالہ

کو پیسے بغیر میرے لیے کوئی چارہ نہیں تو اسے مجھ پر آسان کر دے لے میرے رب میری مرضی پوری نہ ہو بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔
 پھر مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ اس جگہ کی طرف گیا جہاں وہ اور اس کے اصحاب اکٹھے ہوا کرتے تھے اور یہوذا ایک حواری تھا جو اس جگہ کو جانتا تھا اور جب اس نے پولیس والوں کو مسیح کو تلاش کرتے دیکھا تو وہ انہیں اور کاہنوں کے ایچپیوں کو جو ان کے ساتھ تھے ان کے پاس لے گیا حتیٰ کہ ان کے پاس آکر پوچھنے لگے تم کس کی تلاش میں ہو؟ انہوں نے کہا یسوع ناصری کی تلاش میں ہیں، آپ نے انہیں کہا یسوع تو میں ہی ہوں تو وہ واپس چلے گئے پھر لیٹ آئے تو مسیح نے انہیں کہا اگر تم میری تلاش میں ہو تو یسوع ناصری میں ہی ہوں مجھے لے چلو تاکہ پیشگوئی پوری ہو۔

اور شمعان الصفا کے پاس تلوار تھی اس نے اسے سونت لیا پھر اس نے کاہنوں کے سردار کے غلام کو ماری اور اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا مسیح نے کہا اے شمعان تلوار کو اس کے نیام میں کرو، میں اس پیالے کے پینے سے نہیں رُک سکتا جو میرے رب نے مجھے دیا ہے اور پولیس نے مسیح کو گرفتار کر لیا اور اُسے باندھ کر اس قیافہ شناس کے پاس لائے جو یہود کا رئیس تھا اور اسی نے آپ کے قتل کا مشورہ دیا تھا۔ اور شمعان الصفا آپ کے پیچھے چلتا ہوا مددگاروں کے ساتھ داخل ہوا تو اس سے دریافت کیا گیا تو اس ناصری کے شاگردوں میں سے ہے؟ اس نے کہا نہیں، اور جب مسیح کو یہودیوں کے سردار کے پاس لے جایا گیا تو وہ آپ سے باتیں کرنے لگا اور مسیح اُسے جواب دینے لگے جسے وہ نہ سمجھتا تھا۔ ایک سپاہی نے آپ کے جبڑوں پر ضرب لگائی پھر وہ مسیح کو قیافہ شناس کے ہاں سے نکال کر فرطورین کے پاس لے گئے اس نے آپ سے پوچھا آپ یہودیوں کے بادشاہ ہیں؟ مسیح نے اُسے کہا کیا تو نے یہ بات

اپنے پاس سے کہی ہے یا دوسروں نے تجھے میرے بارے میں بتائی ہے؟ اور آپ اس سے باتیں کرنے لگے اور کہنے لگے میری بادشاہت اس دنیا کی مانند نہیں ہے۔ پھر پولیس نے ہرجوان^۱ کا ایک تاج لیا اور اُسے اس کے سر پر رکھ دیا اور اُسے مارنے لگے پھر انہوں نے اُسے باہر نکالا اور اس کے سر پر یہی تاج تھا اور کاسنوں کے سرداروں نے اُسے کہا اے صلیب دے دے، پیلاطوس نے انہیں کہا تم اسے پکڑ کر صلیب دے دو، میں اس کا کوئی قصور نہیں پاتا، انہوں نے کہا اس کا قتل و صلب اس لیے ضروری ہے کہ اس نے اپنے آپ کو ابن اللہ کہا ہے پھر اس نے اُسے نکال دیا اور انہیں کہنے لگا تم اسے پکڑ کر صلیب دے دو، سو انہوں نے مسیح کو پکڑ لیا اور اُسے باہر نکالا اور اُسے اس لکڑی پر چڑھا دیا جس پر انہوں نے اُسے صلیب دی۔

یہ یوحنا کی انجیل کا بیان ہے اور متی، مرقس اور لوقا کہتے ہیں کہ انہوں نے اس لکڑی کو جس پر انہوں نے مسیح کو صلیب دیا ایک قرنائی شخص کی گردن پر رکھا اور اُسے ایک جگہ لے گئے جسے کھوپڑی کہا جاتا تھا اور عبرانی میں اس کا نام ایما خالہ تھا اور اسی جگہ پر آپ کو صلیب دیا گیا اور آپ کے ساتھ دو اور آدمیوں کو بھی صلیب دیا گیا ایک کو اس جانب اور دوسرے کو دوسری جانب، اور پیلاطوس نے تختی میں لکھا یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوع ناصری ہے، کاسنوں کے رؤسائے نے اُسے کہا وہ بات لکھو جو اس نے کہی ہے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہے اس نے کہا میں نے جو لکھنا تھا لکھ دیا ہے۔

پھر پولیس والوں نے مسیح کے کپڑوں کو باہم تقسیم کیا اور آپ کی ماں

۱۔ ہرجوان، ایک پھول دار درخت کا نام ہے (مترجم)

مریم، اور مریم بنت قلوبا اور مریم مگولنی کھڑی ہو کر آپ کی طرف دیکھ رہی تھیں، آپ کی والدہ نے لکڑی کے اوپر سے آپ سے گفتگو کی۔

اور وہ پولیس والے اسفنج کے ایک ٹکڑے کو جس میں سرکہ تھا پکڑ کر اس کی ناک کے نزدیک کرنے لگے اور وہ اسے ناپسند کرنے لگا پھر اس نے جان دے دی اور وہ اس کے ساتھ ان دو مصلوبوں کے پاس بھی آئے اور انہوں نے ان کی پنڈلیاں توڑیں اور ایک پولیس مین نے نیزہ پکڑ کر اس کے پہلو میں مارا تو خون اور پانی باہر نکلا پھر اس کے متعلق اس کے ایک شاگرد نے پیلاطوس سے بات کی حتیٰ کہ اس نے اُسے اتارا اور مُرا اور ایلو کی خوشبو لی اور اُسے سوتی کپڑے اور خوشبو میں لپیٹ دیا اور اس جگہ پر ایک باغ تھا اور اس میں ایک نئی قبر تھی سو انہوں نے مسیح کو اس میں رکھ دیا اور یہ جمعہ کا دن تھا۔

اور نصاریٰ کے بیان کے مطابق جب انوار کا دن آیا تو صبح سویرے مریم مگولنی قبر کی طرف آئی اور اس نے آپ کو نہ دیکھا اور شمعون الصفا اور اس کے اصحاب آئے تو اس نے انہیں بتایا کہ آپ قبر میں نہیں ہیں وہ گئے تو انکھوں نے بھی آپ کو نہ دیکھا اور مریم دوسری بار قبر کی طرف آئی تو اس نے قبر میں دو سفید لباس آدمیوں کو دیکھا ان دونوں نے اُسے کہا مت رو، پھر وہ اپنے پیچھے مڑی تو اس نے مسیح کو دیکھا اور آپ نے اُسے کہا میرے نزدیک نہ آنا کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس نہیں گیا لیکن تو میری بہنوں کے پاس جا اور انہیں کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے معبود اور تمہارے معبود کے پاس نہیں گیا اور جب انوار کی رات ہوئی تو آپ ان کے پاس آئے اور انہیں کہنے لگے سلامتی تمہارے ساتھ ہے جیسے میرے باپ نے مجھے بھیجا ہے اور اگر تم نے کسی کے گناہ معاف کیے تو وہ معاف ہوں گے، وہ کہنے لگے یہ جو ہمارے ساتھ

گفتگو کر رہا ہے رُوح اور خیال ہے، آپ نے انہیں کہا میری انگلیوں اور میرے دائیں ہیلو میں منجوں کے نشانات دیکھو۔ میں نے انہیں کہا ان لوگوں کو مبارک ہو جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا اور میری تصدیق کی۔

اور وہ اس کے پاس مچھلی کا ایک ٹکڑا لائے اور اس نے کھایا اور انہیں کہنے لگا اگر تم نے میری تصدیق کی اور میرے طرح کام کیے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم مریض پر ہاتھ رکھو گے تو وہ تندرست ہو جائے گا اور موت اُسے تکلیف نہیں دے گی پھر وہ اُن سے اُوپر چلا گیا اور اس کی عمر ۳۳ سال تھی۔

یہ اصحاب انجیل کا قول ہے اور وہ تمام معانی میں اختلاف رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ — انہوں نے اُسے قتل نہیں کیا اور نہ اُسے صلیب دیا ہے بلکہ وہ ان کے لیے مقتول و مصلوب کے مشابہ ہو گیا اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ اس کے متعلق شک میں ہیں انہیں اتباع ظن کے سوا اس کے متعلق کوئی علم نہیں اور انہوں نے اُسے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی طرف اُٹھالیا ہے۔ اور جب عیسیٰ مسیح مرفوع ہو گئے تو حواری اور شلیم میں اکٹھے ہوئے جو جبل زیتون میں ہے اور وہ بالا خانے میں گئے اس میں پطرس، یعقوب یوحنا، اندرادس، فیلیبس، توما، برقلموس، متاوس اور یعقوب موجود تھے۔۔۔۔ پس شمعان پتھر پہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے بھائیو! چاہیے تھا کہ وہ فرمان پورا ہوتا جو رُوح القدس نے پہلے بیان کیا ہے۔ اور انہوں نے چاہا کہ وہ ایک شخص کو مقرر کر کے اس کے ذریعے بارہ کی تعداد کو پورا کریں سوا انہوں نے متی اور برسا کو مقدم کیا اور کہنے لگے اے اللہ جسے ہم پسند کرتے ہیں اُسے ہمارے لیے ظاہر فرما۔ پس وہ متی پر پڑا اور انہیں شدید ہوا نے آلیا اور جس کمرے میں وہ

تھے وہ بھر گیا اور انہوں نے آگ کی زبان کی مانند چیز دیکھی اور انہوں نے مختلف زبانوں میں باتیں کیں پھر وہ پطرس سے کہنے لگے تو کیا کرے گا؟ پطرس نے انہیں کہا، اٹھو اور تم میں سے ہر آدمی مسیح کے نام پر ہتیمہ دے اور اس کج قبیلے سے الگ ہو جاؤ۔

اور پطرس اور یوحنا کھڑے ہوئے وہ دونوں جب بھی گر جائیں داخل ہوئے انہوں نے مسیح کے واقعہ کا ذکر کیا اور اس کے فعل کو بیان کیا اور لوگوں کو اس کی پرستش کی طرف دعوت دی اور یہود نے ان کو ملامت کی اور انہیں پکڑ لیا اور انہیں قید کر دیا پھر انہیں رہا کر دیا اور کہنے لگے ہم اللہ کی تقدیس کرنے والے اور اس کی حکمت اور اس کے مسیح کا ذکر والے سات آدمیوں کو منتخب کرتے ہیں، پس انہوں نے اجدطفانس، فیلیس، ابرحورس، نیتقالور، طیمون، برمنہ اور نیتقولادس الانطاکی کو منتخب کیا اور انہیں کھڑا کیا اور ان کے لیے دعا کی اور ان کی تقدیس کی، تو وہ مسیح کے واقعہ کو بیان کرنے لگے اور لوگوں کو اپنے دین کی طرف دعوت دینے لگے۔

اور پولیس ان پر سب لوگوں سے سخت گیر تھا اور انہیں بہت ایذا دیتا تھا اور وہ ان میں سے جس پر قابو پاتا اسے قتل کر دیتا اور وہ تمام مقامات پر انہیں تلاش کرتا تھا سو وہ دمشق جانے کے ارادے سے نکلتا کہ وہاں جو لوگ ہیں انہیں جمع کرے اور اس نے ایک آواز سنی جو اُسے کہہ رہی تھی اسے پولس تو نے مجھ پر کتنا ظلم کیا ہے! وہ گھبرا گیا حتیٰ کہ وہ اندھا ہو گیا پھر وہ التجا کرتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس نے اُسے برکت دی حتیٰ کہ واپس چلا گیا اور اس کی آنکھیں تندرست ہو گئیں اور وہ گرجوں میں کھڑے ہو کر مسیح کا ذکر کرنے لگا اور اس کی تقدیس کرنے لگا اور یہودیوں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تو وہ ان سے خوفزدہ ہو کر بھاگ گیا اور وہ شاگردوں کے ساتھ لوگوں کو دعوت دینے لگا اور ان سے انہی کی طرح باتیں کرنے لگا اور دنیا سے بے رغبتی کا

اظہار کرنے لگا حتیٰ کہ تمام حواریوں نے اسے اپنے پاس سے مقدم کیا اور اُسے اپنا سردار بنا لیا۔

اور وہ کھڑے ہو کر کلام کرتا اور بنی اسرائیل کے واقعہ کا اور انبیاء کا ذکر کرتا اور مسیح کا حال بیان کرتا اور کہتا ہمیں قوموں کے پاس لے جاؤ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح سے فرمایا ہے میں نے تجھے قوموں کا نور بنا یا ہے تو اخلاص سے اکناف زمین کی طرف جائے گا پس ان میں سے ہر شخص نے اس کی رائے کے مطابق بات کی اور کہنے لگے شریعت کی حفاظت ہونی چاہیے اور ہر شہر کی طرف ایسے لوگوں کو بھیجنا چاہیے جو لوگوں کو اس دین کی طرف دعوت دیں اور انہیں پتھروں کے لیے قربانی کرنے اور زنا کاری کرنے اور خون کھانے سے روکیں۔

اور پولس دو آدمیوں کے ساتھ انطاکیہ کی طرف گیا تاکہ وہ بتیمہ کے دین کو قائم کریں پھر پولس واپس آگیا اور پکڑا گیا اور اُسے شاہِ روم کے پاس لے جایا گیا تو اس نے کھڑے ہو کر باتیں کیں اور مسیح کا حال بیان کیا اور کچھ لوگوں نے ان کے دین کو خراب کرنے اور مسیح کا ذکر کرنے اور اس کی تقدیس کرنے کی وجہ سے اس کے قتل پر ایسا کیا۔

سربانیوں کے بادشاہ

طوفان کے بعد ارضِ بابل میں سب سے پہلے بادشاہ بننے والے سربانیوں کے بادشاہ تھے پس ان میں جو شخص سب سے پہلے بادشاہ بنا اور اس کے سر پر تاج رکھا گیا وہ شوسان تھا اس کی حکومت سولہ سال رہی پھر اس کے بعد اس کا بیٹا بوہر بیس سال بادشاہ رہا پھر اسما شیر بن الول سات سال بادشاہ رہا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا عمر قیم دس سال بادشاہ رہا پھر اس کا بیٹا ہرمیو

دس سال بادشاہ رہا پھر اس کا بیٹا سمدان دس سال بادشاہ رہا پھر اس کا بیٹا
سبیر آٹھ سال بادشاہ رہا پھر ہرمیون اٹھارہ سال بادشاہ رہا اور اس کا
بیٹا ہوریا بائیس سال بادشاہ رہا اور اردو اور حلاہیں دونوں بارہ سال
بادشاہ رہے۔

موصل اور نینوا کے بادشاہ

ان کا پہلا بادشاہ بالوس ۳۲ سال بادشاہ رہا اور فینوس بن بالوس
۵۲ سال بادشاہ رہا اور اس نے نینوا کا شہر تعمیر کیا پھر ایک عورت
جس کا نام شمیرم تھا نے چالیس سال بادشاہت کی پھر لاد سنسر ۴۵ سال
بادشاہ رہا پھر بندرہ بادشاہ بنے جن کی کوئی تاریخ نہیں اور نہ کوئی واقعہ
ہے۔

بابل کے بادشاہ

مہریانیوں کے بعد بابل کا پہلا بادشاہ نمرود تھا اس نے ۶۵ سال
بادشاہت کی اور کورس نے ۴۳ سال، اور ارتون نے ۱۰ سال اور لولس
نے ۶۰ سال، سمیرم نے ۴۲ سال، تو سمیس ۶۹ سال، انیوس نے ۳۰ سال
لیلاوس نے ۱۲ سال۔ اطلوس نے ۳۲ سال، سفروس نے ۳۰ سال، حازم
بودس نے ۳۰ سال، سعالوس نے ۳۰ سال، سبطاس نے ۴۰ سال، انطرس
نے ۴۰ سال، دمنوطوس نے ۴۵ سال، العروس نے ۳۰ سال، المقرندوس

۱۔ اصل کتاب میں یہ لفظ نقطے کے بغیر ہے۔

نے ۵۲ سال ، قار بوس نے ۳۰ سال ، بابا دس نے ۲۵ سال ، شہر سبا اور موس
نے ۲۰ سال ، دارا فوس نے ۳۸ سال ، لادیس نے ۲۵ سال ، قطریس نے ۳۰
سال ، فرطادس نے ۲۰ سال ، امرطانے ۶۰ سال ، قولانے ۳۵ سال ، بعنطس
نے ۳۵ سال ، اسعلو سر فتم نے ۱۲ سال ، امرعون نے ۷ سال ، قییم حدوم
نے ۳ سال ، فردوج نے ۲۵ سال ، سخاریب نے ۱۳ سال ، معرس نے ۳۳
سال ، بخت نصر نے ۲۵ سال ، فرمورج نے ایک سال ، عوط سفر نے ۶۰ سال
فاسوسانے ۸ سال ، معوسانے سات ماہ ، دارا یوش نے ۳ سال ، کسر جوش
نے ۲۰ سال ، فرطان نے سات ماہ ، منعسمت نے ۱۲ سال ، سعلس نے سات
ماہ ، دارا یوش نے جسے سکندر نے قتل کیا تھا ۱۹ سال اور ارطعناست نے
۲۷ سال بادشاہت کی ۔

یہ دنیا کے بادشاہ تھے جنہوں نے عمارات بنائیں ، شہر بنائے ، قلعے
بنائے ، محلات کے کنگرے بنائے نہریں کھودیں ، درخت بوئے ، پانی نکالے
زمینیں بھاڑیں ، معدنیات نکالیں دینار بنائے ، تاجوں کو مرصع کیا ، تلواریں
بنائیں ، ہتھیار بنائے ، لوہے کے آلات بنائے ، تانبا اور سیسہ بنایا ،
ترازو اور پیمانے بنائے ، شہروں کے نقشے بنائے صوبے بنائے ، دشمنوں
کو قیدی بنایا ، اسیروں کو غلام بنایا ، قید خانے بنائے ، زمانوں کو بیان کیا
مہینوں کے نام رکھے ، افلاک و بروج اور کواکب کے بارے میں گفتگو کی ،
گنتی کی اور انہوں نے اجتماع و افتراق اور تہائی ، چوتھائی کی راہنمائی کے
مطابق فیصلے کیے ۔

ہندوستان کے بادشاہ

اہل علم کا بیان ہے کہ ہندوستان کا پہلا بادشاہ جس پر ان کا اتفاق

ہوا برہمن تھا جس کے زمانے میں پہلی ابتداء ہوئی اور وہی پہلا شخص ہے جس نے نجوم کے بارے میں گفتگو کی اور نجوم کا علم اس سے سیکھا گیا اور پہلی کتاب وہ ہے جسے ہندوستانی سندھ ہند کا نام دیتے ہیں اور اس کی تفسیر دہرالدھور ہے اور اسی سے ارجھرا اور مجسطی کا اختصار کیا گیا ہے پھر انہوں نے ارجھرا سے ارنڈ کا اختصار کیا اور مجسطی سے بطلمیوس کی کتاب اختصار کیا پھر انہوں نے اس سے مختصرات اور نہریجات اور ان کی مانند حساب بنایا اور نو ہندی حرف بنائے جن سے سب حساب نکلتا ہے اور جن کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی اور وہ ۲۱۳۲۱۶۵۷۸۷ ہیں ان میں سے پہلا ایک ہے اور وہ ایک سو دس ہے اور وہ ہزار ہے اور وہ لاکھ ہے اور وہ کروڑ ہے اور وہ دس کروڑ ہے اور وہ ایک ارب ہے اور اسی حساب سے وہ بڑھتا جاتا ہے اور دوسرا، دو ہے اور وہ بیس ہے اور وہ دوسو ہے اور وہ دو ہزار ہے اور وہ بیس ہزار ہے اور وہ دو لاکھ ہے اور وہ دو کروڑ ہے، اسی حساب سے نو حروف چلتے جاتے ہیں مگر ایک کا خانہ دس میں سے معروف ہے اور اسی طرح دس کا خانہ سو میں سے معروف ہے اور اسی طرح ہر خانے کا حال ہے اور جب ان میں سے ایک خانہ گزر جاتا ہے تو اس میں صفر لگا دی جاتی ہے اور صفر ایک چھوٹا دائرہ ہوتا ہے۔

اور انہوں نے دنیا کے سات اقالیم بنائے ہیں، پہلا اقلیم ہندستان ہے اور اس کی حد جو مشرق کے نزدیک ہے، سمندر ہے اور چین کی طرف وہیل تک ہے جو ارض عراق کے قریب ہے اور سمندر کی خلیج تک ہے جو

۱۔ زیج، علم ہیئت میں اس جدول کا نام ہے جس سے سیاروں کی حرکات کا پتہ لگاتے ہیں (مترجم)؟

ارض ہند کے قریب ارض حجاز تک ہے۔

دوسرا اقلیم : حجاز ہے اس کی حد، خلیج عدن تک اور ارض حبشہ تک ہے جو سمرزمین مصر کے نزدیک ہے اور ثعلبہ تک ہے جو ارض عراق کے قریب ہے۔

تیسرا اقلیم : مصر ہے اس کی حد ارض حبشہ کے نزدیک سے ارض حجاز تک ہے اور جنوب کے نزدیک بحر اخصر تک۔ مغرب کی طرف اس خلیج تک جو روم کے نزدیک ہے نصیبین تک جو ارض عراق کے نزدیک ہے چوتھا اقلیم : عراق ہے اس کی حد، ہندوستان کے نزدیک دیبل ہے اور ارض حجاز کے نزدیک ثعلبہ ہے اور ارض مصر و روم کے نزدیک نصیبین ہے اور ارض خراسان کے نزدیک دریائے بلخ ہے۔

پانچواں اقلیم : روم ہے ارض مصر کے نزدیک اس کی حد، خلیج ہے اور مغرب کے نزدیک سمندر ہے اور ترک کے نزدیک یا جوج ماجوج ہے۔ اور ارض عراق کے نزدیک نصیبین ہے۔

چھٹا اقلیم : یا جوج ماجوج ہے ارض مغرب کے نزدیک اس کی حد ترک ہے اور خزر کے نزدیک سمندر ہے اور اس کے شمالی سمندروں کے درمیان جنگلات ہیں اور ارض مشرق کے نزدیک ارض نصیبین ہے اور خراسان کے نزدیک دریائے بلخ ہے۔

ساتواں اقلیم : چین ہے، مغرب کے نزدیک اس کی حد یا جوج ماجوج ہے اور مشرق کے نزدیک سمندر ہے اور ہند کے نزدیک سمرزمین کشمیر ہے اور خراسان کے نزدیک دریائے بلخ ہے اور ان اقلیم میں سے ہر اقلیم اس جیسے ایک سو فرسخ میں سماتا ہے۔

اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ زمین کا قطر دو ہزار ایک سو فرسخ ہے اور اس کی لمبائی چھ ہزار تین سو فرسخ ہے اور انہوں نے اس فرسخ کا اندازہ

سولہ ہزار ہاتھ کیا ہے۔

اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ہاتھ جو دائرۃ النجوم کے نچلے حصے کو محیط ہوتا ہے اور وہ فلک قمر ہے ایک لاکھ فرسخ اور ۲۵ ہزار چھ سو چونسٹھ فرسخ ہے اور اس کا قطر ان فراسخ کے اندازے کے مطابق جن سے انہوں نے زمین کا اندازہ کیا ہے اس اکل کی حد سے اس المیزان کی حد تک چالیس ہزار فرسخ ہے اور اقلیم اول میں دن کی لمبائی کی ساعات تیرہ ساعتیں ہیں اور دوسرے میں ساڑھے تیرہ ساعات، اور تیسرے میں چودہ ساعات اور چوتھے میں ساڑھے چودہ ساعات اور پانچویں میں پندرہ ساعات، اور چھٹے میں ساڑھے پندرہ ساعات اور ساتویں میں سولہ ساعات ہیں۔

اور ہر وہ شہر جو اپنے دن کی لمبائی کی مقدار میں اس اندازے میں آتا ہے وہ اس اقلیم کے متوسط میں ہوتا ہے جس میں وہ ہوتا ہے اور جو ان اندازوں کے درمیان ہوتا ہے وہ اس اقلیم سے تعلق رکھتا ہے جو ساعات کی مقدار میں اس سے قریب تر ہوتا ہے پس اقلیم اول کا وسط، خط استواء سے تقریباً تیس راتوں کی مسافت پر اٹلس بین میں شہر سبا اور اس کے اردگرد کے علاقے سے مشرق و مغرب تک بنا اور یہ عدن سے درے کا علاقہ ہے اور دس ایام کے اندازے سے زیادہ واضح ہے اور دوسرے اقلیم کا وسط، مکہ اور مشرق سے مغرب تک اس کے اردگرد کا علاقہ ہے اور تیسرے اقلیم کا وسط، اسکندریہ اور اس کے اردگرد کا علاقہ جو کوفہ اور بصرہ کی جانب مشرق اور مغرب سے تعلق رکھتا ہے اور چوتھے اقلیم کا وسط اصفہان اور اس کے اردگرد کا علاقہ ہے وہ بھی مشرق و مغرب میں اس کی چوڑائی کی مانند ہے اور پانچویں اقلیم کا وسط، ارض مرو اور اس کے اردگرد کے نزدیک علاقے میں ہے وہ بھی مشرق سے مغرب تک

اس کی چوڑائی کی مانند ہے اور چھٹے اقلیم کا وسط، برزخہ اور اس کے اردگرد کا علاقہ ہے وہ بھی مشرق اور مغرب کے درمیان اس کی چوڑائی کی مانند ہے۔ اور ساتویں اقلیم کا وسط، جبال ترک اور اس کے اردگرد کا علاقہ ہے یہ بھی مشرق و مغرب کے درمیان اس کی چوڑائی کی مانند ہے۔

ہندوستانیوں کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حمل کے پہلے منٹ میں کواکب کو پیدا کیا اور یہ دنیا کا پہلا دن ہے پھر اس نے ان کواکب کو اس جگہ سے آنکھ جھکنے سے بھی زیادہ سرعت کے ساتھ چلایا اور ان میں سے ہر ستارے کے لیے ایک معین رفتار بنائی حتیٰ کہ ایام سندھ اور ہند کے شمار میں وہ سب کے ساتھ اس جگہ پر مل جائے جس میں وہ پیدا کیا گیا تھا جیسا کہ وہ اپنی پہلی منیت میں تھے پھر اللہ تعالیٰ جو چاہے فیصلہ کرتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ جب سب سے پہلے کواکب گھوم کر سب کے سب حمل کے منٹ میں جمع ہوئے جیسے کہ وہ پہلے روز پیدا ہوئے تھے دنیا کے تمام دن سندھ اور ہند سے ایک کھرب پچتر ارب تیس کروڑ چار لاکھ پچاس ہزار ہیں اور یہ ساٹھ ارب اڑتالیس کروڑ مہینے بنتے ہیں اور یہ چار ارب اور ۲۳ کروڑ سال بنتے ہیں سورج کے مدار کے سالوں کے مطابق، اور سال، تین سو پینسٹھ دنوں اور چوتھائی دن اور پانچ گھنٹے اور گھنٹے کے چار سو جزوں کا ایک جزو ہوتا ہے۔

پھر ہندوستان میں بادشاہ کے حالات بگڑ گئے اور اس نے طویل مدت قیام کیا اور وہ ملک میں الگ الگ حکومتیں تھیں۔ ہر پارٹی کی ایک حکومت تھی حتیٰ کہ بادشاہوں نے ان سے جنگ کی اور انہیں اپنی کمزوری کا خدشہ ہوا اور وہ صاحبان عقل و معرفت و حکمت تھے اور دیگر اقوام سے ان باتوں میں بڑھے ہوئے تھے سو انہوں نے ایک شخص کو بادشاہ بنانے پر اتفاق کیا اور انہوں نے زارج کو بادشاہ بنایا اور وہ حلیل القدر

اور عظیم الشان آدمی تھا اس کی حکومت اور اس کا اقتدار بڑھ گیا حتیٰ کہ وہ سرزمین بابل کی طرف گیا پھر اس سے آگے بڑھ کر بنی اسرائیل کے بادشاہوں تک پہنچ گیا اور اسی نے حضرت سلیمان بن داؤد کی وفات کے بیس سال بعد بنی اسرائیل سے جنگ کی اور ان دنوں اسرائیل کا بادشاہ رحبعم بن سلیمان تھا سو بنی اسرائیل اللہ کے حضور چلائے تو اللہ تعالیٰ نے زارح اور اس کی فوج پر موت کو مسلط کر دیا اور وہ اپنے ملک کی طرف واپس آ گیا۔ اور ان کے بادشاہوں میں سے فور، بھی ہے، سکندر نے جب ایرانیوں کے بادشاہ کو قتل کیا تو اس کے ملک سے بھی جنگ کی اور ارض عراق اور اس کے اردگرد کے علاقے پر جو دارلوش کی مملکت میں تھے غالب آ گیا اور اس نے اسے خط لکھا جس میں اسے اپنی اطاعت میں آنے کا حکم دیا اور فور نے اسے لکھا کہ وہ فوج کے ساتھ اس کی طرف بڑھے، سو سکندر نے جلدی کی اور اس کے ملک کی طرف چلا گیا اور فور اس کے مقابلے میں نکلا اور اس سے جنگ کی اور فور نے ہاتھی نکالے اور وہ سکندر پر غالب تھا اور ان ہاتھیوں کے سامنے کوئی چیز نہ ٹھہرتی تھی سو سکندر نے تانبے کے بت بنائے پھر انھیں تیل اور گندھک سے پھر دیا اور ان کے اندر آگ جلا دی پھر انہیں چمکڑے پر دکھا اور انہیں تنہیاً پہنائے پھر انہیں صفوں کے آگے کر دیا اور جب ان کی ٹڈ بھیر ہوئی تو جوانوں نے انہیں ہاتھیوں کی طرف دھکیل دیا اور جب وہ قریب ہوئے تو ہاتھیوں نے اپنی سونڈوں سے ان پر حملہ کر دیا اور وہ اس تانبے کے گرد سونڈیں لپیٹ دیتے اور وہ بھرک رہا ہوتا وہ بھن جاتیں اور وہ شکست کھا کر واپس لوٹ جاتے اور ہندوستان کے دستوں کو شکست دیتے اور انہیں ہلاک کرتے پھر سکندر نے شاہ ہند فور کو دعوت دی کہ وہ اس سے مبارزت کرے تو وہ اس کے مقابلے میں نکلا تو سکندر نے برابر کے مقابلے

میں اُسے قتل کر دیا اور اس کی فوج کو لوٹ لیا۔

اور ان کے بادشاہوں میں سے کہیں بھی ہے جو دانا، ذہین اور ادیب آدمی تھا، سکندر نے فور کے بعد اُسے تمام سرزمین ہند کا بادشاہ بنایا اور کہیں نے سوچ سے کام لیا یہ تو ہم کے متعلق بات کرنے والا پہلا شخص ہے اور یہ کہ طبیعت کو جس چیز کا وہم ہو اس کی طرف لوٹتی ہے اور اس کا وہم ہوتا ہے کہ وہ اسے نفع دے گا خواہ وہ نقصان دہ ہی ہو اور کہیں نہ ہر قاتل کھاتا تھا پھر وہم کرتا تھا کہ اس کے دل پر برف کے بوجھ ہیں اور یہ نہ ہر قاتل اُسے نقصان نہ دیتا تھا حتیٰ کہ اس کی رطوبت جل گئی اور ذہنی لحاظ سے وہ مخلوق الہی میں سب سے صحت مند ذہین اور حافظے والا تھا۔

اور ان کے بادشاہوں میں سے دشلیم بھی ہے، اسی کے زمانے میں کتاب کلیلہ و دمنہ تصنیف کی گئی اس کا مصنف بید با تھا جو ان کے فلاسفروں میں سے ایک فلاسفر تھا اور اس نے ایسی مثالیں بنائیں جن سے نصیحت حاصل کی جاتی ہے اور عقل مند انہیں سمجھتے ہیں اور ان سے شائستگی حاصل کرتے ہیں اس کا پہلا باب اس بادشاہ کا ہے جس کے پاس باغیوں نے اس کے خواص کی اور اس کے مقدم اصحاب کی چغلی کی ہے اور یہ کہ حلم و تحمل کو کیسے استعمال کیا جائے اور چغلی کی بات میں جلدی نہ کی جائے یہ باب شیر اور بیل کا ہے۔

دوسرا باب امور کی جستجو کے بارے میں ہے اور یہ کہ ان کے انجام کیسے ہوتے ہیں اور بغاوت، تہور اور بڑے انجام کی تدبیر کہاں تک پہنچاتی ہے اور یہ دمنہ کے حال کی جستجو کا باب ہے۔

تیسرا باب، دشمنوں کا باب ہے اور ان سے بچاؤ اختیار کرنا اور ان کے لیے تدبیر کرنا ہے اور اس کلام کے متعلق ہے جو عداوت پیدا کرتا ہے اور دشمنوں کی کس قدر مدارات واجب ہے اور ان کے بارے میں حتیٰ الامکان موقع سے فائدہ اٹھانے اور ان سے عاجزی کرنے کے متعلق ہے تاکہ

انہیں سزا دی جائے اور یہ آلو اور دو کو دل کا باب ہے۔

چوتھا باب، علماء سے مشورہ کرنے اور عقل مندوں اور امین لوگوں سے مدد طلب کرنے اور عقلمندوں تک امور کے پہنچانے کے بارے میں ہے۔ یہ باب بلا ذہ ہے۔

پانچواں باب، نیکی کا باب ہے اور یہ کہ کس سے نیکی کی جائے اور جب وہ غیر مستحق شخص سے اور بے محل کی جائے تو ناشکری اُسے کیسے برباد کر دیتی ہے اور اس کے شکر گزار بندوں کو کیسے پہچانا جاتا ہے اور یہ کچھوئے، بیرشیر، بندر اور بڑھئی کا باب ہے۔

چھٹا باب، کام میں کامیاب ہونے اور اس کے امکان کے بعد اس کے صنائع کرنے اور اس پر قابو پانے کے بعد اس کی حفاظت سے عاجز ہونے کے بارے میں ہے اور یہ باب بندر اور نر کچھوئے کا ہے۔

ساتواں باب، صاحبان قدر و منزلت سے مدارات و نرمی کرنے اور ان کی محبت سے بچنے اور منحرفین کو مائل کرنے کے بارے میں ہے تاکہ وہ برائی سے نجات پائے۔ یہ باب بلی اور چوہے کا ہے۔

آٹھواں باب، سلطان اور اس کے اعوان و اقرباء اور اس کے رازداروں کی پہچان اور ان میں سے جس کی بدسلوکی نے اُسے دکھ دیا ہو اس کی دوستی چاہنے اور اس کی مدد مانگنے اور اس کے امور کے بارے میں پاک دامن لوگوں اور محبت کرنے والوں سے مدد مانگنے اور اس کے مددگاروں اور اہل و عیال کے اموال کی جستجو کرنے اور محسن کو بدلہ دینے اور برائی کرنے والے کو اس کی برائی پر سزا دینے کے بارے میں ہے یہ باب شیر اور گیدڑ کا ہے۔

نواں باب، بھائیوں اور صحیح محبت کرنے والے دوستوں اور بھائیوں کی مقدار اور ان کے عظیم نفع اور تنگی اور فراخی میں ان کی معاونت کے بارے میں ہے یہ باب ہار والی کیوتری کا ہے۔

دسواں باب ، نفس کو تکلیف دے کر لوگوں سے فائدہ حاصل کرنے اور عاقبت کے بارے میں غور و فکر کرنے کے بارے میں یہ باب شیرینی اور تیرانداز کا ہے۔

بعض علمائے ہند کا قول ہے کہ ہندوستانی شہروں کے باشندوں پر متواتر موت آئی ہے یہاں تک کہ ان کے علماء مر گئے ہیں اور حکومت کمزور ہو گئی ہے اور جب ہشتران بادشاہ بنا تو اس نے یچی سے مطالبہ کیا کہ کون اس کے آباء کے دین کے قوانین کو اس کے لیے زندہ کرے گا تو قفلان اس کے پاس آیا اور وہ دانا تھا اس نے اُسے کہا انسان ، حیوان کا جڑ ہیں اور حیوان نامی کا جڑ ہے اور نامی ، طبائع اربعہ سے ہے جو آگ ، ہوا ، زمین اور پانی ہے اور نامی ، تین اقسام میں منقسم ہوتا ہے جن میں سے ایک ثبات ہے جس کے لیے فقط نمو ہے اور دوسری سمندر کی سپیاں اور ان کی مانند چیزیں ہیں اور تیسری خشکی کا حیوان ہے جس کے لیے نمو ، حس اور حرکت ہے اور حیوان اس بات سے کمتر اور حقیر تر ہے کہ خالق ان کی تدبیر کرے ان کا مدبر اور مفسر فلک ہے۔

بادشاہ نے اُسے کہا جو تو کہتا ہے اس کی صورت اور برہان مجھے دکھاؤ تو اس نے نرد بنایا اور کہنے لگا لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زمانے کا دور ، سال ہے جس کا مفہوم بارہ ماہ ہیں اور اس کا مفہوم بارہ برج ہیں اور مہینے کے تیس دن ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر برج کے تیس درجے ہیں اور دن سات ہیں اس کا مفہوم سات چلنے والے ستارے ہیں پھر اس نے اس کی تشبیہ کے لیے ایک صحن بنایا جو سال کی مانند تھا اور اس میں رات اور دن کے گھنٹوں کی تعداد کے مطابق چوبیس خانے بنائے ، سال کے مہینوں اور برجوں کی مثل ہر طرف بارہ خانے بنائے اور مہینے کے ایام اور برج کے راستوں کے مطابق ان کے لیے تیس کٹے بنائے اور رات اور دن

کے مطابق دو نگینے بنائے اور ہر نگینے کی چھ جہات تھیں کیونکہ یہ مکمل عدد ہے جس کا نصف، تہائی، اور چھٹا حصہ ہوتا ہے اور جب نگینہ اوپر سے نیچے گرتا ہے تو ہر نگینے میں سات نقطے ہوتے ہیں۔ چھ کے نیچے، ایک، پانچ کے نیچے، دو، چار کے نیچے، تین، یہ دونوں اور سات سیارہ کو اکب کی تعداد کی مثل ہیں جو شمس، قمر، زحل، مشتری، مریخ، عطارد اور زہرہ ہیں پھر اس نے انہیں دو آدمیوں کے درمیان آزمائش بنایا اور ہر ایک کو ایک نگینہ دیا اور کہا جسے میں یہ سات نقطے ان کے اوپر سے دوں وہ اپنے ساتھی سے زیادہ نمایاں ہوگا پس اس کے لیے دو نگینے اکٹھے ہو گئے، اس نے مارا تو نگینوں سے جو کچھ ظاہر ہوا کتے اس پر اُلٹ پڑے اور اس نے یہ تمثیل اس حصے کی بنا لی جسے عاجز حاصل کرتا ہے اور جو فلک نے اس کے لیے جاری کیا ہے اور وہ محرومی جس سے دانا آتا پایا جاتا ہے وہ بھی اس کے مطابق ہوتی ہے جو فلک اس کے لیے جاری کرتا ہے جب یہ بات واضح ہو گئی تو بادشاہ نے اسے قبول کر لیا، اور اہل مملکت میں یہ بات پھیل گئی اور اہل ہند اپنے امور کو سات سیارہ کو اکب کی تدبیر کے مطابق چلنے کو تسلیم کرنے والے بن گئے۔ اور شاہ بلہیت نے اہل مملکت پر اس دین کو غالب کر دیا اور وہ صاحب عقل و معرفت تھا۔ پس جب اس نے اپنے اہل مملکت کا رویہ دیکھا تو اسے یہ بات بڑی لگی اور اس پر گہرا اثر ہوا پھر اس نے پوچھا کیا کوئی شخص برہمہ دین پر باقی رہ گیا ہے؟ تو اسے ایک آدمی کے متعلق بتایا گیا جو صاحب عقل و دین تھا اس نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور جب وہ اس کے پاس آیا تو اس سے اس کی عزت کی اور اس کا درجہ بلند کیا پھر اس نے اس سے اس بات کا ذکر کیا جو اس کی مملکت میں پھیل گئی تھی اس نے کہا اے بادشاہ! میں مجبوراً ایک برہان قائم کروں گا اور اس سے دانا کی فضیلت اور عاجز کی کوتاہی کا مقام معلوم ہو جائے گا اور میں اُسے دو آدمیوں کے درمیان

ایک شکل میں پیش کروں گا تا کہ وہ عاجز پر دانا کی اور کوتاہی کرنے والے پر
 مجتہد کی اور صنائع کرنے والے پر محتاط کی اور جاہل پر عالم کی فضیلت کو
 واضح کر دے سو اس نے شطرنج بنائی اور فارسی زبان میں اس کی تفسیر
 ہشت پہلو ہے اور اس نے اسے آٹھ ضرب آٹھ بنایا اور وہ چونسٹھ خانے
 بن گئے اور اس نے انہیں بتیس کتے بنایا جو دو رنگوں میں منقسم تھے ہر
 رنگ کے سولہ کتے تھے اور اس نے سولہ کوچہ عورتوں پر تقسیم کر دیا پس
 شاہ کی ایک صورت ہوئی اور رانی کی ایک صورت ہوئی اور دو ہاتھیوں کی
 ایک صورت ہوئی اور دوزخ کی رُخ ایک خیالی جانور ہے۔ مترجم ایک
 صورت ہوئی اور دو گھوڑوں کی ایک صورت ہوئی اور شکاری پرند کی ایک
 صورت ہوئی، پس یہ زوج اور الزوج سے مشتق ہوا، اور یہ بہترین حساب
 ہے اس لیے کہ جب آپ چونسٹھ کو تقسیم کریں گے تو اس کا نصف بتیس
 ہوگا اور یہ سب کتوں کی تعداد ہے اور جب آپ بتیس کا نصف کریں
 گے تو اس کا نصف سولہ ہوگا اور یہ وہ ہے جو ہر کتے کے لیے ہے۔
 اور جب آپ سولہ کا نصف کریں گے تو اس کا نصف آٹھ ہوگا اور یہ ہر ایک
 شکاری پرندے کی تعداد ہے اور جب آپ آٹھ کا نصف کریں گے تو اس کا
 نصف چار ہوگا اور ہر ایک حصے سے دو رُخ اور دو گھوڑے ہوتے اور
 جب آپ چار کا نصف کریں گے تو ان کا نصف دو ہوگا پس جوڑے منقسم
 ہو چکے ہیں اور جوڑوں کے بعد تقسیم میں صرف ایک ہی رہ گیا جو انہیں تقسیم
 کرتا ہے اور وہ سب احاد ہیں اور وہ عدد نہیں ہے اور نہ معدود ہے اور نہ
 زوج ہے اور نہ فرد ہے کیونکہ فرد کے اعداد کا پہلا تین ہے۔

پھر دانا نے کہا، جنگ سے بڑی کوئی چیز نہیں کیونکہ اس میں تدبیر کی
 فضیلت، رائے کی فضیلت، دانائی کی فضیلت، احتیاط کی فضیلت، تیاری
 کی فضیلت، مکر کی فضیلت، بچاؤ کی فضیلت، بہادری کی فضیلت، دلیری کی

فضیلت ، قوت کی فضیلت ، صبر کی فضیلت ، شجاعت کی فضیلت واضح ہو جاتی ہے اور جو اس میں سے کوئی چیز نہ پائے وہ اپنی کوتاہی کا مقام معلوم کرے گا کیونکہ اس کی خطا معاف نہ ہوگی اور اس میں عجز ، جانوں کو تلف کرنے والا ہے اور دانائی کا ترک کرنا ، حکومت کا کھونا ہے اور رائے کی کمزوری ، تباہی لانا ہے اور کوتاہی ، شکست کا سبب ہے اور تیاری کی کم علمی ، انکشاف کا باعث ہے اور فکر کی کم علمی ، ہلاکت کی طرف گرتا ہے اور بچاؤ کا ترک کرنا ، دشمن کا اٹھنا ہے اور اس نے انہیں جنگ کی مثال پر بنایا ہے ، اگر وہ درست کرے گا تو کامیاب ہوگا اور اگر غلطی کرے گا تو ہلاک ہو جائے گا۔

جب بادشاہ نے برہان کی صحت کو دیکھا اور فلاسفر کے فلسفے کی فضیلت واضح ہو گئی تو اُسے معلوم ہو گیا کہ اس نے درست اور اچھی تمثیل بنائی ہے اور جو چیز اس سے پوشیدہ تھی اُسے واضح کر دیا ہے اس نے اپنے اہل مملکت کو جمع کیا اور انہیں اس غم کے متعلق بتایا جو اللہ تعالیٰ نے ان سے دور کر دیا ہے اور اس نے انہیں حکم دیا کہ وہ انہیں قائم کریں اور ان پر غور کریں۔

نیز اس نے انہیں کہا میں معلوم ہو گیا ہے کہ انسان کے سوا ، دنیا میں نہ ندہ ناطق ، منکر ، ہنسنے والا اور عقل مند کوئی نہیں ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سارے کا مدار انسان پر ہے اس لیے کہ فلک میں خالق نے انسان کے لیے جو کچھ پیدا کیا ہے وہ اس لیے ہے کہ وہ اسے معلوم کرے جس کا وہ اپنے زمانے میں محتاج اور ضرورت مند ہے اسی طرح جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے سمندر کی تہ میں اور آسمان کی فضا میں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر پیدا کیا ہے وہ اس کے مطیع کر دیا گیا ہے اور جب اس نے انسان کو تمام مخلوق کا بادشاہ بنایا تو اس نے

انسان کی تین قسمیں بنائیں اس نے تین کو کھایا، تین کو مسخر کیا اور تین کو قتل کیا، سو اس نے پرندوں، مچھلیوں اور انٹوں کو کھایا اور گالوں، گدھوں اور چوہوں کو مسخر کیا اور درندوں، سانپوں اور کیڑوں کو قتل کیا پھر اس کے آلات بنائے جن سے معلوم کیا جاتا اور سمجھا جاتا ہے پس لوگوں کی فضیلت ایک دوسرے پر علم، عقل اور فہم کی وجہ سے ہے۔

علمائے ہند میں سے کچھ علماء کا خیال ہے کہ جب حوسر بنت بلہیت بادشاہ بنی تو ایک باغی نے اس کے خلاف بغاوت کی اور وہ عقل مند لڑکی تھی اس نے اپنے بیٹے کو اس کے مقابلے میں بھیجا اور اس کے چار بیٹے تھے، اس باغی نے اس کے بیٹے کو قتل کر دیا یہ بات اہل مملکت کو گراں گزری اور وہ اسے خبر دینے سے ڈرے پس وہ اپنے فلا سفر کے پاس سے ایک فلا سفر کے پاس جمع ہوئے جسے قفلان کہا جاتا تھا اور وہ دانا، ذہین اور صاحب الرائے تھے انہوں نے اس سے یہ بات بیان کی تو اس نے کہا مجھے تین دن کی مہلت دو تو انہوں نے اسے مہلت دے دی اور وہ تنہائی میں سوچنے لگا پھر اس نے اپنے شاگرد سے کہا میرے پاس ایک بڑھئی اور دو مختلف رنگوں کی سفید اور سیاہ لکڑی لاؤ اور اس نے شطرنج کی شکل بنائی اور بڑھئی نے اُسے چھیلا اور ہوا کیا پھر اس نے اس سے کہا میرے پاس رنگا ہوا چمڑا لاؤ اور اس نے اُسے حکم دیا کہ وہ اس میں چونسٹھ خانے بنائے اس نے ایسے ہی کیا تو اس نے ایک طرف نصب کر دیا پھر دونوں نے جولانی کی حتیٰ کہ دونوں نے اُسے سمجھا اور اسے مضبوط کیا پھر اس نے اپنے شاگرد سے کہا یہ جنگ جالوں کے مرنے کے بغیر ہے۔ پھر اہل مملکت اس کے پاس آئے اور اس نے اُسے ان کے لیے نکلا اور جب انہوں نے اسے دیکھا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ حکمت ہے جس کی طرف کسی نے راہ نہیں پائی اور وہ اپنے شاگرد کو جولانی کرنے لگا اور

شاہ گرجی اور شاہ غالب آگیا ، ملکہ کو قفلان کی خبر دی گئی تو اس نے اُسے
 بلایا اور اُسے حکم دیا کہ وہ اسے اپنی حکمت دکھائے ، اس نے اپنے شاگرد
 کو حاضر کیا اور اس کے پاس شطرنج بھی تھی اس نے اسے اس کے اور اس
 کے درمیان نصب کر دیا تو دونوں کھیلنے لگے اور ایک اپنے ساتھ پر غالب آگیا اُس نے کہا شاہ
 مرگیا ہے تو وہ چوکس ہو گئی اور اُس کے مقصد کو سمجھ گئی اور قفلان سے کہنے لگی میرا بیٹا قتل ہو گیا ہے ، اُس
 نے کہا تو نے بات کی ہے اس نے اپنے دربان سے کہا لوگوں کو لاؤ کہ وہ مجھ
 سے تعزیت کریں اور جب وہ فارغ ہوئی تو اس نے قفلان کو بلایا اور اُسے
 کہا ، جو ضرورت ہے مانگ لے ، اس نے کہا ، مجھے شطرنج کے خانوں
 کی تعداد کے مطابق گندم دے دی جائے ، اُسے پہلے خانے میں ایک
 دانہ دیا جائے اور دوسرے میں دو دانے ، پھر دوسرے خانے سے تیسرے
 خانے میں میرے لیے ڈگنا کر دیا جائے پھر اس حساب سے آخر تک چلا جائے۔
 ملکہ نے کہا اس کی مقدار کیا ہے ؟ پھر اس نے گندم حاضر کرنے کا حکم دیا
 مگر کوئی چیز اس کے مقابلہ میں ٹھہرنہ سکی حتیٰ کہ ملک کی گندم ختم ہو گئی پھر
 گندم کی مال سے قیمت ڈالی گئی حتیٰ کہ مال بھی ختم ہو گیا اور جب یہ نہ زیادہ
 ہو گیا تو اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں ، دنیا کا کم مال ہی میرے
 لیے کافی ہوگا۔

پھر ملکہ نے اس سے دانے کے اس عدد کے متعلق پوچھا جو اس نے
 ملکہ سے کہا یہ عدد ہوگا اور شطرنج کا عدد یہ ہے۔ پہلی سطر دو سو چھپن ہے
 دوسری تیس ہزار سات سو اڑسٹھ ہے تیسری آٹھ کروڑ تین سو اٹھاسی
 ہزار چھ سو آٹھ ہے ، چوتھی دو ارب ایک سو ستالیس کروڑ چار سو
 تراسی ہزار چھ سو اڑتالیس ہے ، پانچویں ، پانچ سو اسی ارب سات
 سو چھپن کروڑ آٹھ لاکھ تیرہ ہزار آٹھ سو اٹھاسی ہے ، چھٹی ایک سو
 چالیس ارب اور سات سو بیستیس ارب ، چار سو اٹھاسی کروڑ تین سو

پچپن ہزار تین سو اٹھائیس ہے، ساتویں، چھتیس نیلم اٹھائیس کھرب، سات
 سو ستانوے سے ارب، اٹھارہ کروڑ نو سو تریسٹھ ہزار نو سو اڑسٹھ ہے، آٹھویں
 نو شکھ دو سو تیس نیلم، تین سو بہتر کھرب، چھتیس ارب، آٹھ سو چون
 کروڑ سات سو ستتر ہزار آٹھ سو آٹھ ہے اور یہ سب شطرنج ثانیہ میں اٹھارہ
 شکھ چار سو چھیالیس نیلم، سات سو چوالیس کھرب، تہتر ارب سات سو نو
 کروڑ پانچ سو اکاون ہزار چھ سو پندرہ بنتے ہیں۔

اور ان میں کوشش بادشاہ بھی تھا جس کے زمانے میں فلاسفر سند بادھی
 تھا اور اس کوشش نے کتاب مکر النساء تصنیف کروائی اور ہند کے لوگ
 حکیم اور دانائے اور وہ لوگوں سے ہر حکمت میں فوقیت رکھتے ہیں اور نجوم
 کے بارے میں ان کا قول صحیح ترین قول ہے اور اس بارے میں ان کی کتاب
 کتاب السنہ ہند ہے جس سے تمام علوم نکلے ہیں جن کے متعلق یونانیوں
 اور ایرانیوں وغیرہ نے گفتگو کی ہے اور طب کے بارے میں ان کا قول
 مقدم ہے اور اس بارے میں ان کی کتاب کا نام سرد ہے جس میں بیماریوں
 کی علامات اور ان کے علاج و ادویہ کی پہچان کا بیان ہے اور کتاب
 شرک اور کتاب نذران چار صد چار بیماریوں کی علامات اور علاج کے بغیر
 ان کی پہچان کے بارے میں ہے اور کتاب سند ہشان اور اس کی تفسیر
 سورۃ النج ہے اور ایک کتاب گرم سرد اور ادویہ کی قوتوں کے بارے
 میں ہے جس کے متعلق ہند و روم میں اختلاف پایا جاتا ہے اور سال کی تفصیل
 بھی ہے اور کتاب اسماء العقاقیر بھی ہے ہر بوٹی کے دس نام ہیں، اس
 کے علاوہ بھی طب میں ان کی کتب پائی جاتی ہیں اور منطق و فلسفہ کے بارے
 میں بھی اصول العلم کے متعلق ان کی بہت سی کتب ہیں جن میں سے کتاب
 طوقا جد و دائرہ نطق کے علم میں ہے اور کتاب ما تفاوت فیہ فلاسفة الہند
 والروم بھی ہے اور ان کی بہت سی کتابیں ہیں جن کا بیان طویل ہے۔

اور اہل ہند کا دین برہمیتہ ہے اور ان میں اہنام پرست بھی ہیں اور
 ملک کے طول و عرض کی وسعت کی وجہ سے ان کی مختلف حکومتیں اور متفرق
 بادشاہ ہیں اور ان کا پہلا بادشاہ جو ان ملحقہ سرحدی شہروں کا بادشاہ تھا
 جو آج کل دارالاسلام میں ہیں، دائق تھا وہ عظیم الشان بادشاہ وسیع
 مملکت والا اور بہت ساز و سامان والا تھا پھر اس کے بعد رومی تھا وہ
 بہت شان والا اور شان دار شہروں والا تھا اور وہ ایک سمندر پر تھا
 اور اس کے ملک میں سونا اور اس قسم کی چیزیں تھیں پھر بھری کی مملکت تھی پھر ملک
 اور جن کے پاس ساکھو کا درخت آتا تھا اور انہیں ملک میں وسعت حاصل
 تھی پھر طافن کی مملکت تھی اور وہ سفید رو لوگ ہیں پھر کنیا یہ کی مملکت
 اور الطرسول کی مملکت اور الموشہ کی مملکت اور المایر کی مملکت تھی یہ
 مملکتیں چین سے ملحق تھیں اور وہ چین سے جنگ کرتے تھے پھر سہ اندھ پ
 کی مملکت تھی پھر قمار کی مملکت تھی اور یہ ایک جبل الشان مملکت تھی، بادشاہ
 ان کے بادشاہ سے آگے ہونے تھے پھر دیبل کی مملکت تھی پھر الفارط
 کی مملکت تھی پھر الصیلیمان کی مملکت تھی اور ان کی بعض مملکتوں کی حکمران
 عورتیں تھیں۔

۱۔ یہ لفظ ایسے ہی نقطوں کے بغیر ہے۔

یونانی

یونانیوں کے حکماء فلاسفر اور تیز رو فلاسفہ تھے، ان میں سے بعض نے طب کے متعلق اور بعض نے حقائق الامور کے متعلق اور بعض نے حساب اور اعداد کے متعلق اور بعض نے افلاک اور نجوم کے متعلق اور بعض نے حساب اور حصوں کے متعلق اور بعض نے جیومیٹری اور کھیتی باڑی کے متعلق اور بعض نے صنعت اور اکیرات کے متعلق اور بعض نے قیافہ کے متعلق اور بعض نے طلسمات اور آلات کے متعلق گفتگو کی ہے، سب سے پہلا فلاسفر جس نے کتاب تصنیف کی اور علم کو بدون کیا البقراط تقلیدس بن البقراط ہے اور اس کے فلسفہ سے ہی حکماء طب کے بارے میں حکیمانہ باتیں کرتے ہیں اور معرفت میں اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس کی کچھ کتابیں بھی ہیں۔ کتاب الفصول، کتاب البلدان والمیاء والاصویۃ، کتاب ماء الشعیر، کتاب تقدمة المعرفة، کتاب الجنین، کتاب الارکان، کتاب الغذاء، کتاب الاسابیح، کتاب ادجاء النساء، کتاب ابیذیمیا، یہ اس کی مشہور کتابیں ہیں۔ اور اس کے بعد بھی اس کی بہت سی کتابیں ہیں۔ البقراط کی کتابوں میں سے جن کتب کا طبیبوں کے لیے جاننا ضروری ہے وہ چار ہیں جو یہ ہیں، کتاب تقدمة المعرفة، کتاب الاہویۃ والارمنة اور کتاب ماء الشعیر۔ کتاب الفصول، اس نے علم کے ہر پہلو کے متعلق ستاون بابوں میں

جامع بانیں کسی ہیں اور انہیں ہدایات کا نام دیا گیا ہے۔ پہلی ہدایت اصنعت اور اس کی اصناف کے بارے میں ہے، البقراط نے بیان کیا ہے کہ عمر چھوٹی ہے اور فن طویل ہے اور زمانہ تیز ہے اور تجربہ بڑا ہے اور فیصلہ مشکل ہے۔ دوسری ہدایت مزینوں کے کھانے کی اقسام اور اس کے اندازے کے بارے میں ہے، البقراط کا بیان ہے کہ لطیف اور نہایت دقیق کھانے مزمن امراض میں اور نہ ہی حاد امراض میں چاہئیں اور انتہا کی حد تک لطیف کھانے ردی ہوتے ہیں جیسے وہ پانی جو انتہائی حد پر ہو ردی ہوتا ہے۔

تیسری ہدایت تیز بخاروں کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے چاہیے کہ کھانے کے بارے میں خیال رکھا جائے اور اس کی زیادتی مضر ہے اور وقتاً فوقتاً جو امراض لاحق ہوتے رہتے ہیں ان کے جوش کے وقت بچنا چاہیے۔

چوتھی ہدایت امراض کی علامات کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ امراض کی حالت کی دلیل وہ چیز ہے جو ان امراض میں جسم پھینکتا ہے مثلاً جسے ذات الحنب ہو اگر مرض کے آغاز میں جلد بلغم ظاہر ہو تو اس کا مرض چھوٹا ہو گا اور اگر یہ متاخر ظاہر ہو تو اس کا مرض لمبا ہو گا اور بول و براز اور پسینے میں جب اس چہرے پر جس پر قصا چلتی ہے کشادگی ظاہر ہو یا اس کے خلاف ہو تو یہ امراض کے طول و عرض کے مطابق ہو گا۔

پانچویں ہدایت۔ البقراط کا بیان ہے کہ جب کبھی ذی روح چیزیں خشک ہوں تو وہ بہت حرارت غریزی والی ہوں گی اس لیے وہ بہت کھانے کی محتاج ہوں گی وگرنہ ان کا جسم کمزور ہو جائے گا۔

چھٹی ہدایت اس بارے میں ہے کہ بخار والوں کو کھانا کھلانا چاہیے۔

البقرات کا بیان ہے، تمام بخار والوں کے لیے تدبیراتِ رطبہ بہترین ہیں۔ خصوصاً بچوں اور دیگر لوگوں کے لیے جو اس تدبیر کے عادی ہوں، بعض کے لیے ایک دفعہ اور بعض کے لیے دو دفعہ، یا کم یا زیادہ اور بچے بعد دیگرے اور وقت، عادت، ملک اور عہد کو اس کا حق دو۔

ساتویں ہدایت اوقات کے اندازوں کی معرفت کے متعلق ہے، البقرات نے جو کچھ کھلے گا اور جو کھل چکا ہے اس کے بارے میں کہا ہے کہ اُسے حرکت نہ دی جائے اور نہ اُسے کوئی نئی چیز لاحق ہو جو اسے جوش دے دے نہ دواؤں سے اور نہ ان کے بغیر۔

آٹھویں ہدایت نیند کے بارے میں ہے البقرات کا بیان ہے کہ کسی بھی مرض میں اگر نیند سے تکلیف سے آئے تو وہ مر جائے گا اور اگر نیند نہ آئے تو وہ مردہ نہیں اور اگر نیند کو رد کرے تو عقل جاتی رہے گی اور یہ اچھا ہے۔

نویں ہدایت دوا کے پلانے کے بارے میں ہے۔ البقرات کا بیان ہے کہ جو شخص اجسام کا تنقیہ کرنا چاہے وہ اس سے پہلے ان کا تنقیہ کرے یعنی ان میں جو غلیظ کیموس ہے اُسے پگھلا دے۔

دسویں ہدایت پاخانے کے بارے میں ہے۔ البقرات کا بیان ہے کہ اگر جسم میں درد ہو یا جسم میں پھنسیاں نکل آئیں اس موقع پر پاخانے کے بارے میں غور کیا جائے اگر وہ سخت صفر اور ہو تو سب جسم مرلیں ہوگا اور وہ صحت مند لوگوں کے پاخانے کی مانند ہو تو جمع شدہ کھانا ہے۔ گیارہویں ہدایت، البقرات نے امراضِ حارہ کے بارے میں کہا ہے..... کیونکہ وہ بسا اوقات دماغ کی طرف یا دل یا جگر کی طرف جلد جاتے

۱۔ اصل کتاب میں یہ جگہ خالی ہے۔

ہیں اور ہلاک کر دیتے ہیں اور بسا اوقات ان کا جلد انحطاط ہوتا ہے اور وہ صحت دیتے ہیں۔

بارہویں ہدایت کشادگی کے فیصلے کے بارے میں۔ سے البقرات کا بیان ہے کہ امراض حارہ کا خاتمہ کا فیصلہ چودہ دن میں ہوتا ہے۔ تیرھویں ہدایت، البقرات کا بیان ہے کہ اگر مرض کے شروع میں تو کسی چیز کو حرکت دیتا دیکھے تو حرکت دے خواہ بیماری بڑھ جائے اور رکن بہتر ہے یعنی اگر تو علاج کی جگہ دیکھے تو بیماری کے بڑھنے سے پہلے علاج کر،

چودھویں ہدایت، اچھے اور بُرے امراض کی معرفت کے بارے میں ہے۔ البقرات کا بیان ہے کہ تمام امراض میں مریض کی عقل کا صحیح ہونا اچھا ہے اور اچھے فیصلے کو اس کا قبول کرنا بھی اسی کے خلاف شرع ہے یعنی بیمار جو کچھ دماغ اور معدے میں پاتا ہے۔

پندرھویں ہدایت اگلا گھٹے ہوئے لوگوں کے بارے میں ہے۔ البقرات کا بیان ہے کہ جو لوگ مرنے سے پہلے گلا گھونٹ لیتے ہیں اگر ان کے منہ میں جھاگ نمودار ہو جائے تو وہ نہیں بچیں گے۔

سولھویں ہدایت، جسم کے لائفا اور تکلیف دینے کے بارے میں ہے جب جسم کی ہر حرکت میں تھکاوٹ ظاہر ہو تو اسے اپنی جگہ پر چھوڑ دے تھکاوٹ نقصان نہ دے گی۔

سترھویں ہدایت، اوقات کی تبدیلی کے بارے میں ہے البقرات کا بیان ہے اوقات کی تبدیلی... گرمی اور سردی وغیرہ کے بڑھ جانے سے ہے یعنی زمانے کے اوقات کی تبدیلی سال کے اجزاء میں

۱۔ اصل کتاب میں یہ جگہ خالی ہے۔

سے ہے۔

اٹھارھویں ہدایت ، پینے کے بارے میں ہے البقراط کا قول ہے کہ جب زمانہ گرمی کی طرح ہو یعنی موسم بہار ہو تو اس وقت چاہیے کہ وہ ہر آنے والے بخار میں بکثرت پینے کی توقع کرے۔

انیسویں ہدایت ، اوقات کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے اگر سردی کا موسم خشک اور رطوبت کے بغیر ہو اور شمالی ہوائیں ہوں تو گرمی یعنی موسم بہار بادش دالا ہوگا اور اگر اس کی ہوائیں یمانی ہوں تو گرمی میں نیر بخاروں کا ہونا ضروری ہے۔ اور آنکھ درد ہوگی اور آنتوں میں گڑبڑ ہوگی اور عموماً یہ بیماریاں عورتوں کو اور ان لوگوں کو ہوتی ہیں جن کی طبیعت میں رطوبت ہو۔

بیسویں ہدایت ، سالوں کی تدبیر کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے خشک سال ، بادش والے تر سال سے زیادہ و با والا ہوتا ہے۔ اس میں عموماً طویل بخار اور پیٹ کا سالان اور جنون اور فالج اور حلق کا درد ہوتا ہے اور خشک سال کے امراض ، پھیپھڑے میں زخم ، آنکھوں اور جوڑوں میں درد ، قطرہ قطرہ بول اور آنتوں میں گڑبڑ ہے۔

اکیسویں ہدایت ، اوقات اور دانتوں کے امراض کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے ، گرمی اور سخت گرمی کے آغاز میں ، نوجوان اور عمر میں ان کے پیچھے آنے والے صحت مند ہوتے ہیں اور ان کی اچھی حالت دوسروں سے بہتر ہوتی ہے اور سخت گرمی اور موسم بہار کے کچھ حصے میں بوڑھے ، بہت اچھے حال میں ہوتے ہیں اور بقیہ موسم بہار اور سردی میں ادھیڑ عمر بہتر حالت میں ہوتے ہیں۔

بایسویں ہدایت، ان امراض کے بارے میں ہے جو انسان کو لاحق ہوتے ہیں اور بچوں سے شروع ہوتے ہیں البقراط کا بیان ہے چھوٹے بچوں کو جو امراض لاحق ہوتے ہیں وہ پھوڑے اور کھانسی اور بے خوابی اور گھبراہٹ اور نافت میں ورم اور دونوں کانوں کی رطوبت ہیں۔

تیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ بچے جب بڑے ہو جائیں تو جو امراض انہیں لاحق ہوتے ہیں، گلے کی گلیٹوں کا درد، اپنا، پتھری چوڑے کپڑے، لمبے کپڑے، سر کے کپڑوں کی مانند کپڑے، مسے، کھال کا موٹا ہونا، کنٹھ مالا، اور دوسری پھنسیاں، اور ان سے جو بڑے ہوں اور بلوغت کے قریب ہوں ان کو ایک اور بات لاحق ہوتی ہے۔ اور چالیس دن تک ان کو کٹائش حاصل ہوتی ہے اور بعض کو سات ماہ تک، اور ان میں سے بعض کو ستر دن تک اور ان میں سے کچھ جو بلوغت کے قریب ہوں، بچوں سے بلوغت تک سب امراض دور نہیں ہوتے اور بچوں سے حیض تک دور نہیں ہوتے، یہ امراض طویل مدت تک کھڑے رہتے ہیں۔

چوبیسویں ہدایت، اس واقفیت کے بارے میں ہے جس سے حاملہ عورتوں کا علاج ہوتا ہے، البقراط کا بیان ہے حاملہ عورتیں چار ماہ تک علاج کریں اور اس سے جو کم ہو وہ بچے کے چھپنے کی وجہ سے ہو اور جو اس کے بڑا ہونے کی وجہ سے زیادہ ہو، ان کے علاج سے احتیاط کی جائے۔

پچیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے، چاہے کہ گرمی میں اوپر کے حصے کا اور سردی میں نچلے حصے کا علاج کیا جائے یعنی جو سرد اور مودہ سے اوپر ہو اور جو صفراء سے نیچے ہو اور جو کپڑے اور اس جیسی چیزوں

سے نیچے ہو۔

چھبیسویں ہدایت، اسہال والے کے بارے میں ہے۔ البقرات کا بیان ہے کہ ادویات اور خرقہ پینے کے وقت ان لوگوں کے جسم کو تر کر لیا جائے اور دوا سے قبل کثرت طعام کی وجہ سے ان کے تنقیہ کو ہلکا نہ کیا جائے۔ نائیسویں ہدایت، طوعی اختلافات کے بارے میں ہے، البقرات کا بیان ہے کہ جب طوعی اختلاف آئے گویا وہ بخار کے ساتھ یا بخار کے بغیر سیاہ خون ہے یہ اختلاف سوء ہے اور اگر اختلاف بہت زنگوں والا ہو اور اچھے زنگوں سے زردی زنگوں کی طرف منتقل ہونے والا ہو تو یہ بھی اختلاف سوء ہے اور اگر پہلا دوا سے آئے تو بہتر ہے اور بہت زنگوں میں کوئی حرج نہیں۔

اٹھائیسویں ہدایت، فروغ کے بارے میں ہے۔ البقرات کا بیان ہے کہ تمام بخار زدوں کو اختلاف پیش آتا ہے کیونکہ بکثرت خون بہانا جگر کو ڈھیلا کر دیتا ہے پھر نفع کو مستقیم کر دیتا ہے۔

انیسویں ہدایت، پسینے کے بارے میں ہے البقرات کا بیان ہے اگر تیسرے، پانچویں، ... سترھویں، اکیسویں، اکتیسویں یا چونتیسویں دن بخار زدوں کو پسینہ آئے تو بہتر ہے کیونکہ یہ مریض سے بخار کو دور کر دیتا ہے اور جو پسینہ ان ایام کے سوا دوسرے دنوں میں آئے یہ پسینہ درد، طول مرض اور کمزوری کا لازم دینے والا ہے۔

تیسویں ہدایت، لازمی بخاروں کے بارے میں ہے البقرات کا بیان ہے کہ لازمی بخار وہ ہیں جو چھوڑتے نہیں بلکہ تیسرے دن شدت اختیار

لے ایک قسم کی گھاس ہے جس کی پتیاں باز تنگ کے مشابہ ہوتی ہیں یہ سفید بھی ہوتی ہیں اور سیاہ بھی، (مترجم)

کر لیتے ہیں یہ ہلاکت کے قریب ترین ہوتے ہیں اور جو کسی وجہ سے چھوڑ جاتے ہیں وہ اترنے والے ہوتے ہیں یہ ہلاکت سے دور ہوتے ہیں۔

اقتیسویں ہدایت، موت کی علامات کے بارے میں ہیں، البقرات کا بیان ہے کہ لازمی بخار دور نہیں ہوتے خواہ بظاہر جسم ٹھنڈا ہو اور اس کا اندر جل رہا ہوتا ہے اور بخار والے کو پیاس ہوتی ہے یہ موت کی علامات ہیں۔

تیسویں ہدایت، القباض اور کزاز کے بارے میں ہے۔ البقرات کا بیان ہے کہ جسے القباض یا کزاز کی تکلیف ہو اور اس کے بعد بخار ہو اس کا مرہن کم ہو جائے گا۔

تینتیسویں ہدایت، البقرات کا بیان ہے کہ جسے بخار ہو اور اس کے پیٹ میں سخت گرمی کی تکلیف ہو اور دل میں درد ہو یہ بڑی بات ہے۔ چونتیسویں ہدایت، البقرات کا بیان ہے کہ جسے بخار ہو اور اس کی لیلیا متورم ہو جائیں اور اس کے پیٹ میں قراقر ہو اور اس کے ساتھ اُسے پشت کا درد بھی ہو وہ اس سے نکلنے والے نچوڑ یا بہت سے پیشاب سے دور نہ ہو، یا اختلاف سے دور ہو تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔

پینتیسویں ہدایت، خریق کے پینے کے بارے میں ہے، البقرات کا بیان ہے جسے خریق کے پینے پر کثرت اختلاف سے القباض کی تکلیف ہو جائے وہ مردہ ہے۔

چھتیسویں ہدایت، پھیپھڑے کے زخموں اور پھیپھڑے کی کمزوری کے بارے میں ہے یہ اٹھارہ سے نینتیس دن تک ہوتی ہے۔

ستتیسویں ہدایت، گرم اور ٹھنڈے پانی کے بارے میں ہے البقرات کا بیان ہے کہ گرم پانی پر جب ہمیشگی کی جائے تو وہ گوشت کو ڈھیللا کر دیتا ہے اور اعصاب کی سختی کو ختم کر دیتا ہے اور عضلات کو سن کر

دیتا ہے اور نکیسر کو اٹھارتا ہے اور سانس کو کمزور کرتا ہے اور اگر یہ ہمیشہ رہے تو آدمی مر جاتا ہے اور ٹھنڈا پانی کزاند لاتا ہے اور سیاہ کر دیتا ہے اور لرزہ اور بخار لاتا ہے۔

ارتیسویں ہدایت ، پانیوں کی پہچان کے بارے میں ہے۔ البقرات کا بیان ہے کہ گرم پانی پیپ کا نفع کرتا ہے اور یہ ہرزہ خم میں نہیں ہوتا اور پیپ کے نفع کی بہت سی علامات ہیں اور وہ جلد کا نرم ہونا اور ورم کا اکٹھا ہونا ہے اور جب گرم پانی یہ کام کرتا ہے تو درد جاتا رہتا ہے اور لرزہ ، القباض اور کزاند ٹھہر جاتا ہے اور درد سہرا ندر پڑ جاتا ہے۔

انتالیسویں ہدایت ، عورتوں کے امور کے بارے میں ہے۔ البقرات کا بیان ہے کہ خوشبو کی دھونی عورتوں کے حیض کو لانے والی ہے اور اس کے لیے مفید ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ہیں مگر یہ سرور کو انگخت کرتا ہے۔

چالیسویں ہدایت ، البقرات کا بیان ہے کہ جو عورت حاملہ نہ ہو اور نہ دودھ پلاتی ہو اور وہ اپنے پستانوں میں دودھ پائے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے حیض کا خون منقطع ہو گیا ہے۔

اکتالیسویں ہدایت ، البقرات کا بیان ہے کہ اکثر بچے اور ارحام کی دائیں طرف ہوتے ہیں اور مادہ بچے بائیں طرف ہوتے ہیں۔

بیاالیسویں ہدایت ، حاملہ عورتیں وہ ہیں جنہیں بخار آتا ہے اور وہ ان پر سخت ہو جاتا ہے اور وہ کسی معروف بیماری کے بغیر جدا ہو جاتی ہیں بلاشبہ یہ ہلاکت پر دلالت کرنے والی بات ہے اور وہ گر پڑتی ہیں اور ہلاک ہو جاتی ہیں۔

تنتالیسویں ہدایت ، البقرات کا بیان ہے کہ جسے سرور کی شکایت ہو اور جسے پیاس ہو اسے دودھ دو ، اس طرح جسے سخت صفراء اور حار بخار

باری باری ہو اور جسے بار بار بہت خون آئے اور وہ اس بات سے بھی موافقت کرتا ہے کہ جس کے پھیپھڑے میں زخم اور کمزوری ہو جب وہ بہت بخار والا نہ ہو تو اُسے دودھ دلایا جائے اور جس کا بخار نرم، کمزور اور مزمن ہو اور جو علامات ہم نے بیان کی ہیں وہ اُسے نہ ہوں اور اس کا جسم بہت کمزور ہو تو اُسے بھی دودھ دے دیا جائے۔

چوالیسویں ہدایت، آنتوں کی چکناہٹ کے بارے میں ہے البقرات کا بیان ہے کہ جسے آنتوں کی چکناہٹ کی شکایت ہو اور طویل وقت سے ہو پھر اس کے بعد کھٹی متلی ہو جو اس سے پہلے نہ تھی تو یہ بھلائی کی علامت ہے اور یہ ایک مرض ہے جس کے تین سبب ہیں۔ ضعف معدہ کی وجہ سے یا بلغم کی وجہ سے ہو اور اس نے معدہ کو تر کر دیا ہے اور یا معدہ کے زخم کی وجہ سے ہے۔

پنٹالیسویں ہدایت، البقرات کا بیان ہے کہ جس کے سر میں درد اور شدید ہیجان ہو پس اگر اس کی ناک یا اس کے کانوں اور یا اس کے منہ سے پیپ یا پانی بہہ پڑے تو اس کا درد کم ہو جائے گا۔

چھیالیسویں ہدایت، البقرات کا بیان ہے کہ جس کے مثانہ یا دماغ یا دل یا پیٹ کی جھلی میں انقطاع ہو یا یا ایک آنتوں یا معدہ یا جگر میں کوئی چیز ہو تو یہ سب باتیں موت دینے والی ہیں۔

سنتالیسویں ہدایت، البقرات کا بیان ہے کہ جسے گھبراہٹ ہو یا ہمیشہ جی متلاتا ہو تو یہ امر سیاہ سوداء کی طرف لے جائے گا۔

اڑتالیسویں ہدایت، البقرات کا بیان ہے کہ خالص شراب پینا اور گرم ٹکڑ کرنا اور رگوں کا کاٹنا اور دوا کا پینا آنکھوں کے درد کو کم کرتا ہے۔ انچاسویں ہدایت، البقرات کا بیان ہے تمام سرطانی پھوڑوں کا علاج نہ کرنا بہتر ہے اگر پھوڑے والے لوگوں کا علاج کیا جائے تو وہ جلد

ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کا علاج نہ کیا جائے تو وہ مدت تک زندہ رہیں گے۔

پچاسویں ہدایت ، وہ پھوٹرا جو سال بھر متورم رہتا ہے یا اس سے زیادہ عرصہ تک رہتا ہے اس سے بالضرورت بڑیاں اکھڑ جاتی ہیں اور ان کے آثار خارش کی طرح باقی رہتے ہیں۔

اکیانوہ ہدایت : البقرات کا بیان ہے کہ اس عقل کا جانا رہنا جس کے ساتھ ہنسی آئے اس کا پچھا کیا جائے گا اور غم اور ترشروٹی کے ساتھ عقل کے جانے کا پچھا نہیں کیا جائے گا۔

باونویں ہدایت : البقرات کا بیان ہے کہ امراض حارہ میں جب ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں تو یہ بڑی بات ہے۔

ترینویں ہدایت : البقرات کا بیان ہے کہ جس کے جگر میں پھوٹرا ہو پھر اسے اچکی آئے تو یہ بڑی بات ہے۔

چونویں ہدایت : البقرات کا بیان ہے کہ جسے بخار ہو اور اس کے پیشاب میں آٹے کے چھان کی مانند موٹا پھوگ ہو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا مرض طویل ہوگا۔

پچپنویں ہدایت : البقرات کا بیان ہے کہ جو شخص خون کی تہ کرے اور وہ زیادہ نہ ہو وہ بچ جائے گا اور اگر اسے زیادہ بخار ہو جائے تو وہ بڑی حالت میں ہوگا اور چاہیے کہ وہ تمام رنگ دینے والی ادویہ سے علاج کرے۔

چھپنویں ہدایت : البقرات کا بیان ہے جو شخص پیپ کی تہ کرنے اور اسے داغ دیا جائے اور سفید صاف پیپ نکلے وہ بچ جائے گا اور اگر گندی اور بدبودار پیپ نکلے وہ مر جائے گا اور اگر اس کے جگر میں پھوٹرا ہو جس میں پیپ پڑی ہو اور اسے داغ دیا جائے اور سفید

اور صاف پیپ نکلے تو وہ بچ جائے گا اس لیے کہ پیپ جگر کی جھلی میں ہوتی ہے اور اگر پیپ نہ بیون کے پانی کی مانند نکلے تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔
 سناو لوں ہدایت : البقراط کا بیان ہے کہ جب دماغ گرم یا ٹھنڈا ہو جائے یا دماغ اور اس کی جھلی کے درمیان تری ہو جائے اور وہ بھر جائے تو چھینک سر کی جانب سے آتی ہے اور اس ہوا کو نکال دیتی ہے اور اُسے اضطراب ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا راستہ تنگ ہوتا ہے، یہ کتاب الفصول کے ابواب ہیں۔

اور اس کی کتاب تقدمة المعرفة کی تین فصلیں اور بیس ہدایات ہیں۔
 پہلی ہدایت : البقراط بتاتا ہے کہ طبیب کو کس طرح تقدمة المعرفة کے طریق کو اختیار کرنا چاہیے بلاشبہ وہ مریضوں کی بیماریوں اور اس سے قبل جو انہیں بیماریاں ہوئی ہیں اور جو انہیں بیماریاں آنے والی ہیں اور جن کے ذکر سے مریضوں نے غفلت برتی ہے اور ان کی قوت اور اسباب کو بیان کرتا ہے خواہ وہ جسم کے اختلاط یا کسی دوسری چیز سے ہوں۔

دوسری ہدایت میں وہ بتاتا ہے کہ طبیب کو امراض حارہ میں کیسے اچھی طرح غور کرنا چاہیے اور کیسے مریضوں کے چہروں پر غور کرنا چاہیے خواہ وہ صحت مند لوگوں کے چہروں کی مانند ہوں اور موت پر دلالت کرنے والی علامات وغیرہ پر بھی غور کرنا چاہیے۔

تیسری ہدایت میں وہ بیان کرتا ہے کہ اگر مریضوں کا تیسرا یا چوتھا دن ہو اور چہروں کا حال صحت مندوں کے چہروں کے مطابق ہو تو اُسے منقذم الذکر علامات و نشانات ہیں اچھی طرح غور کرنا چاہیے اور آنکھوں اور ان کی پلکوں اور ناک اور مریض کے لیٹنے کی علامات پر بھی غور کرنا چاہیے اور اُسے کیسے عمل کرنا چاہیے اور اس کی مہلک علامات کیا ہیں۔
 چوتھی ہدایت مریض کے پاؤں کے حالات اور اس کے لیٹنے اور

بخارہ کے ساتھ اس کے دانتوں کے ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرائے کا حال بیان کرے اور اس بارے میں دلائل دے اور اگر مریض کو بیماری میں یا بیماری سے پہلے پھوڑا نکلا ہو اور دونوں ہاتھوں اور ان کی حرکت کو اور اس بارے میں دلالت کرنے والی باتوں کو بیان کرے۔

پانچویں ہدایت ، بہت تیز سانس اور اس پر دلالت کرنے والی باتوں کا ذکر کرے اور امراض حارہ میں بہترین پینے اور زائد پینے اور ٹھنڈے پینے اور خراب پینے کا ذکر کرے اور بیان کرے کہ پینہ یا کمزوری جسم سے آتا ہے یا ہمیشہ پھوڑوں سے آتا ہے۔

چھٹی ہدایت ، پسلیاں جب تندرست نہ ہوں تو ان کی صحت کا اور ان کی رگوں کی حرکت کا اور اس پر دلالت کرنے والی باتوں کا ذکر کرے اور ان اور ام کا بھی ذکر کرے جو پسلیوں کے پہلو میں ہوتے ہیں اور اور ام اور ان کی تکالیف کا بھی ذکر کرے۔

ساتویں ہدایت ، میں وہ پھوڑوں کا ذکر کرتا ہے کہ جب وہ مزمن ہو جائیں تو ان میں کیسے غور کرنا چاہیے اور ان کی مقدار اور ان سے نکلنے والی چیزوں کا حال بیان کرے اور یہ کہ اُسے کیسے نکلنا چاہیے۔

آٹھویں ہدایت ، میں وہ اس پیپ سے بھرے ہوئے پھوڑے کا ذکر کرتا ہے جو امراض حارہ کے ساتھ ہوتا ہے اور جو تھوک سے ہوتا ہے اور جو جگر سے ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے پھوڑے والوں کو جو عوارض لاحق ہو جاتے ہیں اور موت پر دلالت کرنے والی علامات یعنی انگلیوں اور پاؤں کے سیاہ ہونے کا ذکر کرتا ہے۔

نویں ہدایت ، میں وہ خصیتین اور عضو مخصوص کے تقابض کا ذکر کرتا ہے اور نیند اور اونگھ کا ذکر کرتا ہے کہ وہ کیسی ہونی چاہیے اور پاخانہ کیسا ہونا چاہیے۔

دسویں ہدایت ، میں وہ پاخانے کا ذکر کرتا ہے کہ اس کا خروج کیسا ہونا چاہیے اور اس کے اسباب کیسے ہوں اور تمام امراض میں پیٹ کیسے ہونا چاہیے اور موت پر دلالت کرنے والے پاخانے کے رنگوں وغیرہ کا ذکر کرے اور ریاح اور قراقر و غیرہ کو بیان کرے۔

گیارہویں ہدایت ، صبح پیشاب کے متعلق بیان کرے پھر جب پیشاب متغیر ہو جائے اور مثانہ کی جہت سے بول کے پھوگ کی اصناف کے متعلق بیان کرے۔

بارہویں ہدایت ، میں وہ قے اور اس کے اسباب اور کھنگارہ کو بیان کرتا ہے اور یہ کہ کیسے تھوکا جائے اور جو ملاحلا کھنگارہ ہو اُسے اور اُس کے رنگ کو بیان کرے اور ان تمام امراض میں جو پھیپھڑے کے پاس ہوتے ہیں ، چھینک کا ذکر کرے اور ان میں موت دینے والے اور مرض کی کمی کی اطلاع دینے والے کون سے ہیں۔

تیرھویں ہدایت ، میں وہ پھیپھڑے کی امراض میں کھنگارہ کا اور اس کے رنگ کا اور کھنگاروں کے رنگوں کا ذکر کرتا ہے اور اس میں وہ بول و براز اور پسینے اور ان میں سے ہر ایک پر دلالت کرنے والی باتوں کا ذکر کرتا ہے۔ چودھویں ہدایت ، میں وہ پیپ دار پھوڑوں اور ان کے اوقات کو بیان کرتا ہے جن میں وہ پھوٹ پڑتے ہیں اور جو کچھ ان سے نکلتا ہے اس کا ذکر کرتا ہے اور یہ کہ وہ ہر انسان کو ہوتے ہیں۔

پندرھویں ہدایت ، میں وہ کانوں کے پاس قائم رہنے والے پھوڑوں کا اور جن لوگوں کو پھیپھڑوں کے امراض ہوتے ہیں انہیں جو کچھ ہوتا ہے اس کا ذکر کرتا ہے اور اس کے دلائل کیسے ہوتے ہیں اور وہ پھوڑے جو ان لوگوں کی پنڈلیوں میں ہوتے ہیں جو مریض ہوتے ہیں اور انہیں اس میں کیا کیا تکلیف لاحق ہوتی ہے اس کا ذکر کرتا ہے۔

سولہویں ہدایت ، میں وہ ہلاک کرنے والے اور عقل مار دینے والے دردوں کا ذکر کرتا ہے اور بخاروں اور ان کے ایام میں ان کے اسباب کا ذکر کرتا ہے۔

سترہویں ہدایت - تقدمة المعرفة میں وہ سخت مزمن اور امراض عارہ کا اور چوتھی کے بخاروں کا اور ان کی وجہ سے بخارزدوں کو جو تکالیف لاحق ہوتی ہیں اور جن ایام میں یہ ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتا ہے اور کنپٹیوں اور پیشانی میں ہونے والے دردوں اور کانوں کے درد اور جو مریضوں کو تکلیف لاحق ہوتی ہے اس کا ذکر کرتا ہے۔

اٹھارہویں ہدایت ، میں گلا گھوٹنے والے دردوں اور گردن اور سینے کی سرخی اور سوراخوں اور مریضوں کو ان میں جو ہلاکت کی علامات لاحق ہو جاتی ہیں ان کا ذکر کرتا ہے اور غرغره اور پھوڑوں اور جوڑوں کے تکلیف دہ دردوں کا ذکر کرتا ہے اور اس نے جوانی میں قائم رہنے والے پھوڑوں کا اور کچھ بخار کے اسباب کا بھی ذکر کیا ہے۔

انیسویں ہدایت میں وہ بخار اور دل کے درد اور ان ایام کا ذکر کرتا ہے جن میں بخار ، بخار میں ہونے والے دردوں کے ساتھ لمبا ہو جاتا ہے بیسویں ہدایت ، میں وہ بتاتا ہے کہ جو شخص تقدمة المعرفة سے ان آنے والے امراض کو معلوم کرنا چاہے جو ہمیشہ تکلیف دہ ہوتے ہیں اسے کیسے فیصلہ کرنا چاہیے اور کیسے ارکان و علامات اور سال کے اجزاء اور ممالک کے اسباب کو معلوم کرنا چاہیے۔

یہ التفراط کی کتاب تقدمة المعرفة کی ہدایات ہیں۔

اور ہواؤں ، زمانوں ، پانیوں اور شہروں کے بارے میں اس کی جو کتاب ہے وہ بتاتی ہے کہ ان کے باشندوں کو حد و ثابتنہ اور واضح علامات کے ساتھ جو عام و خاص اور مؤلف و مختلف امراض ہوتے ہیں بابوں

میں وہ کہتا ہے کہ جو شخص طلب صادق سے علم طب حاصل کرنے کا ارادہ کرے
اسے چاہیے کہ وہ سب سے پہلے سال کے اوقات اور جو کچھ ان میں واقعات
ہوتے ہیں ان کی تحقیق کرے اس لیے کہ وہ ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ہوتے
بلکہ ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہیں اور اسی طرح وہ اوقات بذاتہ بھی
اپنی تبدیلیوں میں مختلف ہوتے ہیں۔

دوسرے باب میں وہ کہتا ہے کہ جو سال اپنے اوقات اور مراجع کو اعتدال
پر رکھتے ہیں ان میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں وہ ان کی مانند اور ان کے
مساوی ہونے میں نہ مخالف ہوتے ہیں اور نہ مشابہ ہوتے ہیں اور کثیر الانتقائ
اوقات میں غیر مستوی اور ناموافق امراض لاحق ہوتے ہیں اور ان کا کم ہونا
مشکل اور شاق ہوتا ہے۔

تیسرے باب میں وہ کہتا ہے کہ عام گرمی اور ٹھنڈی ہواؤں میں بدن
تبدیل ہو جاتے ہیں۔

چوتھے باب میں وہ کہتا ہے کہ طبیب کو چاہیے کہ وہ پانیوں کے قوی
کے بارے میں غور کرے کیونکہ وہ مزے اور وزن میں متخالف ہوتے ہیں
اور اسی طرح وہ قوت میں بھی شدید اختلاف رکھتے ہیں۔

پانچویں باب میں وہ پانیوں کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ کیسے ہوں؟
کیا ٹھہرے ہوئے ہوں یا نرم ہوں یا سخت بہنے والے... یا اونچی
چٹانوں کے نواح میں ہوں یا اچھے ترنجبج والے ہوں۔

چھٹے باب میں وہ کہتا ہے کہ طبیب کو چاہیے کہ وہ زمینوں کے بارے
میں غور کرے خواہ وہ چٹیل، بے پانی یا بہت درختوں والی، بہت پانی والی
یا آباد یا اجاڑ یا اونچی ٹھنڈی ہوں۔

لہ اس جگہ پر اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

ساتویں باب میں وہ کہتا ہے چاہیے کہ وہ لوگوں کی غذا کا ذکر کرے کہ ان کی لذات کس چیز میں ہیں کیا کثرت اکل و شرب اور آرام کی محبت یا کام اور کھانے پینے کی محبت میں ہیں؟ اور اُسے ہر شہر میں ان چیزوں میں سے ہر ایک کی تحقیق کرنی چاہیے۔

آٹھویں باب میں وہ بیان کرتا ہے کہ اگر زمانے کا اور سال کا کچھ حصہ گزر جائے تو طبیب ہر عام مرض کے متعلق جو غذا کی تبدیلی سے اہل زمانہ کو لاحق ہو جاتا ہے خبر دے گا۔

نویں باب میں وہ کہتا ہے کہ جب امراض ہوا کی خرابی سے نہ ہوں تو وہ عام اہل شہر کو نہیں ہوتے بلکہ وہ متفرق ہوتے ہیں اور جب طبیب اس نوع کے بارے میں اور ان اشیاء کے بارے میں غور کرے گا تو اُسے کافی علم ہو جائے گا کہ زمانے کیسے ہوتے ہیں وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس کا علم صحیح ہو بلاشبہ علم نجوم، علم طب کا چھوٹا حصہ نہیں ہے۔ اور اس کی جو کتاب ہواؤں اور شہروں کے بارے میں ہے اس میں اس نے شہروں اور ان کے پانیوں اور ان کے خواص کو بیان کیا ہے۔

پہلی گفتگو شہروں کے بارے میں ہے اور وہ چار شہر ہیں، پہلا شہر استوا کی طرف ہے اور دوسرا فرقہ دین کی طرف ہے اور تیسرا مشرق کے سامنے ہے اور چوتھا مغرب کے سامنے ہے۔

پہلے شہر کے متعلق اس نے بتایا ہے کہ ہر وہ شہر جو گرم ہواؤں کے سامنے ہے وہ سردی کے سورج کے مشرق کے وسط اور اس کے مغرب میں ہے اور وہ ہوا میں ہمیشہ اس کی طرف چلتی رہتی ہیں اور وہ فرقہ دین کے سامنے سے چھپا ہوتا ہے اور اس شہر کے پانی بہت گرم ہوتے

۱۔ قطب شمالی کے پاس دو ستاروں کا نام ہے (مترجم)

ہیں، گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں ٹھنڈے ہوتے ہیں اور اس شہر کے باشندوں کے سر تر بلغمی ہوتے ہیں اور ان کے پیٹ ہمیشہ کثیر الاختلاف ہوتے ہیں اور ان لوگوں کی بیویاں بیمار ہوتی ہیں اور بکثرت حیض کی وجہ سے ہمیشہ بیمار رہتی ہیں اور اسقاط نہیں کرتیں اور یہ بات ان کی طبیعت میں نہیں ہے بلکہ ان کے امراض کی وجہ سے ہے اور اگر وہ حاملہ ہو جائیں تو اکثر اسقاط کر دیتی ہیں اور بچوں کو کزازہ، سانس پھولنا، اور بیماری رہتی ہے اور مردوں کو پیٹ درد اور اختلاف الدم اور ایک بیماری جسے ایبیلوس کہا جاتا ہے۔ اور سردی کا طویل بخار اور رات کا بخار اور مقعد کی بواہیر اور تیز گرم بخار اور امراض حارہ اور طویل آشوب چشم کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور جب وہ پچاس سال کے ہو جائیں تو انہیں دماغ کے نزاع کا عارضہ ہو جاتا ہے اور تمام شہروں میں انہیں فالج لاحق ہو جاتا ہے۔

اور جو شہر شمال کی جانب ہو اس کے متعلق بتاتا ہے کہ وہ ہر شہر جو مغرب، مشرق اور قطبین کے نزدیک سرد ہواؤں کی جانب کے سامنے ہو، بلاشبہ یہ ہواؤں اس کی شہری ہواؤں ہیں اور وہ گرم ہواؤں سے چھپا رہتا ہے اور اس کے پانی اکثر خشک، سست رو اور شیریں ہوتے ہیں اور اس شہر کے باشندوں کی اکثریت سخت اور قوی ہوتی ہے ان کی پنڈلیاں اضطراب اپنی اور ان کے پیٹ سخت اور ان کے سر سخت اور شدید خشک ہوتے ہیں اور ان کو فتنق کی بیماری ہوتی ہے اور ان کی بیماری ذات الجنب امراض حارہ، بکثرت پیپ ہوتی ہے اور ان کی رگبرگٹ جاتی ہیں اور وہ بہت کھاتے ہیں اور انہیں جلد آشوب چشم نہیں ہونا اور جب وہ بیمار ہوتے ہیں تو ان کی آنکھیں پھٹتی ہیں اور بیس سال کی عمر میں انہیں بہت تکبیر چھوٹتی ہے اور انہیں کاہنی بیماریاں لاحق نہیں ہوتیں اور جب لاحق ہو جائیں تو سخت ہوتی ہیں اور ان کی عمریں لمبی ہوتی ہیں اور ان کے اخلاق

دھشیا نہ اور پُرسکون نہیں ہوتے اور ان کی بیویاں ، پانی کی ٹھنڈک اور پیوست کی وجہ سے بانجھ ہو جاتی ہیں اس لیے کہ حیض بسا اوقات مناسب صورت میں نہیں آتا اور جب وہ حاملہ ہوں تو انہیں جتنا مشکل ہوتا ہے اور اسقاط نہیں کرتیں اور دودھ کے ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے ان کے بچوں کی اولاد کم ہوتی ہے اور انہیں کزاز اور پھیپھڑے کا درد ہو جاتا ہے اور بچوں کو خصیوں میں زرد پانی کا عارضہ ہو جاتا ہے اور جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو وہ مرض ختم ہو جاتا ہے اور وہ دیر سے بالغ ہوتے ہیں۔ اور وہ شہر جو ان ہواؤں کی سمت ہوتا ہے جو گرمی اور سردی کے مطلع سے آتی ہیں ، البقراط نے بیان کیا ہے کہ ہر وہ شہر جو سورج کے مشرق کی جانب ہو وہ اس شہر سے زیادہ صحت مند ہوتا ہے جو فرقدین کی جانب ہو اور اس سے بھی زیادہ صحت مند ہوتا ہے جو گرم ہواؤں کی جانب ہو اور اس میں حرارت و برودت کمتر اور آسان تر ہوتی ہے اور اس کے باشندوں کے امراض کم ہوتے ہیں اور طلوع آفتاب کی سمت ہونے والے پانی روشن ، صاف ، خوشبودار اور نرم ہوتے ہیں کیونکہ اس میں ہوا سخت نہیں ہوتی اور سورج اس کے اور اس کے سخت ہونے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اس شہر کے باشندوں کی شکل خوشترنگ اور روشن ہوتی ہے اور ان کے مردوں کی آوازیں صاف اور تیز ہوتی ہیں وہ جلد غصے ہو جاتے ہیں اور اس کے پودے اور گھاس بہت طاقتور اور صحت مند ہوتے ہیں اور وہ اپنی ذات میں گرمی اور سردی کی کمی کی وجہ سے موسم بہار کی مانند ہوتے ہیں اور اس کی بیماریاں کم اور کمزور ہوتی ہیں اور اس کی عورتیں بہت حاملہ ہوتی ہیں اور بغیر تکلیف کے بچے جنتی ہیں۔ اور جو تھا شہر مغرب کی سمت ہے یہ مشرقی ہواؤں سے چھپا ہوتا ہے اور فرقدین کی جانب سے اس کی طرف گرم اور سرد ہوا میں چلتی ہیں اور

بہت امراض پیدا کرتی ہیں اور اس کے پانی صاف نہیں ہوتے اور اس کی
 علت، سحر کے وقت بننے والی ہو اسے اور یہ یوں ہے کہ اس شہر کی سحر
 نہایت طویل ہوتی ہے اور سورج جب پہلے پہل طلوع ہوتا ہے تو اس
 میں طلوع نہیں ہوتا حتیٰ کہ بلند ہو جاتا ہے اور گرمی میں اس میں ٹھنڈی
 ہوائیں چلتی ہیں اور اس کے مرد تنگ دست اور مر لیض ہوتے ہیں اور سب
 امراض انہیں نقصان دیتے ہیں اور ان کی آوازیں بیٹھی ہوئی ہوتی ہیں اور
 کثرت تغیر کی وجہ سے خریف کے موسم میں ان کا دن مہلک ہوتا ہے۔
 یہ پہلا باب چاروں شہروں کے بارے میں ہے۔

دوسری گفتگو پانیوں کے بارے میں ہے، یہ چار اصناف کا ہے
 پہلی قسم کھڑے پانیوں کی ہے مثلاً وہ نلے جو رواں نہیں ہوتے اور سردی قسم
 پھوٹنے والے چشموں کی ہے، تیسری قسم بارشوں کے پانیوں کی ہے اور
 چوتھی قسم برف کے پانیوں کی ہے۔

البقراط کا بیان ہے کہ ظاہری پانی جو سطح زمین پر مستوی ہوتے ہیں اور رواں
 نہیں ہوتے اور بارشیں ان پر بہتی ہیں اور وہ ان کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں
 اور ہلتے نہیں اور سورج ان پر ہمیشہ چمکتا ہے اور وہ اس سے جلتے ہیں وہ
 مہلک ہو جاتے ہیں ان کا کوئی رنگ نہیں ہوتا وہ صفر پیدا کرتے ہیں اور
 سردی میں ٹھنڈے اور جامد ہو جاتے ہیں اور گدے بطنی ہوتے ہیں ان
 کے پینے سے گلو گرفتگی اور تلی پیدا ہوتی ہے اور ان کے پیٹ سخت ہوتے
 ہیں اور ہنسلیاں اور چہرے کمزور ہو جاتے ہیں اور انہیں وہ کمزور کرتے
 ہیں اور اس کے باشندے زیادہ کھاتے ہیں اور وہ ان کی پیاس کو دور
 کرنا ہے اور گرمیوں اور سردیوں میں مرض ان کے ساتھ رہتا ہے اور
 انہیں زرد پانی کا عارضہ کرتا ہے اور گرمی میں انہیں چھوٹا لوا اور چوتھے
 کا طویل اور مزمن بخار کرتا ہے۔

اور اس قوم کے نوجوانوں کو پھیپھڑے کے درد اور ایسی بیماریاں ہو جاتی ہیں جو ان کی عقلوں کو موٹا کر دیتی ہیں اور بوڑھوں کو تیز گرم بخار ہو جاتا ہے جس جو ان کے تخرق پر دلالت کرتے ہیں اور ان کے پیٹ سوکھ جاتے ہیں اور ان کی عورتوں کو سفید بلغم سے قبل کئی قسم کے ورم ہو جاتے ہیں اور وہ تنگی کے بعد حاملہ ہوتی ہیں اور مشقت سے جنتی ہیں اور ان کی اولاد بڑیاں ہوتی ہے اور جب کبھی انہیں علیحدہ کیا جاتا ہے وہ کمزور اور پتلے ہو جاتے ہیں اور بچوں کو آس ہو جاتا ہے اور مردوں کی پنڈلیوں میں بیماری اور زخم ہو جاتے ہیں اور ان میں عمریں طویل نہیں ہوتیں اور انہیں جلد بڑھا پاتا جاتا ہے بسا اوقات عورتوں کو ایسی بیماری ہو جاتی ہے کہ انہیں حمل کا وہم ہو جاتا ہے پھر وہ صنایع ہو جاتا ہے۔

اور بعض چٹانوں سے پھوٹنے والے چشموں کے پانی مہلک ہوتے ہیں کیونکہ وہ سخت ہوتی ہیں اور پھوٹنے والے چشمے گرم زمین اور لوہے اتانے چاندی، سونے، گندھک، پھٹکڑی اور لہال کی کانوں سے نکلتے ہیں اور یہ سب شدت حرارت سے نکلتے ہیں پس ان زمینوں کے پانی مفید اور اچھے نہیں ہوتے بلکہ ان کے عام پانی سخت ہوتے ہیں جن سے اور جن کے پینے سے عسر البول اور شدید گر طبر ہو جاتی ہے۔

اور جو پانی بلند جگہوں سے اور مٹی کے ٹیلوں سے گرتے ہیں وہ بہترین اور صحت مند ہوتے ہیں اور وہ شیریں ہوتے ہیں اور وہ کثرت کے باعث مشروبات میں ملانے کے محتاج نہیں ہوتے اور سردیوں میں گرم اور گرمیوں میں یہ گہرے چشموں سے پھوٹنے والے پانیوں کا حال ہے اور ان پانیوں میں سے بہتر پانی وہ ہے جو آفتاب کے اُفق سے بہتے ہیں خصوصاً مشرق گرما کے، کیونکہ وہ سفید براق اور خوشبودار ہوتے ہیں اور جو پانی نمکین ہوتا ہے وہ سست رو اور سخت ہوتا ہے اور جو لوگ اُسے بلا ضرورت پیتے ہیں وہ ان کے لیے مفید نہیں ہوتا اور بسا اوقات

بعض طبائع اور بیماریوں کو اس سے فائدہ ہوتا ہے اور جن پانیوں کا مزاج
نمکین ہوتا ہے وہ سب مہلک اور خرابی کرنے والے ہوتے ہیں اور تمام
وہ چشمے جو آفتاب کے مشرق کی سمت ہوتے ہیں اور ان کا پانی بہترین پانی
ہوتا ہے۔

پھر ان کے بعد وہ چشمے ہیں جو گرمی کے آفتاب کے افق کے اور گرمی کے
مغرب کے درمیان ہوتے ہیں اور ان کے بہترین چشمے مشرق کی طرف
مائل ہوتے ہیں پھر وہ جو موسم گرما اور موسم سرما کے مغرب الشمس کے
درمیان ہوتے ہیں اور ان کے مہلک ترین چشمے وہ ہیں جو جنوب کی
جانب میں ہوتے ہیں اور وہ چشمے سرمائی مشرق کے افق پر اور سرمائی
مغرب پر اترتے ہیں اور جو ان میں سے جنوب کی جانب ہوتے ہیں
وہ نہایت ردی ہوتے ہیں اور جو ان میں سے شمال کی جانب ہوتے ہیں
وہ بہتر ہوتے ہیں اور جو سخت پیٹ والا ہو اس کے لیے ہلکے صاف پانی
مفید ہوتے ہیں اور اس کے لیے بھی جس کا پیٹ نرم، لچکدار بلغمی ہو اس
کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں بلاشبہ نمکین پانی پیٹ کو نرم کرتے ہیں۔
اور بارش کے پانی ہلکے اور شیریں ہوتے ہیں اور سورج پانی سے
رقیق اور ہلکے مادے اٹھاتا ہے اور پانی کو دریاؤں، سمندروں اور
ترجگہوں سے اُپر اٹھاتا ہے اسی لیے بارشوں کے پانی بدبودار ہو
جاتے ہیں اور مہلک بو پھیلاتے ہیں کیونکہ وہ مختلف ہواؤں سے اکٹھے
ہوتے ہیں اور بہت جلد بدبودار اور متغیر ہو جاتے ہیں اور سورج جس
رطوبت کو خشک کرتا ہے وہ متفرق ہوتی ہے اور ہمیشہ ہوا میں معلق
رہتی ہے اور جب وہ سب اکٹھے ہو جاتی ہے اور متضاد ہواؤں کے
جو ایک دوسرے کو ملنے والی ہوتی ہیں مل جاتی ہے۔ تو اسی وقت
گر پڑتی ہے خصوصاً جب موازنہ مناسب ہو اور اکثر یہ اس وقت

ہوتا ہے جب اچھی طرح بادل اکٹھے ہو جائیں اور دوسری ہوا ان کے سامنے آکر ان کو پارہ پارہ کر دے اور جب دوسرا بادل پہلے بادل کو دھکیلے اور اسے پارہ پارہ کر دے تو اس کے بوجھ سے اسی وقت رطوبت نیچے اترتی ہے اور ہوائیں اسے پھاڑ دیتی ہیں اور مکمل بادشیں ہوتی ہیں یہ پانی بہترین پانی ہوتے ہیں مگر ان کی بوردی ہوتی چاہیے اور جو ان میں سے پے گا اسے آواز کے بیٹھنے اور کھانسی اور بھاری آواز کا عارضہ ہو جائے گا اور جب پکایا جائے تو پکانا انہیں کچھ فائدہ نہ دے گا۔

اور برف اور سخت زمین کے سب پانی مہلک ہوتے ہیں کیونکہ جب وہ ایک دفعہ جم جائیں تو وہ اپنی پہلی طبعی حالت کی طرف واپس نہیں آتے اس لیے کہ جو پانی ہلکا، شیریں، صاف اور شفاف ہو وہ جمنے سے بھاگتا اور اڑ جاتا ہے اور جو گدلا پانی ہو وہ اپنی حالت پر قائم رہتا ہے اور یہ بات معلوم ہی ہے کہ اگر اُسے موسم سرما میں برتن میں رکھا جائے اور معین پیمانے سے ناپا جائے اور آسمان کے نیچے رکھا جائے تو وہ جم جاتا ہے اور اگر اُسے دھوپ میں رکھا جائے اور وہ حل ہو جائے پھر اس پانی کو ماپ لیا جائے تو اس میں واضح کمی پائی جائے گی۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ پانی کا لطیف مادہ سالس لیتا ہے اور جتنا نہیں..... اور برف کے پانی مہلک ترین پانی ہیں اور جب لوگ مختلف پانی پیتے ہیں تو انہیں پیشاب کی روکاؤٹ اور مثانہ میں سنگریزوں کا عارضہ ہو جاتا ہے اور کمر درد اور رانوں میں درد ہو جاتا ہے اور خصبیوں میں آماں ہو جاتا ہے خصوصاً جب وہ دو دریاؤں کے پانی میں جو بڑے دریاؤں سے نکلتے ہیں یا بحیرہ سے نکلتے ہیں جس میں مختلف سیلاب گرتے ہیں اس لیے کہ ان میں شیریں نمکین اور پھٹکڑی والے ہوتے ہیں اور ان میں گرم مقامات کے سیلاب کا پانی بھی ہوتا ہے جب وہ پے

جائیں تو بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور ردی دودھ، دودھ پلانے والوں کے مٹانے میں پتھری پیدا کرتا ہے۔ عورتوں کو پتھری تکلیف نہیں دیتی کیونکہ ان کی پیشاب گاہ وسیع ہوتی ہے۔

تیسری گفتگو زمانوں کے بارے میں ہے، جب وہ خراب یا درست ہوں البقراط کا بیان ہے کہ اگر ستاروں وغیرہ کا طلوع مناسب ہو اور خریف میں بہت پانی ہوں اور موسم سہرا میں تھوڑے ہوں اور بے ابر دن زیادہ نہ ہوں اور ٹھنڈک بھی مقدار سے زیادہ نہ ہو تو ان کے پانی موسم بہار اور گرمی میں متوسط اور صحیح سالم ہوں گے اور ہوا درست ہوگی۔

اور جب موسم سہرا خشک اور باد شمالی والا ہو اور موسم بہار بہت بارشوں والا اور باد جنوبی والا ہو، تو گرمی میں لوگوں کو بخار اور آشوب چشم کا عارضہ ہوگا اور جب کلب تارے کے طلوع کے وقت میں ہو جسے شعری کہتے ہیں بہت بارش اور سردی ہو اور ہوائیں اپنی بلندیاں پر چلیں، بیماریاں رگ جائیں تو امید کی جاتی ہے کہ خریف کا موسم صحیح ہوگا اور اگر یہ بات نہ ہو تو عورتوں اور بچوں کی موت ہوتی ہے اور بوڑھوں کی موت کم ہوتی ہے اور جو بچے جانے اُسے چوتھے کا بخار آلتا ہے اور بسا اوقات وہ زرد پانی کے جمع ہونے طرف واپس آ جاتا ہے۔

اور جب موسم سہرا باد جنوبی والا اور بہت بارشوں والا ہو اور موسم بہار خشک اور باد شمالی والا ہو تو بلاشبہ حاملہ عورتیں موسم بہار میں اسقاط کر دیں گی اور اگر بچے جنیں گی تو ان کے بچے بیمار ہوں گے یا وہ اسی وقت مر جائیں گے یا کمزوری کی حالت میں زندہ رہیں گے اور باقی ماندہ لوگوں میں بعض کو خشک آشوب چشم کا اور اختلاف کا عارضہ

ہوگا اور بعض کو سر سے لے کر پھیپھڑوں تک نزلے کا عارضہ ہوگا اور بلغمیوں اور عورتوں کو چھوٹے ٹوٹے کا عارضہ ہو جائے گا اور صفراء والوں کو ان کی کھال کے کمزور ہونے اور پٹھوں کے لاغر ہونے کی وجہ سے مصائب سے پالا پڑے گا اور بسا اوقات وہ اچانک مرجائیں گے اور بعض اوقات ان کا دایاں پہلو خشک ہو جائے گا۔

اور جو شہر سورج کے نکلنے کی جگہ کے بالمقابل ہو اور اس کی ہوا ٹھیک ہو اور اس کے پانی گرم ہوں اُسے ہوا کی تبدیلی کم ہی نقصان دے گی اور ہر وہ شہر جس کے باشندے نالوں کا گرم پانی پیتے ہیں اور وہ مشرقی سمت میں تھیں اور اس کی ہوا میں ٹھیک نہیں اس کے باشندوں کو ہوا کی تبدیلی نقصان دے گی خواہ موسم گرم یا عام طور پر خشک ہو۔ امراض جلد ختم ہو جائیں گے اور اگر موسم گرم یا بہت بارانی ہو تو امراض طویل ہو جائیں گے اور اگر ان ایام میں ان بیماریوں میں کسی کو زخم ہو جائے یا پیٹ میں ہو جائے یا درد پانی کا عارضہ ہو جائے تو وہ مرجائے گا۔

اور اگر موسم گرم یا بہت بارانی ہو اور باد جنوبی والا ہو اور خریف موسم سرما کی طرح خشک اور بیماری والا ہو تو بلغمیوں اور چالیس سالہ بوڑھوں کو قوسوس نام بخار آئے گا اور صفراء والوں کو ذات الجنب اور پھیپھڑوں کے درد کا عارضہ لاحق ہو جائے گا۔

اور جب موسم گرم یا خشک اور باد جنوبی والا ہو اور خریف بہت بارش والا اور باد شمالی والا ہو تو لوگوں کو سردرد، کھانسی، گلہو رفتگی اور زکام کا عارضہ لاحق ہوگا اور بعض کو سہل ہو جائے گی۔

اور جب موسم گرم یا خشک اور باد شمالی والا ہو اور شعری کے طلوع کے وقت بارش نہ ہو تو بلغمیوں اور رطوبات والوں کو فائدہ دے گا اور صفراء والوں کو تکلیف دے گا اور بسا اوقات انہیں سوداء کی طرف لے جائے

گا اور آفتاب کے پھرنے میں بہت تغیر ہوگا اور گرمائی تصرف سرمائی تغیر سے زیادہ ہوتا ہے اور خریفی تغیر، ربیعی تغیر سے زیادہ ہوتا ہے اور ہر وہ شہر جس کے زمانے کا تغیر زیادہ ہو وہ مستوی نہیں ہوگا اور اس میں لمبے اور بلند پہاڑ ہوں گے اور ہر وہ شہر جس کے زمانے کا تغیر کم ہوگا وہ مستوی ہوگا۔

پھر البقراط لوگوں کے احوال میں اور ان کی پیدائش کے تناسب میں ان کی نسلوں کے اختلاف کا ذکر کرتا ہے اور سبب ایک دوسرے کی مانند ہی ہے اور یہ زمانے اور مطالع کے اتفاق کی بات ہے اور وہ مردوں اور عورتوں کا حال ان کی کثرت و قلت اولاد کی صورت میں بیان کرتا ہے اور جو باتیں نسل اور قطع نسل کا موجب ہیں انہیں بیان کرتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ مستوی بہت پانی والے اور بلند شہروں کے باشندوں کی شکلیں، خوبصورت اور ان کے اجسام جسم ہوں گے اور ان کی طبائع، نرم اور محبت والی ہوں گی اور وہ دلیر اور شجاع نہیں ہوں گے اور جو لوگ تپلی، کم پانی والی، چٹیل زمین میں رہائش کریں گے اور اس کی ہوا کا مزاج غیر معتدل ہوگا ان کی شکلیں درشت ہوں گی اور رنگ زردی مائل ہوں گے یا سیاہی مائل ہوں گے اور ان کے اخلاق ردی ہوں گے اور ان کا غصہ شدید ہوگا اور ان کی طبائع ایک دوسرے کے مخالف ہوں گی اس لیے کہ زمانے کے اختلاف سے طبائع کا اختلاف پیدا ہوتا ہے پھر زمانے اور ملک کے بعد پانی کی غذا ہے کیونکہ ملک کے بعد انسان کی غذا پانی ہے۔

پھر اس کے بعد البقراط ہواؤں کے متعلق اور ان کے چلنے کے بارے میں گفتگو کرتا ہے اور جو ہوائیں ایک جگہ سے دوسری جگہ تک چلتی ہیں ان کو اس نے چار اقسام میں تقسیم کیا ہے اور کہتا ہے کہ ریح، ہوا کے ملنے سے بنتی ہے اور اس کی نشوونما ہوا کے اجرام سے مکرانے سے ہوتی ہے۔

یہ البقراط کی کتاب کی اغراض میں جو ہواؤں اور زمانوں کے بارے میں ہے جس کی تفسیر جالینوس نے کی ہے اور بقراط نے جو بات اختیار کی ہے اس کی فصل فصل اور معنی معنی کی تشریح کی ہے۔

یہ بقراط کی کتب ہیں جن پر اعتماد کیا جاتا ہے اور جن کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور یہ ان کی اغراض ہیں اور جالینوس نے ان کی تشریح کی ہے۔ اور اس کے قول کی وضاحت کی ہے اور اس کے معانی کا ترجمہ کیا ہے اور انہیں واضح کیا ہے۔

اور کتاب ماء الشعیر میں وہ امراض حارہ کو بیان کرتا ہے جنہیں ہیلو اور پھیپھڑے کا درد، ذات الجنب کی بیماری اور تپ محرقہ کا نام دیا گیا ہے۔ اور اس نے بتایا ہے کہ جو کے پانی کو کیسے پیا جاتا ہے اور کن ایام میں اسے پیا جاتا ہے اور وہ کیسے تدبیر کرتا ہے اور کن اوقات میں اسے پینا چاہیے اور کن اوقات میں اس کا پینا منع ہے۔ اور اس پر کیا کھانا چاہیے۔ نیز اس نے امراض حارہ اور محرقہ کا ذکر کیا ہے اور ان کی ہر قسم کے بارے میں گفتگو کی ہے۔

اور اس کی کتاب جسے وہ کتاب الارکان کا نام دیتا ہے اور ارکان کے معنی طبائع اربعہ ہیں۔ حرارت، رطوبت، برودت، بیہوست، اور بدن کے ارکان، اعصاب، رگیں، ہڈیاں، کھال اور خون ہیں، ان ارکان پر عالم کا دار و مدار ہے۔ بقراط کا بیان ہے کہ اگر اجسام ایک شے ہوتے تو درد کبھی ان تک نہ پہنچتے لیکن وہ مختلف اشیاء اور متباہ طبائع سے ہیں۔ بعض کو مضر ہیں اور جب انسان کی طبیعت اور یقیہ حیوانات اس حالت پر ہو جائیں تو یہ ضروری ہے کہ انسان یعنی ایک شے نہ ہو اور یہی یقیہ طبائع کا حال ہے۔ ان کا دار و مدار رطوبت اور خشکی اور گرمی اور سردی پر ہے اور اس بارے میں وہ واضح گفتگو کرتا ہے۔

اور بقراط کے شاگردوں نے اس کی کتب کا ترجمہ کیا ہے اور بعض نے کتابیں بنا کر اس کے علم و فضل کے اقرار کے لیے انہیں اس کی طرف منسوب کر دیا ہے، ان میں سے ایک دیاستوریدس مصنف کتاب الاشجار والعقاقیر بھی ہے اس نے درختوں کے فوائد کے بارے میں کتاب تصنیف کی ہے اور ہر درخت کی تصویر بنائی ہے اور اس درخت کے فوائد بیان کیے ہیں اور دوسرا ارسچانس مصنف الکناش بھی ہے جس میں بدن کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ اور اس کے بعد سب سے بڑا فلاسفر اور زبردست عالم طب جالینوس تھا کیونکہ اس نے بقراط کی کتاب کی تفسیر کی ہے باوجودیکہ دونوں کے درمیان بڑے سالوں کا فرق ہے بلاشبہ ان دونوں کے درمیان طویل زمانہ پایا جاتا ہے مگر وہ حکمت میں بقراط کے پیچھے چلنے والے کی طرح ہے اور علم میں اس کا ہم پایہ ہے اور اس نے اس کی کتب کی تفسیر کی ہے اور اس نے طب کی بہت سی قابل اعتماد کتب تیار کی ہیں جن کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور وہ فلسفی، منطقی اور دانا آدمی تھا۔

جالینوس کی پہلی کتاب: طب کے گروپوں کے بارے میں ہے جو قومیت میں ایک دوسرے کے مخالف ہیں ایک گروپ رائے، فکر اور قیاس کا ہے اور دوسرا گروپ، حجاب کا گروپ ہے اور تیسرا گروپ دور بین لوگوں کا ہے۔

اور ایک کتاب کھانے کے بارے میں ہے، دوسری رگوں کے حرکت کے بارے میں ہے۔ تیسری اعصاب کی تشریح کے بارے میں ہے جو تھپی رگوں اور ویدوں کی تشریح کے بارے میں ہے، دو مقالے نفس کی بیماریوں کے بارے میں ہیں۔ اور چار مقالے آواز کے بارے میں ہیں ایک کتاب منافع الاعضاء کے بارے میں سترہ مقالوں میں ہے۔ ایک کتاب رحم کی تشریح کے متعلق ہے ایک کتاب آنکھ کی علامات کے

بارے میں ہے، ایک کتاب تجربہ کاروں کی طب کے بارے میں ہے اور تین مقالے بھید پھڑوں اور سینے کی حرکت کے بارے میں ہیں اور التشریح البیرونیہ مقالوں میں ہے، پہلا مقالہ ہاتھوں کے عضلات اور رطوبات کے بارے میں ہے، دوسرا پاؤں کے عضلات کے بارے میں ہے تیسرا ہاتھوں اور پاؤں کے اعصاب و عروق اور اوراد کے بارے میں ہے، چوتھا اس عضلے کے بارے میں ہے جو رخساروں اور ہونٹوں کو حرکت دیتا ہے اور اس عضلے کے بارے میں ہے جو نچلے جبرے کو سر کی جانب اور گردن کی جانب اور کندھوں کی جانب حرکت دیتا ہے۔

پانچواں مقالہ، سینے کے عضلے اور کمر کے دونوں پہلوؤں کے عضلے اور پشت کی ہڈی کے عضلے کے بارے میں ہے۔

چھٹا مقالہ، آلات غذا یعنی آنتوں، پیٹ، جگر، تلی، گردوں، مثانے، پتے اور ان کی مانند چیزوں کے بارے میں ہے۔

ساتواں مقالہ، دل کی تشریح کے متعلق ہے۔

آٹھواں مقالہ، سینے کے اجزاء کے بارے میں ہے۔

نواں مقالہ، دل کی تشریح کے بارے میں ہے۔

دسواں مقالہ، آنکھوں، زبان، نرخرے اور اس سے ملحقہ چیزوں کے بارے میں ہے۔

گیارہواں مقالہ، نرخرے کی نالی اور اس سے ملحقہ ہڈی اور اس کے نچلے پٹھے کے بارے میں ہے۔

بارہواں مقالہ، آلات تولید یعنی منی، رحم اور مذاکیر کے بارے میں ہے۔

تیرھواں مقالہ، حرکت کرنے والی رگوں کی تشریح کے بارے میں ہے اور وہ تشریح نہیں اور حرکت نہ کرنے والی رگیں ہیں۔

چودھواں مقالہ، دماغ سے پیدا ہونے والے پٹھے کے بارے میں ہے،
پندرھواں مقالہ، پشت میں پیدا ہونے والے پٹھے کے بارے میں ہے۔

اور اس کے علاوہ اس کی ایک کتاب، کتاب التشریح بھی ہے جو متعدد مقالات میں ہے اس میں اس نے کھال، بالوں، ناخنوں، گوشت چربی، چہرے کے گوشت اور بعض اعضاء کو ڈھانکنے والے پردوں جیسے دل کے پردے، معزہ، گردوں، جگر، مھلیوں اور سینے اور پیٹ کے درمیان علیحدگی کرنے والے پٹھے، گزرگاہوں، حرکت کرنے والی رگوں رگوں کے فصد کرنے اور یہ کہ رگیں کہاں سے شروع ہوتی ہیں۔ دونوں گردوں کے درمیان پیشاب کی گزرگاہوں اور مثانے سے ذکر تک اور بچے میں مثانے سے ناف تک اس کی گزرگاہ اور صفراء کے جمع ہونے کی جگہوں اور مسام، نتھنوں، کانوں سے نکلنے والی گزرگاہوں، پھیپھڑوں کی نالی اور جو کچھ اس میں پیدا ہوتا ہے اور جو کچھ پھیپھڑوں میں اور پستانوں کے ان برتنوں میں جن میں دودھ ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے اور لقیہ اشیاء جو بدن میں پھیلی ہوتی ہیں جنہیں رطوبات کے برتن گھیرے ہوتے ہیں اور برتنوں میں پھیلی ہوئی اشیاء اور سر میں جو حالات اور جڑاؤ وغیرہ ہوتا ہے اور وہ حالات جو چہرے اور نچلے جہڑے میں ہوتے ہیں۔ ان اور اس میں جو رتوں ہوتا ہے اور دانتوں، اور وہ ہڈی جو پھیپھڑے کی نالی کے سرے پر ہوتی ہے اور جو اس کے دونوں پہلوؤں میں جگہ ہوتی ہے اور پیٹ میں جو چوڑی ہڈی ہوتی ہے اور ان اور پسلیوں، کندھوں اور منسلیوں کی ہڈی، بازوؤں، پنڈلی کی ہڈی، متھیلی اور انگلیوں کی ہڈیوں، ان کی ہڈی گردن کی جڑ اور گھٹنے، پنڈلی کی ہڈی، پاؤں کی ہڈیوں، سر کی کھوپڑی کا

دماغ کے اوپر کے پردوں سے اشتراک، اور سارے چہرے پر اُگنے والے پٹھے اور کنپٹیوں کے پٹھے اور چبانے والے پٹھے اور رخساروں، ہونٹوں اور زبان کو حرکت دینے والے پٹھے اور اس پٹھے کو حرکت دینے والے پٹھے کا ذکر کیا ہے اور وہ منہ، ہونٹوں اور زبان، مسوڑھوں، تالو اور حلقوم کے بند ہونے، ناک، نھتوں، کانوں، گردن اور اس کے پٹھے، انگلیوں کے پٹھے، سنسلی کے نچلے پٹھے، گردن کی پیدائش، حجاب اور کلائی کے پٹھے کا ذکر کرتا ہے اور وہ کتاب التشریح میں یہ بات کہتا ہے کہ اس میں اس کی غرض یہی ہے۔

اور دو مقالے نفس کی بیماریوں کے بارے میں ہیں۔ اور ایک کتاب القومی الطبیعة فی الافعال النفسانیہ کے بارے میں ہے ایک مقالہ بول کے خون کے بارے میں ہے اور ایک مقالہ مسهل ادویہ کے بارے میں ہے۔ اور ایک کتاب جس کا نام وہ آراء بقراط واطلاطون فی قومی النفس الناطقة رکھتا ہے اور وہ تخیل، فکر اور حفظ ہے اور وہ کہتا ہے کہ دماغ اعصاب کا سرچشمہ ہے اور دل، حرکت کرنے والی رگوں کا سرچشمہ ہے اور جگر، حرکت نہ کرنے والی رگوں کا سرچشمہ ہے اور جن قومی سے بدن قائم ہے اس مقالات میں ان کا بیان ہے اور اعضاء کے فوائد سترہ مقالات میں ہیں۔

اور کتاب العناصر میں وہ حار، بارد، رطب اور یابس کے بارے میں بتاتا ہے کہ وہ تمام اجسام کے لیے جو کون وفساد کو قبول کرتے ہیں عام عناصر ہیں اور عناصر آگ، ہوا اور پانی ہیں اور بدن انسان کے عناصر، خون، بلغم اور صفراء اور سوداء ہیں اور عنصر، جس کا عنصر ہوتا ہے اس کی انتہائی جز ہوتا ہے۔

اور کتاب الامزجة، یہ تین مقالات ہیں جو لوگوں کے اجسام کی اقسام اور فاضل بدن کی ترکیب اور بدن کی خوشحال اور ردی مزاج جو مستوی

نہیں ہوتا اور مرکب ادویہ کی قوتوں اور سہل ادویہ کے بارے میں ہے۔
 اور ایک کتاب حفظ الاصحاء، اور ایک کتاب کھانوں کے بارے میں
 اور ایک کتاب اچھے اور ردی کیموس اور ایک کتاب تدبیر لطیف اور ایک
 کتاب امراض کی اقسام، اور ایک مقالہ امراض کے اسباب اور ایک مقالہ
 طبیعت سے خارج ہونے والے گاڑھے مادے اور ایک مقالہ امتلاء
 اور دو مقالے بخاروں اور اندرونی امراض اور ایک کتاب امراض کے
 زمانوں اور ایک کتاب سانس کی تنگی اور ایک کتاب بحرانات، اور ایک
 کتاب، رگوں کے حرکت کرنے اور نبض کی تمام اجناس کی معرفت، اور
 اصناف نبض کے بنانے والے اسباب کے بارے میں ہے اور تقدیمتہ
 معرفتہ سولہ مقالوں میں ہے اور کتاب حیلۃ البرء، میں اس نے تمام امراض
 سے شفا کے طریق کو واضح کیا ہے اور اس فن میں اس کا اتباع کیا گیا
 ہے، ایک مقالہ العلل الواصلۃ کے بارے میں ہے اور یہ وہ قریبی
 علل ہیں جو مریض اور علت بعیدہ کے درمیان ملاپ کرتی ہیں اور ایک
 مقالہ بدن میں خون کے بول، اور ایک کتاب فرقتہ اصحاب الخلیل، اور ایک
 مقالہ سئل، اور ایک مقالہ دودھ پیتے بچے کے علاج، اور ایک مقالہ
 امراض حارہ کے لیے، بقراط کی تدبیر، اور ایک مقالہ رگوں کی فصد کے
 بارے میں ہے اور اس نے بقراط کی کتب کی فصل فصل کی اور قول قول
 کی تشریح کی ہے اور اس میں حال حال کو بیان کیا ہے۔

اور بقراط کے بعد فلاسفہ کے رؤساء میں سے سقراط ہوا ہے وہ نہیں
 تھا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے اپنی حکمت سے وہ باتیں بیان کیں
 جو اس سے حفظ کی گئیں اور اس سے سنی گئیں۔

روایت ہے کہ طبیبوں نے اُسے کہا اے استاد، آپ ہمارے لیے
 اپنی حکمت کو کتابوں میں کیوں مدون نہیں کرتے؟ اس نے اُسے کہا

طبعا دس! میں تجھے مردہ بہائم کے چمڑوں میں نہیں باندھوں گا اور میں تیرے شک کو زندہ جاوید جو اہر کے لیے مضبوط کروں گا اور علم کا وجود جہل کی معد سے کیسے ہوسکتا ہے اور اس کا سبب عقل کا عنصر ہے؟ اس کے شاگرد ابو طبطش نے اُسے کہا اگر آپ مجھے کتاب لکھوادیتے تو وہ ہمیشہ آپ کی یادگار ہوتی؟ اس نے کہا حکمت، دنیوں کے چمڑوں کی محتاج نہیں۔

اس کے ایک شاگرد نے کہا اگر آپ ہمیں اپنی حکمت کی ایک کتاب دیتے تو اس سے آپ ہماری عقلوں کی آزمائش کرتے؟ سقراط نے اُسے کہا بکرپوں کے چمڑوں میں حکمت کی تدوین میں دلچسپی نہ لے حتیٰ کہ وہ تیرے نزدیک تیرے علم اور زبان سے بھی زیادہ بلیغ ہو جائے۔

اور جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ وہ انہیں حکمت کا توشہ دے جس کی طرف وہ رجوع کیا کریں تو اس نے نفس کے اخلاق کے متعلق گفتگو کی پھر اس نے فلک کے بارے میں گفتگو کی اور کہا کہ وہ اونگھ رہا ہے اس نے زہر پیا اور مر گیا۔

اور اس کے بعد فیتا غورث ہوا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے اعداد حساب اور جیومیٹری کے متعلق گفتگو کی اور اس نے سُرس بنائیں اور سازنگی بنائی ہے اور وہ اغسطس بادشاہ کے زمانے میں تھا۔ اور وہ اس سے ڈر کر بھاگ گیا اور اس نے اس کا پیچھا کیا اور فیتا غورث نے سمندر میں سفر کیا اور جزیرہ کے ہیکل میں چلا گیا تو بادشاہ نے اس سمیت اُسے آگ سے جلا دیا۔

اور فیتا غورث کا ایک شاگرد تھا جسے ارشمیدس کہا جاتا تھا اس نے جلانے والے شیشے بنائے اور انہوں نے دشمن کی کشتیوں کو سمندر میں جلا دیا۔

اور ان میں بلینوس بڑھئی بھی ہے جسے یتیم کہا جاتا تھا وہ صاحب

طلسمات تھا، اس نے ہر چیز کے لیے طلسم بنایا۔ اور ان میں او جانس بھی تھا جو جو میٹری، تقسیم اور التواع الفلسفہ کا مؤلف تھا اُسے ویو جانس کٹا کہا جاتا تھا اس سے پوچھا گیا تجھے کس وجہ سے کتے کا نام دیا گیا ہے؟ اس نے کہا اس لیے کہ میں اشرار پر بھونکتا ہوں اور اخیار کے لیے دم ہلاتا ہوں اور بازاروں میں اترتا ہوں۔

اور ان میں ایلیمون مصنف مخانیقا بھی ہے اور یہ وہ حرکات ہیں جو پانی سے تصویر کی مانند بنائی جاتی ہیں اور پانی انہیں بغیر اس کے کہ ان میں سے کسی چیز کو حرکت ہو، حرکت دیتا ہے اور انہیں ایک جگہ سے نکال کر دوسری جگہ گراتا ہے اور وہ آلات جو پانی سے حرکت دیتے ہیں، حرکت نہیں کرتے۔ وہ نکل کر انہیں نگل لیتے ہیں اور اسی طرح وہ نکلتے اور سفر کرتے ہیں اور اس بارے میں اس کی اشکال بنائی جاتی ہیں اور صحیح ہوتی ہیں۔ اور ان میں ایلیمون مصنف الغراستہ بھی ہے اور ایک کتاب میں اس نے ان چیزوں کو واضح کیا ہے جن پر فراست، خلقت، اصولت اور شمائل کے بارے میں راہنمائی کرتی ہے اور اسے دلیل سے ثابت کیا ہے۔

اور ان میں دیمقراطیس بھی ہے، اس کا خیال ہے کہ عالم ذرات سے مرکب ہے اور اس کی ایک کتاب طبائع الجیوان اور ان میں سے جو طبائع الانسان سے موافقت رکھتے ہیں کے بارے میں بھی ہے۔

اور ان میں افلاطون بھی ہے، یہ سقراط کا شاگرد تھا، جس طرح بقراط نے جسم اور اس کی صفات کے بارے میں گفتگو کی ہے، اس نے نفس اور اس کی صفات کے بارے میں گفتگو کی ہے اس نے بیان کیا ہے کہ نفس کے تین قویٰ ہیں، ان میں سے ایک دماغ میں ہے اور اسی سے فکر اور رویت ہے اور دوسرا دل میں ہے اور اسی سے غضب اور شجاعت ہے

اور تیسرا جگر میں ہے اور اسی سے شہوت اور محبت ہے پھر اس نے رُوح
 نفسانی کے متعلق کلام کیا ہے حتیٰ کہ اس نے سب اعضاء کی تعریف کی ہے
 پھر اس نے نفس کی اصلاح کرنے والے اور اُسے خراب کرنے والے امور کا
 ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ ہر عیب، نفس کی رہائی کے مخالف ہے
 ہمیں فقط زندگی کو اچھا بنانے کی تیاری نہیں کرنی چاہیے بلکہ اچھی موت
 کی تیاری کرنی چاہیے کہ ہم زندگی اور موت کو اچھا بنانے کی تیاری کریں۔
 اور ان میں اقلیدس بھی ہے جو حساب کے متعلق کتاب اقلیدس کا اور
 اقلیدس کی تفسیر، المفتاح کا مصنف بھی ہے جیسا کہ بطلموس نے بیان کیا
 ہے اور وہ حساب کی معرفت کے لیے مقدمہ ہے اور نجوم میں کتاب المجسطی
 کے علم کی اور ان تانتوں کی معرفت کی کنجی ہے جو کمانوں پر ان دائروں
 کے طکڑوں کی طرح پڑتی ہیں جو کواکب کے افلاک ہیں جنہیں منجمین کواکب
 کی رفتار کی درستی طول و عرض میں ان کی سرعت و آہستگی، استقامت،
 رجوع، طلوع و غروب، ان کی شعاعوں کے گرنے کی جگہوں اور لیل و
 نہار کی گھڑیوں کے علم اور مطالع البروج اور اس سے زمین کے خطوط
 میں جو اختلاف ہوتا ہے اور قرآن و استقبال کے حساب اور شمس و قمر کے
 کسوف اور زمین کے آفاق سے آسمان کی تمام اطراف میں جو اختلاف نظر
 پیدا ہوتا ہے کے لیے کردجات کا نام دیتے ہیں۔

اور کتاب اقلیدس تیرہ مقالوں پر مشتمل ہے اور ان تیرہ مقالوں میں
 برہان کے ساتھ ان کی چار سو باون شکلیں ہیں اور اس کی وہ شرح بھی ہے
 کہ جب اُسے علم حساب کا جو یاں سمجھ لیتا ہے تو اس پر حساب کا ہر باب آسان
 اور واضح ہو جاتا ہے اور وہ ان اسباب کے ذکر سے ابتدا کرتا ہے جن سے
 علم قریب ہو جاتا ہے اور ان کی معرفت سے معلوم کیا جاتا ہے اور وہ خبر
 مثال، خلف، ترتیب، فصل، برہان اور تمام ہیں، خبر سے مراد وہ خبر ہے

جو جملہ سے مقدم اور تفسیر سے پہلے ہو اور مثال سے مراد مخبر عنہما کی اشکال کی صورت ہے جو اپنی صفت سے خبر کے معنے کی مدلول ہے اور خلف، مثال کے خلاف ہے اور خبر کو ناممکن کی طرف پھیرنا ہے اور ترتیب، متفق عمل کو اس کے مراتب کے مطابق، علم میں جمع کرنا ہے اور فصل سے مراد، ممکن اور غیر ممکن خبر کے درمیان جدائی کرنا ہے اور برہان سے مراد خبر کی تصدیق پر حجت ہے اور تمام سے مراد معلوم کا مکمل علم ہے۔

پہلا مقالہ اس نقطہ کے بارے میں ہے جس کا کوئی جز نہیں ہوتا اور وہ خط ہوتا ہے جو بلا عرض طول ہو اور اس کی ۴۷ شکلیں ہیں۔

دوسرا مقالہ، ہر متوازی الاضلاع سطح کے بارے میں ہے جو قائم الزوایا ہو، جسے زاویہ قائمہ کو گھیرنے والے دو خط گھیرے ہوتے ہیں اور وہ چوالیس شکلیں ہیں۔

تیسرا مقالہ، ان متساوی دائروں کے بارے میں ہے جن کے قطر متساوی ہوتے ہیں اور ان کے مراکز سے جو خط نکل کر ان خطوط کی طرف جاتے ہیں جو ان کو محیط ہوتے ہیں اور وہ دائرہ کو چھونے والا خط، جو اس سے گزرتا ہے اور اُسے قطع نہیں کرتا اور یہ پینتیس شکلیں ہیں۔

چوتھا مقالہ، جب شکل در شکل ہو اور اندرونی شکل کے زوایا، بیرونی شکل کے اضلاع کو چھوتے ہوں تو یہ سولہ شکلیں ہیں۔

پانچواں مقالہ، اس جز کے بارے میں ہے جو... اعظم سے مقدار اصغر کے مقابلہ میں مقدار اکبر ہے جب اُسے شمار کیا جائے اس کی پچیس شکلیں ہیں۔

چھٹا مقالہ ان متساوی سطوح کے بارے میں ہے جو ہر سطح کے زوایا ہیں ان میں سے کچھ دوسری سطح کے زوایا کے مساوی ہیں اور وہ اضلاع جو متساوی زوایا کو محیط ہوتے ہیں متناسب ہوتے ہیں اور متکافیت الاضلاع

سطوح کے اضلاع بھی متناسب ہوتے ہیں اور یہ بتائیں سکتے ہیں۔
 ساتواں مقالہ ، واحد اور اس زوج عدد کے بارے میں ہے جو دو متساوی
 قسموں میں تقسیم ہو جاتا ہے اور فرد عدد وہ ہے جو دو متساوی قسموں میں
 تقسیم نہ ہو اور زوج پر ایک عدد زیادہ ہو اور وہ عدد جسے زوج الزوج
 کہتے ہیں وہ ہے جسے تمام زوج متعدد بار کہتے ہیں اور ان کا عدد جفت
 ہوتا ہے اور جس عدد کو زوج الفرد کہتے ہیں اُسے تمام زوج متعدد بار
 شمار کرتے ہیں اور ان کا عدد فرد ہوتا ہے اور جس عدد کو فرد الفرد کہتے ہیں
 اُسے تمام فرد متعدد بار شمار کرتے ہیں اور ان کا عدد فرد ہوتا ہے اور جس
 عدد کو اول کہتے ہیں اُسے فقط ایک واحد ہی شمار کرتا ہے اور وہ اعداد
 جن میں سے ہر ایک دوسرے کے نزدیک اول ہوتا ہے ان کا کوئی عدد
 مشترک نہیں ہوتا انہیں صرف واحد کے سوا سب شمار کرتے ہیں۔

اور عدد مرکب وہ ہے جسے دوسرا عدد شمار کرے۔

اور وہ اعداد جن میں سے ہر ایک دوسرے کے نزدیک مرکب ہوتا
 ہے۔ وہ ہیں جنہیں دوسرا عدد شمار کرتا ہے اور وہ ان سے مشترک
 ہوتا ہے۔

اور وہ عدد جسے دوسرے عدد میں ضرب دی گئی ہو وہ ہے جسے
 مضروب فیہ احاد کی تعداد کے ساتھ دو چند کر دیا جائے اور جو جمع ہو وہ
 دوسرا عدد بن جائے اور عدد مربع وہ ہے جو عدد کی فی نفسہ ضرب سے
 جمع ہو اور دو متساوی عدد اس کو محیط ہوں اور عدد کعب وہ ہے جو عدد
 کی فی نفسہ ضرب سے جمع ہو پھر اُسے فی نفسہ ضرب دی جائے اور تین
 متساوی اعداد اس کو محیط ہوں۔

اور عدد سطح وہ ہے جسے دو عدد محیط ہوں اور عدد مہمت وہ ہے
 جسے تین اعداد محیط ہوں اور عدد تام وہ ہے جو اپنے سب اجزاء کے

مساوی ہو اور اعداد متناسبہ وہ ہیں کہ ان کے اول میں دوسرے کے دو چند کرنے سے تیسرے میں چوتھے کے دو چند کرنے کی مانند کیفیت ہو جائے۔ اور اعداد مسطحہ اور معتمہ متشابہ وہ ہیں جن کے اضلاع متناسب ہوں یہ مقالہ انتالیس شکلوں کا ہے۔

آٹھواں مقالہ ان اعداد کے بارے میں ہے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں اور وہ دو طرفین جن میں سے ہر ایک دوسرے کے نزدیک اول ہوتی ہیں۔ اس کی پندرہ شکلیں ہیں۔

نواں مقالہ مسطحہ متشابہ اعداد کی ضرب کے بارے میں ہے اور جو عدد کو عدد مربع میں ضرب دینے سے ہوتا ہے۔

اور وہ اعداد جو ایک دوسرے کو شمار کرتے ہیں۔

عدد مکعب ضرب عدد مکعب، اور جو مکعب کو عدد غیر مکعب میں ضرب دینے سے ہوتا ہے اور جو مربع سے نسبت پر مؤلف اعداد سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں، ہوتا ہے اور کس طرح مکعب اور متناسب اعداد میں معتمہ، مکعب اور مسطح ہوتا ہے۔ اور وہ اعداد جو ایک دوسرے کی گنتی کرتے ہیں اور کس طرح ازواج سے ازواج اور افراد سے افراد، اور افراد سے ازواج اور ازواج سے افراد، الگ ہو جاتے ہیں۔

دسواں مقالہ ان خطوط کے بارے میں ہے جن کی مقدار واحد مشترک ہوتی ہے جو ان سب کا اندازہ کرتی ہے، انہیں متقاررات کہا جاتا ہے اور خطوط متباہیات وہ ہوتے ہیں جن کی تعداد واحد مشترک نہیں ہوتی وہ ان سب کا اندازہ کرتی ہے اور وہ خطوط متقاررات جن کے مربعات کی ایک سطح ہوتی ہے وہ ان کی مقدار ہوتی ہے اور وہ ان کا اندازہ کرتی ہے اور وہ ایک سو چار شکلیں ہیں۔

گیارہواں مقالہ اس معتمہ کے بارے میں ہے جس کا طول بلندی اور

سطح ہوتی ہے اور اس کی اکتالیس شکلیں ہیں۔

بارہواں مقالہ، اس سطح کے بارے میں ہے جو کثیر الزوایا منشا بہ ہو جن کا اندازہ بعض کے نزدیک دو اتر میں ان مربعات کی تعداد کے مطابق ہوتا ہے جو دائر کے قطروں سے ہوتے ہیں اور اس کی پندرہ شکلیں ہیں۔ تیرھواں مقالہ، یہ اقلیدس کا آخری مقالہ اس خط کے بارے میں ہے جو وسط والے خط اور طرفین کو تقسیم کرتا ہے۔ اس کی اکیس شکلیں ہیں۔ اور اس اقلیدس کی مناظر اور آنکھوں اور شعاعوں کے مخارج سے ان کے اختلاف کے بارے میں بھی ایک کتاب ہے وہ اس میں کہتا ہے کہ شعاع آنکھ سے سیدھے خطوط کی صورت میں نکلتی ہے اور وہ راستوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں جن کی کثرت کی کوئی انتہا نہیں بلاشبہ جن اشیاء پر شعاع پڑتی ہے انہیں دیکھا جاتا ہے اور جن پر شعاع نہیں پڑتی انہیں نہیں دیکھا جاتا اور اس بارے میں مختلف اشکال کی مثال دی جاتی ہے جن سے مخرج النظر کو واضح کیا جاتا ہے اور کس طرح ان اشکال کی تعداد مختلف ہو جاتی ہے جن سے اسے واضح کیا جاتا ہے اور اس کی چونسٹھ شکلیں ہیں۔ اور ان میں سے حکیم نیتوماخس فیثاغوری بھی ہے اور اسے بفاصلہ کے ہاں قاہر کا نام دیا گیا ہے اور یہ ارسطو کا باپ ہے اور اس کی کتاب الارشماطی بھی ہے جس میں اس نے اعداد کو جدا کرنے کا قصد کیا ہے اور فلاسفہ جو کچھ پہلے بیان کر چکے ہیں اس کا بھی اس نے ذکر کیا ہے، نیتوماخس نے بیان کیا ہے کہ جن ادلین قداماء نے علم کو واضح کیا اور اس میں برطھ گئے ہیں ان کا پہلا شخص فیثاغورث تھا انھوں نے تعریف کرتے ہوئے کہا کہ فلسفہ کے معنی حکمت ہیں اور اس کا نام اس سے مشتق ہے اور انہوں نے کہا کہ علم کی حقیقت دائمی اشیاء سے ہے اور اس نے کتاب کے شروع میں حکمت اور اس کی فضیلت کا ذکر بڑی عمدگی اور خوش اسلوبی

سے کیا ہے اور جو کچھ حکماء نے علم کی فصیلت کے متعلق بیان کیا ہے اُسے بھی بیان کیا ہے پھر اس نے اپنی کتاب کا آغاز کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ دنیا کی تمام چیزیں جن کا اندازہ طبیعت میں محکم ہے وہ عدد سے ہے اور قیاس ہمارے قول کی تصدیق کرتا ہے کہ عدد اس مثال کی مانند ہے جس کی پیروی کی جاتی ہے اور وہ سب کی سب اپنے کمال کے ساتھ معقول ہے اور یہ اشیاء جنہیں کمیت کا لفظ لاحق ہوتا ہے یہ مختلف اشیاء ہیں پس یہ ایک اضطراری امر ہے کہ ان اشیاء سے لازم عدد علیحدہ طور پر مؤلف مقدر ہونے کے اپنے غیر کی وجہ سے بلاشبہ ہر مؤلف لامحالہ مختلف اشیاء سے اور موجودہ اشیاء سے ہوتا ہے اور جو اشیاء موجود نہیں ہیں ان کے جمع کرنے پر وہ قدرت نہیں رکھتا اور ان میں سے موجود ہوں اور غیر متشکل ہوں ان کا جمع کرنا ممکن ہوتا ہے اور مؤلف اشیاء مختلف متشکل موجود اشیاء سے متالف ہوتی ہیں کیونکہ خواہ وہ مختلف نہ ہو وہ واحد ہوتا ہے اور ائتلاف کا محتاج نہیں ہوتا اور اگر وہ متشکل نہ ہو تو متجانس نہیں ہوتا اور اگر وہ متجانس نہ ہو تو وہ متضاد ہوتا ہے اس میں ائتلاف نہیں ہوتا۔

اور عدد ان اشیاء سے ہوتا ہے، بلاشبہ اس میں دو مختلف متشکل اور متجانس انواع ہوتی ہیں اور وہ زوج اور فرد ہوتا ہے اور ان دونوں کا ائتلاف ان کے اختلاف کے مطابق مختلف متشکل ہوتا ہے۔ وہ ٹوٹتا نہیں۔

پس ارشما طبعی کا پہلا قول کئی ابواب میں ہے جن میں سے ایک حدود العدد ہے اور وہ دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے ان میں سے ایک کو فرد اور دوسرے کو زوج کہا جاتا ہے اور فرد تین اقسام میں منقسم ہوتا ہے جن میں سے پہلی قسم غیر مرکب ہے جسے سات اور گیارہ کی طرح عدد شمار نہیں کر سکتا، اور دوسری قسم مرکب ہے، اس کے عدد نو اور پندرہ کی مانند ہوتے ہیں اور تیسری قسم مرکب طبعی ہے اور دوسرے مرکب کی طرف اصناف کے وقت اول ہوتا ہے اور ان دونوں میں سے ہر ایک کا عدد اُسے شمار کرتا ہے اور ہونے کے وقت ان کا عدد مشترک نہیں ہوتا جیسے نو سے چھس تک۔

اور زوج تین اقسام میں منقسم ہے ان میں ایک زوج الزوج ہے اور وہ وحدانیت کی طرف چونٹھ کی طرح ازدواج ہو کر منقسم ہوتا ہے اور دوسری قسم زوج الفرد ہے، یہ ایک دفعہ دو نصفوں میں منقسم ہوتا ہے پھر چودہ اور اٹھارہ کی طرح ٹھہر جاتا ہے اور تیسری قسم زوج الزوج والفر ہے اور یہ ایک دفعہ سے زیادہ دو نصفوں میں منقسم نہیں ہوتا اور نہ وحدانیت کی طرف منتهی ہوتا ہے اور اس نے اس کے متعلق مبسوط گفتگو کی ہے۔ اور دوسرا قول اکیت مفردہ کے بارے میں ہے اور یہ عدد زائد، عدد معتدل اور ناقص ہے، اذائد وہ ہے کہ جب اجزاء اکٹھے ہو جائیں تو وہ اپنے جملہ اجزاء سے مجموعی طور پر بڑھ جائے جیسے بارہ اور چوبیس بلاشبہ بارہ کا نصف ثلث، ربع اور سدس ہوتا ہے اور بارہ کا جز ہوتا ہے اور جب تو انہیں جمع کرے گا تو عدد بڑھ جائے گا اور معتدل وہ ہے جو مجموعی طور پر اپنے جملہ اجزاء کے برابر ہو، جیسے چھ، آٹھ اور بیس، بلاشبہ چھ کا نصف ثلث اور سدس ہوتا ہے اور جب اسے جمع کیا جائے تو اس کی تعداد برابر چھ ہو جاتی ہے اور ناقص وہ ہے جو مجموعی طور پر اپنے جملہ اجزاء سے کم ہو جاتا ہے جیسے آٹھ اور چوبیس بلاشبہ آٹھ کا نصف ربع اور ثمن ہوتا ہے اور جب جمع ہو جائے تو سات بن جاتا ہے اور ایک کم ہو جاتا ہے اور اس نے اس کے متعلق اشکال بھی بنائی ہیں۔

اور کیت مضافہ کے بارے میں تیسرا قول صحیح ترین قول ہے اور یہ دو قسموں میں منقسم ہوتی ہے ایک قسم معادلہ ہے جب اس کی طرف مثلاً سو کو مضاف کیا جائے جو سو کے معادل ہوتا ہے اور دس اس کے معادل ہوتا ہے اور دوسری خروج عن الاعتدال ہے یہ دو قسموں میں منقسم ہے ایک قسم کبیر ہے اور دوسری صغیر ہے اور کبیر کی پانچ قسمیں

ہیں ان میں سے ایک متضاعف ہے جیسے دو، چار سے اور چار، آٹھ سے اور دوسری ایک جزء زائد ہے جیسے تین، چار کے نزدیک، بلاشبہ چار اس کی مانند ہے اور اس کے ثلث کی مانند ہے اور تیسری دو جزء زائد ہے اور یہ اول الافراد ہے، پانچ تک، اور یہی افراد سے دوسری ہے پس دو جزوں کی زیادتی پیدا ہو جاتی ہے پھر اس ترتیب پر اجزاء کی زیادتی پیدا ہوتی جاتی ہے اور چوتھی ایک جزء گنی ہے اور یہ زیادتی دو عددوں کے درمیان ظاہر ہوتی ہے ان میں سے ایک دوسرے کی طرح اور اس کے جزء کی مانند ہے جیسے پانچ کو دو کی طرف مضاعف کیا جائے یہ دو سے دو چند کی مثل اور ایک جزء زائد ہے اور پانچویں دو جزء گنی ہے جیسے چار ایک کے نزدیک اور صغیر کی پانچ اقسام ہیں ان میں سے ایک گنی سے نیچے ہے اور دوسری زائد سے ایک جز نیچے ہے اور چوتھی کئی اجزاء گنی سے نیچے ہے

پھر وہ ان تین اعداد کے بارے میں بیان کرتا ہے جن میں سے ایک کبیر، دوسرا اوسط اور تیسرا صغیر ہے اور جب وہ ان کا اعتدال چاہتا ہے تو صغیر کی طرح اوسط سے گرا دیتا ہے اور اعظم سے اوسط سے بچ جانے والے کی مانند اور صغیر کی مانند گرا دیتا ہے اور جب اعداد برابر ہو جائیں تو ان کی اصناف مکمل ہو جاتی ہے۔

پھر وہ اعداد سے بڑھ جانے والوں اور مضاعفات سے کم ہو جانے والوں کے متعلق بیان کرتا ہے اور اس کے لیے دو پہلوؤں کی مانند ایک شکل بنانا ہے اور اس شکل میں اکیس خانے ہیں اور پہلا خانہ چھ خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد ایک ہے پھر وہ اسے تیس تک بڑھاتا جاتا ہے

۱۔ اس جگہ پر مصنف نے چار اقسام کا ذکر کیا ہے پانچویں کو بیان نہیں کیا (مترجم)

اور دوسرا خانہ پانچ خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد تین ہے پھر وہ اسے اڑتالیس تک بڑھاتا جاتا ہے اور تیسرا خانہ چار خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد نو ہے پھر وہ اسے بہتر تک بڑھاتا جاتا ہے اور چوتھا خانہ تین خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد سترہ ہے پھر وہ اسے ایک سو آٹھ تک بڑھاتا جاتا ہے اور پانچواں خانہ دو خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد اکیاسی ہے اور وہ اسے بڑھاتا جاتا ہے اور وہ ایک سو باسٹھ بن جاتا ہے اور چھٹا خانہ ایک خانہ ہے اور اس کا آخری عدد دو سو تینتالیس ہے۔

پھر وہ اس عدد مربع کے متعلق بیان کرتا ہے جس پر اس کا ذکر گناڈا ہو جاتا ہے پھر وہ سطوح، خطوط اور نقطہ کے متعلق بیان کرتا ہے اور سطوح مثلثہ، مربعہ اور مسدسہ اور ان اضلاع کو بیان کرتا ہے جن سے سطوح اور ان کی مساحتیں قائم ہوتی ہیں۔

پھر وہ پانچ معتدل اضلاع والے عدد مخمس کو بیان کرتا ہے اور یہ کہ ان کی نمونہ کیسے ہوتی ہے پھر مسدسہ، سابعہ اور مثلثہ کو بیان کرتا ہے پھر بیان کرتا ہے کہ ان کی ترکیب کیسے ہوتی ہے اور ان کے لیے 5×9 ایک جدول بناتا ہے اور مثلثات، مربعات، مخمسات اور مسدسات کے اجزاء کے بارے میں بیان کرتا ہے جن کا جرم بلا سطح ہوتا ہے اور جن کا جرم اور سطح ہوتی ہے پھر وہ ان اشیاء کی ترکیب کے متعلق بیان کرتا ہے جو مختلف احوال سے مرکب ہوتی ہیں۔

پھر وہ ان وسائل کے متعلق بیان کرتا ہے جن کی تین انواع ہیں، ایک حساب کے لیے دوسری مساحت کے لیے اور تیسری آوازوں کو ترتیب دینے کے لیے، اور وہ بیان کرتا ہے کہ بعض اولین نے انہیں دس بنایا ہے اور حساب کے وسائل اور مساحت کے وسائل اور آوازوں کے وسائل کو بیان کیا ہے اور وہ ان کی ہر نوع کے متعلق اور مبسوط کلام اور

واقعہ دلائل سے گفتگو کرتا ہے۔

اور ان میں اراطس بھی ہے جس نے انڈس کے شکل پر فلک کی صورت بنائی اور اُسے فلک سے مشابہ بنایا اور اس میں بروج کی تصاویر بنائیں۔ اور ان میں ارسطو بن نیفوماخس جبراسینی بھی ہے، یہ افلاطون کا شاگرد ہے اس نے عالم کے صلاح و فساد کے بارے میں عالم علوی اور سفلی کے متعلق گفتگو کی ہے اور اخلاق النفس اور حقیقت المنطق کے متعلق بھی گفتگو کی ہے اور حکمت اور اس کے انقسام اور اس کی شاخوں کے اصول بنائے ہیں، اس کی پہلی کتاب، المدخل الی علم الفلسفہ ہے اور یونانی زبان میں اس کا نام البیاغوجی ہے، اس کے پہلے حصے میں حد اور حد کے قوام کا ذکر کیا ہے اور یہ کہ حد کا نام کہاں سے مشتق ہوا ہے اور حد کی فضیلت کیا ہے اور اس میں حد کی خرابی کیا ہے اور حد اور محدود کے درمیان کیا فرق ہے۔

دوسری کتاب، ذکر الفلسفہ ہے اور یہ اس کا اشتقاق کیے ہوا ہے۔ تیسری کتاب، قواعد نفس کے بارے میں ہے جو فکر، غضب اور شہوت ہیں اور جو اس اعتدال سے خارج ہو وہ فاسد ہوتا ہے۔ چوتھی کتاب، اس منطق کے متعلق ہے جو فلسفہ کی جڑ ہے۔ پانچویں کتاب میں وہ اشیاء کے دو قسموں میں منقسم ہونے کا ذکر کرتا ہے۔ ایک قسم وہ ہے جس سے کوئی چارہ نہیں جیسے غذا اور دوسری وہ جس سے چارہ ہے جیسے کپڑوں کا صاف کرنا۔ چھٹی کتاب، امور کے بارے میں ہے اور وہ تین ہیں، واجب جیسے تیرا یہ کہنا کہ آگ گرم ہے اور ممکن ہے جیسے تیرا یہ کہنا کہ زبرد کا تب ہے اور ممنوع جیسے تیرا یہ کہنا کہ آگ ٹھنڈی ہے۔

ساتویں کتاب، جنس کے بارے میں ہے، اس کی تین اقسام ہیں،

جنس العادة اور جنس الطبيعة.....

آٹھویں کتاب میں وہ اس چیز کا ذکر کرتا ہے جس کی تجزی نہیں ہوتی اور اس کی چار اقسام ہیں، یا تو اس کے اجزاء نہ ہوں گے جیسے نقطہ، یا اس کی چھوٹائی کی وجہ سے اس کی تجزی نہیں ہوتی جیسے رائی کا دانہ ہے یا اس کی وجہ سے اس کی تجزی نہیں ہوتی جیسے پتھر ہے اور یا وہ اجزاء پر مشتمل نہیں ہوتی۔

نویں کتاب، مناسبت کے بارے میں ہے اس کی چار صورتیں ہیں، یا طبعی ہوگی جیسے باپ کو اپنے بیٹے سے مناسبت ہوتی ہے یا خدمتی ہوگی جیسے شاگرد کو اپنے معلم سے مناسبت ہوتی ہے یا مشینی ہوگی جیسے دوست کو دوست سے مناسبت ہوتی ہے یا عرض ہوگی جیسے غلام کو اپنے آقا سے مناسبت ہوتی ہے۔

پھر اس کے بعد اس نے چار انواع میں اسے لکھا ہے، ایک منطقیات ہے اور دوسری طبائع کے بارے میں ہے اور تیسری جو اجسام کے ساتھ پائی جاتی ہے اور ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے اور چوتھی جو اجسام کے ساتھ نہیں پائی جاتی اور نہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے۔

اور منطق کے بارے میں اس کی آٹھ کتب ہیں، پہلی کتاب کا نام قاطیفویا ہے اور اس میں اس کی عرض دس مفرد مقولات پر گفتگو کرتا ہے اور اس نے انہیں ایسے رنگ میں لکھا ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے الگ ہو جاتا ہے۔

اور جو ان کو عام کر دیتا ہے اور ان کی گنتی پر حاوی ہو جاتا ہے اور جو ان میں سے ہر ایک کو خاص کر دیتا ہے اور اس نے ان اشیاء کی حد کو

سلہ اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

بیان کیا ہے جو وصف و تشبیہ میں ان سے پہلے آئی تھیں، بلاشبہ جوہر محمول اور جوہر حامل اس میں جوہری نہیں ہوتا بلکہ عرضی ہوتا ہے اور عرض حامل اور عرض محمول.... یہ تاکہ واضح کرے کہ جوہر، محسوس ہیں اور دوسری اعراض غیر محسوسہ پر بولی جاتی ہیں اور اعراض محسوسہ اور دوسری غیر محسوسہ اعراض محسوسہ پر بولی جاتی ہیں اور وہ دس کو ان کے اعیان و رسوم اور عوام و خواص کے ساتھ بیان کرتا ہے اور وہ دس یہ ہیں۔ جوہر، کسیت، کیفیت، مصنف، ابن، متی، فاعل، مفعول، وضع اور جہد۔

اور اسے کتاب المقولات کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ اسماء اجناس ہیں اور یہ انواع سے بنائے گئے ہیں اور واحد بمنزلہ جوہر کے ہے، اسے جسم پر بولا جاتا ہے اور جسم، متنفس اور غیر متنفس پر بولا جاتا ہے اور متنفس، حیوان اور نبات پر بولا جاتا ہے اور حیوان، انسان، گھوڑے اور شیر پر بولا جاتا ہے اور انسان، زید، عمرو اور خالد پر بولا جاتا ہے جن کی تجزی نہیں ہوتی اور گھوڑے کا اس گھوڑے پر اشارہ کیا جاتا ہے اور یہ گھوڑا مثل سے ہے اور کسیت، متصلہ اور منقطعہ اور ان کے دیگر اجزاء پر بولی جاتی ہے اور یہی باقی اجناس کا حال ہے دوسری کا نام کتاب التفسیر ہے اور اس میں اس کی غرض ان قضایا کی تفسیر کرنا ہے جو علمی قیاسات کے لیے مقدمات ہوتے ہیں، یعنی وہ جوامع جو موجبہ یا سالبہ خبریں ہوتے ہیں..... اور اس نے اس کے متعلق بھی واضح کیا ہے جس سے قضایا، اسم، حرف، قول، تعریف اور قول کے متعلق خبر دینے والے بنتے ہیں اور ان قضایا کے متعلق بھی جو اسم اور حرف اور ثالث اور رابع سے بنتے ہیں جیسے ہمارا یہ قول کہ آگ ہی گرم ہے اور جو کچھ

۱۔ اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

اس بارے میں اور کسی بھی قضیے کی تحقیق میں درپیش ہوتا ہے جو بہت مناسبت رکھتا ہو، موجب اپنے سالبہ سے یا موجب، اس موجب سے جو اس کے مخالف ہو اور اس نے اسے کتاب التفسیر کا نام اس لیے دیا ہے کہ اس نے جزم پر اور اس البیط المقول پر گفتگو کرنی چاہی ہے جس میں اشتراک اسم نہیں ہوتا اور اس نے چاہا ہے کہ وہ اس کے درمیان اور اس قول کے درمیان فرق کر دے جو جازم نہیں ہے جس کی تکذیب و تصدیق نہیں ہوتی اور وہ لوہیں۔

استخبار — جیسے تیرا کہنا تو کہاں سے آیا ہے، پکارا — جیسے تیرا کہنا فلاں آؤ، راغب — جیسے کسی کام کے بارے میں تیرا کہنا میں تیری طرف راغب ہوں کہ اس اس طرح کرے، تعجب — جیسے تیرا کسی کام کے متعلق کہنا کہ یہ کام کس سے ہو سکتا ہے؟ قسم — جیسے تیرا کہنا میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ تو ضرور جائے گا، شک — جیسے تیرا کہنا ایسے ہی ہے جیسے بیان کی گئی ہے، رفع — جیسے تیرا کہنا یہ جاگیر مساکین پر وقف ہوگی۔

مجازی — جیسے تیرا کہنا کہ اگر تو نے یوں یوں کیا تو میں تجھے اس کا بدلہ دوں گا۔

اور قول کو مختلف جہات میں مختلف القاب دیے گئے ہیں، جب قول کسی چیز کو کسی کے لیے واجب کرے تو اس کا نام موجب رکھا جاتا ہے اور جب وہ کسی چیز کو کسی سے بھگا دے تو اس کا نام سالبہ رکھا جاتا ہے اور جب وہ مقدم ہو کہ اس سے کسی چیز کا استخراج ہو تو اس کو مقدمہ کا نام دیا جاتا ہے اور جب اُسے اپنے سے پہلے مقدمات سے استخراج کیا جائے تو اس کا نام نتیجہ رکھا جاتا ہے اور جب مقدمات ہوں اور ان کا نتیجہ ان کے ساتھ ہو تو اس کا نام صیغہ رکھا جاتا ہے۔

اور تیسری کتاب کا نام انو بیطیقا ہے اور اس کے معنی تقاضی کے ہیں اور اس میں اس کی غرض جو ا مع مرسلہ کے متعلق و صناحت کرنا ہے کہ

وہ کیا ہیں، کیسی ہیں، کیوں ہیں اور اس کی غرض، معانی ثلاثہ کے لیے جامع نوع ہے اور جو کچھ جامعہ مرسلہ اور وجود جامعہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور جو امع کی ترکیب کیسے ہوتی ہے اور تمہارے لیے نوع ہوگی اور جو کچھ بذاتہ ان کے سوا دق سے ظاہر ہوتا ہے اور جو کچھ حرکت سے ظاہر ہوتا ہے اور جو تھی کتاب کا نام ابو دق طبقا ہے اور اس کے معنی اصلاح کے ہیں اور اس میں اس کی غرض واضح برہانی امور کے متعلق وصناحت کرتا ہے اور وہ کیسے ہوتے ہیں اور اُسے کیا تالیف کرنا چاہیے اور وہ اس کتاب کو البیان والبرہان کا نام دیتا ہے کیونکہ وہ اس میں وہ فرق بیان کرتا ہے جس سے حق کو باطل سے اور صدق کو کذب سے الگ کیا جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ متفقہ مقدم جنت کے مقدمات جو عوام کے ہاں معروف ہیں اور علم میں دو سابق جزوں سے مرکب ہیں، قائل کے اس قول کی مانند تھیں کہ ہر انسان زندہ ہے۔

اور دوسرا مجادلہ کے لیے موجب ہے اگرچہ یہ فی نفسہ صحیح ہے مگر عوام کے نزدیک مجہول ہے اور اس وساطت کا محتاج ہے جس سے اس کی صحت معلوم ہو جائے یہ ہمارے اس قول کے مطابق ہے کہ ہر انسان جو مر رہے۔

اور اس کی پانچویں کتاب کا نام طوبیقا ہے اور اس کی غرض اس میں ان پانچ اسماء کی وصناحت کرنا ہے جو یہ ہیں، جنس، نوع، فصل، اقسام اور غرض ہے پس تو جنس کی ماہیت اور نوع کی ماہیت کو پہچاننا تاکہ ان میں سے ایک کی جنس اور نوع ختم نہ ہو اسے صرف اس فصل سے پہچانا جاتا ہے جو نوع اور جنس کے درمیان فرق کرتی ہے اور ان دونوں میں ہر ایک کی خاصیت کیا ہے اور جو اہر میں سے اعراض کیا ہیں۔

اور اس کی چھٹی کتاب کا نام سوفسطیقا ہے اور اس میں اس کی غرض مغالطہ کے متعلق گفتگو کرنا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مغالطہ کتنی نوع کا ہوتا ہے اور بنانا ہے کہ ان اغالیط کے قبول کرنے سے کیسے بچاؤ ہوتا ہے اور اس نے اس میں سوفسطائیہ کا رد کیا ہے۔

اور اس کی ساتویں کتاب کا نام ربطور بقا ہے۔ اس کے معنی بلاغت کے ہیں اور اس میں اس کی غرض انواع ثلاثہ کے بارے میں گفتگو کرنا ہے حکومت کے بارے میں، مشورہ کے بارے میں، حمد کے بارے میں اور ذم کے بارے میں اور التقریظ ان کی جامع ہے۔

اور اس کی آٹھویں کتاب کا نام فوایطیقا ہے اور اس میں اس کی غرض فن شعر پر گفتگو کرنا ہے اور جس میں شعر جائز ہوتا ہے اور جو اوزان مستعمل ہوتے ہیں اور ہر نوع..... یہ اس کی پہلی چار اور دوسری چار کتب منطقیات کی اعراض ہیں۔

اور اس کی طبیعات کی کتابوں میں سے پہلی کتاب سمع الکیان ہے اور وہ طبیعاتی خبر ہے جس میں اس نے طبیعاتی اشیاء کے متعلق وضاحت کی ہے اور وہ پانچ ہیں، جو ان تمام طبائع پر مشتمل ہیں کہ ان کے ورے طبائع میں سے کسی چیز کا وجود نہیں ہوتا اور وہ — عنصر، صورت مکان، حرکت اور زمان ہیں، بلاشبہ زمانے کا وجود حرکت سے ہے اور حرکت کا وجود، مکان سے ہے اور مکان کا وجود، صورت سے ہے اور صورت کا وجود عنصر سے ہے اور ان پانچوں میں سے دو جوہر ہیں اور وہ عنصر اور صورت ہیں اور تین اعراض جوہر ہیں۔

۱۔ سوفسطائیہ، ایک فرقہ ہے جو برہمیت اور محسوسات کو نہیں مانتا (ترجمہ)۔
۲۔ اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

اور دوسری کتاب کا نام کتاب السماء و العالم ہے اور اس میں اس کی غرض ان فلکی اشیاء کے متعلق وضاحت کرنا ہے جو خرابی والی نہیں اور ان کی دو قسمیں ہیں، ان میں سے ایک قسم مستدیر الصنعة ہے اور اس کی حرکت استدرارة ہے اور وہ اشیاء کا فلک محیط ہے اور وہ پانچواں رکن ہے جسے کون فساد لازم نہیں ہوتا اور دوسری قسم فلکی ہے جو تکوین سے مستدیر ہے اگرچہ بالحرکت مستدیرہ نہیں ہے اور وہ چار ارکان ہیں، آگ، ہوا، زمین اور پانی بلاشبہ یہ مستدیر حرکت نہیں بلکہ مستقیم حرکت مستدیر بالکون ہیں اور مستدیرہ الکون وہ ہیں جو بالانقلاب ایک سر سے اس چیز کے بمنزلہ ہوتی ہیں جو گھومتی اور اُلٹی پلٹی ہیں اور وہ اس آگ کے بمنزلہ ہوتی ہیں جو گھومتی اور اُلٹی پلٹی ہے اور وہ ہوا سے ہوتی ہے اور ہوا پانی سے ہوتی ہے اور پانی زمین سے ہوتا ہے اور ان تمام ارکان میں سے ہر ایک رکن ایک دوسرے پر مستدیر بالکون ہوتا ہے، پس آگ اور ہوا اوپر کی طرف اور پانی اور زمین نیچے کی طرف۔

اور اس کی تیسری کتاب کا نام کتاب الکون و الفساد ہے اور اس میں اس کی غرض کون و فساد کی ماہیت کے متعلق وضاحت کرتا ہے جیسا کہ پانی کا ہوا ہو جانا اور ہوا کا پانی ہو جانا اور یہ کیسے ہوتا ہے اور یہ کیسے طبیعت سے بگڑتا ہے اور جو تھی کتاب قوانین کے بارے میں ہے اور یہ آثار علویہ کے بارے میں منطق کی کتاب ہے اور اس میں اس کی غرض کون و فساد کی عرض کے متعلق وضاحت کرنا ہے اور ہر کائن کے کون و فساد اس چیز سے ہے جو فلک قمر کی نہایت سے زمین کے مرکز تک ہے جو فضا اور جو کچھ زمین پر ہے، کے درمیان ہے اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور اُسے عارض ہونے والے آثار کے بارے میں جیسے بادل اور کھراور رعد اور برق اور ہوا اور برف اور بارش وغیرہ ہے۔

اور پانچویں کتاب معاون کے بارے میں ہے اور اس میں اس کی غرض زمین کے اندر بننے والے اجرام کے کون اور ان کی کیفیات اور

ان کے خواص و عوام اور ان کی خاص جگہوں کے متعلق وضاحت کرنا ہے۔
 اور چھٹی کتاب ، نبات کی علل اور ان کی کیفیات اور ان کے خواص و عوام
 اور ان کے اعضاء کی علل اور ان کے خاص مقامات اور ان کی حرکات کی
 وضاحت کے بارے میں ہے اس کی طبیعاتی کتب میں یہ اس کی اغراض ہیں۔
 اور نفس کے بارے میں اس کی دو کتابیں ہیں اس کی پہلی کتاب کتاب النفس
 ہے اور اس میں اس کی غرض ماہیت نفس اس کے قوام ، فصول تفصیل
 حس اور اس کی انواع کی تعدید اور فضائل نفس اور اس کی عادات اور اس
 کے محمود و مذموم امور کی وضاحت کرنا ہے ، محمود امور ، منطق ، عدل ،
 حکمت ، حکم ، حلم ، شجاعت ، قوت ، جرأت ، شرف نفس اور تخرج ہیں
 اور مذموم امور ، جور ، فسق ، نفاق ، فریب ، جھوٹ ، جعلی اور حیانت
 ہیں۔

اور دوسری کتاب حس اور محسوس اور محسوس کی علل حس کی وضاحت
 کے بارے میں ہے اور اس میں اس کی غرض یہ ہے کہ وہ بتائے کہ حس اور
 محسوس کیا ہیں اور حس ، محسوس اشیاء کو کیسے قبول کرتی ہے اور حس
 اور محسوس کیسے ایک شئی ہو جاتے ہیں حالانکہ وہ ادوات میں مختلف ہیں
 اور کیا اشیاء اپنے ذوات اور اجرام کے ساتھ ہیں یا اجرام کے بغیر اپنے
 ذوات کے ساتھ ہیں۔

پھر کلام روحانی کے بارے میں اس کی کتاب ہے اور اس میں اس کی
 غرض ہیولی سے اس مجرد صورت کا جو عالم اعلیٰ میں ہے اور روحانی قوی
 کا اور ان صورتوں کے قوی کا طبیعاتی قوی کے ساتھ انصال کی معرفت کا
 ذکر کرنا ہے اور کیا یہ حرکت کے ساتھ ہیں یا بلا حرکت ہیں اور یہ قوی
 ان قوی کو کیسے گھاتے ہیں اور موٹے جرمی قوی میں سے ہر ایک ان
 اشیاء شریفہ کا جُز ہے اور اس نے واضح کیا ہے کہ عقل کیا ہے اور معقول

کہا ہے اور نفس کئی کیا ہے اور اس کا طلوع و مہبوط کیا ہے۔

پھر توجید کے بارے میں اس کی کتاب ہے اس نے بیان کیا ہے کہ علیت ثانیہ، علۃ العلل ہے اور زمانہ اس کے نیچے ہے اور وہ اشیاء کو عمدگی سے بنانے والی ہے اور عمدگی سے کرنا اسی کے لیے ہے اور اس کے متعلق اس نے ایک بات کی ہے جس میں توجید کی وضاحت کی ہے۔

اور خلق کے بارے میں اس کی کتب... بلکہ اخلاق نفس کے متعلق وضاحت، نفس و بدن کی سعادت، خاص و عام کی تدبیر امر و اپنی بیوی کے متعلق تدبیر، سیاست اور تدبیر دون اور شہروں کے لیے تدبیر کرنے والوں کے واقعات، حکیم ارسطو کی مذکورہ کتب میں یہ اس کی اغراض ہیں اور ان کے بعد جو کتب ہیں وہ ان کی تابع ہیں۔

اور یونانی حکماء میں سے بطلموس بھی ہے جس نے کتاب المجسطی، کتاب ذات الخلق اور ذات الصفایح بنائی ہے اور یہی اسطراب اور تقانون ہے اور کتاب المجسطی، علم نجوم اور حرکات کے متعلق ہے اور المجسطی کی تفسیر الکتاب الاکبر ہے اور اس کے تیزہ مقالے ہیں، اس نے مجسطی کے مقالہ اولی کو شمس کے ذکر سے شروع کیا ہے کیونکہ وہ بنیاد ہے اور اسی کے ذریعے حرکات فلک میں سے کسی چیز کے علم تک پہنچا جاسکتا ہے اس نے باب اول میں بیان کیا ہے کہ شمس مرکز عالم سے خارج مرکز فلک ہے وہ اس کی ایک طرف بلند ہو گیا ہے اور وہ ان چیزوں کی طرف چڑھا رہا ہے جو فلک البروج میں سے اس کے مقابل ہیں اور زمین کے مرکز سے دور ہو رہا ہے اور دوسری جانب زمین کی طرف اترتے ہوئے اس کے نزدیک ہوتی اور فلک البروج

۱۔ اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

میں سے جو چیز اس کے بالمقابل ہوئی اس سے دُور ہوئی، پس بلندی کی جگہ وہ جگہ ہے جس میں شمس دیر کرتا ہے اور قرب کی جگہ وہ ہے جس میں وہ تیز ہوتا ہے پھر اس نے اس بارے میں واضح گفتگو کی ہے۔

دوسرا باب اقلیتہ اسماء کے پاس کلیتہ الارض کے اندازے کے بارے میں ہے..... اور فلک ثانی کی وضع اور زمین کی آبادی کی جگہ اور خط استوا کے درمیان سے قطب شمالی تک اس کی ساعتوں کی مقدار اور ان دونوں جگہوں کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا ہے اسے بنایا گیا ہے اور اہل زمین کے مقامات کے اختلاف کی جانب سے اُفق کے نواح میں جو اختلاف پایا جاتا ہے اس کا اور حرکت شمس و قمر کا اس نے اندازہ کیا ہے۔

تیسرا باب، مفروضہ بروج کے فلک کی سختی کے ساتھ کرہ مستقیمہ کے بارے میں ہے۔

اور دوسرا مقالہ، تیرہ بابوں کا ہے، اور پہلا باب زمین کی آبادی جگہوں کے بارے میں ہے۔

دوسرا باب اس مقدار کی معرفت کے بارے میں ہے جو اُفق مطلع پر گول کمان بنانے سے فلک مستقیم کے درمیان اور فلک ثانی کے مطلع کے درمیان پائی جاتی ہے اور دن کی مقدار جو ہر یوم کے طول و قصر میں پائی جاتی ہیں ان کی معرفت کے بارے میں ہے۔

تیسرا باب، قطب کے ارتفاع و انحراف کی معرفت کے بارے میں ہے..... اور وہ قطب کے ارتفاع سے قبل، صفت و نشان کے لحاظ سے..... اقلیم کا عرض ہے اور

لہٰذا وہ اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

جوان روڈس کے راستہ کے منتہی تک باقی رہ گیا ہے جو آسمان کے وسط کو چکر دینے میں لگے ہوئے ہیں۔

چوتھا باب اہل بلاد کے سروں کی سمت میں سورج گزرنے کی معرفت کے بارے میں ہے کہ وہ کہاں ہوتا ہے اور کب ہوگا اور اجزائے بروج میں سے کس جگہ میں سورج اس دن ان کے سروں پر ہوگا۔

پانچواں باب، استوا کے دونوں بروجوں میں اور تغیر کے دونوں بروجوں میں نصف النہار کے وقت سائے کی مقدار کے بارے میں ہے۔

چھٹا باب، ان مواضع کے خواص کے بارے میں ہے جو مشرق و مغرب کے راستے کے درمیان ہیں اور وہ خطوط جو استواء میں عرض کے درمیان ایک دوسرے کے موازی ہیں۔

ساتواں باب۔ فلک ماثل کے مطالع کے اختلاف کے بارے میں ہے جو وہ فلک مستقیم کے طلوع سے رکھتے ہیں۔

آٹھواں باب، زمین کے اقالیم کے خطوط کے مطالع کی جدول اور لائن در لائن اس کے طریق کے مطالع کے بارے میں ہے۔

نواں باب۔ اقالیم کی ساعتوں کے زمانے سے ییل و نہار کے طول کی معرفت اور بروج کے اجزاء کے مطالع کی معرفت اور جزء طالع اور جز متوسط السماء کے بارے میں ہے۔

دسواں باب۔ ان ذویا کے بارے میں ہے جو فلک ماثل کے درمیان اور اس نصف النہار کو چکر دینے کے درمیان ہے واقع ہیں جو آسمان کے وسط میں ہے۔

گیارہواں باب۔ ان ذویا کے بارے میں ہے جو فلک ماثل کے درمیان واقع ہیں اور مطالع کے افق کو ہر اقلیم میں دائرہ کی چوتھائی سے جنوب کی حد تک چکر دینے کے متعلق ہیں۔

بارہواں باب، ان زوایا اور ان اندازوں کے بارے میں ہے جو اس دائرۃ الافق میں جو دائرۃ الافق کے قطب پر اقالیم کی جگہوں پر گھومتا ہے۔

تیرھواں باب، طیرھی جداول کی وضع اور زوایا کے بارے میں ہے جو زمین کے اقالیم میں پائے جاتے ہیں یہ دوسرے مقالہ کے ابواب ہیں۔

مجسطی کا تیسرا مقالہ دس ابواب پر مشتمل ہے، پہلا باب سال کی طوالت کی مقدار اور اس کے دنوں کی تعداد کی معرفت کے بارے میں ہے۔

دوسرا باب، وسطی آفتاب کی حرکت کے لیے جداول کی وضع کے بارے میں ہے۔

تیسرا باب، مستدیرہ متفقہ حرکت کی جہالت کی معرفت کے بارے میں ہے۔

چوتھا باب، حرکت آفتاب سے منظر اور رؤیت میں رونا ہونے والے اختلاف کی معرفت کے بارے میں ہے۔

پانچواں باب، اختلاف کی جزئی اباحت کے بارے میں ہے۔ چھٹا باب، جز کے اختلاف والی جداول القطع کی فصول کی بناوٹ کے بارے میں ہے۔

ساتواں باب، حرکت آفتاب کے اختلاف کی جداول کے بنانے کے بارے میں ہے۔

آٹھواں باب، آفتاب کی اوسط رفتار میں اس کی جگہ کی معرفت کے بارے میں ہے۔

نواں باب، آفتاب کے حساب اور اس کی جگہ کی حقیقت کی معرفت

کے بارے میں ہے۔

دسواں باب ، یوم کے دن اور اس کی رات کے درمیان اور آخری یوم کے دن اور اس کی رات کے درمیان پائے جانے والے اختلاف ایام کی معرفت کے بارے میں ہے۔

مبسطلی کا چوتھا مقالہ ، گیارہ ابواب پر مشتمل ہے ،

پہلا باب ، اس بارے میں ہے کہ کونسی رصدگاہ سے چاند کی تحقیق ہونی چاہیے۔

دوسرا باب ، چاند کے ادوار کے زمانے کی معرفت کے بارے میں

ہے۔

تیسرا باب۔ وسطی چاند کی حرکات کی تقسیم کی معرفت کے بارے

میں ہے۔

چوتھا باب۔ ان جداول کی وضع کے بارے میں ہے جن میں وسطی چاند کی حرکات ہوتی ہیں۔

پانچواں باب ، اس بارے میں ہے کہ دونوں جہتیں یعنی خارج کے مرکز کی جہت اور فلک التدویر کی جہت ، چاند کی حرکات میں ہیں اور دونوں امر واحد پر دلالت کرتی ہیں۔

چھٹا باب ، چاند کی حرکت اولی مفردہ کے اختلاف کی برہان کے بارے میں ہے۔

ساتواں باب ، طول اور اختلاف میں چاند کی رفتار کی تقویم کے بارے میں ہے۔

آٹھواں باب ، طول و اختلاف میں وسطی چاند کی حرکات کے مقام کی معرفت کے بارے میں ہے۔

نواں باب ، ابتداء میں اور عرض میں چاند کی اوسط رفتار کی تقویم

کہ وہ کس طرح ان کے عمل کی ابتداء کرتا ہے اور کیسے ان پر لکھتا ہے اور کیسے ہر ایک دوسرے میں مرکب ہوتا ہے اور کیسے ان کے اجزاء اور خط بنائے جاتے ہیں اور انہیں باریک کیا جاتا ہے کہ وہ الگ نہیں ہوتے اور کیسے نصب کیا جاتا ہے۔

پھر وہ ان کے عمل کا ۳۹ بابوں میں ذکر کرتا ہے پس پہلا باب عمل کی جگہوں سے تعلق رکھتا ہے جو ذات المخلق میں پایا جاتا ہے اور ان تدریج کے متعلق جو ان میں ہوتی ہیں۔

دوسرا باب، ان کی آزمائش کے متعلق ہے۔ تیسرا باب، آفتاب کے سائے کو ان سے پکڑنے کے بارے میں ہے۔ چوتھا باب یہ ہے کہ جب تو ان سے اقلیم یا شہر یا جگہ کے عرض کو اخذ کرنا چاہے۔

پانچواں باب یہ ہے کہ جب تو ان سے سب اقلیم کا عرض اخذ کرنا چاہے کہ وہ کیا ہے۔

چھٹا باب یہ ہے کہ جب تو دن کے متعلق معلوم کرنا چاہے کہ وہ سرطان میں کیسے چھوٹا اور لمبا ہو جاتا ہے۔

ساتواں باب یہ ہے کہ جب تو سال کے دنوں میں سے ہر ایک دن کی مقدار کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

آٹھواں باب، یہ ہے کہ جب تو اقلیم اول میں لیل و نہار کی برابری کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

نواں باب، یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ اقلیم میں تین جڑوں سے کم یا زیادہ بروج کیسے طلوع ہوتے ہیں۔

دسواں باب، فلک مستقیم کے جڑوں کی طرف اجزائے بروج کے واپس کرنے کے علم کے بارے میں ہے۔

گیارہواں باب ، ہر برج کی معرفت کے بارے میں ہے اور یہ کہ وہ اپنے نظیر کے مطلع کے ساتھ غائب ہو جاتا ہے اور اس کے اجزاء میں غائب ہونے سے طلوع ہوتا ہے۔

بارہواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ آسمان کے وسط میں بروج اپنے اجزاء کے اختلاف کے باوجود کیسے طلوع ہوتے ہیں۔
تیرہواں باب۔ یہ ہے کہ جب تو ان میں سے ہر برج کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

چودہواں باب یہ ہے کہ جب تو طلوع آفتاب سے قبل دن کے وقت طالع اوتاد اربعہ کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔
پندرہواں باب یہ ہے کہ جب تو قمر و کواکب کے مقابلہ میں رات کو طالع کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

سولہواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ دن کی کتنی ساعتیں گزر چکی ہیں۔

سترہواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ چاند یا کواکب ثابۃ میں سے کوئی کواکب کس ساعت میں ظاہر ہوتا ہے۔

اٹھارہواں باب یہ ہے کہ جب تو قرانات کی ساعتوں کو معلوم کرنا چاہے۔
انیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر شہر میں مشرقین اور مغربین کی مقدار معلوم کرنا چاہے۔
بیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر برج کے مشرق کے مطلع اور مغرب کے غروب ہونے کی جگہ کی مقدار کو معلوم کرنا چاہے۔
اکیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر شہر میں غروب ہونے والے کواکب کو معلوم کرنا چاہے۔

بائیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ان پانچ راستوں کو معلوم کرنا چاہے جن کا حکم دتے ہر شہر کے فلک میں ذکر کیا ہے۔

تیسواں باب یہ ہے کہ جب تو اقلیم سبعہ کو معلوم کرنا چاہے۔
چوبیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ان میں سے ہر اقلیم کی معرفت حاصل
کرنا چاہے۔

پچیسواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ جب آفتاب،
جدی میں اس مقام پر ہوتا ہے جس کا عرض ترسیطہ جز ہوتا ہے تو دن کیسے
چھوٹا ترین ہو جاتا ہے اور یہ شمال کی جانب دور ترین آباد جگہ ہے اور
دن چار گھنٹے ہوتا ہے اور اس کی رات بیس گھنٹے ہوتی ہے اور اس میں
طویل ترین دن بیس گھنٹے ہوتا ہے اور رات چار گھنٹے ہوتی ہے اور وہ
ارض اور بیا میں ایک جزیرہ ہے جسے تولی کہا جاتا ہے۔ اور وہ ارض
روم کے شمال میں ہے۔

چھبیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ان مقامات کو معلوم کرنا چاہے
جہاں سے سورج چھ ماہ غائب رہتا ہے اور تاریکی قائم رہتی ہے
اور چھ ماہ سورج اس پر طلوع رہتا ہے اور روشنی قائم رہتی ہے۔
اور وہ جگہ شمال کے محور کے سامنے ہے۔

ستائیسواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ کواکب ثابتہ میں سے
ہر کوکب، ان بروج کے اجزاء میں سے کس جز سے طلوع ہوتا ہے جو ہر اس
جگہ پر طلوع رہتے ہیں جس کا ذہن میں تو خزاں ہے۔

اٹھائیسواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ ہر شہر میں اس
الحمل اور طالع کے درمیان مطالع کے اجزاء میں سے کتنے جز ہیں۔
انہیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر شہر اور ملک کو معلوم کرنا چاہے کہ
وہ کس اقلیم سے تعلق رکھتا ہے۔

تیسواں باب یہ ہے کہ جب تو چاند کی چوڑائی یا کسی کوکب کی چوڑائی
معلوم کرنا چاہے۔

اکیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر شہر کی جانب سے آسمان کے وسط میں اس کی جگہ میں خط قائم کرنا چاہے رفتار کی معرفت کے بعد کو اکب کا طول و عرض معلوم کرنا چاہے۔
تیسواں باب یہ ہے کہ جب تو آسمان کے وسط میں۔

تنتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو اس التین اور اس کی دوم معلوم کرنا چاہے اور کیا وہ شمس و قمر کے دونوں افلاک میں ملتے ہیں۔
چونتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ساعات الما سے قبل مطالع کو معلوم کرنا چاہے۔
پنچتیسواں باب یہ ہے کہ تو اس فلک کی گزرگاہ کو معلوم کرنا چاہے جس میں کو اکب ثابتہ ہیں۔

چھتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو کو اکب کے چڑھنے اور غروب ہونے کو معلوم کرنا چاہے۔

ستتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو شہروں میں سے کسی شہر کا طول معلوم کرنا چاہے۔

اڑتیسواں باب شہروں کے طول کے اجزاء کی معرفت کے بارے میں ہے۔

انتالیسواں باب، حساب الجبر سے قوس کے استخراج کے بارے میں ہے، یہ ذات الحلق کے ابواب ہیں۔

اور جو کتاب ذات الصفا ریح کے بارے میں ہے اور وہی اصطراب ہیں، وہ ان کے عمل سے بیان کی ابتداء کرتا ہے کہ وہ کیسے کام کرتے ہیں اور ان کی حدود، مقادیر، اور ان کے پتھروں کی ترکیب اور ان کے ظاہر اور ان کے عنکبوت اور ان کے بازوؤں کو بیان کرتا ہے اور ان کی تجزی اور تقسیم اور ان کے اجزاء کی تقسیم اور ان کے مقنطرات اور ان کے

لے اصل کتاب میں الما ہی لکھا ہے۔

جھکاؤ کی کیسے حفاظت ہوتی ہے اور وہ اس کی تشریح کرتا ہے اور اقلیم اقلیم کے ظاہر کو اور ہر اقلیم کے طول و عرض کو اور کواکب کے مقامات اور ان کی ساعات کو اور طلوع و غروب ہونے والے اور مشاہد اور جنوبی اور شمالی اور اس الجدی اور اس السرطان اور اس المحمل اور اس المیزان کو بیان کرتا ہے پھر ان کے ساتھ عمل کو بیان کرتا ہے۔

پس پہلا باب ان کی آزمائش ہے حتیٰ کہ وہ درست ہو جائیں۔
دوسرا باب بازوؤں کے دونوں پہلوؤں کی آزمائش کے بارے میں

تیسرا باب دن کی گزری ہوئی ساعت کے علم کے بارے میں ہے
اور کون سا برج اور درجۃ الطالع ہے۔

چوتھا باب رات کی گزری ہوئی ساعات کے علم کے بارے میں
ہے اور بروج میں سے طالع اور راستہ کون سا ہے۔

پانچواں باب بروج اور راستے کے مقابلہ میں سورج کی جگہ کی معرفت
کے بارے میں ہے۔

چھٹا باب ماہنتاب کی جگہوں کے علم کے بارے میں ہے کہ وہ کس
برج اور درجہ میں ہے اور سات کواکب کہاں ہیں۔

ساتواں باب ماہنتاب کے عرض کے علم کے بارے میں ہے۔
آٹھواں باب اقلیم سبعہ میں بارہ بروج کے مطالع کے علم اور

ان میں سے ہر برج کی معرفت کے بارے میں ہے۔
نواں باب فلک مستقیم کے لیے مطالع کے قلع کے بارے میں

ہے اور درج السواع میں سے ہر درجہ درست نہیں ہوتا۔
دسواں باب ایبل و نہار کی ساعات کے علم کے بارے میں ہے کہ
وہ ہر اقلیم میں ہر ماہ میں کتنی ہوتی ہیں۔

گیارہواں باب، کو اکب ثابتہ میں سے ہر کوکب کے دن کی مقدار کے علم کے بارے میں ہے اور کو اکب کے طلوع کے وقت سے لے کر ان کے غروب تک فلک میں کیا چلتا ہے۔

بارہواں باب، کو اکب کے طول و عرض کی معرفت کے بارے میں ہے تیرہواں باب، کو اکب ثابتہ کے زوال کی معرفت کے بارے میں ہے وہ قمر کے سالوں میں سے ہر سال ایک درجہ سٹپتے ہیں۔

چودہواں باب، خط استواء جو حمل اور میزان کا مدار ہے، سے برج کے جھکاؤ کی معرفت کے بارے میں ہے۔

پندرہواں باب، شہروں کی معرفت کے بارے میں ہے کہ کون سا شمال کی جانب اور جنوب کی جانب کے زیادہ نزدیک ہے۔

سولہواں باب، مشرق اور مغرب کے نزدیک ترین شہروں کی معرفت کے بارے میں ہے۔

سترہواں باب، ہر اقلیم کے عرض کی معرفت کے بارے میں ہے۔

اٹھارہواں باب، اس بارے میں ہے کہ تو کس اقلیم میں ہے۔

انیسواں باب، اقلیم کے عرض کے علم کے بارے میں ہے اور تو نے کس شہر کا ارادہ کیا ہے۔

بیسواں باب، راستوں کے اندازے کے علم کے بارے میں ہے اور وہ پانچ ہیں اور ان کی گذر گاہ کیسی ہے اور وہ ان ابواب میں سے ہر باب کی طویل شرح کرتا ہے اس میں اس نے اس کی ضرورت اور معرفت کو واضح کیا ہے۔

یہ ذات الصفا شرح میں اس کی اغراض ہیں۔

اور اس کی کتاب القانون علم نجوم اور ان کے اجزاء کی تقسیم اور ان کی تعدیل کے بارے میں ہے اور وہ نجوم کی مکمل ترین اور واضح ترین

کتب میں سے ہے اور اس میں اس نے سب سے پہلے اس آسمان کا ذکر کیا ہے جس میں یہ کواکب چکر لگاتے ہیں۔

باب ، ہر روز کواکب کی رفتار کے علم کے بارے میں ، وہ کہتا ہے ہر روز سورج کی رفتار ننانوے منٹ ہوتی ہے اور چاند کی بلندی کی رفتار سات منٹ ہوتی ہے اور اس التین اور وہی الجوزہ ہے ، کی رفتار تین منٹ ہے اور زحل کی رفتار دو منٹ ہے اور مشتری کی رفتار پانچ منٹ ہے اور مریخ کی رفتار اکتیس منٹ ہے اور زہرہ کی رفتار چھتیس منٹ اور ایک درجہ ہے اور عطارد کی رفتار چار درجے پانچ منٹ ہے اور قلب الاسد کی رفتار چھ سینکڑے

باب - کواکب کے اوساط اور ان کی تقویم و تعدیل کے بارے میں ہے

جب اوساط کے بغیر ان کا کھڑا ہونا ممکن نہ ہو۔

باب - اصحاب طلسمات کے بیان کے مطابق اربع فلک کی تحریک کے بارے میں ہے ، اربع فلک آٹھ اجزا سامنے کو اور آٹھ اجزاء پیچھے کو حرکت کرتے ہیں اور جز درجہ ہے وہ ہر ۸۰ سال میں آگے آتا ہے اور ہر ۸۰ سال میں ایک جز پیچھے جاتا ہے۔

باب - آفتاب کے جھکاؤ اور کواکب ستارے کے عرض اور خط استواء سے شمال کی طرف اور جنوب کی طرف ان کے تباعد کے بارے میں ہے اور اس بارے میں اس نے ہر کواکب کے لیے ایک جدول بنائی ہے آفتاب کا جھکاؤ جو ہے وہ خط استواء سے ہوتا ہے اور کواکب کے عرض کا جھکاؤ جو ہے وہ ان کا آفتاب کی رفتار سے دور ہونا ہے۔

باب - کواکب سبوعہ کے مقام اور رجوع کے بارے میں ہے ، اور اس طرح پر زحل ، مشتری اور مریخ کو کیسے تلاش کیا جاتا ہے جب ان میں سے ہر ایک کے درمیان اور آفتاب کے درمیان ایک سو بیس

یا دوسو چالیس درجے ہوتے ہیں اور زہرہ اور عطارد جب آفتاب سے دور ہو جائیں تو ان دونوں کی دوری سب سے بڑی ہوتی ہے پس زہرہ اور اس کے درمیان چھیالیس درجے ہیں اور عطارد کے درمیان تیس درجے ہیں۔

باب - شعاع آفتاب کے نیچے کو اکب سبوعہ کے طلوع نے اور اس کے سامنے یا پیچھے ان کے غائب ہونے کے بارے میں ہے۔
باب - ساعات کی تقویم و تعدیل اور انہیں طیر صی ساعات سے مستوی ساعات کی طرف نکالنے کے بارے میں ہے۔

باب - شہروں کے طول و عرض کے بارے میں ہے اور اس نے دنیا کے شہروں کو اقلیم سبوعہ کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور اس نے ہر شہر کا طول و عرض بنایا ہے اور اس نے انہیں ایک جدول میں بنایا ہے جس کا نام اس نے جدول المدائن رکھا ہے اور اس نے اسے تین ابواب پر مشتمل بنایا ہے۔

پہلا باب ، شہروں کا نام رکھنے کے بارے میں ہے۔

دوسرا باب ، ہر شہر کے طول کے متعلق ہے۔

تیسرا باب ، ہر شہر کے عرض کے متعلق ہے اور وہ اس کا اس الجدی اور میزان کی حد سے شمال کی طرف مائل ہونا ہے اور اس نے ہر اقلیم کا عرض بنایا ہے اور وہ اس کے وسط کا اس اقلیم اور میزان سے شمال کی طرف مائل ہونا ہے اور اس نے جدول کے سرے پر اس کے مطالع بھی لکھے ہیں اور جب آپ دنیا کے شہروں میں سے کسی شہر کا عرض معلوم کرنا چاہیں اور وہ ان شہروں میں سے ہو جنہیں اس نے تسمیۃ المدائن میں لکھا ہے ، بصورت دیگر کسی قریب ترین اقلیم کو دیکھا جائے گا اور جو اقلیم پایا گیا اس شہر کو اس کے عرض کے قریب ترین

پیش کیا جائے گا اور یہ شہر اس اقلیم سے متعلق ہوگا۔

باب - اس میں ہر اقلیم کا عرض بیان کیا گیا ہے اور اس نے بیان کیا ہے کہ پہلا سولہ درجے اور ایک منٹ ہے اور دوسرا تیس درجے اور گیارہ منٹ ہے اور تیسرا تیس درجے اور بائیس منٹ ہے اور چوتھا چھتیس درجے ہے اور پانچواں چالیس درجے اور چھپن منٹ ہے اور چھٹا پتالیس درجے اور تیس منٹ ہے اور ساتواں اڑتالیس درجے اور تیس منٹ ہے۔ اور ایک باب میں اس نے انحراف قمر کو بیان کیا ہے اور وہ البرکنیس کہلاتا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ وہی رؤیۃ القمر ہے اور یہ بات یوں ہے کہ قمر کی دو مختلف جگہیں ہیں۔ ان میں سے ایک اس کی رویت کی جگہ ہے اور دوسری اس کی معتدل منزلت ہے۔

اور ایک باب شمس و قمر کے اجتماع اور استقبال کے بارے میں ہے اور یہ کہ اس کا حساب کیسے کیا جائے کہ وہ صحیح ہو جائے اور ایک باب کسوف قمر اور اس کی اطراف کے بارے میں ہے۔ اور ایک باب کسوف شمس کے بارے میں ہے اور یہ کہ اجتماع کے وقت کیسے حساب کیا جائے۔

اور ایک باب اکواب اور طالع وغیرہ کی جداول میں جو کچھ پایا جاتا ہے اس کی تبدیل کے بارے میں ہے۔

اور ایک باب ہے کہ طالع کے استخراج میں تبدیل کیا ہے اور اس میں ۱۸۰ جدولیں ہیں اور اس نے ہر قول کو اشکال کے ساتھ واضح کیا ہے۔

یونانی اور رومی بادشاہوں کے نام اور ہر بادشاہ کی جو ملکیت تھی جیسا کہ ہم نے اس فصل کے آخر میں ان کے نام بیان کیے ہیں۔

یونانیوں اور رومیوں کے بادشاہ

یونانیوں کے پہلے بادشاہ یونان بن یافت بن نوح کے لڑکے تھے اور بطلموس نے القانون میں ان کے پہلے بادشاہ کا نام فیلفوس بتایا ہے اور وہ جابر اور سرکش آدمی تھا اس کی بادشاہت سات سال رہی۔ پھر اس کا بیٹا اسکندر بادشاہ بنا۔ اسے ذوالقرنین بھی کہا جاتا ہے اور اس کی ماں کا نام الو مغیدا تھا اور اس کا استاد حکیم ارسطو تھا۔ پس اسکندر کی قدر بڑھ گئی اور اس کی حکومت اور اقتدار عظیم اور مضبوط ہو گیا اور حکمت اور عقل و معرفت نے اس کی مدد کی اور دلیری اور بہادری اور بہت عالیہ اس کے ساتھ تھی جس نے اُسے اس امر پر آمادہ کیا کہ اس نے اقالیم و آفاق کے بادشاہوں کو خط لکھ کر اپنی اطاعت اختیار کرنے کی دعوت دی اور اس سے قبل جو یونانی بادشاہ تھے وہ سرزمین بابل کے ایرانی بادشاہوں کو اس مملکت کی جلالت اور اس کی عظمت شان کی وجہ سے خراج دیتے تھے اور اس کے پہلو میں چھوٹی چھوٹی حکومتیں تھیں، پس جب اس نے ایران کے بادشاہ کو اپنی اطاعت اختیار کرنے کی دعوت دیتے ہوئے خط لکھا تو اسے یہ بات گراں گزری، پس اسکندر روانہ ہو کر ارض بابل میں آ گیا اور ان دنوں ایرانیوں کا بادشاہ دارا بن دارا تھا سو اس نے اس سے جنگ کی حتیٰ کہ اسے قتل کر دیا اور اس کی

حکومت کے خزانے جمع کر لیے اور اس کی لڑکی سے نکاح کر لیا۔

پھر وہ سرزمین ایران کی طرف گیا اور وہاں جوڑوسا اور سردار تھے انہیں قتل کر دیا اور شہروں کو فتح کیا۔

پھر وہ سرزمین ہند کی طرف گیا اور شاہ ہند فوراً اس کی طرف بڑھا اور اس نے اس سے جنگ کر کے اسے قتل کر دیا پھر اسکندر نے ہند پر اپنی جانب سے اہل ہند پر بادشاہ مقرر کیا جسے کہیں کہا جاتا تھا اور واپس لوٹ گیا اور مشرق و مغرب کو گیا پھر زمین پر قبضہ کرنے کے بعد ارض بابل کی طرف واپس آ گیا۔

پس جب وہ عراق کے قریبی علاقے میں جو جزیرہ کے پاس ہے آیا تو بیمار ہو گیا اور اس کا مرض شدت اختیار کر گیا اور جب وہ اپنے آپ کے مایوس ہو گیا اور اسے معلوم ہو گیا کہ موت اسے آیا چاہتی ہے تو اس نے اپنی ماں کو خط لکھا جس میں اسے اپنے بارے میں تسلی دی اور اس کے آخر میں اسے کہا کہ کھانا تیار کرو اور جس قدر آپ مملکت کے باشندوں کی عورتیں جمع کر سکتی ہیں، کریں اور آپ کے کھانے کو وہ شخص نہ کھائے جسے کبھی مصیبت پہنچی ہے پس اس نے کھانا تیار کیا اور لوگوں کو جمع کیا پھر اس نے انہیں حکم دیا کہ وہ شخص کھانا نہ کھائے جسے کبھی مصیبت پہنچی ہے پس کسی نے کھانا نہ کھایا اور وہ اس مقصد کو سمجھ گیا اور اسکندر اسی جگہ مر گیا جس سے اس نے خط لکھا تھا پس اس اصحاب اکٹھے ہوئے اور انہوں نے اسے کفن دیا اور خوشبو لگائی اور اسے سونے کے ایک تابوت میں رکھا پھر ایک عظیم فلسفی نے اس کے پاس کھڑے ہو کر کہا، یہ ایک عظیم دن ہے جس سے بادشاہ جانا رہا ہے اور اس کا شہر جو پشت پھیر گیا تھا آگیا ہے اور اس کی بھلائی جو آئی تھی وہ پشت پھیر گئی ہے پس جو بادشاہ پر رونے والا ہے اسے اس بادشاہ پر رونا چاہیے اور جو کسی حادثے سے متعجب ہونے والا ہے اسے اس

قسم کے حادثے پر تعجب کرنا چاہیے۔

پھر وہ ان فلاسفہ کی طرف متوجہ ہوا جو حاضر تھے اور کہنے لگا اسے فلاسفہ و ماتم میں سے ہر شخص کو ایسی بات کہنی چاہیے جو خواص کو تسلی دینے والی اور عوام کو نصیحت کرنے والی ہو، پس ارسطو کے شاگردوں میں سے ہر ایک اٹھا اور اس نے تابوت پر اپنا ہاتھ مارا پھر کہنے لگا اے خوش بیان تجھے کس نے گونگا کر دیا ہے اے عزت والے تجھے کس نے ذلیل کر دیا ہے۔ اے شکاری، تو شکار کی جگہ پر اس حال میں پھنس گیا ہے جو تیرے لیے شکار کیا کرتا تھا۔

پھر دوسرے نے اٹھ کر کہا، یہ وہ طاقت ور ہے جو آج کمزور ہو گیا ہے اور وہ عزت دار ہے جو آج ذلیل ہو گیا ہے۔

پھر تیسرے نے اٹھ کر کہا، تیری تلواریں خشک نہ ہوا کرتی تھیں اور تیری سزاؤں سے بچا نہ جاتا تھا اور تیرے شہروں کا قصد نہ کیا جاتا تھا اور تیرے عطایا ہمیشہ رہتے تھے اور تیری روشنی کو گمن نہ لگتا تھا، پس تیری روشنی بجھ گئی ہے اور تیری سزاؤں سے خوف نہیں کھایا جاتا اور تیرے عطایا کی امید نہیں کی جاتی اور تیری تلواروں کو سونٹا نہیں جاتا اور تیرے شہر محفوظ نہیں رہے۔

پھر چوتھے نے اٹھ کر کہا، یہ بادشاہوں پر غالب تھا اور آج عوام کے لیے مغلوب ہو گیا ہے۔

پانچویں نے اٹھ کر کہا، تیری آواز قابل خوف تھی اور تیری بادشاہت غالب تھی، آج آواز ختم ہو گئی ہے اور بادشاہت ذلیل ہو گئی ہے۔ چھٹے نے اٹھ کر کہا، ہم نے اسکندر کو اس کے سکون سے حرکت دی اور اس کی خاموشی سے بلایا۔

اور انھوں نے اسی قسم کی باتیں کہیں پھر تابوت کو بند کر دیا گیا اور

اسکندریہ کی طرف لایا گیا تو اس کی ماں نے مملکت کے بڑے آدمیوں کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور جب اس نے اُسے دیکھا تو کہنے لگی اے وہ شخص جس کی حکمت آسمان کو پہنچی تھی اور اس کی حکومت نے زمین کے کناروں کو اکٹھا کر لیا تھا اور بادشاہ بزورِ قوت اس کے مطیع ہو گئے تھے آج تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو سویا ہوا ہے اور بیدار نہیں ہوتا اور خاموش ہے گفتگو نہیں کرتا؟ تجھے میری جانب سے کون یہ بات پہنچائے گا کہ تو نے مجھے نصیحت کی اور میں نے نصیحت حاصل کی اور تو نے مجھے تسلی دی اور میں نے تسلی پائی؟ زندہ اور مردہ ہونے کی حالت میں تجھ پر سلام ہو تو کیا ہی اچھا زندہ تھا اور تو کیا ہی اچھا مردہ ہے پھر اس کے حکم سے اُسے دفن کیا گیا اور اسکندر نے دنیا سے جو کچھ حاصل کیا بارہ سال میں کیا۔

پھر ذوالقرنین کے بعد اسکندر کا خلیفہ ذوالقرنین بادشاہ بنا اور وہ فلاسفر اور عالم آدمی تھا اور اس کی حکومت بیس سال رہی پھر فیلیپوس بادشاہ بنا اور اس کا اقتدار مضبوط ہو گیا اور اس نے اپنی حکومت میں سرکشی کی اور اس کے دور میں طلسمات بنائے گئے اور اس کی حکومت ۳۸ سال رہی، پھر مورحیطوب اول نے ۲۵ سال حکومت کی پھر فیلیپوس نے سات سال حکومت کی پھر فیفالنس نے ۲۲ سال حکومت کی پھر فیلیپوس ثانی نے ۲۵ سال حکومت کی پھر مورحیطوب ثانی نے ۲۴ سال حکومت کی۔

رومیوں کے بادشاہ

پھر یونانیوں یعنی یونان بن یافت بن نوح کی اولاد کے بعد حکومت رومیوں کے پاس آگئی اور یہ روم بن سماجیر بن ہوبا بن علقا بن عبصوب بن اسحق بن ابراہیم کی اولاد ہیں، یہ ملک پر غالب آگئے اور قوم کی زبان بولنے لگے اور رومیہ کی طرف منسوب ہوئے اور یونانی مسط گئی اور صرف وہی باقی رہی جو ان کی حکمتوں سے ان کے ہاتھوں میں رہی یونانیوں کے بعد رومیوں کا سب سے پہلا بادشاہ فہا ساطق تھا اور وہ جالیوس اصفیر ابن روم تھا اور اس کی حکومت ۲۲ سال رہی پھر اغطس بادشاہ بنا اور جب اس کی بادشاہت کو ایک سال ہو گیا تو حضرت مسیح پیدا ہوئے اور اغطس کی بادشاہت مسلسل ۴۳ سال رہی پھر طباریس نے ۲۲ سال حکومت کی، پھر جالیوس نے چار سال حکومت کی پھر قلو ریس نے ۱۴ سال حکومت کی۔

پھر اسفینا نوس نے دس سال حکومت کی اور اس کے اہل مملکت اُسے اللہ کا نام دیتے تھے اور اس نے اپنے بیٹے طیطوس کو بیت المقدس کی طرف روانہ کیا اور اس نے چار ماہ اس کا محاصرہ کیا اور یہود کی ایک عید پر بیت المقدس میں بہت لوگ جمع ہوئے اور ان کا محاصرہ سخت ہو گیا حتیٰ کہ انھوں نے بچوں کو کھایا اور ان کی اکثریت بھوک سے مر گئی

اور یونانیوں کے بادشاہ اور ان کے بعد ہونے والے رومی بادشاہ مختلف تھے ان میں سے ایک گروہ صابیوں کے دین پر تھا اور وہ حنفیہ کہلاتے تھے، یہ وہ لوگ تھے جو خالق کا اقرار و اعتراف کرتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ اورانی اور عابدیمون اور ہرمس کی مانند ان کا نبی تھا اور وہ مثلث بالنعمة تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اور لیس نبی تھے اور آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قلم سے لکھا اور علم نجوم سکھا یا اور وہ ہرمس کے قول کے مطابق خالق کے بارے میں کہتے ہیں کہ یا تو اللہ سمجھتا ہے اور یہ دشوار ہے اور اگر اس سے گفتگو ہو تو یہ ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ علۃ العلیل ہے اور دنیا کو ایک ہی دفعہ بنانے والا ہے۔

اور ان میں سے ایک گروہ زینیوں کے اصحاب کا ہے وہ سوفسطائی نہیں اور یونانی زبان میں اس نام کی تفسیر مغالطہ ہے اور عربی زبان میں تناقضیہ ہے، وہ کہتے ہیں نہ علم ہے نہ معلوم، اور انھوں نے لوگوں کے اختلاف سے اور ان کے ایک دوسرے سے انتقام لینے سے حجت پکڑی ہے اور بیان کیا ہے کہ ہم نے اختلاف کرنے والے لوگوں کے بارے میں غور کیا ہے اور ہم نے انہیں اختلاف کرنے والے اور غیر متفق پایا ہے اور ہم نے انھیں ان کے اختلاف میں اس امر پر متفق پایا ہے کہ حق مؤلف غیر مختلف ہے اور باطل مختلف غیر مؤلف ہے اور ان کے اجتماع میں ان کا شاہد یہ ہے کہ انھوں نے درست نہیں کہا اور جب انھوں نے اس کا اقرار کیا تو حق کے لیے کوئی جگہ باقی نہ رہی جس کی اصابت کے بارے میں ان کے خواص ہی آندرو کہہ سکتے ہیں، پس ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ ایک ہی وجہ سے پایا جاتا ہے یا تو مدعی کی بات مان لی جائے یا اس کے دعویٰ کو زائل کر دیا جائے پس ہم نے دعویٰ میں غمخیز کیا تو جو بات ہن پر حاوی ہے ہم نے اُسے درست

پایا اور ہم نے دو باتوں کی وجہ سے ان کی تصدیق کو جائز قرار نہیں دیا ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی تکذیب کرتے ہیں اور دوسری یہ کہ ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ انہیں صواب کا علم نہیں ہوا پس دعویٰ کا نہ اٹل کرنا ہی باقی رہ گیا اور ہم نے یہی کہا اور ہم نے انہیں ان سب پر باہمی برابری کی وجہ سے غلبہ کی گردش کے باعث برابر اور مماثل پایا۔ ایک دفعہ یہ طاقت ور ہو گیا اور دوسری دفعہ اس کی مخالفت کرنے والا اور ہم نے ان میں سے کسی گروہ کے پاس فضیلت نہیں پائی اور نہ اس میں تشارک پایا ہے اور نہ حجت اور نہ تساوی اور نہ مقابلہ پایا جاتا ہے اور جب ان کے عوام و خواص میں مناظرہ کے دعویٰ کے ساتھ حق کا وجود دشوار ہو گیا تو علم کے لیے کوئی جگہ باقی نہ رہی جس میں وہ پایا جاتا اور نہ حق کے لیے کوئی راستہ رہا جس سے اسے حاصل کیا جاتا پس ہم نے فیصلہ کیا کہ نہ علم ہے نہ معرفت، اس لیے کہ جب شئی لامحالہ ثابت ہے تو لازماً وہ اتفاق و اختلاف کے دائرہ میں ہے پس ذکر کرنے والا ذکر نہیں کرتا اور وہ غائب ہو اور کہے کہ فلاں غائب ہے تو اس نے دست کہا ہے اور اگر وہ یا کوئی اور شخص کہے کہ فلاں حاضر ہے اور وہ حاضر نہ ہو تو وہ صدق سے باہر چلا گیا ہے پھر مخالف نے اس کی مخالفت کی اور کہا بلکہ وہ غائب ہے تو ان دونوں میں سے لامحالہ ایک سچا ہوگا کیونکہ جب کوئی شئی ثابت ہو تو فی الواقعہ وہ حاضر ہوگی یا غائب، اور جب کوئی شئی نہ ہو تو دونوں اپنے قول میں کہ وہ حاضر ہے یا غائب، کاذب ہوں گے اس لیے کہ حاضر، شئی ہے اور غائب بھی شئی ہے اور اگر کچھ بھی نہ ہو تو وہ نہ حاضر ہوگی نہ غائب، اور انہوں نے اس قسم کی باتوں سے حجت پکڑی ہے۔۔۔۔۔ بلکہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ اگر سب

سہ اس جگہ اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

اشیاء، علم سے معلوم کی جاتی ہیں اور علم کو علم سے معلوم کیا جاتا ہے تو نہایت تک یا لا نہایت تک بات جائے گی اور اگر وہ رک جائے تو غیر معلوم تک ہوگی اور جو معلوم نہ ہو وہ مجہول ہوگی پس تو اشیاء کو مجہول سے کیسے معلوم کرے گا خواہ وہ منتهی نہ ہو اور اس کے لیے کوئی غایت نہ ہوگی اور نہ اس کا احاطہ ہوگا اور جس کا احاطہ نہ ہو وہ بھی مجہول ہوگی اور اس قیاس میں دونوں وجہیں مجہول غیر معلوم ہوں گی، پس مجہول شے تمام اشیاء کو معلوم کیسے بغیر کیسے معلوم ہوگی اور یہ بہت بعید ہے۔

اور انہوں نے ان دونوں قسموں کے بارے میں بر محل گفتگو کی ہے اور انہوں نے بہت کوشش کی ہے اور ان کا خرچ بڑھ گیا ہے اور ایک گروہ نے جسے دہریہ کہا جاتا ہے، بیان کیا ہے کہ نہ دین ہے، نہ رب ہے، نہ رسول ہے، نہ کتاب ہے، نہ نماز ہے، نہ خیر و شر کی جزا ہے، نہ کسی چیز کی ابتدا ہے نہ اس کی فنا ہے اور نہ حدوث اور نہ ہلاکت ہے اور حدوث، کو حدوث کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ افتراق کے بعد اس کی ترکیب ہوئی ہے اور اس کی ہلاکت، اجتماع کے بعد اس کی تفریق ہے اور دونوں وجہیں غائب کا حاضر ہونا اور حاضر کا غائب ہونا، حقیقی ہیں۔

اور انہیں دہریہ کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ انسان ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اور زمانہ گردش کرنے والا ہے جس کا نہ اول ہے نہ آخر، اور انہوں نے اپنے دعویٰ کو دلیل بنا یا ہے اور کہا ہے کہ کسی چیز کے پایا جانے اور کھونے میں دو حال پائے جاتے ہیں اور ان دونوں کا تیسرا حال کوئی نہیں، ایک حال میں شے موجود ہوتی ہے پس جو چیز ہو اور پائی جائے وہ کیسے پیدا ہو سکتی ہے اور دوسرے حال میں شے موجود نہیں ہوتی پس شے اس حال میں جس کی

کوئی تشبیہ نہیں کیسے ہوگی اور یہ بہت بعید ہے۔

اور یہی بات اس شے کے بارے میں ہوگی جس کی ہلاکت کا دعویٰ کیا گیا ہے وہ در حال کے بغیر معلوم نہیں کی جاسکتی۔ ایک حال میں شے قائم ہوتی ہے پس ایک شے کے قائم اور موجود ہونے کی حالت میں اس کی ہلاکت کے مدعی کا قول محال ہوگا اور دوسرے حال میں کوئی شے نہیں ہوتی پس قریب ترین ہلاکت کیسے ہوگی اور یہ محال ہے پس اگر ہمارے مخالفین نے ہمارے صدق کا اقرار کیا تو وہ ہمارے قول میں شامل ہیں اور انہوں نے ان کے قول کی مخالفت کی ہے اور اگر وہ ہمارے قول کا انکار کریں اور تیسرے حال کا دعویٰ کریں جس میں نہ عدم ہوتا ہے نہ وجود، تو یہ تینوں حالتوں سے بدترین حالت ہے۔

اور ان میں سے ایک گروہ نے بیان کیا ہے کہ انزل میں اشیاء کی اصل ایک دانہ تھی جو بچھٹ گیا جس سے عالم نمودار ہو گیا جیسا کہ آپ اس کے رنگوں اور احساس میں اختلاف دیکھ رہے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ وہ اپنے معانی میں غیر مختلف ہے اور اس کے معانی کا اختلاف اس کے احساس کی جہت سے ہے اور بعض نے اس بات کا انکار کیا ہے اور انہوں نے اس کے معانی اور ثبوت میں اس کے لیے اختلاف ثابت کیا ہے اور اختلاف کے ثبوت کے منکرین نے کہا ہے کہ اشیاء اپنے احساس کے اختلاف سے مختلف ہوتی ہیں اور یہ کہ ان میں کسی چیز کی کوئی حقیقت نہیں جسے دوسری کے بغیر واضح کیا جائے۔ اور انہوں نے اس بارے میں دلالت سے دعویٰ کیا ہے کہ صفراء سے پیدا ہونے والی بیماری کے بیماریوں کی مثال اصحاب الیرقان کی ہے، ان میں جب کوئی شہد کو چکھے گا تو اسے کڑوا پائے گا اور اس بیماری سے سلامت رہنے والے لوگ اسے شیریں پائیں گے

اور چمگا دڑ پر دن کی روشنی پر وہ ڈال دیتی ہے اور رات اس کی نظر کو تیز کرتی ہے اگرچہ نور، آنکھوں کے نور میں اضافہ کر دیتا ہے اور تاریکی ان کو ڈھانپ لیتی ہے، ضروری ہے کہ دن کا نور، چمگا دڑ وغیرہ کے لیے تاریکی ہو، آگ اس کی نظر کو ڈھانپ لیتی ہے اور یہ بات بعض لوگوں اور دیگر حیوانات اور طیور میں بھی پائی جاتی ہے اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے جب رات آنکھوں کو تیز کرنے والی ہوتی تو ان کی رات نور ہوگی جیسے کہ ان کے مخالفین کے لیے دن نور ہوگا اور رات ان کے لیے تاریکی ہوگی اور اگر تم کہو کہ یہ ایک آفت ہے جو ان اصناف پر آئی ہے، ہم تمہیں کہیں گے کہ ان کے مخالفین کے نزدیک یا ان کے موافقین کے نزدیک؟ اگر تم کہو کہ ان کے مخالفین کے نزدیک ہم کہیں گے بلکہ آفت ان کے موافقین پر آئی ہے اور اگر تم کہو کہ ان کے موافقین کے نزدیک، تو ہم کہیں گے کہ ان کے نزدیک ان کے مخالفین پر آفت آئی ہے پس دونوں صنفوں میں سے کسی کو دوسری پر فضیلت نہیں ہوگی۔

اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ کیا تم کاتب کو نہیں دیکھتے کہ وہ کتاب کو برابر سیدھا لکھتا ہے اور چہرے کے سامنے سے اُسے ایسے ہی دیکھتا ہے اور اگر وہ اُسے اس کے برخلاف دیکھے گا اور اگر وہ اس سے پڑھا ہو جائے یا اس کے خلاف ہو جائے تو وہ اسے مخالف دیکھے گا جیسا کہ الف ایسی صورت میں لکھا جاتا ہے جس سے وہ تمام حروف سے ممتاز ہو جاتا ہے اور جب تو اُسے سامنے سے دیکھے تو اُسے الف دیکھے گا اور جب تو اس سے پیٹھ پھیرے تو تو اُسے باء کی طرف دیکھے گا اور جب تو اس سے انحراف کرے گا تو تو اُسے نوں یا باء کی طرح دیکھے گا اور اپنی جگہ سے غائب ہونے والا دوسری جگہ حاضر ہوتا ہے۔ اور یہی بات رنگوں، آوازوں، کھانوں، اعیان اور ملبس کے

متعلق ہے جیسے کہ آپ نزدیک سے شخص کو بڑا دیکھتے ہیں اور دُور سے چھوٹا دیکھتے ہیں جب کبھی قریبی اس سے قریب ہوتا ہے ، بڑائی میں زیادہ ہو جاتا ہے اور جب کبھی اس سے دُور ہوتا ہے اس کی آنکھ میں چھوٹائی میں زیادہ ہو جاتا ہے۔

اسی طرح قریب سے آواز کو قوی اور دُور سے خفی سنا جاتا ہے اور اسی طرح کھانے سے آپ تھوڑا چکھتے ہیں اور اُسے قلیل الحلاوت پاتے ہیں اور جب اس سے زیادہ کھلتے ہیں تو اس کا مزہ کثیر الحلاوت ہوتا ہے۔ اسی طرح چھونے کا حال ہے آپ شے کو تھوڑا محسوس کرتے ہیں تو اُسے کمزور پاتے ہیں اور سختی سے اُسے چھوتے ہیں تو اُسے گرم پاتے ہیں اور قریب سے آپ صورت کو ثابت اور مختلف پاتے ہیں اور دیکھنے والا اس سے زیادہ دُور ہو جاتا ہے تو وہ اُسے مستوی اور غیر مختلف دیکھتا ہے۔

اور ان کا خیال ہے کہ تمام اشیاء برابر اور مقابلے میں گھومتی ہیں اور قریب ہے کہ وہ سونسطائیوں کے حلیف بن جائیں اور دوسرے گروہ نے بیان کیا ہے کہ اشیاء ، اصول اربعہ کی فروع ہیں جو ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے اور ان سے عالم نمودار ہوا ہے اور وہ افراد ، ہواذج ، گرمی ، سردی ، رطوبت اور خشکی ہیں جو خود بخود پیدا ہوتی ہیں نہ کہ اعتماد ، ارادہ اور مشیت سے ،

اور دوسرے گروہ کا قول ہے کہ اصول اربعہ ، عالم کی تمام چیزوں کی اصل ہیں اور ان کے ساتھ ایک پانچواں اصول بھی ہے جو ہمیشہ سے ہے ان کی تدبیر کرتا رہتا ہے اور ارادہ ، مشیت اور حکمت سے ان میں اُلفت و محبت پیدا کرتا رہتا ہے اور ان کے جوڑوں کے درمیان اُلفت پیدا کرتا رہتا ہے اور ان کے نتائج اس سے پیدا ہوتے ہیں

اور ان کے اعداد ایک دوسرے کو قرب سے نہیں روکتے اور وہ علم ہے۔ اور ایک گروہ نے جو اصحاب الجوہر ہیں اور وہی ارسطالیسیہ ہیں، بیان کیا ہے کہ اشیاء دو چیزیں ہیں۔ جوہر اور عرض، اور جوہر دو قسموں میں منقسم ہو جاتا ہے، زندہ اور جو زندہ نہیں اور اس کی تعریف یہ ہے کہ وہ قائم بنفسہ اور اس کا افتراق، خاص میں ہوتا ہے نہ کہ حد میں اور عرض کی نو قسمیں ہیں ان میں سے کمیت ہے اور یہی عدد ہے اور اس کی چار صورتیں ہیں، ماپ، پیمائش، وزن اور قول۔

پھر کیفیت ہے اور اس کی آٹھ صورتیں ہیں، کون، نساد، ہیئت، جملہ، قوت، کمزوری، آلف اور مالوف، پھر اصناف ہے اور اس کی چار صورتیں ہیں۔ طبیعی، صناعتی، استخوان اور مودت۔

پھر منیٰ ہے اور یہ وقت پر واقع ہوتا ہے اور وقت سے مراد زمانہ ہے اور زمانے کی صورتیں تین ہیں، ماضی، مستقبل اور دائم۔ پھر انیٰ ہے اور یہ جگہ پر واقع ہوتا ہے اور اس کی چھ جہات ہیں یعنی آگے، پیچھے، اوپر، نیچے، دائیں اور بائیں پھر حدت ہے اور وہ ملک ہے اور ملک کی دو قسمیں ہیں یا وہ خارج ہے یا داخل، خارج کا مفہوم غلام، گھرا اور سامان وغیرہ کی ہے اور داخل کا مفہوم، علم و حکمت ہے۔ پھر نسبت ہے اور نسبت کے معنی، شئی کی ہیئت کے ہیں جیسے کوئی کسے کہ فلاں کھڑا ہے اور فلاں بیٹھا ہے اور فلاں جانے والا ہے۔ اور فلاں آیا ہے۔

پھر فاعل ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں یا تو وہ اختیار سے کرے گا یا وہ بالطبع کرے گا، پس مختار، زندہ، باقی، کھانے پینے والے کی مانند ہے اور فاعل بالطبع، عناصر اربعہ کی حرکت کی طرح ہے جیسے آگ وسط سے بلندی کی طرف چڑھتی ہے اور اگر وہ آگ کے سوا

کوئی اور چیز ہو اور زمین کی طرح ہو وہ بلندی سے وسط کی طرف اس کے
مخصوص مرکز کی طرف آتی ہے۔ اور پانی بلندی سے زمین کے نیچے
کی طرف آتا ہے۔

پھر منفعل ہے اور وہ اپنی طبیعت محتملہ کی حالت میں فاعل کی تاثیر
کو قبول کرنے والا ہے کیونکہ وہ طبیعت کو گھماتا اور تمام اشکال میں چو کو
بناتا ہے، یہ یونانیوں اور ان کے بعد آنے والوں رومیوں کی باتیں
ہیں اور ان کے متکلمین اور فلاسفہ اور حکماء اور اہل نظر کے مذاہب ہیں۔

رومی عیسائیوں کے بادشاہ

شاہانِ روم میں سے پہلا بادشاہ جو یونانی قول سے نصرانیت کی طرف گیا قسطنطین ہے اور اس کا باعث یہ تھا کہ وہ ایک قوم سے جنگ کر رہا تھا اس نے خواب میں دیکھا کہ گویا نیرے آسمان سے اتارے گئے ہیں اور ان پر صلیبیں لگی ہیں اور جب صبح ہوئی تو اس نے اپنے نیروں پر صلیبیں اٹھائیں پھر اس نے جنگ کی اور کامیاب ہوا اور یہی اس کے عیسائی ہونے کا سبب تھا۔ اس نے دینِ نصرانیت کی ذمہ داری لی اور گرجے تعمیر کیے اور دینِ نصرانیت کے قیام کے لیے اس نے تمام شہروں سے پادریوں کو اکٹھا کیا اور یہ ان کا پہلا اجتماع تھا اور نیکوہ میں تین سو اٹھارہ پادری اور چار پیشوا جمع ہوئے، اسکندریہ کا پیشوا، رومیہ کا پیشوا، انطاکیہ کا پیشوا اور قسطنطنیہ کا پیشوا۔

ان کو قسطنطین کے جمع کرنے کا سبب یہ تھا کہ جب وہ عیسائی ہوا اور نصرانیت اس کے دل میں اتر گئی تو اس نے اس کے علم کے انتہاء کو پہنچنا چاہا سو اس نے نصرانیوں کے مقالات کو شمار کیا تو اس نے تیرہ مقالات پائے اور ان میں کسی کا یہ قول تھا کہ مسیح اور اس کی ماں دونوں اللہ تھے اور ان میں کسی کا یہ قول تھا کہ وہ باپ سے آگ کے شعلے کے مقام پر تھا جو آگ کے شعلے سے الگ ہو گیا ہے اور دوسرے کی

علیحدگی سے پہلے میں کمی نہیں ہوئی اور ان میں کسی کا یہ قول بھی تھا کہ وہ اللہ
 تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ اس کا بندہ تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ اس کا
 جسم خیال تھا جیسے متی اور اس کے اصحاب نے کہا ہے اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ کلمہ
 تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ بیٹا تھا اور کسی کا قول تھا کہ وہ قدیم روح تھی اور کسی کا
 یہ قول تھا کہ وہ ابن یوسف تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ انبیاء میں سے
 ایک نبی تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ لاہوتی اور ناسوتی تھا۔ پس قسطنطین
 نے تین سو اٹھارہ پادریوں اور چار پیشواؤں کو جمع کیا اور اس زمانے
 میں ان کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔

اور اسکندر یہ کا پیشوا کہا کرتا تھا کہ مسیح مخلوق اور معبود ہے پس جب
 وہ اکٹھے ہوئے تو انہوں نے اس بارے میں اس سے مناظرہ کیا سو اس
 نے سب لوگوں کے مقالات کو جمع کیا انہوں نے کہا کہ مسیح مخلوق کے
 وجود سے قبل باپ سے پیدا ہوا ہے اور وہ باپ کی طبیعت سے
 ہے اور انہوں نے روح القدس کا ذکر نہیں کیا اور نہ انہوں نے
 اسے خالق اور نہ مخلوق ثابت کیا بلکہ انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا
 کہ باپ اللہ ہے اور ابن اللہ اس سے ہے اور وہ نیکو سے چلے گئے
 اور قسطنطین کی حکومت ۵۵ سال رہی۔

پھر یولیانوس نے ایک سال حکومت کی پھر دیوس نے ایک سال
 حکومت کی اور اسی کے زمانے میں طویل زمانہ مرنے کے بعد اصحاب
 کہف ظاہر ہوئے اور وہ کتنی جماعتیں اور چرواہے تھے اور ان کے
 ساتھ چرواہے کا کتا بھی تھا اور ان کے نام کسلینیا، مراطوس، شاہ
 بومبوش، لطرلوش، دواس، لوالس، کینقرطو، دسوطرہ، بلخا چرواہا،

۱۔ اصل کتاب میں بعض اسماء نقطوں کے بغیر آئے ہیں۔

اور یہی کتے کا مالک تھا اور کتے کا نام قطیر تھا، پس وہ ایک سو سال کے بعد باہر نکلے اور تین سو نو سال کے بعد بھی ان کا نکلنا بیان کیا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے ایک آدمی کو جس کے پاس در اہم بھی تھے، اپنے واسطے کھانا لانے کے لیے بھیجا پس عوام نے اس کے در اہم کی بناوٹ کو اوپر اخیال کیا پھر انہوں نے اس کا پچھا کیا حتیٰ کہ وہ غار تک آگئے اور ان کا معاملہ لوگوں پر مشتبہ ہو گیا اور غار پر مسجد بنائی گئی جس میں نماز پڑھی جاتی تھی۔ پھر النطیا نوس نے چار سال حکومت کی، پھر تید و سوس اکبر بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں نصرانیوں کا دوسرا اجتماع ہوا اور اس کے لیے قسطنطنیہ میں ایک سو پچاس پادری اور تین پیشوا اکٹھے ہوئے اور رومیہ کا پیشوا وہاں حاضر نہ ہوا پس انہوں نے صحیفہ امانت بنایا اور روح القدس لکھا اور جو صحیفہ امانت انہوں نے بنایا یہ تھا — میں خدائے واحد باپ پر ایمان لاتا ہوں جو ہر چیز کا بادشاہ ہے اور زمین و آسمان کا خالق ہے اور جو چیزیں مرنی یا غیر مرنی ہیں ان کا بھی خالق ہے اور مسیح ابن اللہ رب سے زمانے سے پہلے پیدا ہوا، نور، نور سے ہے الہ الحق، الہ حق سے ہے وہ مولود ہے، مخلوق نہیں اور باپ کی اصل سے ہے اسی سے ہر چیز ہے، ہمارے بشر کی وجہ سے اور ہماری رہائی کی وجہ سے، وہ آسمان سے اُترا اور روح القدس اور کنواری مریم سے متجسد ہوا اور بشر بن گیا اور بلاطس البنطی کے عہد میں ہماری وجہ سے اُسے صلیب دیا گیا اور وہ مر گیا اور اُسے قبر میں ڈالا گیا اور اس نے تین دن کے لیے قیام کیا جیسا کہ کتب میں بیان ہوا ہے اور وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا اور اس باپ کی دائیں طرف جا بیٹھا جس کی حکومت کو فنا نہیں اور اس روح القدس رب سے جو باپ سے ہے وہ نکلا جس کے متعلق انبیاء نے گفتگو کی ہے اور حوالہ یون کے پیغمبرانہ گر جا کی بکتا

پاکیزگی سے ہیں، ایک پتھے پر اور خطاؤں کی بخشش پر اور مردوں کے اٹھ کھڑا ہونے پر ایمان لاتا ہوں اور انہوں نے اس کے بعد کچھ کہنے والے کی بات کو حرام قرار دیا۔ اور قسطنطنیہ سے متفرق ہو گئے۔ اور تیدوسوس کی حکومت سترہ سال رہی۔

پھر اس کے بعد اس کا بھتیجا تیدوسوس اصغر اور انسٹیا نوس بادشاہ بنے اور عیسائیوں کا تیسرا اجتماع ہوا، پاپس افسس میں اجتماع ہوا اور دوسو پادری حاضر ہوئے اور نسطور نے سب لوگوں کی مخالفت کی اور کہا کہ مسیح، دو جوہر اور دو طبیعتیں تھا وہ اپنے جوہر اور طبیعت کے لحاظ سے مکمل الہ تھا پس باپ نے اللہ کو جنم دیا اور اس نے انسان کو جنم نہیں دیا، اور ماں نے انسان کو جنم دیا اس نے اللہ کو جنم نہیں دیا۔ قرطیس نے اسے کہا اگر بات ایسے ہی ہے جیسے تو نے بیان کی ہے تو جس نے مسیح کی پرستش کی وہ برائی کرنے والا ہے اس لیے کہ وہ قدیم اور محدث ہونے کے لحاظ سے بندہ ہوگا اور جس نے اس کی عبادت کو ترک کیا وہ کفر کرنے والا ہوگا کیونکہ اس نے قدیم کی عبادت کو چھوڑ دیا ہے جیسے اس نے محدث کی عبادت کو چھوڑ دیا ہے اور جس نے انسان کو چھوڑ کر اللہ کی پرستش کی اس نے مسیح کی پرستش نہیں کی کیونکہ وہ اس بات کا استحقاق نہیں رکھتا کہ اسے ایک جہت سے دوسری جہت کو چھوڑ کر مسیح کہا جائے اور اس نے اس بات کو سب پر واجب قرار دیا اور انطاکیہ کے پیشوا نے اس کی مخالفت کی اور نسطور نے کہا کہ انطاکیہ کا پیشوا میرے قول کی مانند کہتا ہے۔ اور نسطور سمرقند میں عراق کی طرف بھاگ گیا اور عراق میں نسطور بن گئے اور انہوں نے پیشوا کی جگہ جالبیق کو اپنا سردار بنا لیا اور اسی بات پر متفرق ہو گئے اور تیدوسوس اصغر کی حکومت ۲۷ سال رہی۔ پھر مرقیانوس بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں چوتھا اجتماع ہوا

اور اس کا باعث یہ تھا کہ یعقوبیہ کے حکمران طریبوس نے کہا کہ مسیح ایک جوہر اور ایک طبیعت ہے اور نصاریٰ نے اس بات کا انکار کیا اور قسطنطنیہ میں ۶۳۰ پادری جمع ہوئے اور انہوں نے طریبوس سے مناظرہ کیا اور انہوں نے اُسے کہا، اگر تیرے خیال کے مطابق مسیح طبیعت واحدہ ہے تو طبیعت قدیمہ ہی طبیعت محدثہ ہے، اور اگر قدیم، محدث سے ہو تو جو ہمیشہ سے ہے وہی نہیں ہوگا مگر اس نے اپنے قول سے رجوع نہ کیا تو انہوں نے اُسے حرام قرار دے دیا اور وہ مصر اور اسکندریہ کے علاقے کی طرف چلا گیا اور وہاں قیام پذیر ہو گیا اور وہ طبیب تھا اور مرقیائوس کی حکومت پانچ سال رہی۔

پھر اس کے بعد الیون واسموس نے سات سال حکومت کی پھر زینون نے ۱۸ سال حکومت کی پھر انسطاسیوس بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں نصاریوں کا پانچواں اجتماع ہوا اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ روسائے نصاریٰ میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ مسیح کا جسم غیر حقیقی خیال تھا۔ پس اس کے لیے وہ جمع ہوئے اور کہنے لگے، اگر اس کا جسم خیال تھا تو ضروری ہے کہ اس کا فعل بھی غیر حقیقی خیال ہو اور یہ نصاریٰ کے قول کی نسبت سوفسطائیوں کے قول کے زیادہ مشابہ ہے اور اس نے ان لوگوں پر لعنت کی جنہوں نے یہ بات کہی، اور نصاریٰ نے ان سے اظہار بیزاری کیا اور انسطاسیوس کی حکومت ۲۷ سال رہی۔ پھر یوستوس ثانی نے ۲۹ سال حکومت کی اور اس کے زمانے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے پھر یوستوس ثالث نے ۲۰ سال حکومت کی پھر طبریوس نے چار سال حکومت کی،

۱۔ اصل کتاب میں یہ نقطے کے بغیر ہی ہے۔

پھر ہرقل اور اس کے بیٹے قسطنطین نے حکومت کی اور اس کے زمانے میں نصرانیوں کا چھٹا اجتماع ہوا اور یہ واقعو یوں ہے کہ قورس اسکندرائی نے خیال کیا کہ مسیح، مشیت واحدہ اور فعل واحد ہے اس نے کہا اور یہ یعقوبیہ کے قول کی مانند ہے پس وہ اس کے لیے جمع ہوئے اور رومیہ کے پیشوا کو پسند کیا اور اس نے خط لکھا اور خود حاضر نہ ہوا اور اس کے بعد نصرانیوں کا کوئی اجتماع نہیں ہوا اور ہرقل اور اس کے بیٹے قسطنطین کی حکومت ۳۲ سال رہی۔

پھر قسطنطینوس نے ۱۸ سال حکومت کی پھر رومیہ کے پیشوا نے تین سال حکومت کی پھر طلسمبر ^۳ نے چار سال حکومت کی پھر الیون اور اس کے بیٹے قسطنطین نے ۲۹ سال حکومت کی۔

اور رومیوں کے وہ مہینے جن پر وہ اپنا حساب اور تاریخیں چلاتے تھے بارہ مہینے تھے۔

پہلا مہینہ کا لون الآخر تھا اُسے رومی زبان میں نیوارس کہتے ہیں اور یہ ان کے نزدیک سال کا سہرا ہے۔

ان کے مہینوں کے نام یہ ہیں۔ نیوارس اور یہی جنوری ہے، ملیاس، یہ فروری ہے، نرلس، یہ مارچ ہے، ابرلس، یہ اپریل ہے، مالیس، یہ مئی ہے، ایولس، یہ جون ہے، اغطلس، یہ جولائی ہے۔ ستمبرس، یہ اگست ہے، اقطیرس، یہ ستمبر ہے، نونبرس، یہ اکتوبر ہے، ابرس، یہ نومبر ہے، مورس، یہ دسمبر ہے۔

اور ان کی مملکت، فرات کی حد سے اسکندریہ تک تھی جو ارض روم کے سوا، جو اس مدت تک ان کے قبضہ میں ہے اسلامی علاقے میں آگئی

۱۔ اصل کتاب میں یہ نقطے کے بغیر ہی ہے۔

اور ان کا سب سے بڑا شہر المرہ تھا جو جزیرہ کے علاقے میں ہے اور وہ
 دیار مصر میں سے ہے پھر انطاکیہ تھا جہاں القسیان کے گرجا میں بطرس
 کی کرسی اور حضرت یحییٰ بن زکریا کی تحصیل ہے اور یہ چوتھی کرسی ہے، اور
 بڑا پیشوا ہے اور جو کچھ مملکت روم میں تھا وہ اسلام میں آ گیا یعنی جزیرہ
 کا علاقہ حران، المرہ اور اس کے بقیہ اضلاع، یالس، سمیاط، ملطیہ، اذنہ،
 طرسوس، جند قنسرین اور عواصم اور اس کے بقیہ اضلاع اور جند حمص اور
 حمص کا شہر جو مملکت روم میں شمار ہونے والے شہروں میں سے ایک
 ہے پھر لاذقیہ، اور یہ بھی حمص سے تعلق رکھتا ہے اور جند دمشق، ہما
 پر شاہ روم کے کارندے، عنان کی آل حفتہ سے تعلق رکھتے تھے اور
 جند اردن، اور یہ بھی ان کے پاس تھا اور اس کے کارندے شاہ روم کی
 جانب سے عنانیوں کی آل حفتہ سے تھے اور جند فلسطین اپنے ضلع سمیت
 تینیس، دمیاط اور اسکندریہ، یہ خالص رومی مملکت تھی جو اسلامی علاقے
 میں شامل ہو گئی۔

پھر ان کا علاقہ الدرب کے پیچھے سے بلاد صقالیہ، اللان اور افرنگ
 تک تھا اور بلاد روم کے مشہور و معروف شہر بھی جیسے رومیہ، بقیہ قسطنطنیہ
 اسیہ، خرشہ، قرہ، عموریہ، صملہ، القلم، سلندوا، ہرقہ، صقلیہ،
 ملطنہ، انطاکیہ المحترقہ، دھرناطہ، ملویہ، سلوقیہ، امرتہ، قونیہ، جنوس
 بلوس، براغس اور سلنیقیہ۔

لے، لے، لے، لے اصل کتاب میں یہ الفاظ نقطے کے بغیر ہیں۔

ایران کے بادشاہ

ایران اپنے بادشاہوں کے لیے خلقت کے احسانے کے ایسے بہت سے امور کا دعویٰ کرتا ہے کہ ان جیسے امور کو قبول نہیں کیا جاسکتا حتیٰ کہ ایک بادشاہ کے متعدد منہ اور آنکھیں ہو جاتی ہیں اور دوسرے کا چہرہ تانبے کا ہوتا ہے اور تیسرے کے دونوں کندھوں پر دو سانپ ہوتے ہیں جو مردوں کے دماغ کھاتے ہیں اور عمر کی طوالت اور لوگوں سے موت کو دور کرنا اور اس قسم کی باتیں جنہیں عقل دھکے دیتی ہے اور اُسے کھیل اور مذاق سمجھتی ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اور ہمیشہ ہی سے عجم کے اصحاب عقل و معرفت اور جنہیں بلندی حاصل ہے اور ان کے ملوک و رؤسا سے اُونچے گھرانے والے اور مورخین اور ادیب اس کی تصدیق نہیں کرتے اور نہ اسے صحیح قرار دیتے ہیں اور نہ وہ یہ بات کہتے ہیں۔

اور ہم نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ اردشیر بابکان سے ایران کی بادشاہت کا شمار کرتے ہیں پس ان کے ہاں اردشیر سے قبل ان کی مملکت اولیٰ اور پہلے بادشاہ یہ تھے۔ شیورث نے ستر سال اور او شہنج فیشداد نے چالیس سال ظہورث نے تیس سال، جمشید نے سات سو سال، الفخاک نے ایک ہزار سال، افریدون نے پانچ سو سال، منوچہر نے ایک سو بیس سال، ترکوں کے بادشاہ افراسیاب نے ایک سو بیس سال، زوطھاسپ نے

پانچ سال، کیتباد نے ایک سو سال، کیکاؤس نے ایک سو بیس سال، کینخسٹر نے ساٹھ سال، کیلہ اسپ نے ایک سو بیس سال، کیشاسپ نے ایک سو بارہ سال، کبارد شیر نے ایک سو بارہ سال، خمانی بنت چہزاد نے بیس سال، دارا بن چہزاد نے بارہ سال حکومت کی پھر اسکندر ذوالقرنین نے اُسے قتل کر دیا اور ایران کی حکومت منتشر ہو گئی اور ملوک الطوائف کی حکومت ہو گئی اور ان کی حکومت بلیخ میں تھی۔

نسابوں کا خیال ہے کہ وہ عامور ابن یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہیں اور یہ صابیوں کے دین پر تھے، شمس و قمر، آگ اور نجوم سبعہ کی تعظیم کرتے تھے اور مجوسی نہیں تھے بلکہ وہ صابیوں کے قوانین کے پابند تھے اور ان کی زبان سریانی تھی اُسے بولتے اور اُسے ہی لکھتے تھے اور یہ سریانی کا رسم الخط ہے۔ اور ان کے واقعات نے ہماری رائے کو ثابت کر دیا ہے، اکثر لوگ ان کا انکار کرتے ہیں اور انہیں بُرا خیال کرتے ہیں، پس ہم نے انہیں ترک کر دیا ہے کیونکہ ہمارا طریق تمام بری باتوں کو حذف کرنا ہے۔

اردو شیر با بکان سے دوسری بادشاہت

اور اردو شیر بادشاہ، ایرانی مجوسیوں کا پہلا بادشاہ ہے اور اس کی حکومت اصطنخوس تھی۔ ایران کے بعض صوبوں نے اس کا انکار کیا تو اس نے ان سے جنگ کی اور انہیں فتح کر لیا پھر وہ اصبہان کی طرف گیا پھر ہوانہ پھر میسان کی طرف گیا پھر ایران واپس آ گیا اور اس نے

۱۔ اصل کتاب میں یہ رسم الخط نہیں لکھا گیا۔

اردوان بادشاہ سے جنگ کی اور اُسے قتل کر دیا اور اردشیر شہنشاہ نام رکھا اور اس نے اردشیر خزرہ میں ایک آتشکدہ تعمیر کیا پھر جزیرہ، آرمینیا اور آذربائیجان کی طرف گیا پھر عراق کے مصافحات کی طرف گیا اور اُسے مسکن بنا لیا اور خراسان کی طرف گیا اور اس کے ایک صوبے کو فتح کر لیا اور جب اس نے شہروں پر قبضہ کر لیا تو اپنے بعد اپنے بیٹے سالور کو بادشاہ مقرر کیا اور اُسے تاج پہنایا اور اس کا نام بادشاہ رکھا اور اردشیر فوت ہو گیا اور اس کی حکومت ۱۴ سال رہی۔

اور سالور بن اردشیر بادشاہ بن گیا اور اس نے بلادِ روم سے جنگ کی اور ان میں سے کئی شہروں کو فتح کر لیا اور بہت سے رومیوں کو قیدی بنا لیا اور اس نے شہرِ جندی سالور کو تعمیر کیا اور رومی قیدیوں کو وہاں کھڑا لیا اور روم کے رئیس نے اس کے لیے اس پل کا نقشہ تیار کیا جو دریائے نتر پر ہے اور اس کا عرض ایک ہزار ہاتھ ہے۔

اور سالور بن اردشیر کے زمانے میں زندقہ مانی بن حماد ظاہر ہوا اور اس نے سالور کو ثنویت کی طرف دعوت دی اور اس کے مذہب پر عیب لگایا تو سالور اس کی طرف مائل ہو گیا اور مانی نے کہا کہ عالم کے مدبر دو ہیں اور وہ دو قدیم چیزیں ہیں نور و ظلمت، دو خالق ہیں، خالق خیر اور خالق شر، اور نور و ظلمت میں سے ہر ایک فی نفسہ پانچ معانی کا نام ہے۔ رنگ، مزہ، بو، نبض اور آواز، اور وہ دونوں عالم اور بصیر ہیں اور جو خیر و منفعت ہوتی ہے وہ نور کی جانب سے ہوتی ہے اور جو تکلیف و مصیبت ہوتی ہے وہ ظلمت کی طرف سے ہوتی ہے اور یہ دونوں الگ الگ تھے پھر دونوں باہم مل گئے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صورت نہ تھی پھر وہ پیدا ہو گئی اور ظلمت نور کے لیے، ہماز جنت سے ظاہر ہوئی ہے اور وہ دونوں سائے اور سورج کی طرح ایک دوسرے

سے ملے ہوئے تھے اور اس کی دلیل، شئی کے بننے کا استحالة ہے نہ کہ شئی سے اس کی دلیل کہ ظلمت، نور کے لیے، ممازجت سے ظاہر ہوئی ہے یہ ہے کہ جب ظلمت کی نور سے مخالفت تھی تو وہ اسے خراب کرنے والی تھی اور یہ محال ہے کہ نور نے اسے ظاہر کیا ہو کیونکہ نور کا نام بھلائی ہے اور اس کی دلیل کہ وہ دونوں قدیم ہیں خیر اور شر، یہ ہے کہ جب ایک ماہ پایا گیا اس سے دو مختلف فعل نہیں ہو سکتے مثلاً گرم اور جلانے والی آگ سے تیرید نہیں ہو سکتی اور جس سے تیرید ہوگی اس سے تسخین نہیں ہوگی، پس جس سے خیر ہوگی اس سے شر نہ ہوگا اور جس سے شر ہوگا اس سے خیر نہ ہوگی۔

اور اس کی دلیل کہ وہ دونوں زندہ فاعل ہیں یہ ہے کہ خیر اس کے لیے ایک فعل ثابت کرتی ہے اور شر بھی اس کے لیے ایک فعل ثابت کرتا ہے۔

پس سالور نے اس کی اس بات کو مان لیا اور اس سے اس کی مملکت کے باشندوں نے اسے اختیار کر لیا اور ان پر یہ بات گراں گزری پس اس کی مملکت کے حکماء اسے اس بات سے روکنے کے لیے جمع ہوئے مگر اس نے ان کی بات نہ مانی۔

اور مانی نے کتابیں تصنیف کیں جن میں دو کو ثابت کیا اور اس نے جو کتاب تصنیف کی جسے وہ کنزالاحیاء کا نام دیتا ہے اس میں وہ نفس کے خلاص نور ہی اور فساد ظلمی کو بیان کرتا ہے اور ردی افعال کو ظلمت کی طرف منسوب کرتا ہے۔

اور ایک کتاب جسے اس نے الشاہرتان کا نام دیا ہے اس میں وہ نفس خالصہ اور شیاطین سے مختلط نفس اور علل کو بیان کرتا ہے اور فلک کو چوڑا قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ علم ایک جھکے ہوئے پہاڑ

پر ہے جس پر فلک علومی گھومتا ہے۔

اور ایک کتاب جسے وہ کتاب الہدیٰ والتدبیر اور بارہ اناجیل کا نام دیتا ہے اور وہ ان میں سے ہر انجیل کو حروف میں سے حرف کا نام دیتا ہے اور نماز کا اور ان چیزوں کا ذکر کرتا ہے جو رُوح کی نجات کے لیے استعمال کی جانی چاہئیں۔

اور کتاب سفر الاسراء وہ ہے جس میں وہ انبیاء کے معجزات پر طعن کرتا ہے اور کتاب سفر الجبابرة اور اس کی بہت سی کتب اور رسائل بھی ہیں۔ سو اس نے سابور کو اس بات پر دس بارہ سال قائم رکھا پھر اس کے پاس الموبذ آیا اور اس نے کہا اس نے تیرے دین کو خراب کر دیا ہے اُسے اور مجھے اکٹھا کرتا کہ میں اس سے مناظرہ کروں سو اس نے دونوں کو اکٹھا کیا اور الموبذ، دلیل سے اس پر غالب آگیا اور سابور نے شہوت کو چھوڑ کر مجوسیت کی طرف رجوع کر لیا اور اس نے مانی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو وہ بھاگ گیا اور بلا دہند کی طرف آگیا اور یہیں مقیم ہو گیا حتیٰ کہ سابور مر گیا۔

پھر سابور کے بعد ہرمز بن سابور بادشاہ بنا اور یہ ایک دلیر آدمی تھا، اسی نے دہرمز شہر تعمیر کیا ہے اور اس کا زمانہ طویل نہ ہوا اور اس کی حکومت ایک سال رہی۔

پھر ہرام بن ہرمز بادشاہ بنا اور وہ غلاموں اور کھیلوں کا دلدادہ تھا اور مانی کے شاگردوں نے اس کی طرف خط لکھا کہ — اگر اس نے قابو پایا ہے تو ایک نو عمر اور کثیر المشاغل بر قابو پایا ہے پس وہ ہرمز بن ایران کی طرف آیا اور اس کی بات مشہور ہو گئی اور اس کی جگہ ظاہر ہو گئی پس ہرام نے اُسے بلایا اور اس سے اس کا حال پوچھا اس نے اُسے اپنا حال بتایا تو اس نے اُسے اور الموبذ کو اکٹھا کیا اور اس نے اس سے

مناظرہ کیا پھر الموبذ نے اُسے کہا تیرے اور میرے لیے سیسہ گھلا یا جائے اور اُسے میرے اور تیرے معدے پر ڈالا جائے اور جسے وہ ضرر نہ دے وہ حق پر ہوگا، اس نے کہا یہ ظلمت کا فعل ہے، پس بہرام کے حکم سے اُسے مجبوس کر دیا گیا اور اُسے کہا جب صبح ہوگی تو میں تجھے بلاؤں گا اور اس طرح قتل کروں گا کہ تجھ سے پہلے اس طرح کوئی قتل نہ ہوا ہوگا، پس ساری رات مانی کو اسہال لگے رہے حتیٰ کہ وہ مر گیا اور بہرام نے صبح کو اُسے بلایا تو انہوں نے اُسے مُردہ پایا، سو اس نے اس کا سر کاٹنے کا حکم دیا اور اس کے جسم میں توڑی بھر دی اور اس کے اصحاب کو تلاش کیا اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور بہرام بن ہرمز کی حکومت تین سال رہی۔

پس بہرام بن بہرام بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ۷۰ سال رہی پھر اس کے بعد اس کا بیٹا بہرام بن بہرام بادشاہ بنا اور اس کی حکومت چار سال رہی پھر اس کا بھائی نرسی بن بہرام نو سال بادشاہ رہا۔ پھر ہرمز بن نرسی نے نو سال حکومت کی اور اس کے مان لڑکا پیدا ہوا جس کا نام اس نے سالور رکھا اور اُسے بادشاہ بنا دیا اور ہرمز مر گیا اور سالور ابھی گوارے میں بچہ ہی تھا اور اس نے اپنی مملکت کے باشندوں کو اس کے انتظار میں کھڑا کیا حتیٰ کہ وہ پروان چڑھا اور جوان ہو گیا پھر اس سے تکبر و جبر ظاہر ہوئے اور اس نے بلادِ عرب سے جنگ کی اور ان کے پانی جذب کر دیے اور روم کے بادشاہ الیالوس نے اس سے جنگ کی اور تمام قبائل کے عربوں نے اس کی مدد کی پھر قبائل عرب نے سالور کی طرف سبقت کی اور اس کے دار الخلافے میں اس پر ٹوٹ پڑے حتیٰ کہ وہ بھاگ گیا اور اس کی حکومت جاتی رہی پس اس کا شہر اور خزانے لوٹ لیے گئے پھر ایک نامعلوم شخص کا تیر آیا اور رومیوں کا بادشاہ

الیا نوس قتل ہو گیا اور رومیوں نے یونینا نوس کو بادشاہ بنا لیا اور اس نے ساہور سے مصالحت کر لی۔

اور ساہور، عربوں کی دشمنی پر قائم رہا اور وہ انہیں سے جس پر قابو پانا اس کا کندھا اتار دیتا اسی لیے اُسے ساہور ذوالکثاف کا نام دیا گیا ہے اور اس کی حکومت ۷۲ سال رہی۔

پھر ساہور کا بھائی اردشیر بن ہرمز بادشاہ بنا اور وہ بدسیرت ہو گیا اور اس نے اشراف اور عظماء کو قتل کیا اور چار سال حکومت کرنے کے بعد معزول ہو گیا، اور ابراہیموں نے ساہور بن ساہور کو بادشاہ بنا لیا اور معزول اردشیر نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور ساہور پر خیمہ گر گیا اور وہ مر گیا اور اس کی حکومت پانچ سال رہی، اور ساہور کے بعد ہرام بن ساہور بادشاہ بنا اور اس نے اطراف کی طرف عدل و انصاف اور احسان کا وعدہ کرتے ہوئے خطوط لکھے اور اس کی حکومت گیارہ سال رہی پھر لوگوں نے اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا۔

پھر یزدگرد بن ساہور بادشاہ بنا اور وہ بد اخلاق، سنگدل، دراز قد، بدسیرت، قلیل الخیر اور کثیر الشر تھا، اس نے انہیں برے عذاب دیے پھر گھوڑے سے اُسے لات ماری اور اُسے مار دیا اور اس کی حکومت ۲۱ سال رہی۔

پھر ہرام گور بن یزدگرد بادشاہ بنا، اس نے سرزمین عرب میں نشوونما پائی تھی اور اس کے باپ نے اُسے نعمان کی طرف بھیجا اور عرب عورتوں نے اُسے دودھ پلایا اور وہ اچھے اخلاق پر پروان چڑھا۔ اور جب یزدگرد فوت ہو گیا تو ابراہیموں نے اس کے بیٹے کو اس کے بد مذہب ہونے کی وجہ سے حکمران بنانا پسند نہ کیا اور کہنے لگے، ہرام اس کا بیٹا ہے اس لیے عرب علاقے میں نشوونما پائی ہے اُسے حکومت

کا کوئی علم نہیں ہے اور انھوں نے ایک اور شخص کو بادشاہ بنانے پر اتفاق کر لیا پس بہرام عربوں میں چلا گیا اور جب وہ ایرانیوں سے ملا تو وہ اس سے ڈر گئے اور انہوں نے بادشاہ کا تاج اور زینت کی اشیاء جنہیں بادشاہ پہنتے ہیں لے لیں اور ان دونوں کو انھوں نے دو شیروں کے درمیان رکھ دیا اور بہرام اور کسریٰ سے کہنے لگے ، تم دونوں میں سے جس نے دونوں شیروں کے درمیان سے تاج اور اشیائے زینت لے لیں وہی بادشاہ ہوگا ، اور انہوں نے بہرام سے کہا تو اس نے ایک چھڑی پکڑی اور آگے بڑھا اور اس نے دونوں شیروں کو مارا حتیٰ کہ دونوں کو مار دیا اور تاج اور اشیائے زینت لے لیس تو وہ اس کے مطیع ہو گئے تو اس نے ان سے بھلائی کا وعدہ کیا اور اطراف کو بھی اس نے بھلائی کرنے کے خطوط لکھے اور انہیں اپنے عدل کے متعلق بتایا اور اس نے شہروں کی آبادی کا قصد کیا اور المنذر بن نعمان اس کے پاس آیا تو اس نے اس کے مقام کو بلند کیا۔

اور بہرام لہو و لعب کا رسیا اور رعیت سے غافل تھا پھر وہ شکار اور لہو و لعب کی جستجو میں چلا گیا اور اس نے اپنے بھائی نرسی کو مملکت پر جانشین بنایا اور جب ترکوں کے بادشاہ خاقان کو بہرام کے حال کی اطلاع ملی تو اس نے اس کا لالچ کیا اور اس نے اس کی طرف روانگی کا ارادہ کیا اور بہرام کو بھی اس کی اطلاع مل گئی تو وہ بھی اس کے مقابلے میں آیا حتیٰ کہ اُسے قتل کر دیا اور اپنی رعیت کو فتح پانے کا خط لکھا پھر ایک روز وہ شکار کو نکلا اور گورخر کی تلاش میں دُور چلا گیا پھر اس کے گھوڑے نے اُسے کچھڑ کی جگہ پھینک دیا اور وہ مر گیا اور اس کی حکومت ۱۹ سال رہی۔ پھر یزدگرد بن بہرام بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ۱۱ سال رہی اور اس یزدگرد کے دو بیٹے تھے ایک کو ہرمز اور دوسرے کو فیروز کہا جاتا تھا پس ہرمز اپنے باپ کے بعد حکومت پر قابض ہو گیا اور فیروز بھاگ

گیا اور بلاد صیاطلہ میں چلا گیا اور اس نے وہاں کے بادشاہ کو اپنا واقعہ اور اپنے بھائی کے طور طریق اور ظلم و جور کے متعلق بتایا تو اس نے بھائی سے جنگ کی اور اُسے قتل کر دیا اور اس کی جمعیت کو پریشان کر دیا۔ اور فیروز بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں لوگوں کو خشک سالی اور قحط اور سخت بھوک نے آلیا اور دریا اور چشمے خشک ہو گئے اور تین سال تک ان کا یہی حال رہا پھر شہر ہمسیر و شاداب ہو گئے۔

اور فیروز بلاد ترک کی طرف ان کے بادشاہ سے جنگ کرنے گیا اور ایرانیوں اور ترکوں کے درمیان صلح ہو چکی تھی پس جب وہ بلاد ترک کے قریب آیا تو ترکوں کے بادشاہ نے اُسے پیغام بھیجا اور اس سے واپسی کی اپیل کی اور اُسے ترک وفاق کو بڑی بات بتایا مگر وہ نہ مانا اور اس نے اس کے لیے گہری خندق کھودی پھر اُسے اندھا کر دیا اور جب وہ اس کے نزدیک آیا تو اس نے اپنی فوج کو مرتب کیا اور اس پر ہجوم کر دیا۔ پس وہ اُس کی ساری فوج اس خندق میں گر پڑی اور وہ مر گیا اور ترکوں کے بادشاہ نے اس کے اموال کو اکٹھا کر لیا اور اس کی بہن کو پکڑ لیا اور اس کی حکومت ۲۷ سال رہی اور جب ایرانیوں کو فیروز کے قتل کی اطلاع ملی تو انہوں نے اسے بڑی بات خیال کیا اور ان کے رُساہ میں سے ایک رُہیس جسے سوخرا کہا جاتا تھا، فوج اور سامان کے ساتھ چلا ختی کہ ترکوں کے بادشاہ سے ملا اور اس سے جنگ کی اور اُسے بُرا بھلا کہا ترکوں کے بادشاہ نے اُسے اس شرط پر دعوتِ مصالحت دی کہ اس نے فیروز کے جو خزانے اکٹھے کیے ہیں وہ اُسے دے دے گا اور اس کی بہن کو بھی اور اس کے جو ساتھی اس کے قبضہ میں ہیں انہیں بھی واپس کر دے تو اس نے لیے ہی کیا اور وہ اُسے چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ اور بلاش بن فیروز بادشاہ بنا، اس کی مدتِ حکومت چار سال تھی پھر

اس کا بھائی قیابن فیروز بادشاہ بنا اور وہ کمسن تھا سو اس نے مملکت کا انتظام سو خرا کے لیے چھوڑ دیا اور جب وہ بالغ ہوا اور مردوں کی حد تک پہنچا تو اُسے سو خرا کا انتظام پسند نہ آیا اور اس نے اُسے قتل کر دیا اور اس نے مران کو مقدم کیا پھر ایرانیوں نے قباد کو حکومت سے الگ کر دیا اور اُسے قید کر دیا اور اس کے بھائی جامسب بن فیروز کو بادشاہ بنایا اور قباد، قید میں رہا اور اس کا بھائی بادشاہ تھا۔

پھر قباد کی بہن قید خانے میں آئی اور قید خانے کا افسر اس کے درپے ہوا اور اس نے اپنے نفس کے متعلق لالچ دلایا اور کہنے لگی وہ حائفہ ہے پھر وہ آئی اور اس نے قباد کے پاس ایک روز قیام کیا پھر اس نے اُسے ایک درمی میں لپیٹا اور اُسے ایک بہادر غلام کی گردن پر سوار کرا کر باہر نکال دیا پس قباد بھاگ گیا اور وہ ہیاطلہ کے بادشاہ کے پاس جانا چاہتا تھا اور جب وہ باہر شہر گیا تو ایک شخص کے ہاں اُترا اور اس کے ہاں قیام کیا پھر اس نے اس سے کہا کہ وہ اس کے لیے ایک عورت تلاش کرے تو وہ اس کے پاس ایک لونڈی لے آیا اس نے اس سے جماع کیا اور اس کے حسن و جمال نے اُسے حیرت میں ڈال دیا پھر وہ ہیاطلہ کے بادشاہ کے پاس گیا اور ایک سال اس کے پاس قیام کیا پھر اس نے اس کے ساتھ فوج بھیجی پس جب وہ باہر شہر واپس آیا تو اس نے اس شخص سے جس کے ہاں وہ اُترا تھا، کہا اس لونڈی نے کیا کیا ہے؟ اُسے لایا گیا تو اس نے ایک نہایت خوبصورت بچے کو جنم دیا تھا سو اس نے اس کا نام کسریٰ الونثروان رکھا۔

اور قباد اپنے ملک کی طرف بڑھا اور حکومت پر قبضہ کر لیا اور اس کی قوت و شوکت بڑھ گئی اور اس نے بلادِ روم سے جنگ کی اور عامہ باندھا اور اپنے بیٹے الونثروان کو بادشاہ بنایا اور اُسے بلا کر بہترین

وصیت کی اور اُسے اس کی ضرورت کی تمام چیزیں بتائیں اور قباد کی حکومت
۴۳ سال رہی۔

پھر انوشروان بن قباد بادشاہ بنا اور اس نے اپنی مملکت کے باشندوں
کو خط لکھ کر قباد کی وفات کی خبر دی اور اپنی طرف سے ان سے بھلائی کا
وعدہ کیا اور انہیں سعادت کی باتوں کا حکم دیا اور انہیں طاعتِ خیر خواہی
کا اشارہ کیا اور اس نے ان لوگوں کو معاف کر دیا جو اس پر بھڑکے ہوئے
تھے اور اس نے اس مزدق کو قتل کر دیا جس نے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ
وہ اموال و حرم میں برابر ہیں اور جب زراذشت بن خرکان نے مجوسیت
میں بدعت نکالی تو اس نے اُسے قتل کر دیا اور ان دونوں کے اصحاب
کو بھی قتل کر دیا اور صاحبانِ حکومت و شرف کو مقدم کیا اور متعدد شہروں
سے جنگ کی جو ایران کی مملکت میں شامل نہ تھے اور اس نے انہیں اپنی
حکومت میں شامل کر لیا۔

اور شاہِ روم بختیارنوس کے درمیان اور اس کے درمیان یہ
اور انوشروان نے بلا در روم سے جنگ کی اور لوگوں کو قتل کیا اور قیدی بنایا
اور جزیرہ شام کے بہت سے شہروں پر غالب آگیا جن میں الرھا، منبع،
قنسرین، عوامم، حلب، انطاکیہ، افامیہ اور حمص وغیرہ شامل ہیں اور انطاکیہ
اسے اچھا لگا تو اس نے اس کی مانند ایک شہر تعمیر کیا اور اس میں کسی چیز
کی کمی نہ چھوڑی پھر وہ انطاکیہ کے قیدیوں کو لایا اور اس نے انہیں اس
میں بھیجا تو انہوں نے کسی چیز کو اُوپر نہ سمجھا۔

اور انوشروان نے شہروں کی پیمائش کی اور ان پر ٹیکس مقرر کیا اور غلو
کی ہرج مہرج کو اس کی برداشت کے مطابق لاگو کیا اور یہی طریق ہمیشہ جاری

۱۔ اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

رہا اور شہر آباد رہے اور اس نے جانبازوں کے دفتر کے لیے ایک شخص کو مقرر کیا جس کے عزم اور دور اندیشی کو وہ پسند کرتا تھا اور اس کے جانبازوں نے اس کی ضرورت کے ہتھیار لے لیے اور اس نے دیوان عطا اور اسماء اور حلیوں کے اور چو پاؤں کی علامات کے دفاتر مقرر کیے اور اسی طرح دیوان گزارش مقرر کیا۔

اور انوشروان، شریف، کریم اور عدل کو غالب کرنے والا تھا، اس سے انسان جو کچھ بھی پوچھتا وہ اُسے اس کا جواب دیتا تھا، سیف بن یزن نے اس کے پاس جا کر اُسے بتایا کہ حبشی بلاد میں آئے ہیں اور ان پر غالب آگئے ہیں اور وہ شاہ روم ہرقل کے پاس گیا اور اس نے اس کے ہاں اپنی پسند کی بات نہ پائی اور اس نے اس کے ساتھ قیدیوں کو سمندر میں بھیج دیا اور ان پر اپنے بڑے سالاروں میں سے ایک بہادر اور تجربہ کار سالار کو مقرر کیا جسے وہرز کہا جاتا تھا اور وہ بلاد میں کی طرف گیا حتیٰ کہ اس نے حبشیوں کو قتل کیا اور انہیں فنا کر دیا اور اس نے ان کے بادشاہ ابرہہ کو تیر مار کر قتل کر دیا اور اس نے شہر میں قیام کیا اور سیف بن ذی یزن کو بادشاہ بنایا۔

اور انوشروان نے اپنے بیٹے ہرمز کو اپنے بعد بادشاہ مقرر کیا اور ہرمز کی ماں، ترکوں کے بادشاہ خاقان کی بیٹی تھی اور اس نے اس بارے میں اُسے عہد نامہ لکھ دیا اور اُسے اس میں ایسے حکم دیے جو جس طرح اس جیسے لوگ حکم دیتے ہیں اور اُسے اچھی وصیتیں کیں اور اس کی آزمائش کی اور اُسے اپنی پسند کے مطابق پایا اور اس نے اس کی باتوں کے سیدھے جواب دیے اور اس سے اچھی باتیں کیں اور انوشروان مر گیا اور اس کی حکومت ۴۸ سال رہی۔

پھر ہرمز بن انوشروان بادشاہ بنا اور اس نے لوگوں کو خط سنایا

جس میں اس نے عدل و انصاف اور عفو و احسان کا وعدہ کیا اور انہیں اچھے کاموں کا حکم دیا اور کامیابی اور عزت حاصل کی اور اس نے متعدد شہروں کو فتح کیا پھر اس کے دشمنوں نے اس پر دلیری کی اور اس کے شہروں سے جنگ کی اور اس پر سب سے زیادہ سختی کرنے والا ترکوں کا بادشاہ تھا وہ بڑی مخلوق کے ساتھ بڑھا حتیٰ کہ بلادِ خراسان میں داخل ہو گیا اور قریب تھا کہ وہ ان پر قابض ہو جاتا۔

اور خزر کا بادشاہ انوار کے ساتھ آیا اور آذربائیجان میں آٹرا اور یہ بات اُسے گراں گزری اور اس امر سے خائف ہو گیا کہ اُسے ترکوں کے بادشاہ سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں، پس اس کے جنرلوں میں سے ایک شخص نے جسے ہزاد کہا جاتا تھا اس کے پاس آکر اُسے بتایا کہ اس کے پاس ایک عالم شخص ہے جسے مہران استاد کہا جاتا ہے..... اور کہ اس کی بیوی خاتون نے اپنے سے پہلے لوگوں کے متعلق پوچھا تو اس نے اُسے بتایا کہ اس کی بیٹی ابراینوں کے بادشاہ سے ایک بیٹا جنے گی جو اپنے باپ کے بعد حکومت حاصل کرے گا اور ترکوں کا بادشاہ بہت سے لوگوں کے ساتھ اس کی طرف بڑھے گا اور وہ ایک انسان کو جو نبی نہ ہوگا اس کے مقابلہ میں فوج کے ایک دستے کے ساتھ بھیجے گا اور وہ اس بادشاہ کو قتل کر دے گا اور اس کی حکومت کو جڑ سے اکھیرے گا۔ جب ہرمز نے یہ بات سنی تو وہ خوش ہوا پھر اس نے بہرام شہر کو طلب کیا اور اُسے بتایا گیا کہ ہم اسے اتنا ہی جانتے ہیں کہ وہ اُس کا ایک باشندہ ہے جو آذربائیجان میں ہے۔ اس نے اس کی طرف آکر بھیجا اور وہ اُسے لے آیا پھر اس نے اُسے ترکوں کے بادشاہ کے مقابلہ میں بارہ ہزار جانبازوں کے ساتھ بھیجا تو موبدان نے ہرمز کے موبد سے کہا، یہ فتح حاصل کرنے کے لائق ہے مگر اس کے اہل

کے اوپر ایک خلی کی دلیل ہے وہ تیری حکومت میں خلی ڈال دے گا اور اس کے ٹگونی نے بھی اُسے اسی قسم کی بات کہی تو ہرمز نے بہرام کی طرف خط لکھا کہ وہ واپس آجائے مگر وہ واپس نہ آیا اور بہرام اُسے ہرات میں ملا اور شاہ فریب خوردہ تھا اور شاہ کے پاس ایک آدمی تھا جسے ہرمز نے اُسے فریب دینے کے لیے بھیجا تھا اُسے ہرمز جرابزین کہا جاتا تھا حتیٰ کہ وہ اس سے بھاگ گیا پھر وہ اس سے کوچ کر گیا اور شاہ نے اس شخص کو بھیجا جو بہرام کا حال بتائے تو اس نے واپس آکر اُسے اس کا حال بتایا تو شاہ نے اُسے واپس جانے کا پیغام بھیجا، اور بہرام اُسے سخت جواب دیا پھر اس سے بڑھ کر اس نے اپنی فوج کو منظم کیا اور شاہ کے ساتھ نجومی اور جادو گر بھی تھے اور وہ اصحاب بہرام ہرات کو غلط ملط کر دیتے تھے پھر گھمان کا دن ہوا اور شاہ کے اصحاب خوب قتل ہوئے حتیٰ کہ ان میں سے بہت سے آدمی مارے گئے اور وہ شکست کھا کر پیٹھ پھیر گئے اور بہرام نے ان میں خوب قتلام کیا اور اس نے شاہ کو جالیا اور اُسے طویل نیزہ مار کر قتل کر دیا اور ترکوں کے بادشاہ کے پاس جو جادو گر تھا اُسے پکڑ لیا اور بہرام نے اُسے زندہ رکھنا چاہا تاکہ وہ جنگوں میں اس کا سامان ہو پھر اس نے اس کے قتل کو زیادہ مناسب خیال کیا اور ہرمز کی طرف فتح کا خط لکھا جس سے وہ خوش ہوا اور اس نے فتح کے متعلق اطراف میں خطوط لکھے۔

پھر ہرمزہ بن شاہ نے باہر نکل کر بہرام سے ملاقات کی اور اس نے اس سے جنگ کی اور اس پر شب خون مارا اور ان دونوں کے درمیان شدید جنگ ہوئی پھر بہرام نے اس پر شب خون مارا اور اُسے شکست دی اور ایک قلعے میں اس کا محاصرہ کر لیا اور ہرمزہ بن شاہ نے یہی شرط یہ امان طلب کی کہ یہ امان شاہ ہرمز کی طرف سے ہوگی، بہرام نے ہرمز کو

خط لکھا تو اس نے اُسے جواب دیا اور اُسے امان کی تحریر لکھ دی اور بہرا
کو لکھا کہ وہ اُسے اس کے پاس بھیج دے سو بہرموزہ بن شاہ قلعے سے
باہر نکلا اور بہرمن نے بہرام شوبین کی طرف کچھ لوگوں کو بھیجا تھا پس بہرموزہ
بہرمن کے پاس آگیا اور بہرمن نے اس کا اکرام کیا اور اس سے حسن سلوک کیا اور
اُسے اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور بہرموزہ نے اُسے ان عظیم اموال اور خزانوں
کے متعلق بتایا جو اس نے اسے دیے تھے اور یہ کہ اس نے اس بات کو اس کے
سیکرٹریوں سے بھی پوشیدہ رکھا ہوا ہے اور اس کے سیکرٹریوں نے بھی
اُسے اسی قسم کی بات بتائی اور جو کچھ اس نے اُسے بھیجا ہے وہ کثیر میں سے قلیل ہے۔
بہرمن نے بہرام کو خط لکھا اور اُسے حکم دیا کہ اس کے قبضے میں جو اموال
ہیں وہ انہیں اس کے پاس لے آئے اور اس نے اس بارے میں بہرام
سے سختی کی اور اس نے اس کی اطلاع اپنے سپاہیوں کو دے دی اور
انہوں نے نہایت برے رنگ میں بہرمن کا ذکر کیا اور اس نے اور اس کے
سب سپاہیوں نے اُسے معذرت کر دیا اور جب اس امر کی اطلاع بہرمن
کو ملی تو وہ غمگین ہوا اور اس نے بہرام کو خط لکھا اور اس سے اور اس کے
سپاہیوں سے اس قسم کی باتوں سے معذرت کی مگر بہرام اور اس کے سپاہیوں
نے اس کی بات نہ مانی اور بہرام نے بہرمن کی طرف ایک ٹوکری بھیجی جس
میں ٹیڑھے سروں والی چھریاں تھیں، جب بہرمن نے ان کو دیکھا تو اُسے
معلوم ہو گیا کہ اس نے نافرمانی کی، اس نے چھریوں کے سروں کو کاٹ کر
انہیں اس کی طرف واپس کر دیا اور بہرام اس کے مقصد کو سمجھ گیا اور اس
نے ترکوں کے بادشاہ خاتان کی طرح اس شرط پر صلح کا پیغام بھیجا کہ وہ اس تمام علاقے کو
جس پر اس نے اس کے ملک میں سے قبضہ کیا ہے واپس کر دے۔
اور بہرام روانہ ہو کر، اسی آ یا پھر اس نے سازش کی کہ وہ بہرمن اور
اس کے بیٹے کسری پر دیز کے درمیان شہر پیدا کر دے اور بہرمن اپنے

بیٹے پر تہمت لگاتا تھا اور اُسے یہ بھی اطلاع ملی تھی کہ کچھ لوگوں نے اُسے اس امر پر آمادہ کیا ہے کہ وہ اپنے باپ پر حملہ کرے، پس اس نے بہت سے دراہم ڈھالے اور ان پر کسریٰ پرویز کا نام لکھا اور اس نے انہیں ہرمز کے شہر کی طرف بھیجا اور وہ لوگوں کے ہاتھوں میں بکثرت ہو گئے اور جب ہرمز کو دراہم کی اطلاع ملی تو اس کے غم میں اصفافہ ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے کسریٰ پرویز کو قید کرنے کا ارادہ کیا اور جب پرویز کو اطلاع ملی تو وہ آذربائیجان بھاگ گیا اور وہاں جو اس کے رُو سا اور سردار تھے وہ اس کے پاس آئے اور انہوں نے اس سے معاہدہ کیا اور اس کی بیعت کی۔

اور ہرمز نے آذینجشنس نام ایک شخص کے ساتھ بہرام کی طرف فوج بھیجی اور جب وہ راستے میں ہی تھا تو ایک دھوبی نے اُسے قتل کر دیا آذینجشنس نے اُسے قید خانے سے نکالا تھا اور اُسے اپنے ساتھ ملا لیا تھا اور اس کے اصحاب منتشر ہو گئے اور جب آذینجشنس قتل ہو گیا تو ہرمز کی حالت کمزور ہو گئی اور سپاہیوں نے اس پر جرات کی اور وہ اس سے ناراض اور اس کی حکومت کو پسند نہ کرتے تھے، انہوں نے اس کے بیٹے پرویز کو خط لکھا تو وہ آذربائیجان سے فوج کے ساتھ آیا اور انہوں نے ہرمز کو معزول کر دیا اور پرویز کو بادشاہ بنا یا اور ہرمز کو گرفتار کر کے محبوس کر دیا اور اس کی آنکھوں میں سلائی پھیری گئی وہ کچھ دن قید خانے میں رہا پھر اس کا بیٹا اس کے پاس آیا اور اس سے گفتگو کی ہرمز نے اُسے کہا، جس نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے اُسے قتل کر دے اور حکومت کے انتظام و انصرام پر پرویز کے دونوں ماموں بندی اور بسطام حاوی ہو گئے اور ہرمز کی حکومت بارہ سال رہی۔

جب پرویز کا حال درست ہو گیا اور اُسے اطلاع ملی کہ بہرام

شوبین اس کی طرف چل پڑا ہے تو وہ اپنی فوج کے ساتھ نکلا اور بندی اور بسطام بھی اس کے ساتھ تھے اور اس نے نروان میں بہرام کو دیکھا اور اس سے گفتگو کی اور اُسے معاملہ کی سنگینی سے مطلع کیا اور بہرام نے اُسے سخت جواب دیا اور بہرام کا بھائی کر دو یہ، کسریٰ پرویز کے ساتھ تھا اور بہرام اُسے جا ملا اور کسریٰ کی فوج اس سے الگ ہو گئی اور اس کے اصحاب نے اُسے چھوڑ دیا اور وہ بھاگتے ہوئے گزرا اور جب وہ راستے ہی میں تھا تو اس کے دونوں ماموں بندی اور بسطام واپس آگئے اور ان دونوں نے اس کے باپ ہرمز کو قتل کر دیا اور اُسے راستے میں جا ملے اور وہ مسلسل بھاگتا رہا حتیٰ کہ اس کی حالت خراب ہو گئی اور اس کی تنگی اور گھبراہٹ بڑھ گئی اور پس اس نے کھانا طلب کیا اور اُسے صرف جو کی روٹی ملی۔

اور بہرام کے سوار اُسے آئے اور اس کے ماموں بندی نے اس کے لیے تدبیر کی حتیٰ کہ اُسے نجات دے دی اور وہ چلتا چلتا الرہا پہنچ گیا۔ اور بندی پکڑا گیا اور اُسے بہرام کے پاس لایا گیا اور اس نے اُسے قید کر دیا پھر وہ قید خانے سے بھاگ گیا اور آذربائیجان کی طرف چلا گیا اور کسریٰ الرہا کی طرف گیا وہ شاہ روم مورق سے ملنا چاہتا تھا۔ الرہا کے حکمران نے اُسے قید کر دیا اور شاہ روم مورق کو اس کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا کہ وہ اس کے پاس آیا تھا کہ وہ اس کی مدد کرے، شاہ روم نے اس کے بارے میں اپنے اصحاب سے مشورہ کیا، بعض نے اُسے مشورہ دیا کہ اُسے جواب نہ دیا جائے اور بعض نے مشورہ دیا کہ اُسے جواب دیا جائے، پس شاہ روم نے اُسے جواب دیا اور اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دیا اور ایک عظیم فوج اس کے ساتھ بھیجی اور مکمل فتح حاصل ہونے کی صورت میں اس پر شرط عائد کیں اور کسریٰ نے اپنے اصحاب میں سے

تین آدمیوں کو اس کے پاس بھیجا تو اس نے اپنی مرضی کے مطابق ان پر شرط عائد کی اور اپنی بیٹی اور فوج کو بھیجا اور فوج کا سالار اس کا بھائی ثیادوس تھا اور اس کے ساتھ ایک شخص بھی تھا جو ایک ہزار آدمیوں کے ہم پلہ تھا پس کسریٰ شاہ روم کی بیٹی کے پاس جانے کے بعد اپنی فوج کے ساتھ آذربائیجان کی طرف روانہ ہوا اور اس کا ناموں بندی بھی وہاں پہنچ چکا تھا اور جب اُسے اس کی جگہ کا علم ہوا تو وہ اُسے ایک عظیم فوج کے ساتھ ملا۔

اور جب بہرام ثوبین کو کسریٰ کے اکٹھے کا علم ہوا تو اس نے اس کے سرکردہ اصحاب کو آل ساسان کی بدسیرتی کی اطلاع دیتے ہوئے خطوط لکھے اور وہ ایک ایک بادشاہ کی سیرت کو بیان کرنے لگا اور انہیں اپنی طرف دعوت دینے لگا اور وہ خطوط لوگوں تک پہنچنے سے قبل کسریٰ کے ہاتھ لگ گئے تو اس نے لوگوں کی طرف سے اُسے سخت ترین جواب لکھا اور ایچی کو اس کی طرف واپس کر دیا اور بہرام ان کی طرف بڑھا حتیٰ کہ آذربائیجان پہنچ گیا اور اس نے اس سے شدید جنگ کی اور جنگ نے فریقین کے آدمیوں کو ہرب کر لیا اور وہ رومی جو ایک ہزار آدمیوں کے ہم پلہ تھا باہر نکلا۔ اور اس نے کسریٰ سے کہا غلام کہاں ہے؟ اس نے کہا تیری حکومت غضب کی ہے، میں اُسے قتل کر دوں؟ اس نے کہا وہ ابلق گھوڑے والا ہے سو اس نے اس پر حملہ کیا اور بہرام پیچھے کی طرف لوٹا پھر وہ واپس پلٹا تو اس نے اُسے تلوار ماری اور دوخت کر دیا۔ کسریٰ نے ہنس کر کہا چہ خوب، تو شاہ روم کے بھائی نے غضبناک ہو کر کہا ہمارے جوان اور ہمارے بادشاہ کے قتل ہونے سے تو خوش ہوا ہے اس نے کہا نہیں، لیکن تمہارے بادشاہ نے مجھے کہا تھا کہ وہ غلام کہاں ہے جس نے مجھ سے حکومت چھینی ہے اور تیری حکومت پر غالب آ گیا ہے میں نے چاہا کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ غلام ہردن

میں متعدد ضربات لگاتا ہے جو سب کی سب اس جیسی ہوتی ہیں۔ اور جنگ شدت اختیار کر گئی حتیٰ کہ کسریٰ کو شکست ہوئی اور وہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور قریب تھا کہ ہلاک ہو جاتا پھر کسریٰ کی فوج واپس لوٹی اور ہرام شوہن نے شکست کھائی اور وہ واپسی پر کسی چیز کی طرف توجہ دینے بغیر ترکوں کے بادشاہ کی طرف چلا گیا۔

اور کسریٰ پر ویز کے حالات ٹھیک ہو گئے اور شاہِ روم نے اُسے دو کپڑے تحفہ دیے جن میں صلیبیں تھیں، اس نے دونوں کپڑے پہنے تو ایرانیوں نے کہا یہ عیسائی ہو گیا ہے پھر اس نے عیسائیوں کے بارے میں لکھا کہ ان کا اکرام کیا جائے اور انہیں مقدم کیا جائے اور انہیں فوقیت دی جائے اور اس کے اور رومی کے درمیان جو بچاؤ، رشتہ اور مصالحت ہوئی ہے اس کے متعلق بتایا جائے اور اس سے قبل کسی بادشاہ نے یہ بات نہیں کی۔

اور کسریٰ کے ماموں بندی نے شاہِ روم کے بھائی ثیادرس پر حملہ کر کے اُسے بہرہ کر دیا اور جنگ برپا ہو گئی اور شاہِ روم کے بھائی نے کہا، یا تو بندی کو میرے حوالے کر دو یا دوبارہ جنگ برپا ہو جائے گی سو کسریٰ نے اُسے ٹھنڈا کیا۔

اور ہرام شوہن، ترکوں کے ملک میں آیا تو خاقان نے اس کا اکرام کیا اور اس سے حسن سلوک کیا اور خاقان کا ایک بھائی ہارس بیدار یہ خاقان تھا، ہرام نے اُسے دیکھا تو خاقان سے کہنے لگا اس نے تجھ پر یہ جرأت کیسے کی ہے؟ خاقان کے بھائی نے بھی یہ بات سُن لی تو اس نے اُسے ڈانٹا، ہرام نے کہا جب چاہو مقابلہ کر لو، تو ترکوں کے بادشاہ خاقان

سے یہ لفظ اصل کتاب میں نقطے کے بغیر ہے۔

نے اپنے بھائی کو اور ہرام کو ایک ایک تیر دیا پھر ان دونوں کو صحرا کی طرف نکال دیا، خاقان کے بھائی نے ہرام کو تیر مارا جو اُسے لگا اور اس نے اپنے ہتھیار لگائے اور ہرام نے تیر مار کر اُسے قتل کر دیا تو خاقان اپنے بھائی کے قتل ہونے سے خوش ہوا کیونکہ وہ اس سے عناد رکھتا تھا اور اس سے ڈرتا تھا۔

اور ہرام شوہن کو خاقان کے ہاں جو مقام حاصل تھا کسریٰ اس سے ڈرتا تھا اور اس کے شر سے بے خوف نہ تھا، اس نے ایرانیوں کے سرکردہ لوگوں سے ایک شخص کو جسے ہرام جرابزین کہا جاتا تھا بھیجا اور وہ ایرانیوں میں بڑا آدمی تھا اور اس نے اس کے ساتھ خاقان کی طرف تحالف بھی بھیجے اور اس سے گزارش کی کہ وہ ہرام شوہن کو اس کے پاس بھیجے اور اس نے جرابزین کو حکم دیا کہ وہ اس کے معاملے میں نرمی کے کام لے پس وہ تحالف کے ساتھ خاقان کے پاس آیا اور اس سے ہرام کے معاملے کا ذکر کیا اور اس نے اس کے ہاں اپنی پسندیدہ بات نہ پائی سو اس نے خاقان کی بیوی خاتون سے نرم رویہ اختیار کیا اور اُسے جو ہرا اور سامان کا تحفہ دیا اور اس سے ہرام کے معاملے میں پوچھا، سو اس نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو جو دلیر اور بہادر تھا، بھیجا اور اُسے کہنے لگی، ہرام کو جا کر قتل کر دو، وہ گیا اور اس سے اندر آنے کی اجازت مانگی، ہرام سویا ہوا تھا اس نے اُسے اجازت نہ دی، اس نے کہا، شاہ خاقان نے مجھے ایک اہم بات کے لیے بھیجا ہے تو اس نے اُسے اجازت دے دی پس جب وہ اس کے پاس آیا تو کہنے لگا، بادشاہ نے مجھے ایک پیغام دیا ہے، میں تجھے اس کے متعلق خفیہ طور پر کسی کی موجودگی کے بغیر بتاؤں گا پس وہ اپنی نشست سے اٹھا اور اس کے نزدیک ہوا گویا وہ اس سے سرگوشی کرنے لگا ہے اور اس نے اُسے

وہ خنجر گھونپ دیا جو اس کی بغل تلے تھا اور تتر کی جلدی سے باہر نکل گیا اور اپنی سواری پر سوار ہو گیا۔

اور بہرام کے اصحاب آئے اور انہوں نے اُسے اس حال میں دیکھا تو وہ کہنے لگے، اے بہادر شیر تیرا کس نے قصد کیا ہے؟ اے بلند پہاڑ تجھے کس نے گرایا ہے؟ تو اس نے انہیں واقعہ بتایا اور اس نے خاقان کو یہ بتاتے ہوئے خط لکھا کہ وہ وفادار اور شکر گزار نہیں ہے اور بہرام مر گیا اور اُسے نصاریٰ کے قبرستان میں لایا گیا اور جب جرابزین کو اس کی موت کا علم ہوا تو اس نے جا کر کسریٰ کو بتایا اور وہ اس سے خوش ہوا اور اپنی مملکت میں اسے نمایاں کیا اور اطراف میں اس کے متعلق خطوط لکھے۔

اور جب بہرام مر گیا تو ترکوں کے بادشاہ نے بہرام کی بیوی کر دیہ اور اس کے اصحاب کو اپنے غم کی حیر بھیجی اور یہ کہ جو شخص بھی اس کے قتل میں شامل تھا اس نے ان سب کو قتل کر دیا ہے اور اس نے اپنے بھائی نظر کو ان کے پاس بھیجا اور اس نے بہرام کی بیوی کر دیہ کو لکھا کہ وہ اس کا خواہش مند ہے اور اُسے حکم دیتا ہے کہ وہ نظر سے نکاح کر لے۔ اور بہرام کی بیوی کر دیہ نے اپنے بھائی کی فوج کو اکسایا اور اپنے اصحاب کے ساتھ بلادِ ایران کی طرف کوچ کر گئی اور خاقان کا بھائی نظر اُسے جا ملا، تو وہ ہتھیار بند ہو کر اس کے مقابلہ میں آئی اور کہنے لگی میں اس سے نکاح کروں گی جو قوت و شجاعت میں بہرام کی مانند ہو، میرے مقابلے میں آ، سو خاقان کا بھائی اس کے مقابلہ میں آیا تو اس نے اُسے قتل کر دیا اور سیدھی چلی گئی۔

اور کسریٰ اپنے ماموں بندی سے ناراض ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی اور اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے اور اُسے زندہ

ہی صلیب دے دیا کیونکہ اس نے اس کے باپ سے یہی کچھ کیا تھا اور جب بندی کے بھائی بسطام کو اس سلوک کا علم ہوا جو کسری نے اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا تو اس نے کسری کو معزول کر دیا اور وہ رسی کی طرف چلا گیا اور فوج جمع کی اور اُسے اطلاع ملی کہ بہرام کی بیوی کر دیہ اور اس کی بہن، نرکوں کے ملک سے آئی ہے سو اس نے اس کا اور اس کے ساتھ جو لوگ تھے ان کا استقبال کیا اور اس نے اس کے پاس کسری کی عیب گیری کی اور اُسے اس کی عمدہ شکنی اور اس کے فسق و فجور کے متعلق اطلاع دی اور اس نے اس سے پہل کی کہ وہ اپنے آدمیوں سمیت اس کے ہاں قیام کرے اور یہ کہ وہ خود اس سے نکاح کرے گا سو اس نے ایسے ہی کیا اور اس نے اپنے بھائی کر دی کو خط لکھ کر اس کی اطلاع دی اور اس سے کہا کہ وہ کسری سے اس کے لیے اور اس کے ساتھیوں کے لیے امان حاصل کرے، کسری کو کر دیہ اور بہرام کے سپاہیوں اور ساتھیوں میں سے جو لوگ اس کے ساتھ تھے ان کے رسی کی طرف چلا جانے کی خبر دی گئی اور اس کے ماموں بسطام نے اس سے نکاح کر لیا اور وہ اس کے ساتھ ہی قیام پذیر تھی، کسری کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے اس کے بھائی کر دی کو بلایا اور اس سے گزارش کی کہ وہ اس سے نرمی کرے۔ حتیٰ کہ وہ بسطام کو قتل کر دے اور وہ آئے اور وہ اس سے نکاح کرے گا۔ سو کر دی نے اپنی بیوی اُبرخہ کو اپنی بہن کر دیہ کے پاس وہ بات بتا کر بھیجا جو بادشاہ نے اس سے بیان کی تھی اور اس نے اس کی طرف اس کے لیے اور اس کے ساتھیوں کے لیے ذمہ داری کی تحریرات کے بختہ ترین عمدہ بھیجے، پس اس کے اصحاب نے بات مان لی اور انہوں نے بسطام پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا۔

پھر رومیوں نے اپنے بادشاہ مورق پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا

اور کسی دوسرے شخص کو بادشاہ بنا دیا اور ابن مورتق اس کے پاس گیا تو اس نے اس کے ساتھ فوج بھیجی پھر ابن مورتق قتل ہو گیا اور سر قتل بادشاہ بنا اور اس نے کسریٰ کے ساتھیوں سے جنگ کی اور ان کو قتل کیا اور ان کو بھگا دیا اور وہ ان کی طرف بڑھا حتیٰ کہ اس نے کسریٰ کے ساتھی شہر برانہ کو شکست دی۔ اور جب کسریٰ کی حکومت مضبوط ہو گئی تو وہ طاغی و باغی اور ظالم دوسرے بن گیا اور اس نے لوگوں کے اموال چھین لیے اور خونریزی کی، سو لوگوں نے اسی تکلیف کی وجہ سے جو انہیں اس سے پہنچی اور اس کے حقیر جاننے کی وجہ سے اس سے بغض رکھا اور جب امیر ابنوں کے عطاء نے کسریٰ کی طرف سے پہنچنے والی مصیبت و ذلت کا حال دیکھا تو انہوں نے اُسے معزول کر دیا اور اس کے بیٹے شیرویہ کو لا کر بادشاہ بنا دیا اور اُسے شہر میں داخل کیا اور پکار کر کہنا شیرویہ شہنشاہ، اور انہوں نے قید خانوں سے ان لوگوں کو باہر نکال دیا جنہیں کسریٰ قتل کرنا چاہتا تھا پس کسریٰ بھاگ گیا حتیٰ کہ اپنے باغ میں داخل ہو گیا۔ انہوں نے اُسے پکڑ کر قید کر دیا پھر شیرویہ سے کہنے لگے کہ پرویز کے زندہ ہونے کی صورت میں حکومت ٹھیک نہیں ہوگی اُسے قتل کر دے وگرنہ ہم تجھے معزول کر دیں گے، شیرویہ نے اپنے باپ کو ایک سجت خط بھیجا جس میں اُسے اس کے فعل پر سرزنش کی اور اہل مملکت کو اس سے جو دکھ پہنچا تھا اس کا اور اس کی بدسیرتی کا ذکر کیا، اس نے اُسے جھٹلانے والا جواب دیا تو اس نے اس کے پاس ایک آدمی بھیجا جس کے باپ کے ہاتھ کو کسریٰ پرویز نے کسی سبب اور جرم کے بغیر قطع کیا تھا، اُسے یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اس شخص کا بیٹا تجھے قتل کرے گا سو اس نے اس کا ہاتھ قطع کر دیا اور وہ اس کے خواص میں سے تھا اور جب وہ اس کے پاس آیا تو اس نے اس سے اس کا نام پوچھا... بلکہ اس نے اُسے کہا تجھے جو حکم دیا گیا

۱۔ اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

ہے کر گذر، تو اس نے اُسے تلوار مار کر قتل کر دیا پھر شیرویہ اپنے باپ کو نصاریٰ کے قبرستان میں لے گیا اور اس کے قاتل کو قتل کر دیا اور کسریٰ پر ویز کی حکومت ۳۸ سال رہی۔

اور جب شیرویہ بن پر ویز بادشاہ بنا تو اس نے قید خانوں کو کھول دیا اور اپنے باپ کی بیویوں سے نکاح کر لیا اور ازراہ ظلم و اعتداء اپنے سترہ بھائیوں کو قتل کر دیا اور اس کی حکومت کی حالت درست نہ ہوئی اور اس کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور وہ آٹھ ماہ کے بعد مر گیا اور ایرانیوں نے شیرویہ کے بیٹے اردشیر کو جو بچہ ہی تھا بادشاہ بنا لیا اور انہوں نے اس کے لیے ایک شخص کو جسے مہ آذر جنسنس کہا جاتا تھا، منتخب کیا اور انہوں نے اس کی پرورش کی تاکہ وہ حکومت کا انتظام سنبھالے اور اس نے اچھا انتظام کیا اور قابل تعریف صورت میں ذمہ داری کو سنبھالا اور امور مملکت رواں ہو گئے۔

اور شہر برازہ کو رومیوں سے جنگ کے لیے بھیجا گیا تھا، اس کا معاملہ بڑھ گیا، اس نے مہ آذر جنسنس کے مقام کو ناپسند کیا اور ایرانیوں کو لکھا کہ وہ اس کے پاس ان آدمیوں کو بھیج دیں جن کے اس نے نام بتائے ہیں وگرنہ وہ آکر ان سے جنگ کرے گا مگر انہوں نے ایسا نہ کیا پس شہر برازہ چھ ہزار فوج کے ساتھ مملکت کے شہر کی طرف آیا اور جو لوگ اس میں تھے ان کا محاصرہ کر لیا اور ان سے جنگ کی پھر اس نے سوچا اور حیلے سے شہر میں داخل ہو گیا اور ایرانیوں کے عظام کو گر فتار کر کے قتل کر دیا اور ان کی بیویوں کو رسوا کیا اور بادشاہ اردشیر کو بھی قتل کر دیا اور اردشیر ڈیڑھ سال کا تھا۔

اور شہر برازہ تخت حکومت پر بیٹھا اور خود کو بادشاہ اپنے لگا اور جب ایرانیوں نے شہر برازہ کے فعل کو دیکھا تو اسے بڑا کام خراب قرار

کہنے لگے اس قسم کا شخص ہمارا بادشاہ نہیں بن سکتا پس انہوں نے اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور اس کے پاؤں بکڑ کر اُسے گھسیٹا۔

اور جب ایرانیوں نے شہر براز کو قتل کر دیا تو انہوں نے بادشاہت کے لالچ کسی آدمی کو تلاش کیا جو انہیں نہ ملا، تو انہوں نے کسریٰ کی بیٹی پوریا کو بادشاہ بنا لیا اور اس نے اچھی سیرت اختیار کی اور عدل و احسان کو پھیلا دیا اور اطراف کو خط لکھے جس میں عدل و احسان کا وعدہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اچھی روش اور میانہ روی اور راستی کو اختیار کریں اور اس نے شاہ روم سے مصالحت کر لی اور اس کی حکومت ایک سال چار ماہ رہی۔

پھر آذر مہدخت بنت کسریٰ بادشاہ بنی اور اس کا حال درست ہو گیا اور فرخ هرمز و اصبہبذ خراسان نے کہا میں آج کل لوگوں کا سردار ہوں اور ایران کی مملکت کا ستون ہوں، اپنے آپ کو میرے نکاح میں دے دے اس نے کہا ملکہ کے لیے جائز نہیں کہ وہ خود کا نکاح کرے۔ لیکن جب تو میرے پاس آنے کا ارادہ کرے تو رات کو میرے پاس آنا، اس نے اس بات کو پسند کیا، ملکہ نے اپنے محافظوں کے افسر سے کہا کہ وہ اس کی نگرانی کرے حتیٰ کہ وہ داخل ہو جائے پھر وہ اسے قتل کر دے، جب رات آئی تو وہ داخل ہوا اور محافظوں کے افسر نے اُسے دیکھا اور پوچھنے لگا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں فرخ هرمز ہوں، اس نے کہا تو اس وقت ایسی جگہ پر جہاں تیرے جیسا شخص داخل نہیں ہو سکتا کیا کر رہا ہے؟ پھر اس نے اُسے مارا حتیٰ کہ اُسے قتل کر دیا اور اُسے صحن میں پھینک دیا اور جب صبح ہوئی تو لوگوں نے اُسے مقتول پایا اور انہوں نے اس کی خبر کو مشہور کیا اور اس کا بیٹا رستم تھا جس نے خراسان میں قادسیہ کے مقام پر حضرت سعد بن ابی

وقاص سے ملاقات کی تھی، وہ آیا اور اس نے آذر میدخت کو قتل کر دیا اور اس کی حکومت چھ ماہ رہی۔

پھر اردشیر بن بابک کی اولاد میں سے ایک شخص بادشاہ بنا جسے کسری بن مرچشس کہا جاتا تھا اور اس سے قبل بھی اُسے بادشاہت کی دعوت دی گئی تھی اور اس نے انکار کیا تھا اور اس کا قیام اہواز میں تھا اور جب اُسے بادشاہ بنایا گیا تو اس نے تاج پہنا اور تخت پر بیٹھا اور انہوں نے کچھ دنوں کے بعد اُسے قتل کر دیا اور اس کا ایک ماہ بھی مکمل نہ ہوا پس عظمائے ایران کو اس سے مشکل میں ڈال دیا کہ وہ شاہی خاندان سے کسے بادشاہ بنائیں پھر انہوں نے ایک شخص کو پایا جسے فیروز کہا جاتا تھا اُسے الوثر دان نے ایک لونڈی سے جنایا تھا سوا انہوں نے ضرورتاً اُسے بادشاہ بنا دیا اور جب اُسے تاجپوشی کے لیے بٹھایا گیا اور وہ موٹے سر کا تھا تو اس نے کہا یہ تاج کس قدر تنگ ہے اور عظمائے ایران نے اس کی بات سے بدشگونی لی اور اُسے قتل کر دیا۔

اور کسری کا بیٹا آیا، وہ شیرزیہ کے قتل ہونے کے وقت نصیبین کی طرف بھاگ گیا اُسے فرخ زاد خسرو کہا جاتا تھا پس اُسے تاج پہنایا گیا اور بادشاہ بنایا گیا اور وہ شریف آدمی تھا اور اس نے ایک سال حکومت کی پھر انہوں نے یزدگرد بن کسری کو پایا اور اس کی ماں پھینے لگانے والی تھی، کسری نے اس سے جماع کیا اور اس نے یزدگرد کو جنم دیا اور انہوں نے اس سے بدشگونی لی اور اُسے غائب کر دیا پھر وہ مجبوراً اُسے لائے اور ان کے حالات مضطرب تھے اور اس کی مملکت کے لوگ اس پر جرأت کرنے والے تھے اور جب اس کی حکومت کو چار سال ہو گئے تو حضرت سعد بن ابی وقاص فارسیہ آئے تو اس نے رستم کو آپ کی طرف بھیجا پھر مسلمان یوم یزدگرد کو مدائن چلے گئے جو دارالحکومت تھا اور

ایرانیوں نے انواع و اقسام کے کھانے تیار کیے اور خوب ذیبت ذہنت کی اور ایرانیوں نے شکست کھائی اور بزد گرد بھاگ گیا اور مسلمان مسلسل اس کے تعاقب میں رہے حتیٰ کہ وہ مرو چلے گئے اور وہ ایک جگہ میں داخل ہو گیا اور چکی کے مالک نے اسے قتل کر دیا اور اس کے قتل تک اس کی حکومت بیس سال تھی۔

اور ایرانی آگ کی تعظیم کرتے تھے اور پانی سے استنجا نہیں کرتے تھے وہ تیل سے استنجا کرتے تھے اور نہ اپنے محلات کے لیے دروازے بناتے تھے ان کے دروازوں پر پردے ہوتے تھے جن کی حفاظت مرد محافظ کرتے تھے اور وہ گنگنا، کے بغیر کھانا نہ کھاتے تھے اور ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح کر لیتے تھے اور ان کا مذہب یہ تھا کہ یہ ان سے صلہ رحمی اور حسن سلوک ہے اور اس سے انہیں اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

اور ان کے لیے حمام اور دروازوں کے چھجے نہیں ہوتے تھے اور وہ آگ، پانی، شمس و قمر اور تمام انوار کی تعظیم کرتے تھے۔ اور وہ زمانوں کو اپنے مہینوں اور عیدوں کے ایام سے شمار کرتے تھے اور ان کے نزدیک پورماہ، مہماہ، اور آبان ماہ کے مہینے خریف تھے اور آذرماہ، دیماہ اور بہمن ماہ سردی کے مہینے تھے اور اسفندارند ماہ، فروردین ماہ، اردی بہشت ماہ، بہار کے مہینے تھے اور خرداد ماہ، نیرماہ اور مرداد ماہ، گرمی کے مہینے تھے اور وہ خریف میں پانچ دنوں کا اضافہ کر لیتے تھے اور انہیں ایام الاندرکاہ کا نام دیتے تھے اور سال، تین سو پینسٹھ دن کا ہوتا تھا اور ان کے مہینے تیس دنوں کے تھے اور ان کے سال کا آغاز بومر نوروز سے ہوتا تھا اور وہ فروردین کا پہلا دن تھا اور یہ مارچ اپریل میں ہوتا ہے اور سورج حمل میں گزر رہا ہوتا ہے اور بہان کی عید کا بڑا دن ہوتا ہے اور یوم مرجان مہماہ کے سولہ دن گزرتے

پر ہوتا ہے پھر نوروز اور فرحان کے درمیان ۱۷۵ دن ہوتے ہیں اور یہ پانچ ماہ پچیس دن ہوتے ہیں اور فرحان نومبر میں ہوتا ہے۔ اور ایرانی، اپنے مہینوں کے ایام کے ہر دن کا ایک نام رکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ الروزات اور اس کا پہلا دن ہرمز، بہمن، اردی بہشت، شہر لور، اسفندارند، خردانہ، مردانہ، ذی باذر، آذر آبان، خورماہ، تیر، جوش، دی بہر، ہرمسروش، رشن، فروردین، بہرام، رام بانہ، دی بدین، ادین، ارد، اشتاد، اسمان، زامیاز، مار اسفند، انیران، اور ان میں سے ایک جماعت کا قول ہے جسے وہ زراذشت سے بیان کرتے ہیں جس کے متعلق ان کا دعویٰ ہے کہ وہ ان کا نبی تھا، کہ نور ازلی قدیمی ہے اور وہ اسے زردان کہتے ہیں اور اس نے شر کے بارے میں سوچا کہ وہ اس کی لغزش ہے اور اسی سے ان کا علم ہے کیونکہ حسن قباحت میں اور اچھی ہوا بدلو میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور قدیم ان کے نزدیک غیر ممنوع ہے کیونکہ اس کے کچھ حصے کو نہ کہ سارے کو تغیر و فساد لازم ہو جاتا ہے اور جب قدیم نے شر کے بارے میں سوچا تو اس نے لمبا سانس لیا اور یہ غم اس کے پیٹ سے باہر نکل گیا اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور وہ قدیم کے سامنے کھڑے ہونے والے اس غم کا نام اہرمن رکھتے ہیں اور اسی طرح اُسے زردان ہرمز بھی کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ اہرمن نے ہرمز سے جنگ کا ارادہ کیا تو ہرمز نے اسے پسند نہ کیا تا کہ وہ بڑائی نہ کرے۔ پس اس نے اس شرط پر صلح کر لی کہ وہ ہر نقصان دہ اور فاسد کے خلق کو اس کی طرف بھیجے گا۔ اور ان کا خیال ہے کہ وہ دونوں دو جسم اور دو روحیں ہیں اور ان کے درمیان غصے کے لیے کشائش ہے کیونکہ وہ دونوں ملنے والے نہیں ہیں۔ اور ان کا بیان ہے کہ ہرمز نور، اجرام اور ان کے جوڑوں کا بنانے

والا ہے اور اہرمن ان جو اہر میں نقصان کرنے والا ہے جیسے کیرٹوں کوڑا
میں زہر، غیظ و غضب، اکتاہٹ، شر، دشمنی، غصہ اور حیوان میں خوف،
بلاشبہ اللہ تعالیٰ اعیان اور دائمی امراض کا بنانے والا ہے۔

اور اردشیر بن بابکان کی حکومت کے آغاز میں ایرانی بادشاہوں کی
فرودگاہیں، اصطخر میں تھیں جو ایران کا صوبہ ہے پھر ہمیشہ ہی بادشاہ
منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ انوشیروان میں تباذ بادشاہ بنا وہ ارض عراق
میں مدائن میں فروکش ہوا اور وہ دار الحکومت بن گیا۔ اور منجمین اور اطباء
کے علماء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مملکت میں اس خطہ سے اور اس کا جو
علاقہ اقلیم بابل کے نزدیک ہے اس سے زیادہ صحت افزا، بہتر
اور ہموار علاقہ کوئی نہیں۔

اور جن شہروں پر ایرانیوں کی حکومت تھی اور ان کا اقتدار ان میں
چلتا تھا وہ یہ ہیں :-

صوبہ خراسان میں : نیشاپور، ہرات، مرو، مروالروز،
فاریاب، طالقان، بلخ، بخارا، باذغیس، باورد۔ غرستان، طوس،
سرخس، اور جرجان تھے اور اس صوبے کے گورنر کو وہ صوبہ خراسان
کا نام دیتے تھے۔

صوبہ جبل میں : بلخستان، ارمی، قزوین، ازبجان، قم، اصبہان
ہمدان، نهاوند، دنیور، حلوان، ماسبذان، کرمان، مہربان، نقد، شہر
صامخان اور آذربائیجان تھے، اور اس صوبے کے گورنر کو اصبہان اور
بائیجان کہا جاتا تھا۔

فارس اور اس کا صوبہ : اصطخر، شیراز، الرجان، نوبندجان،
جور، کازرون، فسا، دارابگرد، اردشیر، خرہ اور سالور۔
الہواز اور اس کا صوبہ : جندی سالور، سوس، نر تیری، مناوم

تستر، ایذج، امام ہرمز، اس کے گورنر کو اصہبہذ فارس کہا جاتا تھا۔
صوبہ عراق : فرات اور دجلہ پر اس کے ۴۸ موگے تھے، فرات،
بادوریا، انبار، بہر سیر، رومقان، الزاب الاعلیٰ، الزاب الاسفل، الزاب
الادوسط، زندرورد، میسان، کوٹی، نہرور قیط، نہر جوہر، الفلوجہ العلیاء،
الفلوجہ السفلی، بابل، خطونہ، الجبۃ، البذاۃ، سلجین، فرات باوقلی،
سورا، برسیما، نہر الملک، یاروسما اور تستر کو سیراب کرتا تھا۔
اور دجلہ : نہر بوق، نہر بین، بزر جسالور، الرذان الاعلیٰ، الرذان الاسفل
الزبابین، دسکرة، ہراند روز، سلیل، ہروز، جلولاہ، بالائی نہروان،
درمیانی نہروان، نشیبی نہروان، جانر، مدائن، تہدنجین، استقبانہ، المبارک
یادریا اور باکسایا کو سیراب کرتا تھا اور ان کے چوتھے گورنر کو اصہبہذ المغرب کہتے تھے۔
فرات کے قریب ایرانیوں کا آخری میگزین، انبار تھا پھر وہ رومیوں
کے میگزینوں کی طرف اور دجلہ کے قریبی علاقے میں چلے جاتے۔
پھر وہ رومیوں کے میگزینوں کی طرف چلے جاتے، سوائے اس کے لوگ بازی بار
آئیں اور ایرانی بلاد روم میں نرم کلامی سے داخل ہو جاتے اور بسا اوقات رومی
بھی بلاد ایران میں داخل ہو جاتے۔ اور ایرانیوں کے ہر بادشاہ کو کسریٰ
کہا جاتا اور اگر وہ اس کا نام لیتے یا ذکر کرتے تو کہتے، کسریٰ شہنشاہ
جس کے معنی ہیں بادشاہوں کا بادشاہ، اور وہ وزیر کو بزر جفرندہ کہتے،
جس کے معنی ہیں امور کا ذمہ دار، اور وہ عالم کو جوان کے دین کے توہین
کا متولی ہونا۔ موبذ موبذ ان کہتے، جس کے معنی ہیں عالم العلماء اور ان
میں سب سے پہلے یہ نام زراذشت کو دیا گیا اور وہ آتش کدے کے
متولی کو المرید کا نام دیتے تھے اور کاتب کو دبیرند کہتے تھے اور اپنے
میں سے بڑے آدمی کو اصہبہذ کہتے تھے اور شہر کے سردار کو مرزبان کہتے تھے
اور صوبے کے رئیس کو الشہریج کہتے تھے اور جنگجوؤں اور فوجوں کے

جرنیوں کو، اسادرہ کہتے تھے، متولی کو شاہر لیت کہتے اور کپہری کے انچار
کو المرد مار عد کہتے تھے۔

الجرنی کی مملکتیں

جب فالغ بن عابر بن ارفخشذ بن سام بن نوح نے زمین کو نوح کے بیٹوں
کے درمیان تقسیم کیا تو عامور بن توبل بن یافت بن نوح کے بیٹے مشرق کی
بائیں جانب چلے گئے اور ان میں سے کچھ لوگ جو ناعوما کے بیٹے تھے
شمال کے راستے الجرنی کی جانب الگ ہو گئے اور شہروں میں پھیل گئے
اور وہ کئی مملکتیں بن گئے اور وہ برجان، دیلم، التبر، طلیسان، جیلان
فیلان، اللان، خزر، الدودانیہ، ارمن تھے اور خزر، آرمینیا کے عام
علاقوں پر متغلب تھے اور ان کے بادشاہ کو خاقان کہا جاتا تھا اور
الران، مخرزان، سفر جان اور سیجان پر اس کے خلیفہ کو یزید بلاش
کہا جاتا تھا، اور اس صوبے کو جو تھا آرمینیا کہا جاتا تھا جسے ایرانیوں
کے بادشاہ قبا ز نے فتح کیا تھا پس یہ باب اللان تک ایک سو میل
الوشروان کے پاس آ گیا اور اس میں تین سو ساٹھ شہر تھے۔

اور ایرانیوں کا بادشاہ باب الالبواب، طبرسران اور بلنجر پر غالب
آ گیا اور اس نے قالیقلا کے شہر کو اور بہت سے شہروں کو تعمیر کیا اور
وہاں کچھ ایرانیوں کو آباد کیا، پھر رومی ان علاقوں پر غالب آ گئے۔
جن پر ایرانی غالب آئے تھے اور وہ کچھ وقت ان کے قبضے میں رہے
پھر رومیوں نے ان پر غلبہ پایا اور انہوں نے جو تھے آرمینیا پر ایک
بادشاہ بنایا جسے الموریان کہا جاتا تھا اور وہ متعدد ریاستوں میں بٹ
گئے، ان کا ہر رئیس اپنے قلعہ میں رہتا تھا اور یہ ان کی مشہور مملکتیں ہیں

اور عامور کی اولاد میں سے کچھ لوگ ماوراء النہر میں الگ ہو گئے پھر وہ شہروں میں بکھر گئے اور متفرق مملکتیں اور بہت سی قویں بن گئے ان میں سے ختل، قوادیان، اشروسند، سفد، فرغانہ، شاش، ترک، خزلجیہ، قفزغز، ترک کیمما کیہ اور تبت ہیں اور ترکوں میں کچھ لوگ دیہات، شہروں اور قلعوں کے مالک ہیں اور ان میں کچھ لوگ بدوؤں کی طرح پہاڑوں کی چوٹیوں میں اور صحراؤں میں رہتے ہیں اور ان کی فرودگاہیں اُون کے حیمے ہیں اور جب وہ جنگ کرتے ہیں تو ایک حیمہ میں بیس جانباڑ ہوتے ہیں اور تیراندازی کرتے ہیں اور ان کا نشانہ خطا نہیں جاتا اور ان کے گھر خراسان کے صوبے کے شروع سے لے کر تبت کے پہاڑوں اور چین کے پہاڑوں تک منقل ہیں۔

اور تبت، ایک وسیع ملک ہے جو چین سے بھی بڑا ہے اور ان کی مملکت بڑی ہے، اور وہ طاقتور اور صاحب حکمت ہیں اور چین کی صنعت کی مشابہت کرتے ہیں اور ان کے شہروں میں ہرن ہوتے ہیں جن کی ناف میں کستوری ہوتی ہے اور وہ اصنام پرست ہیں اور ان کے آتشکدے بھی ہیں اور وہ سخت طاقتور ہیں ان سے کوئی جنگ نہیں کرتا۔

چین کے بادشاہ

رُواة اور اہل علم اور جو شخص بلاد چین کی طرف گیا ہے اور اس نے وہاں طویل عرصہ قیام کیا ہے اور ان کے حالات کو سمجھا ہے اور ان کی کتب کا مطالعہ کیا ہے اور ان کے متقدمین کے حالات و واقعات سے آگاہی حاصل کی ہے بیان کیا ہے اور انہوں نے اسے ان کی کتب میں دیکھا ہے اور ان کے واقعات میں سنا ہے اور ان کے شہروں کے دروازوں پر اور ان کے بت خانوں پر لکھا ہے اور پتھروں پر سونے سے کھدا ہوا ہے کہ چین کا پہلا بادشاہ صابن بن باعور بن برج بن عامور بن یافت بن نوح بن ملک ہے، اس نے حضرت نوح کی کشتی کی مانند ایک کشتی بنائی اور اور اس میں سوار ہوا اور اس کے ساتھ اس کے اہل اور بچوں کی ایک جماعت بھی تھی حتیٰ کہ اس نے سمندر کو عبور کر لیا اور ایک جگہ چلا گیا جو اسے اچھی لگی اور وہاں قیام پذیر ہو گیا اور اس کے نام پر اس جگہ کا نام چین رکھا گیا۔ پس اس کی اولاد بکثرت ہو گئی اور پیدائش سے اس کی تعداد بڑھ گئی اور اس کی اولاد اپنی قوم کے دین پر تھی اور اس کی حکومت مسلسل تین سو سال رہی۔

اور ان میں وہ عرون بھی تھا جس نے اونچی عمارات بنائیں اور کار بگری کے کام کیے اور سنہری ہیکل بنائے اور ان میں اپنے باپ کی تصویر بنائی

اور اُسے ہیکل کے سامنے رکھا اور جب وہ آتا تو اپنے باپ کی تصویر کی تعظیم کے لیے اسے سجدہ کرتا اور عربی زبان میں صباہ کی تفسیر ابن السماء ہے اور اسی زمانے سے بلادِ چین میں بتوں کو پوجا جانے لگا اور عرون کی حکومت ۱۴۰ سال رہی۔

اور ان میں وہ غیر بھی ہے جو بلادِ چین کے طول و عرض میں پھرا اور اس نے بڑے بڑے شہر تعمیر کیے اور جزلان اور سنہری تانبے کے گنبد بنائے اور جواہرات سے ٹنکے ہوئے اور سیسے اور منقش تانبے سے اپنے باپ کی تصویر بنائی اور اس کی مملکت کے سب لوگوں نے اپنے اپنے شہروں میں یہ تصویر بتائی اور وہ کہنے لگے، رعیت کو چاہیے کہ وہ بادشاہ کی تصویر بنائے جو آسمان سے اس کا بادشاہ بنا ہے اور اس نے ان میں عدل کیا اور غیر کی حکومت مسلسل ایک سو تیس سال رہی۔ اور ان میں وہ عینان بھی ہے جس نے اپنی مملکت کے لوگوں کو برا عذاب دیا اور انہیں سمندری جزائر کی طرف جلا وطن کر دیا اور وہ ان جزائر میں ان جگہوں پر جاتے جہاں پھل ہوتے تاکہ انہیں کھائیں اور وہاں جنگلی جانوروں کو پالتے اور وہ مسلسل اسی حال میں رہے حتیٰ کہ وہ جنگلی جانوروں سے مانوس ہو گئے اور وہ ان سے مانوس ہو گئے اور وہ ان پر گر کر ان کو روند دیتے اور لبا اوقات یہ جنگلی جانور ان کی عورتوں سے جفت ہو جاتے اور ان کے درمیان قبیح صوتیں پیدا ہو جاتیں اور پہلی صدی کے لوگ تباہ ہو گئے اور صدی کے بعد صدی آئی اور ان کی زبانیں ختم ہو گئیں اور وہ ایسی باتیں کرنے لگے جو سمجھ نہ آتی تھیں اور ان جزائر میں جن سے گزر کر ہرنہ بن چین کی طرف جایا جاتا ہے اس قسم کا ایک بڑا واقعہ ہوا اور عینان کی تفسیر عربی زبان میں یہ ہے کہ اُسے شہر نے پیدا کیا ہے اور اس کی حکومت ایک سو

سال رہی۔

اور ان میں وہ خرابات بھی ہے جو نو عمری میں بادشاہ بن گیا پھر اس کی عمر پختہ ہو گئی اور اس کی شہرت بلند ہو گئی اور اس کا انتظام اچھا ہو گیا اور اس نے اپنی طرف سے ارض بابل اور اس سے متصل بلادِ روم کی طرف وفد بھیجا کہ وہ وہاں کی حکمت و صنعت اور وہاں سے لائے جانے والے آلات وغیرہ سے واقفیت حاصل کریں اور اس نے ان کے ساتھ چین کی صنعت اور وہاں جو ریشمی کپڑے وغیرہ بنائے جاتے ہیں، ان کے ساتھ بھیجے۔

اور انہیں حکم دیا کہ وہ ارض بابل اور بلادِ روم سے ہر صنعت اور اچھی چیز کو اس کے پاس لے آئیں اور ان لوگوں کے قوا میں سے بھی واقفیت حاصل کریں اور یہ چین کا پہلا سامان تھا جو ارضِ عراق اور اس کے ملحقہ علاقوں میں آیا اور تاجروں نے تجارت کے لیے چین کے سمندر کا سفر کیا اس لیے کہ بادشاہوں نے اپنے پاس آنے والے چینی سامان کو اچھا سمجھا اور انہوں نے کشتیاں بنائیں اور ان میں تجارتی سامان لادا، اور یہ تاجروں کا چین میں پہلا داخلہ تھا۔ اور خرابات کی حکومت ساٹھ سال رہی۔

اور ان میں تو تال بھی تھا اور اہل چین کا قول ہے کہ انہوں نے اپنے شہروں کے دروازوں پر لکھا پایا کہ اس کی مانند ان کا کبھی کوئی بادشاہ نہیں بنا۔ اور انہوں نے اُسے اس طرح پسند کیا کہ اس طرح انہوں نے کسی کو پسند نہ کیا اور وہ اپنے ادیان، افعال، فنون، قوانین اور احکام میں جس طریق پر قائم تھے اس نے اُسے جاری کیا اور اس کی حکومت ۷۸ سال رہی اور جب وہ مر گیا تو وہ اس پر لمبا زمانہ روتے رہے اور اُسے سونے کے تختوں اور چاندی کے چمکڑوں پر اٹھاتے رہے۔ پھر انہوں نے اس کے لیے عود، عنبر، صندل اور دیگر خوشبوئیں جمع کیں اور انہیں آگ لگائی اور اُسے آگ میں پھینک دیا اور اس کے خواص، اس کے غم اور اس سے وفاداری کا

کے لیے اپنے آپ کو اس آگ میں پھینکنے لگے اور یہ ان میں ایک سنت بن گئی اور انہوں نے اپنے دنیا پر اس کی تصویر بنائی اور وہ دنیا پر کو الکوئچ کہتے ہیں اور ان کے گھروں کے دروازوں پر بھی تصاویر ہیں۔

اور چین کے شہر وسیع ہیں اور جو شخص سمندر کے راستے چین جانا چاہے اُسے سات سمندروں کو عبور کرنا پڑتا ہے اور ان میں سے ہر سمندر کا اپنا رنگ اور ہوا اور مچھلیاں اور راستہ ہے جو اس کے ساتھ والے سمندر میں نہیں ہے، ان سے پہلا سمندر بحر فارس ہے جس میں سیراف کے سفر کیا جاتا ہے اور آخری سمندر اس الحجۃ ہے اور وہ تنگ ہے جس میں موتیوں کی جگہیں ہیں۔ دوسرا سمندر وہ ہے جس کا آغاز اس الحجۃ سے ہوتا ہے اور اُسے لارڈی کہا جاتا ہے اور وہ بڑا سمندر ہے اس میں جزائر فوق اور دیگر نہنگی بھی ہیں اور ان جزائر میں بادشاہ بھی ہیں اور اس سمندر میں تیارو کے ذریعہ سفر کیا جاتا ہے اور اس کی مچھلیاں بڑی بڑی ہیں اور اس میں بہت سے عجائبات اور امور ہیں جنہیں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

تیسرے سمندر کو پہکنہ کہا جاتا ہے، جس میں جزیرہ سراندیب ہے اور اس میں جو اسر اور یاقوت وغیرہ ہیں اور اس میں جزائر بھی ہیں جن کے بادشاہ بھی ہیں اور ان کی بادشاہت عظیم ہے اور اس سمندر کے جزائر میں بالنس اور نیزوں کی لکڑی بھی ہے۔

چوتھے سمندر کو کلاہ بارہ کہا جاتا ہے اس سمندر کا پانی کم ہے اور اس میں بڑے بڑے سمندری جانور ہیں اور بسا اوقات اس میں ہوا آ جاتی ہے اور کشتیاں بند ہو جاتی ہیں اور اس میں جزائر ہیں جن میں کافر ہوتا ہے۔

پانچویں سمندر کو سلاطط کہا جاتا ہے، یہ کثیر العجایب سمندر ہے۔ چھٹے سمندر کو کرڈنج کہا جاتا ہے، یہ بہت بارش والا سمندر ہے۔ ساتویں سمندر کو صبحی کہا جاتا ہے اسی طرح اُسے کنجلی بھی کہتے ہیں

یہ چین کا سمندر ہے اس میں جنوبی ہوا کے ذریعے سفر کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ شیریں سمندر تک پہنچ جاتے ہیں اس پر میگزین اور آبادی بھی ہے حتیٰ کہ وہ خانقو شہر میں پہنچ جاتے ہیں اور جو شخص خشکی کے راستے جانا چاہے وہ دریائے بلخ میں چلے اور بلاد سند، فرغانہ، شاش اور تبت کو طے کرے حتیٰ کہ وہاں پہنچ جائے اور بادشاہ اپنے ایک الگ قلعے میں ہوتا ہے اور اس کا پولیس سپرنٹنڈنٹ اور ٹیکس آفیسر اور محافظین کا افسر اور اس کا پرائیویٹ سیکرٹری، خادم کہلاتا ہے اور اس کے اکثر مددگار، خادم ہوتے ہیں اور وہ اس کے قابل اعتماد آدمی ہوتے ہیں اور ان کا ٹیکس سرکردہ لوگوں سے لیا جاتا ہے وہ ہر بالغ مرد پر ٹیکس عائد کرتے ہیں کیونکہ وہ کسی بھی شخص کو کام کے بغیر نہیں چھوڑتے اور جب کسی بیماری یا بڑھاپے کے باعث کام سے بیکار ہو جاتا ہے تو حکومت کے مال سے اس پر خرچ کرتے ہیں۔

اور وہ اپنے مردوں کی تعظیم کرتے ہیں اور دیر تک ان کا غم کرتے ہیں اور ان کی اکثر سزا قتل ہے، وہ جھوٹ بولنے اور چوری کرنے اور زنا کاری کرنے پر قتل کرتے ہیں مگر مشہور لوگوں کو قتل نہیں کرتے اور جو کسی عامل کی بے انصافی کی شکایت کرے اور اس کی شکایت درست ہو تو اس عامل کو قتل کیا جاتا ہے اور اگر شکایت کنندہ جھوٹا ہو تو اسے قتل کر دیا جاتا ہے۔

اور خشکی سے چین کی حدود تین ہیں اور سمندر سے ایک ہی ہے، پہلی ترک اور تغزغز ہے اور ان کے درمیان ہمیشہ مسلسل جنگیں رہتی ہیں پھر وہ مصالحت اور رشتہ داری کر لیتے ہیں۔

دوسری حد تبت ہے اور تبت اور چین کے درمیان پہاڑ ہے، جس پر چین کے میگزین ہیں جو تبت سے محفوظ کرتے ہیں اور تبت کے میگزین بھی ہیں جو چین سے محفوظ کرتے ہیں اور وہ دونوں ملکوں کی حد کے درمیان ہیں۔

تیسری حد۔ ایک قوم کی طرف ہے جسے الماناس کہا جاتا ہے ان کی منفرد مملکت ہے اور وہ وسیع علاقوں میں ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے علاقے کی وسعت، متعدد سالوں کی ہے اور عرض بھی اسی طرح ہے کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے بڑے کون لوگ ہیں اور وہ لوگ اہل چین سے باہم قریب ہیں۔

اور ایک حد، سمندر کے قریب ہے، اس سے مسلمان آتے ہیں جیسا کہ ہم نے سمندروں کی تعداد میں بیان کیا ہے۔

اور ان کا دین، بتوں اور شمس و قمر کی پرستش کرتا ہے اور وہ اپنے بتوں کی عیدیں بھی مناتے ہیں سب سے بڑی عید سال کے شروع میں ہوتی ہے جسے الزادہ کہا جاتا ہے وہ جمع ہونے کی جگہ کی طرف جاتے ہیں اور اس میں کھانے پینے کی چیزیں تیار کرتے ہیں پھر ایک شخص کو لاتے ہیں جس نے اپنے آپ کو اس عظیم صنم کے لیے وقف کیا ہوتا ہے اور خود کو اپنی تمام خواہشات سے روکا ہوتا ہے اور جو وہ چاہتا ہے اسے حاصل کر لیتا ہے۔ وہ اس صنم کی طرف بڑھتا ہے اور اس نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر کوئی چیز لگائی ہوتی ہے جو آگ سے بھڑک اٹھتی ہے پھر وہ آگ سے اپنی انگلیاں جلا دیتا ہے اور انہیں صنم کے آگے روشن کر دیتا ہے حتیٰ کہ جل جاتا ہے اور مردہ ہو کر گہر پڑتا ہے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے اور جس شخص نے اس کی بڑی کا ٹکڑا یا اس کے کپڑوں کی دھجی حاصل کر لی ہے وہ کامیاب ہو گیا پھر وہ ایک اور شخص کو لاتے ہیں وہ نئے سال کے لیے اپنے آپ کو صنم کے لیے وقف کرنا چاہتا ہے اور وہ اس کی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے اور اس پر چنگ بجائے جاتے ہیں پھر وہ منتشر ہو جاتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اور ایک ہفتہ قیام کرتے ہیں اور واپس آ جاتے ہیں۔

اور یہ مہینہ جس میں عید ہوتی ہے اس کا نام وہ جناح رکھتے ہیں اور بیجون کا پہلا دن ہے اور چین کا حساب بھی اسی طرح ہے۔ وہ اپنی حساب فہمی کے مہینوں کو مختلف نام دیتے ہیں، ان کا پہلا جناح، رواج، رالع، مارح، کسران، مارا، نرود، کنعان، نزارغ، ہراہ، ہرہر، اور ماہر ہے۔

قبطیوں وغیر ہم سے مصر کے بادشاہ

جب بیعز بن حام بن نوح، بابل سے اپنے بچوں اور اہل کے ساتھ نکلا تو وہ تیس آدمی تھے، اس کے چار بیٹے تھے، مصر، فارق، مارح، یارح، اور ان کی بیویاں اور بچے، وہ انہیں منف کی طرف لے گیا اور بیعز، عمر، سیدہ اور کمزور ہو گیا تھا اور مصر اس کا سب سے بڑا بیٹا تھا اور اُسے بہت محبوب تھا پس اس نے اُسے اپنا خلیفہ بنایا اور اُسے اس کے بھائیوں کے متعلق وصیت کی اور مصر نے اپنے لیے اور اپنے بیٹوں کے لیے چاروں اطراف سے دو ماہ کی مسافت کا علاقہ لے لیا اور اس کا منتہی الشجر تین سے لے کر ریح اور العریش کے درمیان اسوان تک طولاً اور برفہ سے ایلہ تک عرضاً تھا۔ اور مصر اپنے باپ کے بعد ایک عرصہ تک بادشاہ رہا اور اس کے چار بیٹے تھے، قفط، اشمین، اتریب اور صا، اس لیے انہیں نیل کا کنارہ تقسیم کر دیا اور اس نے ہر ایک کے لیے حصہ علیحدہ کیا جس کی وہ اور اس کے لڑکے حفاظت کرتے تھے۔

پھر مصر کے بعد قفط بن مصر بادشاہ بنا، پھر اشمین بن مصر بادشاہ بنا۔
پھر اتریب بن مصر بادشاہ بنا پھر صا بن مصر بادشاہ بنا پھر تدارس بن صا

۱۔ ان مہینوں کے بعض ناموں میں نقطوں کی کمی ہے۔

بادشاہ بنا پھر مالیق بن تدارس بادشاہ بنا پھر حرایا بن مالیق بادشاہ بنا، پھر اس کا بھائی مالیا بن حرایا بادشاہ بنا پھر لوطس بن مالیا بادشاہ بنا اور جب لوطس کی وفات کا وقت آیا تو اس کی بیٹی حوریا بادشاہ بنی اور جب حوریا کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس کے چچا کی بیٹی زالفابنت ماموم بادشاہ بنی۔

اور بیعر کے لڑکے بکثرت ہو گئے اور شہران سے بھر گئے اور جب انہوں نے عورتوں کو بادشاہ بنایا تو ملوک شاہِ عمالقمہ نے ان کا لالچ کیا اور عمالقمہ کے بادشاہ نے ان سے جنگ کی اور ان دنوں الولید بن دومیع ان کا بادشاہ تھا۔ اس نے شہروں کو پامال کر دیا اور وہ اُسے اپنا بادشاہ بنانے پر راضی ہو گئے اور وہ طویل عرصہ تک بادشاہ رہا پھر اس کے بعد عمالقمہ کا ایک اور شخص جسے الریان بن الولید کہا جاتا تھا، بادشاہ بنا اور یہی فرعون یوسف تھا، پھر عمالقمہ کا ایک اور شخص جسے دارم بن الریان کہا جاتا تھا بادشاہ بنا، پھر اس کے بعد کاسم بن معدان بادشاہ بنا۔

پھر فرعون موسیٰ بادشاہ بنا اور وہ الولید بن مصعب تھا۔ راہیوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے ان کا بیان ہے کہ وہ لحم کا ایک شخص تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ قبائل یمن میں سے کسی اور قبیلے کا تھا، بعض کہتے ہیں وہ عمالقمہ میں سے تھا اور بعض کہتے ہیں وہ مصر کے قبطیوں میں سے تھا اور اُسے ظلم کہا جاتا تھا اور اسی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ واقعہ ہوا تھا جسے اللہ جل شانہ نے بیان کیا ہے اس نے طویل عمر پائی اور باغی اور سرکش ہو گیا حتیٰ کہ اس نے انار بکر الاعلیٰ کہا، پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اس کی افواج کو بحر فلزم میں غرق کر دیا اور جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو غرق کیا تو ملک میں صرف بچے، غلام اور عورتیں رہ گئیں اور انھوں نے اتفاق کیا کہ وہ ایک عورت کو جسے دلوکہ کہا جاتا تھا، بادشاہ بنا لیں تو وہ بلوک الارض کے اپنی طرف سبقت

کرنے سے ڈر گئی سو اس نے ایک دیوار بنائی جو سرزمین مصر کی لبتیوں، کھیتوں اور شہر کا احاطہ کرتی تھی اور اس نے بہت سے کام کیے اور اس کی حکومت بیس سال رہی۔

پھر درکون بن بلوطس کو اس نے بادشاہ بنایا، پھر بوس بن درکون بادشاہ بنا، پھر نمادس بن مرینا بادشاہ بنا اس نے سرکشی اختیار کی تو لوگوں نے اسے قتل کر دیا، پھر بلوطس بن مناکیل بادشاہ بنا، پھر مالیس بن بلوطس بادشاہ بنا پھر نولہ بن مناکیل بادشاہ بنا اور یہی فرعون الاعرج ہے جس نے بیت المقدس کے بادشاہ کو قیدی بنایا تھا اور بنی اسرائیل کے ساتھ وہ سلوک کیا جو کسی نے نہ کیا تھا اور سرکشی اختیار کی اور اس حد تک پہنچ گیا کہ اس سے پہلے فرعون کے بعد کوئی اس حد تک نہ پہنچا تھا، پس اس کی سواری کے جانور نے اُسے گرا کر اس کی گردن توڑ دی۔ پھر مینوس بادشاہ بنا، پھر تومس بن تقاس بادشاہ بنا، پھر مناکیل اور بادشاہ بنا اور وہ لحسا مرہے جس سے بخت نصر نے جنگ کی اور اس کو شکست دی اور مصر کو ویران کر دیا اور اس کے باشندوں کو قیدی بنا لیا اور اس کے بعد رمی ان کے بادشاہ بن گئے اور اس وقت وہ عیسائی بن گئے۔

پھر انثروان کے زمانے میں ایران، شام پر غالب آ گیا تو انہوں نے ان کو دس سال بادشاہ بنایا پھر رمی غالب آ گئے اور اہل مصر، ایران اور روم دونوں کو ان کے شر کو دور کرنے کے لیے خراج دیتے تھے، پھر ایران، شام کو چھوڑ گیا اور ان کا معاملہ رومیوں کے پاس چلا گیا اور انہوں نے نصاریٰ کے دین کو اختیار کر لیا۔

۱۰ دیکھ اصل کتاب میں یہ لفظ نقطوں کے بغیر ہے۔

اور قبلیوں کا فلاسفر، ہر مس قبلی تھا اور وہ اصحاب البرابی تھے جو البرابی
تحریر میں لکھتے تھے..... اور ہمارے زمانے میں لوگ اس کے
پڑھنے کی واقفیت نہیں رکھتے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے بھی
صرف خواص ہی اُسے لکھتے تھے اور وہ عوام کو روکتے تھے اور ان میں
جو لوگ اس کے ذمے دار تھے وہ ان کے فلاسفر اور کاہن تھے اور اس
میں ان کے دین کے اسرار اور ان کی ان باتوں کے اصول تھے جن کو صرف
ان کے کاہن ہی جانتے تھے اور وہ انہیں کسی کو نہ سکھاتے تھے سوائے
اس کے کہ بادشاہ اس کی تعلیم کا حکم دے۔

جب رومیوں نے ان کو مغلوب کیا اور زبردست سطوت و اقتدار
سے ان کے بادشاہ بن گئے تو انہوں نے ان کی کوششوں اور کاموں کو باطل
کر دیا اور اپنے امور کے آغاز میں انہیں یونانیوں کے قوانین پر آمادہ کیا
حتیٰ کہ ان کی زبان بگڑ گئی اور ان کی زبان رومیوں کی زبان سے مل گئی۔
پھر رومی عیسائی بن گئے تو انہوں نے ان کو عیسائی بننے پر آمادہ کیا اور
وہ اپنے دین و سنت کے معاملے میں جس امر پر قائم تھے وہ سب مٹ
گیا اور رومیوں نے ان کے کہان اور علماء کو قتل کر دیا اور جو شخص بھی اس
تحریر کو سمجھتا تھا وہ مر گیا اور جو باقی رہ گئے انہیں اس کی تعلیم سے اور اس
میں غور و فکر کرنے سے روک دیا گیا اس لیے نہ ان میں سے اور نہ ان کے
غیروں میں سے کوئی شخص موجود ہے جو اسے پڑھ سکے، ان کا دین
کو اکب پرستی تھا اور یہ بات بھی کہ وہ مدبر و مختار ہیں اور وہ ستاروں سے
فیصلے کرنے والے تھے اور یہ کہ وہ سعد اور نحس ہوتے ہیں، کیونکہ ان کا
خیال تھا کہ وہ ان کے وہ معبود ہیں جو انہیں زندہ کرنے ہیں اور مارتے

لے اس جگہ اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

ہیں اور رزق دیتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں۔

اور ان کا ایک قول یہ بھی تھا کہ — قدیم میں ارواح ، فردوسِ اعلیٰ میں تھیں اور یہ کہ ہر ۶۳ ہزار سال میں عالم میں جو کچھ ہوتا ہے سب فنا ہو جاتا ہے۔ یا تو مٹی سے ، اس سے ان کا مقصد ، زمین اور اس کے زلازل اور دھنسا تھا۔ یا آگ اور جلانے سے ، اور مملکت نہروں سے ، اور یا مملکت ، فاسد اور عام سخت ہوا سے ، جو اپنی سختی کی وجہ سے سالس کو بند کر دیتی ہے اور وہ حیوانات کو ہلاک کرتی ہے اور حرث و نسل کو تلف کرتی ہے پھر فطرت ، حرث و نسل کی اجناس میں سے ہر جنس کو زندہ کرتی ہے۔ اور عالم ، فساد کے بعد واپس آ جاتا ہے۔

اور ان کے پاس ان ارواح کے مجبور بھی تھے جو اترتے تھے اور اہنام میں چلے جاتے تھے اس لیے اہنام بولتے تھے اور وہ اس سے عوام کو دھوکہ دیتے تھے اور اس سبب کو چھیاتے تھے جس سے ان کے اہنام بولتے تھے اور وہ ان کے کاہنوں کی ایک کاریگری تھی اور بوٹیاں تھیں جنہیں وہ استعمال کرتے تھے اور جیلہ تھا جسے وہ اختیار کرتے تھے حتیٰ کہ وہ آواز دیتے تھے اور وہ فن کے ذریعے چوپائے یا پرندے کی خلقت کی طرح صنم کی خلقت کی مشابہت اختیار کرتے تھے اور اس صنم کی آواز اپنی جنس کے حیوان کی مانند ہوتی تھی پھر ان کے کاہن ، صنم کی اس آواز کا اس طرح ترجمہ کرتے جو وہ فیصلہ کرنا چاہتے تھے ، جو نجوم کے حساب اور علم فراست کے مطابق ہوتا تھا۔

اور وہ بتاتے تھے کہ جب ارواح نکل جاتی ہیں تو ان مجبوروں کی طرف آ جاتی ہیں ، جو کواکب ہیں اور اگر ان کے گناہ ہوں تو وہ انہیں نہلاتے اور پاک کرتے ہیں ، پھر وہ فردوس کی طرف جہاں وہ ہوتی ہیں چڑھ جاتی ہیں۔

اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے انبیاء سے کواکب گفتگو کرتے ہیں اور انہیں لکھاتے ہیں کہ ارواح، اصنام کی طرف اترتی ہیں اور ان میں ٹھہر جاتی ہیں اور واقعہ کے رونما ہونے سے قبل اس کی خبر دیتی ہیں۔ اور ان کی سمجھ دقیق اور عجیب تھی جس سے وہ عوام کو وہم ڈال دیتے تھے کہ وہ کواکب سے باتیں کرتے ہیں اور وہ انہیں ہونے والے واقعات کی خبر دیتے ہیں اور یہ بات صرف نہ اچھے کے اسرار کا اچھا علم ہونے اور صحیح فراست کی وجہ سے تھی اور وہ کم ہی غلطی کرتے تھے اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ بات کواکب کے علم سے ہے اور وہ انہیں ہونے والے واقعات کی خبر دیتے ہیں اور یہ ایک باطل اور غیر معقول بات ہے۔ پھر یونانی ان کے بادشاہ بنے تو وہ ان کے دین میں شامل ہو گئے پھر رومی ان کے بادشاہ بنے تو وہ عیسائی ہو گئے۔

اور قبطیوں کی مملکت ارض مصر میں الصعيد کے صوبے سے منف، ادم، الشرقیہ، القیس، البھنا، اھناس، دلاس، الفیوم، اشمون، طحا، البشایہ، ہوا، قفط، اقصر، ارمنت، تک تھی اور نشیبی زمین کے صوبے سے، اتریب، عین شمس، تنوا، تمی، ابنا، البوہیر، سمبود، نوسا، ادسیہ، البجوم، بسطہ، طرابیہ، قریبط، صان، ابلیل، سخا، تیدہ، افراجون، نقیزہ، البشرد، طوہ، منوف العلیاء، منوف السفلی، دمیسیس، صا، شبامس، البزقون، احناء، رشید، قرطسا، خربتا، ترنوط، مصیل اور لیبیش تک تھی۔

قبطی اپنے سالوں کا حساب تین سو پینسٹھ دنوں کے مطابق کرتے تھے اور ان کے مہینے بارہ تھے، ہر مہینہ تیس دن کا تھا اور وہ اپنے پانچ دنوں کو النسی کا نام دیتے تھے۔ قبطیوں کا پہلا مہینہ جسے وہ اپنے سال کا آغاز بناتے تھے توت تھا اور اس کے پہلے دن کو نوروز کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اس میں زمین کی آبادی کی ابتدا ہوئی تھی اور ان کے مہینوں کے نام

یہ ہیں۔

توت، بابہ، ہتور، کبیک، طوبہ، امشیر، برہمات، برمودہ، شنس،
 بونہ، ابیب، مسری، اور وہ پانچ دن جن کو وہ النسیٰ بناتے تھے، مسری اور
 توت کے درمیان تھے اور وہ تحریر جسے قبطلی لکھتے تھے یونانی اور رومی
 کے درمیان تھی اور وہ اس رسم الخط کے مطابق تھی۔

۱۔ اصل کتاب میں وہ رسم الخط نہیں لکھا گیا۔

بربر اور افارقہ کی مملکتیں

بربر اور افارقہ، فاروق بن بیعربن عام بن نوح کی اولاد ہیں، جب ان کے بھائی سرزمین مصر کے بادشاہ بن گئے اور انھوں نے العرش سے اسوان تک طولاً اور ابہ سے برزقہ تک عرصاً قبضہ کر لیا تو یہ مغرب کی طرف چلے گئے اور جب ارض برزقہ سے گزرے تو انہوں نے شہروں پر قبضہ کر لیا اور ان میں سے ہر قوم ایک شہر پر غالب آگئی حتیٰ کہ وہ ارض مغرب میں منتشر ہو گئے۔

ان میں سے پہلا بادشاہ لواتہ تھا جو جبال برزقہ کی زمین اجدابیہ کا بادشاہ بنا اور مزاتہ، ودان کی زمین کے بادشاہ بنے اور یہ لوگ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوئے اور ان میں سے کچھ لوگ تودغہ شہر کی طرف چلے گئے اور وہاں بادشاہ بن گئے اور وہ ہوارہ تھے اور دوسرے لوگ بلاد ارمیک کی طرف چلے گئے اور وہ بزرغہ تھے اور کچھ طرابلس کی طرف چلے گئے انہیں مصالین کہا جاتا تھا اور کچھ طرابلس کے مغرب کی طرف چلے گئے، انہیں وہیلہ کہا جاتا تھا۔

پھر راستہ انہیں بلندی کی طرف لے گیا اور کچھ لوگوں نے قیروان کی راہ اختیار کی، انہیں برقشانہ کہا جاتا ہے اور دوسروں نے شمالی راہ اختیار کی اور تارت چلے گئے انہیں کتامہ اور عجیبہ کہا جاتا ہے اور کچھ لوگوں نے سجلماسہ

کی راہ اختیار کی انہیں نفوسہ اور لمایہ کہا جاتا ہے اور کچھ لوگوں نے جبال ہیکل کی راہ اختیار کی، انہیں لمطہ کہا جاتا ہے اور انہیں العیالات^{طہ} بھی کہتے ہیں اور یہ جنگل میں بے آباد جگہوں پر ہیں اور کچھ لوگوں نے طنجہ کی راہ اختیار کی، انہیں کناسہ کہا جاتا ہے اور کچھ لوگوں نے سوس اقصیٰ کی راہ اختیار کی انہیں مدراسہ کہا جاتا ہے۔

اور بربر اور افارقہ میں سے کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ بربر بن عبیلان بن نزار کی اولاد میں سے ہیں اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ وہ جذام اور لحم سے ہیں اور ان کے مساکن فلسطین میں تھے اور ایک بادشاہ نے انہیں نکال باہر کیا اور جب وہ مصر گئے تو بلوک مصر نے انہیں اترنے سے روک دیا تو انہوں نے نیل کو عبور کیا پھر مغرب کو چلے گئے اور شہر میں پھیل گئے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ وہ یمن سے ہیں، ایک بادشاہ نے انہیں یمن کے ملک سے مغرب کے انتہائی دور علاقوں کی طرف جلا وطن کر دیا اور تمام لوگ اپنی روایات کی نصرت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی اس بارے میں حق بات کو بہتر جانتا ہے۔

حیشیوں اور سوڈانیوں کی مملکتیں

حام بن نوح کی اولاد نے، اولادِ نوح کے ارض بابل سے مغرب کی طرف متفرق ہونے کے وقت ارادہ کیا اور وہ فرات کو عبور کر کے مسقط الشمس کی طرف چلے گئے اور کوش بن حام کی اولاد متفرق ہو گئی اور یہی حیشی اور سوڈانی ہیں، جب انہوں نے دو گروہ بن کر نیل مصر کو عبور کیا تو ان

۱۔ اصل کتاب میں یہ لفظ نقطوں کے بغیر ہے۔

میں سے ایک گروہ نے مشرق اور مغرب کے درمیان التیمن کا قصد کیا اور وہ نوبہ، البجر، حبشہ، اور ننج ہیں اور ایک گروہ نے مغرب کا قصد کیا وہ زغادہ، المحس، القاو، المرذیون، مرندہ، اکھوکو اور غانہ ہیں۔ اور جب نوبہ، نیل سے غربی جانب گئے تو قبیلیوں کی مملکت کے بڑے ہیں رہے اور وہ بیعز بن حام بن نوح کے بیٹے ہیں جو دہاں بادشاہ بن گئے ہیں، پس نوبہ دو مملکتیں بن گئے ان میں سے ایک، ان لوگوں کی مملکت، جنہیں منقرہ کہا جاتا ہے اور وہ نیل کے شرق و غرب میں رہتے ہیں اور ان کا دار الحکومت و نقلہ ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں سے صلح کی اور انہیں کھجوریں دیں اور ان کے شہر کھجوروں، انگوروں اور کھینوں والے ہیں اور مملکت کی وسعت دو ماہ کی مانند ہے اور نوبہ کی دوسری مملکت ان لوگوں کی ہے جنہیں غلوہ کہا جاتا ہے یہ منقرہ سے بڑی شان والے ہیں اور ان کا دار الحکومت سوہہ ہے اور ان کے علاقے کی وسعت تین ماہ کی مانند ہے اور ان کے پاس نیل متعدد خلیجوں میں بٹ جاتا ہے۔

البحتر کی مملکت

یہ نیل اور سمندر کے درمیان ہیں اور ان کی متعدد مملکتیں ہیں اور ہر شہر میں انگ بادشاہ ہے۔ البحتر کی پہلی مملکت حد اسوان سے، حد برکات تک ہے اور اسوان، التیمن سے مشرق و مغرب کے درمیان مسلمانوں کی آخری عملداری ہے اور اس قوم کو نفیس کہتے ہیں اور مملکت کا دار الخلافہ بجر ہے اور ان کے قبائل و بطون، عربوں کی طرح ہیں اور ان میں سے الحدرات، حجاب، العما، کومر، مناسہ، اسعہ، عمر مرہ

لہ ان قبائل کے اسماء کی اکثریت میں نقطوں کی کمی ہے۔

اور زنا نچ ہیں اور ان کے بلاد ہیں، سونے کے ڈھیلوں، جو اہر اور زمرہ کی نہیں ہیں اور وہ مسلمانوں سے صلح کرنے والے ہیں اور مسلمان اپنے شہزوں میں کالوں میں کام کرتے ہیں۔

اور البجہ کی دوسری مملکت کو بلقین کہا جاتا ہے، جو بہت شہروں والی اور وسیع ہے وہ اپنے دین میں مجوسیوں اور ثنویوں سے مشابہت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو زنجیر اعلیٰ کا نام دیتے ہیں اور شیطان کو صغی حراقہ کا نام دیتے ہیں، یہ لوگ اپنی دائرہ صیوں کے بال اکھیرتے ہیں اور اپنے اگلے دانت بھی اکھاڑتے ہیں اور ختنہ کرتے ہیں اور ان کے شہر بارانی ہیں۔

تیسری مملکت کو بازین کہا جاتا ہے یہ نوبہ کی مملکت غلوہ کی سرحد کے متصل ہیں اور البجہ کے بلقین کے بھی متصل ہیں۔ اور ان سے جنگ کرتے ہیں اور ان کی کھیتی کو کھاتے ہیں۔۔۔۔ اور وہ ان کا کھانا اور دودھ ہے۔

اور چوتھی مملکت کو جابین کہا جاتا ہے اور ان کا بادشاہ بلندرتبہ ہے اور اس کی حکومت باضع شہر جو بحر اعظم کا حد برکات تک جو بلقین کی مملکت کا حصہ ہے، ساحل ہے، کے درمیان سے لے کر حل الدرجہ تک ہے اور وہ اپنے اگلے دانت اوپر نیچے سے اکھاڑتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے دانت گدھوں کے دانتوں کی طرح نہیں ہوتے اور اپنی دائرہ صیوں کو اکھیرتے ہیں۔

اور پانچویں مملکت کو قلوہ کہا جاتا ہے اور یہ البجہ کی آخری مملکت ہے اور ان کی مملکت باضع کی حد سے نیکون تک ہے اور انہیں بڑی قوت و شوکت حاصل ہے اور ان کے جانبازوں کا گھر کا بھی ہے جسے

لہ اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

دارالسوا کہا جاتا ہے جس میں طاقت ورنو عمر جوان حرب و قتال کے لیے تیار رہتے ہیں۔

اور چھٹی مملکت، نجاشی کی مملکت ہے اور یہ ایک وسیع اور عظیم الشان ملک ہے اور دار الخلافہ کعبہ ہے اور عرب ہمیشہ ہی تجارت کے لیے اس کی طرف آتے رہے ہیں اور ان کے عظیم شہر بھی ہیں اور ان کا ساحل دھک ہے اور بلاد حبشہ میں جو بادشاہ ہیں وہ بڑے بادشاہ کے ماتحت ہیں وہ اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اُسے خرچ ادا کرتے ہیں اور نجاشی یعقوبی نصرانیوں کے دین پر ہے اور حبشیوں کی آخری مملکت الزنج ہے اور وہ سندھ سے اور ان شہروں کے مشابہ شہروں سے رابطہ رکھتے ہیں اور اسی طرح الزنج سے درے جو سندھ اور کرک کی سرحد سے ملحقہ علاقہ ہے اس سے بھی رابطہ رکھتے ہیں اور یہ لوگ حساب دان اور بکیل ہیں۔

اور وہ سوڈانی جو مغرب کو چلے گئے انہوں نے شہروں کو طے کیا اور ان کی متعدد مملکتیں ہو گئیں، ان کی پہلی مملکت الزغادہ کی ہے اور وہ کانم مقام پر اترے ہوئے ہیں اور ان کی فرودگاہیں سرکنڈوں کی جھونپڑیاں ہیں اور وہ شہروں والے نہیں ان کی حکومت کا نام کا کرہ ہے اور زغادہ کی ایک صنف کو الحوضن کہا جاتا ہے اور ان کا بادشاہ زغادہ میں ہے۔ پھر ایک اور مملکت ہے جنہیں ملل کہا جاتا ہے اور وہ حاکم کانم سے مقابلہ کرتے ہیں اور ان کے بادشاہ کا نام میوسی ہے پھر مملکت حسہ ہے۔ ان کے شہر کو ثبیر کہا جاتا ہے اور اس شہر کے بادشاہ کو مرج کہتے ہیں اور القافو ان سے رابطہ رکھتے ہیں مگر وہ محتاج ہیں اور ان کا بادشاہ ثبیر کا بادشاہ ہے۔

لہ حاء کے بعد کوئی نقطہ نہیں ہے۔

پھر الکو کو کی مملکت ہے اور یہ سوڈانوں کی سب سے بڑی اور عظیم الشان مملکت ہے اور سب مملکتیں اس کے بادشاہ کی اطاعت گزار ہیں اور الکو کو شہر کا نام ہے اور اس سے ورے متعدد مملکتیں ہیں جو اس کی اطاعت گزار ہیں اور اس کی امارت کا اعتراف کرتے ہیں کہ وہ اپنے شہروں کے بادشاہ ہیں اور ان میں مرو کی مملکت بھی ہے جو وسیع مملکت ہے اور بادشاہ کے شہر کو الحیاء کہا جاتا ہے اور ان میں مملکت مردومہ، مملکت بربرا مملکت ہنہاجہ، مملکت مذکر مر، مملکت نہ یا نیر، مملکت ارور، اور مملکت تعاروت بھی ہے یہ سب الکو کو کی مملکت کی طرف منسوب ہیں۔

پھر مملکت غاتہ ہے اس کا بادشاہ بھی بڑی شان والا ہے اور اس کے ملک میں سونے کی کانیں ہیں اور متعدد بادشاہ اس کے ماتحت ہیں اور ان میں عام کی مملکت اور سامہ کی مملکت بھی ہے اور ان سب شہروں میں سونا پایا جاتا ہے۔

۱۰۔ ان مملکتوں کے بعض ناموں میں نقطوں کی کمی ہے۔

یمن کے بادشاہ

رواۃ اور اُمم و قبائل کے حالات و واقعات کے مدعیان علم نے بیان کیا ہے کہ فخطاب بن ہود نبی کی اولاد میں سے جو شخص سب سے پہلے بادشاہ بنا وہ ابن عابر بن شالح بن ارنحشد ابن سام بن نوح سبا بن یعرب بن فخطان تھا اور سبا کا نام عبد شمس تھا اس لیے کہ وہ ملوک عرب میں سے پہلا بادشاہ تھا، وہ زبین میں چلا اور اس نے قیدی بنائے فخطان بن یعرب پہلا شخص ہے جسے العمد صبا حاً اور ابیت اللعن کا تحفہ دیا گیا۔

پھر سبا کے بعد حمیر بن سبا بادشاہ بنا اور حمیر کا نام زبید تھا اور وہ پہلا بادشاہ تھا جس نے سرخ یا قوت کے گینوں والا سنہری تاج پہنا۔

پھر حمیر کے بعد اس کا بھائی کملان بن سبا بادشاہ بنا اور اس نے لمبی عمر پائی حتیٰ کہ وہ بوڑھا ہو گیا، پھر کملان کے بعد الو مالک بن عمینکب بن سبا بادشاہ بنا اور اس کی حکومت تین سو سال قائم رہی، پھر الو مالک کے بعد ختادہ بن غالب بن زبید بن کملان بادشاہ بنا، اور یہ پہلا شخص ہے جس نے مشرقی تلواریں بنائیں اور یہ رات کو جنات کے لیے کھانا تیار کیا کرتا تھا اور اس نے ایک سو بیس سال حکومت کی، اور ختادہ کے بعد الحارث بن مالک بن افریقیس بن صیفی بن لثجب بن سبا نے ایک سو

چالیس سال حکومت کی ، پھر الحارث بن مالک بعد المراثش بادشاہ بنا اور وہ الحارث بن شداد بن مطاط ابن عمرو بن ذی ابین بن ذی یقدم بن الصوار بن عبد شمس بن دائل بن الغوث ابن حیدان بن قطن بن عریب بن ایمن بن الہمیسع بن حمیر بن سبا تھا ، اور یہ پہلا شخص ہے جس نے جنگ کی اور اموال حاصل کیے اور دوسرے ممالک سے یمن میں غنائم لایا اور اسے المراثش کا نام دیا گیا اور یہ اس کے نام پر غالب آ گیا اور اس کی حکومت ۲۵ سال رہی ۔

پھر المراثش کے بعد اس کا بیٹا ابرہہ بن المراثش بادشاہ بنا اور وہ ابرہہ ذو منار ہے اور یہ اس لیے کہ وہ مغرب کی جانب گیا اور جب یہ کسی شہر پر غالب آ جاتا تو اُسے آگ لگا دیتا اور اس کی حکومت ۱۸۰ سال رہی ۔ پھر ابرہہ کے بعد اس کا بیٹا افریقیس بن ابرہہ بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ۶۴ سال رہی ، پھر افریقیس کے بعد اس کا بھائی العبد بن ابرہہ بادشاہ بنا اور اُسے ذوالاذعار کہا جاتا تھا کیونکہ اس نے دشمن کو ڈرایا تھا اور وہ عجیب الخلفت لوگوں کو لایا کرتا تھا اور اس کی حکومت ۲۵ سال رہی ، پھر ذوالاعا کے بعد ، الہد باد بن شرجیل بن عمرو بن المراثش بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ایک سال رہی ، پھر الہد باد کے بعد ، زید بادشاہ بنا اور وہ تبع الاول بن نکیف ہے اس کی عمر طویل ہوئی اور وہ باغی و طاغی بن گیا ۔ رواۃ کا خیال ہے کہ اس نے چار سو سال حکومت کی ہے پھر بلقیس نے اُسے قتل کر دیا ۔

اور بلقیس بنت الہد باد بن شرجیل بادشاہ بنی اور اس کی حکومت ۱۲۰ سال رہی پھر حضرت سلیمان کے ساتھ ان کا جو واقعہ ہوا سو ہوا ۔ اور تین سو بیس سال تک یمن کی حکومت حضرت سلیمان بن داؤد کے لیے ہو گئی پھر جمع بن سلیمان بن داؤد نے دس سال حکومت کی پھر حکومت حمیر کے پاس لوٹ آئی اور باسر بنعم بن عمرو بن یعفر بن عمرو بن شرجیل بادشاہ بنا اور اس کا اقتدار مضبوط ہو گیا اور اس کی حکومت پچاسی

سال رہی پھر شمر بن افریقیس بن ابرہہ نے ۵۳ سال حکومت کی۔ پھر تبع الاقرن بن شمر بن عئید بادشاہ بنا اور اس نے ہندوستان سے جنگ کی اور اس نے چین سے بھی جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور اس کی حکومت ۶۳ سال رہی۔ پھر ملکیرب بن تبع بادشاہ بنا اور اس نے شہروں سے جنگ کی اور اس نے اپنی قوم کوزرین کے انتہائی دُور دراز علاقوں تک پھیلا دیا اور انہیں بختان اور خراسان منتقل کر دیا اور انہوں نے اس کے خلاف ایجا کر کے اُسے قتل کر دیا اور اس کی حکومت ۳۲۰ سال رہی۔

پھر حسان بن تبع بادشاہ بنا اور اس نے ایک عرصہ تک جنگ نہ کی پھر طسم اور جدیس کے درمیان جوہو اسوہو اتو تبع ان کے مقابلے میں گیا اور جب وہ ان کے نزدیک ہوا تو طسم کے ایک شخص نے جو اس کے ساتھ تھا اُسے کہا کہ ان کے پاس ایک عورت ہے جسے بیمار کہتے ہیں اس کی نظر غلطی نہیں کرتی، مجھے خدشہ ہے کہ وہ انہیں متنبہ کر دے گی، سو اس نے اپنے اصحاب کو حکم دیا اور انہوں نے نہیوں کے درخت کاٹے اور اس نے کہا کہ تم میں سے ہر ایک شخص نہیوں کی بڑی شاخ کو اپنے پیچھے اٹھالے پس ہر شخص نے بڑی شاخ اٹھالی اور جب اس عورت نے دیکھا تو کہنے لگی میں درختوں کو چلتے دیکھتی ہوں، وہ کہنے لگے، کیا درخت بھی چلتے ہیں؟ وہ کہنے لگی ہاں رب کی قسم ہر پتھر اور مٹی بھی، اور وہ حمیر کے جوانوں کے پیچھے ہے سو انھوں نے اس کی تکذیب کی اور حسان نے صبح کو ان پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر دیا اور اس کی قوم نے اسے زچ کر دیا اور اس کا دباؤ ان پر گراں ہو گیا اور انہوں نے اس کے بھائی عمرو بن تبع سے ذو رُغین کے سوا، اس کے قتل پر موافقت کر لی، اس نے انہیں اس بات سے روکا تھا پس اُس نے اُسے قتل کر دیا اور اس کی حکومت ۲۵ سال رہی۔

اور اپنے بھائی کو قتل کرنے کے بعد عمرو بن تبع بادشاہ بنا اور اس کی نیند اڑ گئی اور زندگی مکر ہو گئی اور اس نے ان تمام آدمیوں کو قتل کر دیا جنہوں نے اُسے اپنے بھائی کو قتل کرنے کا مشورہ دیا تھا حتیٰ کہ وہ ذور عین تک پہنچ گیا، اس نے کہا، میں نے تجھے مشورہ دیا تھا کہ ایسا نہ کرنا اور میں نے دوشعر بھی لکھے تھے جو تیرے پاس ہیں اور اس نے اُسے ایک رقعہ دیا اس میں لکھا تھا

اُسے وہ شخص جو نیند کے بدلے میں بے خوابی خریدتا ہے وہ شخص سعادت مند ہے جو ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ رات بسر کرتا ہے اگر حمیر نے عہد شکنی اور خیانت کی ہے تو ذور عین کے لیے اللہ کی معذرت ہے اور عمرو کی حکومت ۶۴ سال رہی۔

پھر تبع بن حسان بن بحیلہ بن ملکیر بن تبع الاقرن بادشاہ بنا اور وہ اسعد ابو کرب ہے اور یہی یمن سے یثرب کی طرف گیا اور الفظیون، اوس اور خزرج کا بادشاہ تھا اس نے انہیں دیکھ وہ عذاب دیے اور مالک بن العجلان خزرجی نے آکر تبع کے پاس اس کی شکایت کی اور اس نے اُسے بنایا کہ قرظیہ اور نصیر کا ان پر غلبہ ہے، سو تبع ان کے مقابلے میں گیا اور اس نے کچھ یہودیوں کو قتل کر دیا اور تبع نے اپنے بیٹے کو ان کے درمیان اپنا خلیفہ بنایا تو انہوں نے اُسے قتل کر دیا پس وہ ان کی طرف بڑھا اور ان سے جنگ کی۔

اور انصار کا سردار عمرو بن طلحہ خزرجی بنی نجار سے تھا اور وہ دن کو اس سے جنگ کرتے تھے اور رات کو اسے مان لیتے تھے اور وہ کہتا تھا ہماری قوم کے لوگ شریف ہیں اور اس نے عظمائے یہود کو اکٹھا کر کے کہا کہ وہ اس شہر کو یعنی مدینہ کو ڈھانے والا ہے یہود کے علماء اور عظماء کہنے لگے تو اس کی طاقت نہیں رکھتا، اس نے پوچھا کیوں؟ انہوں نے

کہا اس لیے کہ یہ بنی اسماعیل کے نبی کے لیے ہے جو بیت الحرام سے نکلے گا۔
پس وہ چلا گیا اور اپنے ساتھ یہود کے کچھ علماء بھی لے گیا اور جب
وہ مکہ کے نزدیک آیا تو ہذیل کے کچھ لوگ اس کے پاس آئے اور اسے کہنے
لگے کہ مکہ میں جو گھر ہے اس میں خزانے اور جواہرات ہیں، اگر تو اس کے
پاس آ جائے تو جو کچھ اس میں ہے اُسے حاصل کرے گا اور انہوں نے چاہا
کہ وہ الیا کرے اور اللہ اُسے ہلاک کر دے اور بعض کا قول ہے کہ کچھ
لوگوں نے اُسے مشورہ دیا کہ وہ اسے گرا دے اور اس کے پیچروں کو بین
لے جائے اور وہاں ایک گھر بنائے جس کی عرب تعظیم کریں، سو تبع نے
یہود کے علماء کو بلایا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا وہ کہنے لگے، ہم
زمین میں اس گھر کے سوا، اللہ کے کسی گھر کو نہیں مانتے اور جس نے
بھی اسے گزند پہنچانے کا ارادہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے ہلاک کر
دیا ہے۔

اور اسی شب اُسے بیماری لاحق ہو گئی تو علماء نے اُسے کہا اگر تو نے اس
گھر کے بارے میں دل میں کوئی بُرا ارادہ کیا ہے تو اسے چھوڑ دے اور
اس کی تعظیم کر، سو اس نے اپنے ارادے کو چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے
اس کی بیماری کو دور کر دیا اور جن لوگوں نے اُسے اس کے گرنے کا مشورہ
دیا تھا اس نے انہیں قتل کر دیا اور اس کا طواف کیا اور اس کی تعظیم
کی، اور قربانی کی اور اپنا سر منڈایا اور اس نے خواب میں دیکھا کہ اسے
غلاف چڑھا تو اس نے اُسے سیاہ و سفید رنگ کے پلے جلے رنگ کا
غلاف چڑھایا اور الگ ہو گیا اور اس نے پھر خواب میں دیکھا کہ اسے
غلاف چڑھا تو اس نے اسے کٹی ہوئی چادروں کا غلاف چڑھایا اور
اس بارے میں اشعار کہے۔

ہم نے اس گھر کو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے کٹی ہوئی چادروں

کا غلاف چڑھایا اور ہم نے گھاٹی میں چھ ہزار جانوروں کی قربانی دی تو لوگوں کو ان کی طرف آتے دیکھتا ہے اور ہم نے حکم دیا کہ کعبہ کے لیے مردہ جانور کی اور نہ ہی قیدی کے خون کی قربانی پیش کی جائے پھر ہم نے بیت اللہ کے سات سات طواف کیے اور ہم نے مقام ابراہیم کے پاس سجدے کیے اور ہم نے مہینے میں سے سات دن اس میں قیام کیا اور ہم نے اس کے دروازے کے لیے چابی بنائی۔

پھر وہ یہود کے علماء کے ساتھ یمن کو واپس آ گیا اور اس نے اور اس کی قوم نے یہودی مذہب اختیار کر لیا اور اس کی حکومت ۷۸ سال رہی پھر ملوک فحطان متفرق ہو گئے اور متفرق لوگ بادشاہ بنے جن میں سے تبع بن عمرو ہے پھر انہوں نے اُسے اتار دیا اور انہوں نے مرثد بن عبد کلال کو جو تبع کا ماں کی طرف سے بھائی تھا بادشاہ بنا یا اور وہ چالیس سال بادشاہ رہا، پھر ولیع بن مرثد نے ۳۹ سال حکومت کی پھر ابرہہ بن الصباح بادشاہ بنا اور وہ ملوک یمن میں سے سب سے مضبوط اور سخت بادشاہ تھا اور اس کی حکومت ۹۳ سال رہی، پھر عمرو بن ذی قبتان بادشاہ بنا پھر ذوالکلاع بادشاہ بنا۔

پھر خبیثہ ذو شنانا تر بادشاہ بنا اور یہ ملوک حمیر میں سے خبیث ترین اور ردی ترین بادشاہ تھا اور وہ قوم لوط کا عمل کرتا تھا۔ وہ بادشاہوں کے بچوں میں سے ایک بچے کے پاس پیغام بھیجتا اور اس سے کھیلتا پھر اپنے کمرے میں آجاتا اور اس کے منہ میں مسواک ہوتی حتیٰ کہ اس نے ذونواس بن اسعد کے پاس پیغام بھیجا تا کہ اس سے کھیلے، وہ آیا اور اس کے پاس چھری تھی اور جب وہ اس سے خلوت میں ملا تو ذونواس نے اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور اس کا سر کاٹ لیا اور اُسے اس جگہ

رکھ دیا جس سے وہ آتا تھا اور جب وہ باہر نکلا تو دروازے پر جو فوجی دستہ تھا اس نے اُسے آواز دی، اُسے ذولنواس کوئی خوف نہیں اس نے کہا، خوف، سروالے پر ہے، انہوں نے دیکھا کہ اس نے اُسے قتل کر دیا ہے پس انہوں نے ذولنواس کو بادشاہ بنا لیا اور ذوالنواس کی حکومت ۲۷ سال رہی۔

اور ذولنواس بن اسعد بادشاہ بنا، اس کا نام ذرعہ تھا، اس نے سرکشی اختیار کی اور وہی خندقوں والا تھا اور یہ واقعہ یوں ہے کہ وہ یہودی دین پر تھا اور عبداللہ بن الثامر نام ایک شخص یمن آیا جو مسیح کے دین پر تھا، اس نے یمن میں اپنے دین کو نمایاں کیا اور جب وہ کسی بیمار کو دیکھتا تو کہتا میں تیرے لیے اللہ سے دعا کروں گا حتیٰ کہ وہ تجھے شفا دے گا اور تو اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دے گا اور وہ ایسے ہی کرتا اور اس کے متبعین بکثرت ہو گئے۔

ذولنواس کو اس کی اطلاع ملی اور وہ اس دین کے قائلین کو تلاش کرنے لگا اور زمین میں ان کے لیے خندقیں کھودنے لگا اور آگ سے جلانے لگا اور تلوار سے قتل کرنے لگا حتیٰ کہ اس نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان میں سے ایک شخص نجاشی کے پاس آیا اور وہ نصرانیوں کے دین پر تھا پس نجاشی نے یمن کی طرف ایک فوج بھیجی جس کا سالار ارباط نام ایک شخص تھا اور وہ سنتر ہزار آدمی تھے اور ارباط کی فوج میں ابرہہ الاشرم بھی اس کے ساتھ تھا، سو ذولنواس اس کے مقابلے میں گیا اور جب ان کی مڑ بھڑ ہوئی تو ذولنواس نے شکست کھائی اور جب ذولنواس نے اپنی قوم کی پراگندگی اور شکست کو دیکھا تو اس نے اپنے گھوڑے کو مارا اور سمندر میں گھس گیا اور یہ اس کا آخری دور تھا اور ذولنواس کی حکومت ۶۸ سال رہی۔

اور ارباط حبشی میں آیا اور اس نے وہاں قیام کیا پھر ابرہہ اللثمم نے حکومت کے بارے میں اس سے کشاکش کی اور حبشیوں کا ایک گروہ ارباط کے ساتھ انگ ہو گیا اور ایک گروہ ابرہہ کے ساتھ ہو گیا اور دونوں جنگ کے لیے نکلے اور ہر ایک اپنے ساتھی کے پاس گیا۔ اور جب ان کی ملاقات ہوئی تو ابرہہ نے ارباط سے کہا اے ارباط ہم اپنے اور تیرے درمیان لوگوں کو قتل کر کے کیا کریں گے؟ تم میرے مقابلے میں نکلو اور میں تمہارے مقابلے میں نکلتا ہوں اور جس نے اپنے ساتھی کو گزند پہنچا یا اس کی فوج اُسے چھوڑ کر اس کی طرف آجائے گی اور ہر ایک اپنے ساتھی کے مقابلے میں نکلا اور ارباط نے اُسے نیزہ مارا اور اس کی دونوں آنکھوں کو پھوڑ دیا اور ابرہہ کے غلام نے اُسے تلوار مار کر قتل کر دیا اور یمن میں حبشیوں نے ابرہہ پر اتفاق کر لیا اور جب نجاشی کو اطلاع ملی تو وہ غضب ناک ہوا اور اس نے قسم اٹھائی کہ وہ اپنے پاؤں سے اس کے علاقے کو روند دے گا یا اس کی پیشانی کے بالوں کو کاٹ دے گا پس ابرہہ نے اپنا سر منڈوا لیا اور بالوں کو اور اپنے علاقے کی مٹی کو اس کے پاس بھیج دیا اور کہا میں تیرا غلام ہوں اور ارباط بھی تیرا غلام ہے ہم نے آپ کے معاملے میں اختلاف کیا اور سب کی اطاعت آپ ہی کے لیے ہے تو وہ اس سے راضی ہو گیا۔

اور سیف بن ذی یزن، قیصر کے پاس حبشیوں کے خلاف ملک مانگنے گیا اور اس نے سات سال اس کے سامنے قیام کیا پھر اس نے اُسے واپس کر دیا اور وہ لوگ نصراہیوں کے دین پر ہیں، میں ان سے جنگ نہیں کروں گا، سو وہ کسریٰ کے پاس چلا گیا تو اس نے قیدیوں کو بھیجا اور اس نے ان کے ساتھ وہ نام ایک رئیس کو بھیجا پس جب وہ شہر میں آیا تو اس نے حبشیوں سے جنگ کی اور ابرہہ حبشی کو قتل کر

دیا اور شہر پر غالب آگیا ، پھر سیف بن ذی یزن بن اصرح بادشاہ بنا اور سیف کے متعلق اُمیر بن ابی الصلت نے کہا ہے

صرف ابن ذی یزن ہی بدلہ کا مطالبہ کرتا ہے اس نے دشمنوں کے لیے سمندر میں کئی سال قیام کیا وہ ہر قتل کے پاس آیا اور اس کی عزت جاتی رہی اور اس نے اس کے ماں وہ بات نہ پائی جو اس نے کہی تھی پھر ساتویں سال کے بعد وہ کسریٰ کی جانب گیا اور دُور تک چلا گیا حتیٰ کہ وہ شرفاء کے بیٹوں کو لایا اور وہ ان کے آگے آگے تھا ، چلا جاتوں نے چلنے میں جلدی کی ہے۔

یمن کے بادشاہ اپنی حکومت کے آغاز میں اصنام پرستی کا دین رکھتے تھے پھر انہوں نے یہودیوں کا دین اختیار کر لیا اور تو رات پڑھی اور یہ واقعہ یوں ہے کہ یہود کے کچھ علماء ان کے پاس گئے اور انہوں نے ان کو یہودیت کے دین کی تعلیم دی اور وہ صرف شہروں پر غارت گری کرنے کے لیے ہی یمن سے آگے جاتے تھے پھر اپنے دار الخلافہ کی طرف واپس آ جاتے تھے۔

اور بلادِ یمن کے صوبوں کا نام مخالیف ہے اور ۸۴۵ صوبے

ہیں اور ان کے نام یہ ہیں :-

ایحضبین ، یکلہ ، ذمار ، طمو ، عیان ، طمام ، صمل ، قدم ، خیوان ، سنعان ، ریحان ، جرش ، صعده ، الاخروج ، بلجیح ، حرانہ ، ہوزن ، قضاة ، الوزیرة ، الحج ، المعافر ، عنتہ ، الشوانی ، جبلان ، وصاب ، السکو ، شرطب ، الجند ، مسورہ ، الشجہ ، المزدرع ، حیران ، تارب ، حضور ، علفسان ، ریشان ، النہم ، بیش ، فنکان ، قربی ، قنونا ، دنیہ ، زنیف ، الخصوف ، الساعد ، بلجہ ، الحج ، الکدراد ، المعقیر ، زبید ، ربع ، الرکب ، بنی مجید ، لہج ، اُبین ، الوادیین ، الہمان ، حضر موت ،

مقری ، حبش ، حوض ، الحقلین ، عنس ، بنی عامر ، تاذن ، حملان ، ذی جرة ،
خولان ، الشرد ، الدثنیہ ، کبیبیۃ ، تبالۃ -

اور سواحل میں سے عدن ہے اور یہ ساحل صنعاء ، المنذب ، غلافقۃ ،
الحردۃ ، الشرحۃ ، عثرا ، الحمضۃ ، السربین اور جدہ ہیں -
یہ مملکت یمن کے شہر ہیں اور وہ بسا اوقات شہروں پر غارت گری
کرتے تھے اور اپنے ملک کو واپس چلے جاتے تھے -

جب قضاۃ یمن میں داخل ہوں تو یمن کے قبائل بہت سے ہیں
روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت
کیا کہ یا رسول اللہ ، نزار زیادہ ہیں یا قضاۃ ؟ آپ نے فرمایا کہ قضاۃ
مخلوط نہیں ہوئے اور اس وقت قضاۃ اس بات پر قائم ہیں کہ وہ ملک
بن حمیر کے بیٹے ہیں -

یہ قبائل یمن کی اکثریت ہے جن میں نزار ، قضاۃ ، جذام ، لخم ، بجیلہ اور
خشعم بھی داخل ہیں اور پہلا شخص جس کا نام مشہور ہوا اور اس کی قدر
پہچانی گئی سببا بن شجب بن یعرب بن قحطان تھا اور اس کے بیٹوں میں
سے کملان بن سببا اور حمیر بن سببا ہیں -

اور قبائل کملان میں سے طی بن اذون بن زید بن عرب بن کملان ، اور الاشعر
بن اذون بن زید اور عنبس بن قیس بن الحارث بن مرة بن ادو ، اور جذام ادو
لخم اور عاملہ ہیں اور وہ بنو عمرو بن عدی بن الحارث بن مرة بن اذون بن زید
اور مذحج ابن اذون بن زید بن عرب بن کملان ہیں -

اور قبائل مذحج سے سعد العثیرۃ بن مذحج ، مراد بن مذحج ، النخ ابن
عمرو بن علقۃ بن جلد بن مذحج ، سعد العثیرۃ بن مذحج کے بیٹے حکم اور جعفی
اور خولان بن عمرو بن سعد العثیرۃ بن مذحج اور زبید بن الصعب بن سعد العثیرۃ
بن مذحج ہیں -

اور ہمدان ، اس کا نام اوسلہ بن خیابہ بن ربیعہ بن مالک بن زید بن کملان ،
اور خشم اور بجیلہ پسران انمارہ بن نزار بن عمرو بن الحبار بن الغوث بن بنت
ابن مالک بن زید بن کملان ہے ۔

اور ازد بن الغوث بن بنت بن مالک بن زید بن کملان ، اور قبائل ازد
سے ، عک بن عدنان بن الذنب بن عبداللہ بن الازد ہیں حالانکہ عک ،
عدنان بن ادو کی طرف منسوب ہیں اور العتیک بن اسد بن عمرو بن الازد ،
اور غسان اور وہ مازن بن الازد ہے ۔

اور قبائل غسان سے خزاعہ ہے اور وہ ربیعہ بن حارثہ بن عمرو بن عامر
بن حارثہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ بن غسان سلج بن دادعہ بن عمران
بن عامر بن حارثہ بن امرئ القیس ہے اور اوس اور خزاعہ پسران حارثہ
بن ثعلبہ بن غسان ہیں ۔ حضرت حسان بن ثابت انصاری نے کہا ہے ۔
ہم الغوث بن بنت بن مالک بن زید بن کملان کے بیٹے ہیں اور قبائل فخر کاموں والے ہیں
اور قبائل نمیر ہیں سے قضاعہ میں اور نساہوں کے خیال کے مطابق قضاعہ
ابن نزار بن معد بن عدنان ہے اور نزار ابو قضاعہ کہتے کرتا تھا اور قبائل
قضاعہ میں سے نمد بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ
جنیہ بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ اور غلوہ بن سعد بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف
بن قضاعہ اور سلج ابن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ اور کلب بن دبرہ بن تغلب
بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ ، اور ایقن بن جسر بن الاسد بن دبرہ
بن تغلب ابن حلوان ، اور تمنوخ ، مالک بن فہم بن تیم اللہ بن الاسد بن دبرہ
بن تغلب بن حلوان ہیں ، یہ قضاعہ کے قبائل کی اکثریت ہے ۔

اور حمیر بن سبا سے ، الصدق بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن خشم

لے اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے ۔

بن وائل بن عبد شمس بن العوث بن قطن بن عریب بن زہیر بن المہمیسع ابن حمیر بن سبا بن لیثجب بن یعرب بن قحطان ہیں۔

اور حضرت موت کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے، کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ان گزری ہوئی اقوام میں سے ہیں جو طسم، جدیس، عملاق، عاد، ثمود اور عیس الاولیٰ اوبار اور جرہم کی طرح ختم ہو چکی ہیں۔

اور اہل یمن کا اپنے شہروں سے خروج اور شہروں میں انتشار، سیل العرم کے باعث ہوا اور رواقہ کی روایت کے مطابق اس کا آغاز یہ ہے کہ۔ عمرو بن عامر بن حارثہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ بن مازن بن الازد، قوم کا سردار تھا اور وہ کاہن تھا اس نے دیکھا کہ یمن کے شہر عرق ہو رہے ہیں تو اس نے اپنے ایک بیٹے پر اظہار ناراضگی کیا اور اس نے اپنا چوتھائی حصہ فروخت کیا اور وہ اور اس کے اہل بیت باہر نکل گئے اور وہ بلاد عک کی طرف آگیا پھر وہ نجران کی طرف کوچ کر گئے اور مدح نے ان سے جنگ کی پھر وہ نجران سے بھی کوچ کر گئے اور مکہ کے پاس سے گذرے وہاں ان دنوں جرہم تھے، انہوں نے ان سے جنگ کی حتیٰ کہ انہیں شہر سے باہر نکال دیا اور وہ جحفہ کی طرف چلے گئے۔ پھر یثرب کی طرف کوچ کر گئے اور وہاں حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر کے دو بیٹے اوس اور خزرج پیچھے رہ گئے اور حارثہ کے دونوں بیٹوں کے علاوہ ازد کی ایک جماعت بھی ان سے آئی اور بعض حلیف بن گئے اور بعض ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔

اور ازد، یثرب میں پھیل گئے اور یثرب یہود کی فرود گاہ تھا سو انہوں نے ان سے کشاکش کی اور یہود نے اپنی کثرت کے باعث ان پر غلبہ پایا اور انہیں مغلوب کر لیا حتیٰ کہ یہود کا ایک شخص انصاری کے گھر آتا اور وہ

اُسے اپنے اہل اور مال سے ہٹانا سکتا حتیٰ کہ ان میں سے ایک شخص جسے انصافیون کہا جاتا تھا، مالک بن العجلان کے گھر آیا اور اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا پھر وہ یمن کے ایک بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے پاس یہود سے پہنچنے والی تکلیف کی شکایت کی، تو یہ بادشاہ اپنی فوج کے ساتھ روانہ ہوا حتیٰ کہ اس نے یہود کو خوب قتل کیا پس اوس اور خزرج کی حالت ٹھیک ہو گئی اور کھجوروں کے درخت بوٹے گئے اور انہوں نے گھر بنائے۔ اور باقی لوگ شام جانے کے ارادے سے روانہ ہو گئے حتیٰ کہ وہ ارض السراة میں آ گئے اور از دشنوعۃ السراة اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں قیام پذیر ہو گئے اور ان میں سے کچھ قبائل عمان کی طرف چلے گئے اور ان میں سے عمان جانے والا پہلا شخص، مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عذنان بن عبداللہ بن زہران ابن کعب بن الحارث بن کعب بن عبداللہ بن مالک بن نصر بن الازد تھا۔ مالک نے عبدالقیس کی ایک عورت سے نکاح کیا اور اس نے اس کے متعدد لڑکوں کو جنم دیا، کہتے ہیں کہ اس کے سب سے چھوٹے بیٹے نے اُسے اس وقت قتل کر دیا جب وہ اپنے اونٹوں میں اس کے ساتھ تھا، پس مالک بن فہم اُٹھ کر اونٹوں میں گھومنے لگا تو اس نے اپنا سر اٹھایا اور اس کے بیٹے نے اُسے چور خیال کیا تو اس نے تیر مار کر اُسے قتل کر دیا، اس کی ماں کو سلیمہ کہا جاتا تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ مالک بن فہم نے کہا ہے

میں ہر روز اُسے تیر اندازی سکھاتا تھا اور جب اس کی کلائی

مصنوب ہو گئی تو اس نے مجھے تیر مار دیا۔

پھر مالک کے بعد، بلون ازد کی ایک جماعت جاہلی ان میں رہی۔

عمران بنو عمرو بن عدی بن حارثہ بن عمرو بن عامر شامل تھے اور وہ، باریق غالب، یشر بن قیس بن صععب بن دھمان اور عامر کے کچھ لوگ، اور عمان

کے اردگرد کے کچھ لوگ تھے اور جب وہ عمان گئے تو بحرین اور بحر میں پرانے ہو گئے۔

اور ارض تمامہ میں ازد سے الجدرۃ بھی تھے اور وہ عمرو بن خزیمہ بن حثمتہ بن لیشکر بن مبشر بن صعرب بن دھمان بن نصر بن زہران بن کعب بن الحارث بن کعب بن مالک بن نصر بن الازد کی اولاد ہیں۔ تھے اور یہ واقعہ یوں ہے کہ عمرو نے کعبہ کی دیوار بنائی اور اس کا نام الجادر رکھا اور ان میں کچھ لوگ ہرات چلے گئے جو سرزمین خراسان میں ہے۔

اور عسائین، شام کی طرف چلے گئے حتیٰ کہ ارض بلقاع میں اترے، اور شام میں کچھ لوگ سلج کے بھی تھے جو رومیوں کی حفاظت میں تھے اور عیسائی ہو گئے تھے، عسائین نے ان سے کہا کہ وہ بھی اس میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں تو انہوں نے شاہ روم کو خط لکھا اور شاہ روم نے انہیں اس کا جواب دیا۔ پھر اس کے دمشق کے عامل کو ان کی مجاورت بُری لگی تو صاحب روم نے قضاعہ کے عربوں کی ایک جماعت کے ساتھ شاہ روم کی طرف سے ان پر حملہ کر دیا، پھر عسائین نے صلح کا مطالبہ کیا تو شاہ روم نے انہیں جواب دیا اور ان دنوں عسائین کا سردار، جفہ بن علیہ بن عمرو بن عامر تھا پس عسائین عسائین بن گئے اور حاکم روم کی جانب سے شام میں مالک بن کر قیام پذیر ہو گئے اور حوالہ بن السنو بن الازد کے بیٹے موصل کی طرف چلے گئے اور وہاں فروکش ہو گئے اور اہل یمن دیکھتے تھے کہ ان کا ملک، سد مارب سے غرق ہو جائے گا تو انہوں نے اُسے مضبوط کیا اور اس کی نگہداشت کی اور جب اللہ تعالیٰ نے ان پر سبیل العرم کو بھیجا تو پانی ایک چوہے کے بل سے ان کے پاس آ گیا جو سد میں سوراخ کرتا تھا سو اس نے انہیں غرق

۱۔ صاحب الروم کے الفاظ کا اس جگہ پر کوئی مفہوم نہیں اور شاید یہ محرف ہیں۔

کر دیا۔

شام کے بادشاہ

شام بنی اسرائیل کا دار الحکومت تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ دمشق کا پہلا بادشاہ بالغ بن بعور تھا۔ پھر یوباب بادشاہ بنا اور وہ ایوب بن زارح الصدیق تھے آپ کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، پھر نیسوس بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل ان سے جنگ کرتے تھے پھر ہوسیر بادشاہ بنا جو لد کا باشندہ تھا پھر مملکتیں منقطع ہو گئیں اور بنی اسرائیل کے بادشاہ رہ گئے حتیٰ کہ وہ ہلاک ہو گئے۔

اور رومی ان کی حکومت پر غالب آگئے اور لوگ ملک کو چھوڑ گئے اور عربوں میں سے سب سے پہلے قضاعہ شام آئے اور بلوک روم کے پاس چلے گئے تو انہوں نے انہیں بادشاہ بنا لیا اور سب سے پہلے تنوخ بن مالک بن فہم بن تیم اللہ بن الاسد بن ویرہ بن تغلب بن حلوان ابن عمران بن الحاف بن قضاعہ کو بادشاہت ملی اور وہ نصرانیوں کے دین میں شامل ہو گئے اور شاہ روم نے انہیں بلاد شام میں رہنے والے عربوں کا بادشاہ بنا دیا اور ان میں سے جو سب سے پہلے بادشاہ بنا وہ نعمان بن عمرو بن مالک تھا۔

پھر بنو سلیم غالب آگئے اور وہ بنو سلیم بن حلوان بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے اور بنو سلیم ایک وقت تک اسی حالت میں رہے پس جب اردپراگندہ ہو گئے اور ان میں کچھ تہامہ اور کچھ یثرب اور کچھ عمان وغیرہ شہروں کو چلے گئے اور غسان، شام کو چلے گئے اور وہ ارض بلقاء میں آئے اور انہوں نے سلیم سے کہا کہ وہ بھی ان کے ساتھ شاہ

روم کی اطاعت میں داخل ہو جائیں اور شہروں میں قیام کریں اور جو حقوق انہیں حاصل ہوں گے انہیں بھی ہوں گے اور جو ذمہ داری ان پر ہوگی وہ ان پر بھی ہوگی اور سیلج کے سردار دھمان بن العملق نے شاہ روم نو شیرواں کو خط لکھا اور اس کی فرودگاہ انطاکیہ میں تھی، اس نے ان کی بات مان لی اور ان پر کچھ شرط عائد کیں اور وہ قیام پذیر ہو گئے۔

پھر ان کے اور شاہ روم کے درمیان اس خراج کے متعلق جھگڑا ہو گیا جو شاہ روم لیا کرتا تھا حتیٰ کہ عنان کے ایک شخص نے جسے جذع کہا جاتا تھا، شاہ روم کے اصحاب میں سے ایک شخص کو اپنی تلوار مار کر قتل کر دیا اور ایک نے کہا، جذع نے جو تجھے دیا ہے اس سے لے لے، تو وہ سیدھا چلا گیا اور صاحب روم نے ان سے جنگ کی اور وہ دمشق کے علاقے میں سے بصریٰ میں لمبا عرصہ اُس سے برسریا رہے پھر وہ المنحف کی طرف چلے گئے اور جب شاہ روم نے جنگ میں ان کے استقلال کو اور اس کی فوجوں کی مقاومت کو دیکھا تو اس نے ان کی رخنہ اندازی کو پسند نہ کیا اور ان لوگوں نے اس شرط پر صلح کی اپیل کی کہ ان کے اغیار میں سے کوئی شخص ان کا بادشاہ نہ ہوگا تو شاہ روم نے ان کی بات مان لی اور اس نے ان پر جفنه بن علیہ بن عمرو بن عامر کو ان کا بادشاہ بنا دیا اور ان کے درمیان حالات برابر ہو گئے اور ان کے امور ایک ہی ہو گئے۔

اور جفنه بن علیا کے بعد عنان میں سے الحارث بن مالک بن الحارث بن غضب بن جشم بن الحزرج بن حارثہ بن ثعلبہ ابن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن حارثہ بن عدی بن امرئ القیس بن مازن بن الازد پہلا بادشاہ تھا جس کی شہرت ہوئی اور شان بلند ہوئی اور اس کے بعد الحارث الاکبر بن کعب بن علیہ بن عمرو بن عامر اور کعب جو جفنه ہے اور وہی ابن ماریہ ہے بادشاہ بنا اور اس کی ماں ماریہ بنت عامر بن عامر تھی۔

پھر اس کا بھائی الحارث الاعرج بادشاہ بنا اور جولان میں اُترا پھر اس کا بھائی الحارث الاصغر بادشاہ بنا پھر جبیلہ بن المنذر بادشاہ بنا پھر الحارث بن جبیلہ بادشاہ بنا پھر الایم بن جبیلہ بادشاہ بنا۔
اور الحارث بن ابی شمر بن الایم اردن کا بادشاہ تھا اور جبیلہ کی فرودگاہ دمشق تھی اور جبیلہ بن الایم اور اس کے اہل کے بارے میں حضرت حسان بن ثابت کہتے ہیں :-

”اس گروہ کے کیا کہنے، جس سے میں نے پہلے زمانے میں جلتی میں ایک روز شراب نوشی میں رفاقت کی وہ سفید رو ہے اور شریف النسب ہے اور ابتدا ہی سے بلند بینی ہے۔ جفٹہ کے بیٹے اپنے باپ کی قبر کے اردگرد ہیں جو کریم اور صاحب فضل ابن ماریہ کی قبر ہے۔
وہ آتے ہیں حتیٰ کہ ان کے کتے بھی نہیں بھونکتے اور وہ آنے والے وجود کے متعلق دریافت نہیں کرتے جو ان کے پاس آئے وہ اسے تیریں شراب سے نتھاری ہوئی شراب پلاتے ہیں۔“

یمن کے علاقے حیرہ کے بادشاہ

رواۃ اور اہل علم کا قول ہے کہ جب اہل یمن پر گندہ ہو گئے تو مالک بن نعم بن غنم بن دوس، ملوک الطوائف کے زمانے میں آکر سرزمین عراق میں اُترا اور اس نے جعد وغیرہ عربوں کے کچھ لوگوں کو جزیرہ میں پایا اور انہوں نے اُسے بیس سال تک بادشاہ بنا لیا۔

پھر جذیمہ ابرشس آیا اور وہ کاہن بن گیا اور اس نے دو صنم بنائے جنہیں الضیترنان کہا جاتا تھا پس اس نے عرب قبائل میں سے کچھ قبیلوں کو حیران کر دیا حتیٰ کہ وہ انہیں ارضِ عراق کی طرف لے گیا اور وہاں پہ

ایادین نزار کا گھر تھا اور ان کے گھر ارض جزیرہ کے درمیان ارض بصرہ تک
تھے سوانہوں نے اس سے جنگ کی حتیٰ کہ جب وہ انبار کے قریب، فرات
کے کنارے بقرہ کی جانب گیا تو اس جانب ایک عورت حکمران تھی جسے الزباء
کہا جاتا تھا اور وہ مردوں سے بہت بے رغبت تھی اور جب جذبہ
سمرزین انبار کی طرف گیا اور اس کی افواج اکٹھی ہو گئیں تو اس نے اپنے
ساتھیوں سے کہا میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں الزباء کو پیغام بھیج کر اس سے
نکاح کروں اور اس کی حکومت کو اپنی حکومت کے ساتھ ملا لوں تو اس کے
غلام قیصر نے اسے کہا کہ اگر الزباء ان میں سے ہوتی جو مردوں سے نکاح
کرتی ہیں تو میں اس کی طرف سبقت کرتا سو اس نے اسے خط لکھا اور اس
نے اسے خط لکھا کہ تم میرے پاس آؤ میں اپنے آپ کو تمہارے نکاح
میں دے دوں گی تو وہ اس کی طرف کوچ کر گیا، قیصر نے اسے کہا میں نے
تجھ سے پہلے کسی مرد کو عورت کے پاس جاتے نہیں دیکھا، یہ تیرا گھوڑا لے لیا
ہے میں نے اسے تیار کیا ہے اس پر سوار ہو جا اور اپنے آپ کو بچا۔
مگر اس نے ایسا نہ کیا اور جب وہ اس کے پاس گیا تو اس نے اپنی زبان
تنگی کی اور کہنے لگی تو ڈھن کے کام کو دیکھ رہا ہے؟ اس نے کہا اناجرہ
غیر مخنون اور عمدتسکن کے کام کو، تو الزباء نے اسے ٹکڑے ٹکڑے
کر دیا اور قیصر العصا گھوڑے پر سوار ہوا اور بچ گیا۔

اور جب جذبہ قتل ہو گیا تو اس کی جگہ اس کا بھانجا عمرو بن عدی بن نصر
بن ربیعہ بن عمرو بن الحارث بن مالک بن عمم بن نمارہ بن ظم بادشاہ بنا، قیصر
نے عمرو سے کہا امیری ناقربانی نہ کرنا، اس نے کہا اپنا خیال بیان کرو،
اس نے کہا میرے ناک کان کاٹ کر مجھے چھوڑ دو، اس نے ایسے ہی کیا تو
وہ الزباء کے پاس چلا گیا اور کہنے لگا مجھے معلوم ہی ہے کہ میں جذبہ اور
اس کے بھانجے عمرو کے خیر خواہوں میں سے ہوں حتیٰ کہ میں نے اسے

بادشاہ بنا دیا ہے اور اس نے مجھے یہ جزا دی ہے جو تو دیکھ رہی ہے، میں تیرے پاس آیا ہوں تاکہ میں تیری خدمت میں رہوں اور شاید اللہ تعالیٰ عمرو کا قتل بھی تیرے ہاتھوں کرادے۔

اور وہ مسلسل اس کے لیے تدبیر کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے اُسے تجارت میں بھیجا اور وہ یکے بعد دیگرے اس کے پاس بہت سے اموال لایا اور اس بات نے اُسے خوش کیا اور وہ اس پر اعتبار کرنے لگی اور جب اس کا اعتماد اس پر مضبوط ہو گیا تو وہ عمرو کے پاس آیا اور کہنے لگا، جوانوں کو صندوقوں میں بٹھا دو، سو اس نے چار ہزار جوانوں کو دو ہزار اونٹوں پر لادا، ان کے پاس تلواریں بھی تھیں پھر اس نے انہیں اس کے شہر میں داخل کر دیا اور ان میں عمرو بھی شامل تھا اور اس نے صندوقوں کو اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا اور ان میں سے متعدد صندوقوں کو اس کے گھر داخل کر دیا اور جب رات ہوئی تو انہوں نے باہر نکل کر الزباید اور اس کی مملکت کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا اور عمرو بن عدی کے ۲۵ سال حکومت کی۔

پھر امرؤ القیس نے ۳۵ سال حکومت کی، پھر اس کے بھائی الحارث بن عمرو نے ۳۶ سال حکومت کی، پھر عمرو بن امرئ القیس بن عمرو بن عدی نے ۳۷ سال حکومت کی پھر المنذر بن امرئ القیس بادشاہ بنا اور یہی محرق ہے اور اس کا نام محرق اس لیے ہے کہ اس نے کچھ لوگوں کو جنہوں نے اس سے جنگ کی تھی، پکڑا اور انہیں جلادیا اس وجہ سے اس کا نام محرق رکھا گیا۔

پھر نعمان بادشاہ بنا اسی نے الحوزلق کو تعمیر کیا تھا اسی دوران میں کہ وہ اس سے اپنے سامنے کے فرات کے علاقے کو اور اس کے کھجور کے درختوں، پھولوں اور درختوں کو دیکھ رہا تھا کہ اُس نے موت کو یاد کیا اور کہنے لگا، موت کی آمد اور دنیا کی جدائی کے ساتھ یہ چیزیں کچھ فائدہ

نہیں دیتیں سو وہ درویش بن گیا اور بادشاہیت سے الگ ہو گیا اور عدی بن دید کہتا ہے ۵

اور خوردنوق کے مالک نے جب ایک روز دیکھا تو سوچا اور ہر اہل بیت کے لیے سوچنا ہوتا ہے اس کے حال نے اور اس کی مملوکات کی کثرت نے اُسے خوش کہا اور سمندر اور سدیر وسعت والے تھے، پس اس کا دل باز آ گیا اور کہنے لگا اس زندہ کی شادمانی کیا ہے جو موت کی طرف جا رہا ہے۔

اور اس کے بعد المنذر بن نعمان نے تیس سال حکومت کی، پھر عمرو بن المنذر بادشاہ بنا اور یہ وہ ہے کہ حارث بن ظالم نے اس کے پاس خالد بن جعفر بن کلاب کو قتل کر دیا تو اس نے اس کے خون کی نذر مانی اور اُسے تلاش کیا، حارث نے اس کے بیٹے کو جو آل سنان میں دودھ پی رہا تھا تلاش کر کے قتل کر دیا، پھر عمرو بن المنذر ثانی بادشاہ بنا اور یہی ابن ہند ہے اور اس کا لقب مفرجة الجارة تھا، اس نے اپنے وقت کے دودن مقرر کیے ہوئے تھے ایک دن یہ شکار کرتا تھا اور ایک دن شراب پیتا تھا اور جب یہ شراب پینے کے لیے بیٹھتا تو لوگ اس کے دروازے پر کھڑے ہونے لگتے حتیٰ کہ اس کی مجلس شراب ختم ہو جاتی اور اس کے بارے میں طرف بن العبد نے کہا ہے۔

کاش ہمارے لیے بادشاہ عمرو کی جگہ نیزہ ہوتا جو ہمارے کناروں کے گرد آواز کرتا تو نے آسودہ زمانے میں وقت کو تقسیم کر دیا ہے اور زمانہ اسی طرح عدل اور جور کرتا ہے وہ بے مروت ہے اس نے اپنے دونوں اگلے پاؤں لٹکادیے ہیں اور اس کی سوکن سنجیدہ اور دودھیل ہے، تیری زندگی کی قسم قابوس بن ہند کی حکومت کو بہت سے بے وقوف خراب کر

دیں گے ہمارے لیے ایک دن ہے اور کمر دان کے لیے بھی ایک دن ہے اور حاجتوں والے اڑ جاتے ہیں اور ہم نہیں اڑتے اور ان کا دن بڑا دن ہے، شکرے انہیں ذلت کے ساتھ بھگاتے ہیں اور اپنے دن میں ہم سوار کھڑے رہتے ہیں نہ اترتے ہیں اور نہ چلتے ہیں۔

اور طرفہ ہمیشہ ہی اس کی اور اس کے بھائی قابوس کی بھوکرتا رہا اور قباحت کے ساتھ ان کا ذکر کرتا رہا اور عمرو کی بہن کی تشبیہ کتنا رہا اور ایک عظیم شخص کے ساتھ اس کا ذکر کرتا رہا اور اس نے اس کے متعلق جو اشعار کہے ہیں ان میں وہ کتنا ہے۔

سب بڑے بادشاہوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ عمرو اور قابوس اور ان دونوں کی ماں کا بیٹا، عیوب سے قریب تر ہیں ان کے پاس جو شخص آئے گا وہ بکو اس کے لیے وقف ہوگا، وہ آئے گا جس کی عار سے خوف نہیں کیا جاتا۔ عمرو اور قابوس، طعام و لیمہ کی گلوکارائیں ہیں، عمرو ایسے امور پر صبح کرتا ہے کہ وہ ان کاموں کو جو مردوں کے لیے ہوتے ہیں گھوڑے کی طرح بلاتا ہے۔

اور متمس، طرفہ کا حریف تھا اور وہ اس کی مدد کرتا تھا، عمرو نے ان دونوں سے کہا، تمہارا قیام طویل ہو گیا ہے اور مجھ سے پہلے مال نہ تھا میں نے تم دونوں کے لیے اپنے بھریں کے گورنر کو لکھ دیا ہے وہ تمہیں سے ہر ایک کو ایک ایک لاکھ دہم دے گا، اور ان دونوں میں سے

۱۔ بھورے رنگ اور لمبی چونچ والا ایک پرندہ ہے کہتے ہیں کہ وہ رات کو نہیں سوتا۔ (مترجم)

ہر ایک نے رقعہ لے لیا اور متمسک کو اپنے بارے میں اضطراب ہوا اور جب وہ دونوں دریائے حیرہ کے پاس پہنچے تو انہیں ایک عبادی غلام ملا متمسک نے اُسے پوچھا کیا تو اچھی طرح پڑھ سکتا ہے؟ اس نے کہا اس کاغذ کو پڑھو۔ اس میں لکھا تھا کہ جب متمسک تیرے پاس آئے تو اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹ دینا، اس نے کاغذ کو پھینکا اور طرفہ سے کہنے لگا تیرے سقے میں بھی اسی قسم کی بات ہوگی، اس نے کہا، میری قوم پر وہ یہ جرأت نہیں کر سکتا اور میں اس ملک میں اس سے زیادہ عزت دار ہوں پس طرفہ بجزین کے عامل کے پاس چلا گیا اور جب اس نے اس کا رقعہ پڑھا تو اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹ دیے اور اُسے صلیب دے دیا۔

پھر اس کا بھائی قابوس بن المنذر بادشاہ بنا، پھر المنذر بن المنذر چار سال بادشاہ رہا اور یہ بادشاہ اکاسرہ کی طرف سے ہوتے تھے اور ان کے اطاعت گزار تھے اور ٹیکس برداشت کرتے تھے۔ اور معد کے قبائل ان پر متفق تھے اور ان سب سے مضبوط غطفان اور اسد بن خزیمہ تھے اور معد میں سے کوئی شخص ان کے پاس ملاقات کو آتا تو یہ اُسے سلام کرتے اور اس کا اکرام کرتے اور ان رُوسائے قبائل میں ربیع بن زیاد علبی اور حارث بن ظالم ممری اور سنان بن ابی حارثہ اور نابغہ زببانی شاعر بھی تھے اور بادشاہ شاعروں کی عزت کرتے تھے اور ان کی شان کو بلند کرتے تھے کیونکہ وہ ان کی مدح اور شہرت کو باقی رکھتے تھے اور نابغہ کو ان کے لوگ کے ہاں تقدم حاصل تھا پھر اس نے اپنے قصیدہ میں المنذر کی بیوی کی تشبیہ کی وہ اس میں کہتا ہے :-

اور صہنی گر پڑی ہے اور اس نے اس کے گرانے کا ارادہ نہیں کیا اور اس نے اُسے پکڑ لیا اور وہ ہاتھ کے ذریعے ہم سے بچی۔

سو المنذر نے اس کے خون کی نذر مانی اور وہ شام کی طرف ملک
عساکر کے پاس بھاگ گیا پھر اس نے المنذر سے اشعار میں معذرت
کی۔

وہ کتنا ہے

بلاشبہ تو شب کی طرح ہے جو مجھے پالینے والی ہے اور خواہ تو
خیال کرے کہ دُور جگہ تجھ سے وسیع ہے۔

اور وہ کتنا ہے

مجھے بتایا گیا ہے کہ ابو قابوس نے مجھے دھمکی دی ہے اور شیر
سے ملاقات کرنے والے کو قرار نہیں آتا۔

اور المنذر کے ساتھ بنی امرئ القیس بن زید مناة بن تمیم کے اہل بیت بھی
تھے اور اس گھر کے اہل میں سے عدی بن زید العبادی بھی تھا اور وہ خطیب
اور شاعر تھا اس نے فارسی اور عربی لکھی اور المنذر نے اپنے بیٹے نعمان کو
ان کے پاس رکھا تھا سو انہوں نے اُسے دودھ پلایا اور وہ ان کی گودوں
میں تھا اور کسریٰ نے المنذر کو خط لکھا کہ وہ اس کے پاس کچھ عربوں کو
بھیجے جو اس کے خطوط کا ترجمہ کریں تو اس نے عدی بن زید اور اس کے
دونوں بھائیوں کو بھیج دیا اور وہ اس کے کاتبوں میں اس کے لیے ترجمہ
کرتے تھے اور جب المنذر مر گیا تو کسریٰ نے عدی بن زید سے کہا کیا اس
گھرانے میں کوئی شخص حکومت کے قابل باقی رہ گیا ہے؟ اس نے کہا
ہاں، المنذر کے تیرے بیٹے ہیں اور سب کے سب بادشاہت کے قابل
ہیں اس نے آدمی بھیجا تو وہ انہیں لے آیا اور وہ المنذر کے گھرانے میں
خوبصورت ترین تھے ہاں نعمان کا ایک بیٹا تھا جو سرخ رنگ سفید داغوں
والا اور کوتاہ قامت تھا اور عدی بن زید کے اہل بیت نے اس کی پرورش
کی تھی اور اس کی ماں قیدی عورت تھی جسے سلمیٰ کہا جاتا تھا، بیان کیا جاتا ہے

کہ وہ کلب قبیلے سے تھی عدی بن زید نے ہر ایک کو الگ الگ اتارا، اور وہ نعمان کے بھائیوں کو مہمانی میں اس پر ترجیح دیتا تھا اور انہیں دکھاتا تھا کہ وہ اُسے نہیں چاہتا اور ان کے ایک ایک آدمی سے خلوت کرتا تھا اور انہیں کہتا تھا کہ اگر بادشاہ تم سے پوچھے کہ کیا تم مجھے عربوں سے کفایت کرو گے تو تم اُسے کہنا ہم تجھے ان کے مقابلے میں کفایت نہیں کریں گے ہاں نعمان تمہیں کفایت کر سکتا ہے اور اس نے نعمان سے کہا کہ اگر بادشاہ تجھ سے تیرے بھائیوں کے بارے میں دریافت کرے تو کہنا، اگر تو ان سے عاجز ہے تو میں عربوں سے زیادہ عاجز ہوں۔ اور بنی المنذر میں سے ایک شخص کو اسود کہا جاتا تھا، اس کی ماں بنی الربیعہ میں سے تھی اور وہ مردوں میں سے تھا اور اس کی پرورش حیرہ کا ایک گھرانہ کرتا تھا جنہیں بنو مرینا کہا جاتا تھا اور وہ اشراف تھے اور ان میں سے ایک شخص کو عدی بن اوس بن مرینا کہا جاتا تھا اور وہ سرکش شاعر تھا اور وہ اسود بن المنذر کو کہا کرتا تھا میرے بھائی نعمان، تجھے معلوم ہی ہے کہ میں تجھ سے اُمید رکھتا ہوں اور تجھ سے میری رغبت یہ ہے کہ تو عدی بن زید کی مخالفت کرے خدا کی قسم وہ کبھی تجھ سے خیر خواہی نہیں کرے گا اور اس نے اس کی بات کی طرف توجہ نہ دی اور جب کسریٰ نے عدی بن زید کو حکم دیا کہ وہ انہیں اس کے پاس لائے تو وہ انہیں ایک ایک کر کے داخل کرنے لگا اور وہ ایسے جوانوں کو دیکھتا تھا کہ اس نے ان کی مثل نہیں دیکھی تھی اور جب وہ ان سے پوچھتا کیا تم مجھے وہ کفایت کرو گے جو تم کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا ہم عربوں سے تجھے کفایت نہیں کریں گے ہاں نعمان تجھے کفایت کر سکتا ہے اور جب نعمان اس کے پاس آیا تو اس نے ایک خوبرو جوان کو دیکھا اور اس سے گفتگو کی اور پوچھا کیا تو عربوں سے مجھے کفایت کرنے کی سکت رکھتا

ہے؟ اس نے کہا ہاں میں نے پوچھا تو اپنے بھائیوں سے کیا سلوک کرے گا؟ اس نے کہا اگر تو ان سے عاجز ہے تو میں دوسرے سے زیادہ عاجز ہوں تو اس نے اُسے بادشاہ بنا دیا اور اُسے لباس اور موتی پہنائے اور جب وہ باہر نکلا اور وہ بادشاہ بن چکا تھا، تو عدی بن اس بن مرینانے اسود سے کہا۔ بچ جاتو نے رائے کی مخالفت کی ہے۔

اور نعمان بادشاہ بن کر عدی بن مرینا کے پاس سے گزرا تو اس نے نعمان کے خواص اور اصحاب میں سے کچھ آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے پاس عدی بن زید کا ذکر کریں اور کہیں کہ اس کا خیال ہے کہ بادشاہ نے اُسے عامل مقرر کیا ہے حالانکہ اُسے حاکم مقرر کیا ہے اور اگر وہ نہ ہوتا تو وہ حاکم نہ بنایا جاتا اور اسی قسم کی باتیں انہوں نے کیں، اور وہ نعمان کی موجودگی میں مسلسل باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے اُسے عدی بن زید پر غصہ دلا دیا تو نعمان نے عدی کو لکھا میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو میری ملاقات نہ کرے، تو اس نے کسریٰ سے اجازت طلب کی اور اس کے پاس آیا اور جب وہ نعمان کے پاس گیا تو اس نے اُسے قید خانے میں قید کرنے کا حکم دے دیا جس میں اس تک کوئی شخص نہ پہنچ سکتا تھا۔

اور کسریٰ کے ساتھ اس کے دو بھائی تھے ایک کو ابی اور دوسرے کو یحییٰ کہا جاتا تھا اور وہ دونوں کسریٰ کے پاس تھے اور ان دونوں میں سے ایک کو اس کی ہلاکت خوش کرتی تھی اور دوسرا اس کی بھلائی چاہتا تھا اور عدی اپنے قید خانے میں شعر کہنے لگا اور نعمان کی مہربانی کا جو یاں ہوا اور اپنی حرمت کا اس سے ذکر کرنے لگا اور پہلے بادشاہوں کے ذکر سے اُسے نصیحت کرنے لگا مگر اس بات نے اُسے فائدہ نہ دیا اور آل مرینا میں سے اس کے دشمن نعمان کو اس پر برا بیگنہ کرنے لگے اور اسے کہنے لگے اگر وہ رہا ہو گیا تو تجھے قتل کر دے گا اور تیری ہلاکت کا

سبب ہو گا اور جب عدی ، نعمان کے ہاں سے بھلائی سے مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے بھائی کو لکھا ہے

ابنی کو اس کی دوری کے باوجود یہ بات پہنچا دے کہ کیا آدمی کو وہ چیز فائدہ دیتی ہے جسے وہ معلوم کر چکا ہوتا ہے ، تیرا بھائی پھٹے ہوئے دل والا ہے اور تو اس کو نجات دینے والی باتوں کا شیفنہ ہے وہ بادشاہ کے پاس بیٹریوں میں جکڑا ہوا ہے خواہ صحیح طور پر اور خواہ ظلم کے طور پر تو ایسے غلام کو نہ پائے سوائے اس کے تو بد خلق عزم والے کو پائے اگر تو ہمارے پاس آئے تو تیری زمین تیری زمین ہے اور تو ایسی بند سوائے جس میں خواب نہ ہو۔

اور اس نے اپنے بیٹے عمرو بن عدی کو لکھا

”اے کسریٰ کا اعتماد حاصل تھا ، کسی قید خانے والے کے لیے بات طویل ہے اور اس کا راستہ بڑا سخت ہے اور وہ غیر قوم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والا ہے اور اس شخص کا کیا ظلم ہے جس کی گردن میں طوق اور بندیلیوں میں بڑے حلقوں والی بیٹریاں ہیں ، اسے عمر و کیا تیری ماں نے تجھے میرے بعد گم کر دیا ہے کیا تو بیٹھا رہے گا نہ تجھے چھڑایا جائے گا اور نہ تو حملہ کرے گا ، کیا اس بات نے تجھے ٹھگین نہیں کیا کہ تیرا باپ قیدی ہے اور تو غائب ہے تجھے غولان بیابانی نے ہلاک کر دیا ہے تجھے ایقن بن جسر کی بیٹی گانے سناتی ہے اور یوانگی میں میرے ساتھ شراب ہوتی ہے اگر تو قیدی ہوتا اور تو قیدی نہ ہوتا تب معد کو میرے قول کا پتہ چلتا اور اگر میں مرجاؤں تو میں نے اپنی قوم کو آزاد کیا ہے وہ سب ہی اچھے ہیں اور میں نے بلند یوں

کی جستجو میں کوتاہی نہیں کی، موت مجھے یا تو کوتاہ کر دے گی یا لمبا کر دے گی۔

پس اس کا بھائی اور اس کا بیٹا اور ان کے ساتھی کسریٰ کے پاس گئے اور اس کے متعلق اس سے گفتگو کی تو کسریٰ نے نعمان کو حکم نامہ لکھا کہ وہ اسے رہا کر دے اور اس بارے میں اس نے ایلیٰ بھیجا اس کا بیان ہے کہ ابی بن زبیر نے ایلیٰ سے کہا کہ وہ عدی سے ابتدا کرے پس ایلیٰ نے اس سے ابتدا کی تو عدی نے کہا اگر تو نے مجھے چھوڑ دیا تو میں قتل ہو جاؤں گا اس نے کہا ہرگز نہیں، نعمان، بادشاہ پر جرأت نہیں کرے گا، پس نعمان کو کسریٰ کے ایلیٰ کے عدی کے پاس جانے کی اطلاع مل گئی اور جب وہ اس کے پاس سے باہر نکلا تو نعمان نے اسے قتل کرنے کے لیے آدمی بھیجا اور اس نے اس کے چہرے پر تکیہ رکھ دیا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ پھر اس نے ایلیٰ سے کہا، بلاشبہ عدی مر گیا ہے اور اس نے اسے انعام دیا اور اس نے اس سے عہد لیا کہ وہ کسریٰ کو یہی بتائے کہ اس نے اسے مردہ پایا ہے اور اس نے کسریٰ کو لکھا کہ وہ مر گیا ہے۔

اور عمرو بن عدی کسریٰ کے خطوط کا ترجمہ کیا کرتا تھا اور کسریٰ نے ایک لوندی طلب کی اور اس کی صفات بیان کیں مگر وہ اسے نہ ملی، تو عمرو بن عدی بن زبیر نے اسے کہا اے بادشاہ، تیرے غلام نعمان کے پاس ایسی بیٹیاں اور قرابت دار عورتیں ہیں جو بادشاہ کی طلب سے بھی زیادہ خوبوں کی حامل ہیں لیکن وہ خود بادشاہ سے بے رغبت ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ اس سے بہتر ہے پس کسریٰ نے نعمان کو حکم نامہ بھیجا کہ وہ اس کے پاس اپنی بیٹی کو بھیج دے تاکہ وہ اس سے نکاح کرے، نعمان نے کہا، کیا سواد اور ایران کے شہروں میں بادشاہ کی ضرورت کو پورا کرنے والی کوئی گائے نہیں؟ اور جب ایلیٰ واپس گیا تو اس نے کسریٰ کو نعمان کی بات

بتائی، کسری نے کہا، عین سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا گائے، اس نے اپنی بیٹی کو بادشاہ سے دُور رکھنے کے لیے یہ کہا ہے پس کسری غضبناک ہو گیا اور کہنے لگا، بہت سے غلام اس سے بھی بڑی بات تک پہنچے ہیں پھر وہ ہلاکت تک پہنچ گئے ہیں، نعمان کو اس کی اطلاع ملی تو وہ تیار ہو گیا۔ اور کسری ایک ماہ تک اس سے رُکاوٹ پھر اس نے اُسے اپنے پاس آنے کے لیے خط لکھا اور نعمان اس کے مقصد کو سمجھ گیا اور اس نے اپنے ہتھیار اور ساز و سامان اٹھایا اور طی کے دونوں پہاڑوں میں چلا گیا اور سعدی بنت حارثہ اس کے پاس تھی اس نے طی سے اپیل کی کہ وہ اسے کسری سے بچائیں انہوں نے کہا ہمیں تو اس کی سکت نہیں تو وہ ان کے واپس آ گیا اور عرب اس کے قبول کرنے سے بچنے لگے حتیٰ کہ وہ ذوقار کی وادی میں بنی ثیبیان میں اتر گیا اور ہانی بن مسعود بن عامر بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل بن ثیبیان سے ملا اور اُسے اپنے ہتھیار دے دیے اور اپنی بیوی اور بیٹی اس کے پاس امانت رکھی اور کسری کے پاس گیا اور اس کے دروازے پر اُترا اور اس کے حکم سے اُسے بیڑیاں ڈالی گئیں پھر اس نے اُسے خالقین کی طرف بھیج دیا اور عمرو بن عدی بن زید اُسے ملا اور کہنے لگا اے نعیم، یعنی اس کے نام کی تصغیر کر کے میں نے تیرے لیے اپنا ارادہ بچتہ کر لیا ہے جسے صرف نشاط میں آیا ہوا بچھڑا ہی اکھیر سکتا ہے اس نے کہا مجھے اُمید ہے کہ تو نے اسے دانتوں والے سے باندھ دیا ہے اور جب اُسے خالقین کی طرف لے جایا گیا تو اُسے ہاتھی کے نیچے پھینک دیا گیا اور اُس نے اُسے رُوند کر مار دیا اور اُسے شیراں کے آگے ڈال دیا گیا اور وہ اُسے کھا گئے۔

اور کسری نے ہانی بن مسعود کو پیغام بھیجا کہ میرے غلام کا مال اور ہتھیار اور اس کی بیٹیاں جو تیرے پاس ہیں، میرے پاس بھیج دے

ہانی نے ایسا نہ کیا تو کسریٰ نے اس کی طرف فوج بھیجی اور ربیعہ اکٹھے ہو گئے اور ذوقار کا معرکہ ہوا عربوں نے عجمیوں کے ٹکڑے کر دیے اور یہ پہلا دن تھا جس میں عربوں نے عجمیوں پر فتح پائی۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا یہ پہلا دن ہے جس میں عربوں نے عجمیوں سے انتقام لیا ہے، اور میرے ذریعے ان کی مدد ہوئی ہے۔

کنذہ کی جنگ

کنذہ اور حضرموت کے درمیان جنگیں ہوئیں جنہوں نے ان کے عوام کو فنا کر دیا اور کنذہ نے دو آدمیوں پر اتفاق کیا ان میں سے ایک سعید بن عمرو بن النعمان بن وہب تھا اور بنی الحارث بن معاویہ کا سردار عمرو بن زید تھا اور نثر جہیل بن الحارث، المسکون کا سردار تھا اور حضرموت نے متعدد رؤساء پر اتفاق کیا جن میں مسعر بن مسعر، سلامہ ابن حجر اور نثر جہیل بن مرہ شامل تھے اور متعدد رؤساء ان کے بعد بھی ہوئے اور یہ سب کے سب ناپید ہو گئے اور جنگ ان کے درمیان طویل ہو گئی اور اس نے ان کے جوانوں کو آدھا یا اور ہمیشہ رہی حتیٰ کہ ان کو کاٹ کر رکھ دیا اور کنذہ میں بہت قتل عام ہوا۔

اور حضرموت نے علقمہ بن تغلب کو بادشاہ بنایا اور اس وقت وہ بچہ تھا اور کنذہ نے کچھ زرمی اختیار کی اور حضرموت سے جنگ کرنے کو پسند نہ کیا اور اہل یمن منتشر اور پراگندہ ہو گئے اور جب اہل یمن پراگندہ ہو گئے اور شہروں میں پھیل گئے تو ہر قوم نے اپنے بڑے آدمی کو بادشاہ بنا لیا اور کنذہ ارض معد کی جانب

آگے اور ان کے پڑوسی بن گئے پھر انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو بادشاہ بنایا جو ان کا پہلا بادشاہ تھا اور اسے مرتع بن معاویہ بن ثور کہا جاتا تھا، اس نے بیس سال حکومت کی۔

پھر اس کا بیٹا ثور بن مرتع بادشاہ بنا اور وہ تھوڑا سا عرصہ بادشاہ رہا اور مر گیا اور اس کے بعد معاویہ بن ثور بادشاہ بنا، پھر الحارث بن معاویہ بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ۲۰ سال رہی، پھر وہب بن الحارث نے بیس سال حکومت کی پھر اس کے بعد حجر بن عمرو آکل المراد نے ۲۳ سال حکومت کی اور اسی نے کندہ اور ربیعہ کے درمیان معاہدہ کرایا اور ان کا الذائب کے ساتھ بھی معاہدہ تھا۔

پھر اس کے بعد عمرو بن حجر نے ۲۰ سال حکومت کی اور شام سے جنگ کی اور اس کے ساتھ ربیعہ بھی تھا اور الحارث بن ابی شمر نے اس کو مل کر اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد الحارث بن عمرو بادشاہ بنا اور اس کی ماں عوف بن محکم الشیبانی تھی اور وہ حیرہ میں اُترا اور اس نے اپنی حکومت اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دی اور اس کے چار لڑکے تھے۔ حجر، شرجیل، سلمۃ الغلفاء اور معدی کرب، اس نے حجر کو اسد اور کنانہ کا بادشاہ بنایا اور شرجیل کو عنتم اور طی اور الرباب کا بادشاہ بنایا اور سلمۃ الغلفاء کو تغلب اور المنذر بن قاسط کا بادشاہ بنایا اور معدی کرب کو قیس بن عیلان کا بادشاہ بنایا اور یہ لوگ حیرہ سے گفتگو کرتے تھے، پس الحارث قتل ہو گیا اور اس کے لڑکوں کے ہاتھوں میں جو کچھ تھا اُسے انہوں نے سنبھال لیا اور المنذر سے جنگ کرنے پڑا گئے حتیٰ کہ اُسے کافی ہو گئے۔

اور جب المنذر نے سرزمین عرب پر ان کے تغلب کو دیکھا تو اس نے ان سے حسد کیا اور ان کے درمیان جنگیں برپا کر دیں اور اس نے سلمۃ الغلفاء کی طرف تحائف بھیجے پھر شرجیل کی طرف خفیہ طور پر آدمی بھیجا جو اُسے

کہے کہ سلمہ تجھ سے بڑا ہے اور یہ تحائف المنذر کے ہاں سے اس کے پاس آتے ہیں، سو اس نے تحائف کو روک کر انہیں لے لیا پھر اس نے دونوں کو اکسایا حتیٰ کہ وہ دونوں لڑ پڑے اور شرجیل قتل ہو گیا اور اس کے ساتھ تمیم اور ضبہ بھی تھے اور جب وہ قتل ہو گیا تو لوگ اس بات سے ڈر گئے کہ وہ اس کے بھائی سلمہ سے کہیں کہ تیرا بھائی قتل ہو گیا ہے اور وہ ان کی باتیں سنتے لگا اور وہ اپنے بھائی کے قتل سے گھبرایا اور اس بات پر پشیمان ہوا کہ المنذر کا مقصد یہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کر دیں اس نے کہا:

میں اس بات سے جو میری طرف منسوب کی گئی ہے بستر پر بے چین ہوں جیسے طیلے کے اوپر لکیریں الگ ہوتی ہیں پس نہ میرے آنسو ٹھمتے ہیں اور نہ میں اپنے مشروب کو خوشگوار بناتا ہوں۔
اور بنو اسد، حجر بن عمرو سے بگڑ گئے اور وہ ان میں بد سیرت ہو گیا اور کلیب اور مہملہل کی ہمشیرہ فاطمہ بنت ربیعہ اس کے پاس تھی اس نے اس کے لیے معذ کو جنم دیا اور جب اُسے اپنی جان کے متعلق خوف ہوا تو اس نے اُسے اٹھایا اور بنو اسد نے اس کے قتل پر اتفاق کر لیا اور بنی اسد کے کچھ قبائل نے جو حجر کے قتل کا ادعا کیا اور بنو اسد کے کام کا ذمہ دار بنو ثعلبہ کا ایک شخص علی بن الحارث تھا۔

اور امرئ القیس بن حجر غائب تھا اور جب اُسے اپنے باپ کے قتل کی اطلاع ملی تو اس نے فوج کو اکٹھا کیا اور بنی اسد کا قصد کیا اور جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اس نے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا تو وہ اپنی اس فوج کے ساتھ انرا پس اس نے بھٹ تینتر کو ڈرایا تو وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اُڑ گیا اور بنی اسد کے پاس سے گزرا، علی بن الحارث کی بیٹی کنے لگی میں نے رات کی طرح زیادہ بھٹ تینتر نہیں دیکھے،

علیاء نے کہا اگر بھٹ تیر چھوڑ دیا جائے تو وہ اونگھ جاتا ہے اور سو جاتا ہے اور اس نے ان کی مثل بنا چھوڑی اور اس نے معلوم کیا کہ فوج اس کے نزدیک آگئی ہے تو وہ کوچ کر گیا اور صبح کو امرؤ القیس نے کنانہ پر حملہ کر دیا اور انہیں گزند پہنچا یا اور کہنے لگا، ہائے بدلے، انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم تو کنانہ کے آدمی ہیں تو اس نے کہا سہ

ان لوگوں کے بعد مجھے اپنے پر افسوس ہے جو دو اتھے اور انہیں گزند نہیں پہنچا ان کے دادا نے اپنے باپ کے بیٹوں کو بچا لیا اور اشفین مقام پر کوئی عقاب نہ تھا اور علیاء نے انہیں غم کی حالت میں بھگا دیا اور اگر وہ اسے پاتے تو وہ قتل ہو جاتا۔

اور اس وقت عبید بن الابرص اسدی، امرؤ القیس بن حجر سے ایک طویل قصیدے میں کہتا ہے

اے وہ شخص جو اپنے باپ کے قتل پر نرمی اور رنج سے ہم پر عیب لگاتا ہے، کیا تو نے جھوٹے طور پر خیال کر لیا ہے کہ تو نے ہمارے سواروں کو قتل کیا ہے، وہ حجر ابن ام قطام پر کیوں نہیں روتی اور نہ ہم پر روتی ہے جب نيزوں کو سیدھا کرنے والا ہمارے نیزے کے سر کو کاٹتا ہے تو ہم جھک جاتے ہیں اور ہم اپنی قابل حفاظت چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں اور کچھ لوگ درمیان میں گر پڑتے ہیں۔

اور اسی طرح عبید اپنے ایک طویل قصیدے میں اس کے متعلق کہتا ہے
اے ہماری بزدگی کے متعلق پوچھنے والے تو ہم سے نا آشنا
اور ناواقف ہے اور اگر تیرے پاس ہماری خبریں نہیں آئیں
تو اے پوچھنے والے ہمارے بارے میں پوچھ، جنگ کی

صبح کو ہمارے بارے میں حجر سے پوچھے جس دن اس کی بھر پور فوجیں
آئی تھیں جس دن انہوں نے سعد سے گھمسان میں ملاقات کی تھی
اور اس کے پیچھے جو معتد تھے انہوں نے تدبیر کی تھی۔ پس وہ
ایک جماعت کو لائے جس کے پاس باریک نیزے تھے گویا وہ
بھڑکنے والے شعلے ہیں۔

اور امرؤ القیس بن کی طرف چلا گیا کیونکہ اُسے بنی اسد اور ان کے ساتھیوں
پر جو قیس قبیلے سے تھے، طاقت حاصل نہ تھی پس اس نے ایک عرصہ
تک قیام کیا اور وہ اپنے ہم نشین شراب نوشوں کے ساتھ ہمیشہ شراب
نوشی کرتا تھا ایک روز اس نے دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک سوار آ
رہا ہے اس نے اس سے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا نجد
سے، تو اس نے اس شراب سے جو وہ پی رہا تھا اُسے بھی پلا دی اور
جب شراب اس پر اثر انداز ہو گئی تو اس نے اپنی آواز بلند کی اور کہنے
لگا۔

ہم نے امرؤ القیس بن حجر بن حارث کو غم کے جام پلا دیے ہیں
حتیٰ کہ وہ مغلوب ہونے کا عادی ہو گیا ہے اور اُسے خوشگوار
اور حلق میں آواز دینے والی شراب نے غافل کر دیا ہے اور
اُسے بدلے نے در ماندہ کر دیا ہے جسے وہ حجر میں تلاش کرتا
تھا اور میری زندگی کی قسم وہ اس پر شمشیر ہائے بُراں اور گندم
گوں نیزوں کے اٹھانے سے بہت آسان ہے۔

پس امرؤ القیس اس بات سے گھبرا گیا پھر کہنے لگا اے حجازیوں کے
بھائی ان اشعار کا کہنے والا کون ہے؟ اس نے کہا عبید بن الابریص،
کہنے لگا تو نے درست کہا ہے پھر وہ سوار ہوا اور اس نے اپنی قوم
سے مدد مانگی اور انہوں نے اُسے مذحج کے پانچ سو آدمیوں سے مدد

دی اور وہ ارضِ معد کی طرف چلا گیا اور معد کے قبائل پر ٹوٹ پڑا اور اشقر بن
 عمرو کو قتل کر دیا اور وہ بنی اسد کا سردار تھا اور اس نے اس کے سر کی
 کھوپڑی میں شراب پی اور امرؤ القیس نے اپنے اشعار میں کہا
 تم دونوں دودان سے کہہ دینا لاٹھی کے غلام تمہیں ترش رو
 شیر کے متعلق کس نے دھوکہ دیا ہے، اے ہماری شان کے
 متعلق دریافت کرتے والے، جاننے والا، نہ جاننے والے
 کی طرح نہیں ہے، میرے لیے شراب حلال ہے اور میں ایسا
 آدمی ہوں کہ میں اس کے پینے سے مصروف رہتا ہوں۔
 اور قبائل معد نے امرؤ القیس کو طلب کیا تو وہ اپنے ساتھیوں کے
 ساتھ گیا اور اُسے اطلاع ملی کہ حیرہ کے بادشاہ المنذر نے اس کے خون کی
 نذر مانی ہے تو اس نے یمن کو واپسی کا ارادہ کیا اور حضر موت ڈر گیا اور
 بنو اسد اور قبائل معد نے اُسے طلب کیا اور جب اُسے معلوم ہو گیا کہ اُسے
 المنذر کے طلب کرنے اور اس کی طلب پر قبائل معد کے جمع کرنے کی قوت
 نہیں اور نہ اس کے لیے واپسی ممکن ہے تو وہ سعد بن الصباب ایادی کے
 پاس چلا گیا اور وہ عراق کے ایک جنوبی پر کسریٰ کا گورنر تھا اور وہ کچھ
 وقت اس کے پاس چھپا رہا حتیٰ کہ سعد بن الصباب فوت ہو گیا اور جب
 سعد مر گیا تو امرؤ القیس، طی کے دو پہاڑوں کی طرف چلا گیا اور طریف
 ابن..... بلہ طائی سے ملا اور اس سے پناہ مانگی، اس نے کہا قسم بخدا
 دونوں پہاڑوں میں میرے پاس صرف اپنے آگ جلائے کی جگہ ہے
 پس وہ طی کے کچھ لوگوں کے ہاں اُترا پھر وہ ہمیشہ ہی کبھی طی میں بھرتا
 اور کبھی جدیلہ میں اور کبھی نبھان میں، حتیٰ کہ تیما کی طرف چلا گیا اور السموال

لے اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

بن عادیا کے ہاں اتر اور اس سے پناہ طلب کی اس نے کہا میں بادشاہوں کے خلاف پناہ نہیں دیتا اور نہ ان سے جنگ کرنے کی سکت رکھتا ہوں پس اس نے اس کے پاس کچھ زرہیں امانت رکھیں اور اُسے چھوڑ کر شاہِ روم قیصر کے پاس پہنچ گیا اور اس سے مدد مانگی تو اس نے اس کے ساتھ نو سو جرنیلوں کے بیٹے بھیجے۔

اور امرؤ القیس نے قیصر کی مدد کی اور الطراح الاسدی قیصر کے پاس گیا اور اُسے کہنے لگا کہ امرؤ القیس نے اپنے اشعار میں تجھے گالیاں دی ہیں اور اس نے تجھے غیر مخنون عجمی کا فر خیال کیا ہے سو قیصر نے امرؤ القیس کی طرف ایک مہلہ بھیجا جس میں نہ ہر لگا ہوا تھا اور جب اس نے اُسے پناہ تو اس کی کھال کٹ گئی اور اُسے موت کا یقین ہو گیا تو اس نے کہا یہ میری پرانی بیماری واپس آگئی ہے اور اس نے تاریکی کر دی ہے مجھے اپنی بیماری کے بڑھ جانے کا خوف ہے اور میں اوندھا ہو جاؤں گا اور الطراح نے اپنے علاقے کی دوری سے خواہش کی ہے کہ وہ مجھے اپنی بیماری کا لباس پہنا دے جو وہ خود پہنے ہوئے ہے پس اگر وہ جان ہوتی تو سب کی سب مر جاتی لیکن وہ جان ہے جو جانوں کو پے در پے گراتی ہے۔ اور یہ اشعار اس کے طویل قصیدہ میں ہیں اور اس نے اپنی اسی حالت میں

کہا ہے

ارے بنی حمر بن عمرو کو پیغام پہنچا دو اور اس کینے قبیلے کو بھی یہ پیغام پہنچا دو کہ میں ایک جان کی طرح باقی ہوں اور میں سلامت پیدا نہیں ہوا اور نہ میں لوہا پیدا ہوا ہوں اور اگر میں اپنی قوم کے علاقے میں مرتا، تو میں کتنا کہ موت حق ہے اور کوئی ہمیشگی نہیں ہے لیکن میں ایسی قوم کے علاقے میں ہلاک

ہو رہا ہوں جو تمہارے دیار سے دُور ہے یعنی شام کے علاقے
 میں، نہ قرابت داری ہے اور نہ شفا دینے والا ہے کہ مدد
 کرے یا سخاوت کرے۔
 اور امرؤ القیس نے رومیوں کے علاقے میں انقرہ میں وفات پائی۔

اسماعیل بن ابراہیم کے بیٹے

ہم نے حضرت اسماعیل اور ان کے بیٹوں کے حالات کو مؤخر کیا ہے اور ان پر قوموں کے حالات کو ختم کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر نبوت اور حکومت کو ختم کیا ہے اور ان کے حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے حالات سے مل گئے ہیں۔

رواۃ اور علماء نے بیان کیا ہے کہ حضرت اسماعیل بن حضرت ابراہیم عربی بولنے والے پہلے شخص ہیں اور آپ نے اپنے باپ حضرت ابراہیم کے بعد بیت اللہ کو آباد کیا اور قبر بانیاں کیں اور آپ خوش منظر گھوڑوں پر سوار ہونے والے پہلے شخص ہیں اور اس سے قبل جنگلی جانور تھے جن پر سوار نہیں ہوا جاتا تھا۔

اور بعض کا بیان ہے کہ حضرت اسماعیل پہلے شخص ہیں جن کے منہ کو اللہ تعالیٰ نے عربی زبان سے کھولا اور جب آپ جوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عربی کمان عطا کی اور آپ نے اس سے تیر اندازی کی اور آپ جس چیز پر تیر اندازی کرتے وہ اُسے جا لگتا اور جب آپ بالغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے سمندر سے ایک سو گھوڑے نکالے اور وہ مشیت الہی کے مطابق مکہ میں چرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ ان کو آپ کے پاس لے آیا اور آپ نے صبح کی تو وہ آپ کے دروازے پر تھے آپ نے ان کو رستیاں

ڈالیں اور ان پر سوار ہوئے اور انہوں نے بچے دیے اور لوگوں کی سواریاں
 ٹوٹ گئیں اور حضرت اسماعیل اور آپ کے بیٹے ان پر سوار ہوئے اور حضرت
 اسماعیل کے بارے میں موعدا کا ایک شاعر کہتا ہے
 ہمارا باپ وہ ہے کہ اس سے قبل گھوڑوں پر سواری نہیں ہوتی
 تھی اور آپ اس سے قبل کسی شیخ کو معلوم نہ تھا کہ کیسے سوار
 ہوا جاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اجیاد کہ اسی لیے نام رکھا گیا ہے کہ اس میں گھوڑے
 تھے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی طرف وحی کی کہ وہ گھوڑوں کے
 پاس آئیں آپ ان کے پاس آئے تو سب گھوڑوں نے اپنی پیشانیوں پر
 آپ کو قابو دے دیا پس آپ ان پر سوار ہوئے اور آپ کے بیٹے بھی ان پر
 سوار ہوئے۔ اور حضرت اسماعیل گھوڑوں پر سوار ہونے والے اور ان کی
 پرورش کرنے والے پہلے شخص ہیں اور حرم سے گنہ گاروں کو ہٹانے والے
 پہلے شخص ہیں آپ نے فرمایا میں اسے پاک کروں گا تو اس وجہ سے اس
 کا نام العزیز رکھا گیا۔

جب جرہم بن عامر کے بیٹوں کے بھائی جو بنی قحطان میں سے تھے یمن
 کی طرف چلے گئے تو وہ بادشاہ بن گئے اور وہ ارض تمامہ کی طرف آگئے
 اور حضرت اسماعیل بن ابراہیم کے پڑوسی بن گئے اور حضرت اسماعیل
 نے الحنفاء بنت الحارث بن مضاض جرہمی سے نکاح کیا اور اس نے
 آپ کے بارہ بیٹوں کو جنم دیا اور وہ قیدار، نابت، ادبیل، ہشام

ہمارے خیال میں یہ بات کوئی مستند بات نہیں قرآن کریم میں حضرت
 سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کا ذکر آتا ہے آخر وہ ان پر سوار ہوئے
 ہوں گے اور ان پر سوار ہو کر جہاد کرتے ہوں گے (مترجم)

سمیع ، دوبا ، منسا ، حداد ، تیما ، بطور ، نانس ، اور قید ہائے اور یہ نام
الہجاء اور لغت میں مختلف ہیں کیونکہ یہ عبرانی زبان سے ترجمہ شدہ ہیں
اور حیب حضرت اسماعیل کی عمر ایک سو تیس سال مکمل ہو گئی تو آپ وفات
پا گئے اور الحجر میں دفن ہوئے اور جب حضرت اسماعیل وفات پا
گئے تو آپ کے بعد ثابت بن اسماعیل بیت اللہ کے متولی بنے ، بیان
کیا جاتا ہے کہ قیدار اس کے متولی بنے اور قیدار کے بعد ثابت بن اسماعیل
متولی بنے ۔

اور حضرت اسماعیل کے بیٹے وسعت کی تلاش میں شہروں میں منتشر
ہو گئے اور کچھ لوگوں نے اپنے آپ کو حرم کے لیے وقف کر دیا اور کہنے
لگے ہم حرم الہی سے نہیں ہٹیں گے اور جب ثابت فوت ہو گئے اور حضرت
اسماعیل کے بیٹے منتشر ہو گئے تو حضرت اسماعیل کے جد ، المصاض بن
عمرو جرہمی بیت اللہ کے متولی ہوئے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت
اسماعیل کے بیٹوں میں سے جو بیٹے حرم میں باقی رہ گئے تھے وہ چھوٹے
تھے اور جب المصاض متولی بنے تو السمیدع بن ہو بر نے آپ سے
کشاکش کی پھر المصاض اس پر غالب آ گئے اور السمیدع ، شام کی طرف
چلا گیا اور وہ عمالقمہ کا ایک بادشاہ تھا اور المصاض کا معاملہ ٹھیک
کھٹاک ہو گیا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا ۔

پھر اس کے بعد الحارث بن مصاض بادشاہ بنا پھر عمرو بن الحارث
بن مصاض بادشاہ بنا ، پھر المعتم بن النظیم بادشاہ بنا ، پھر الحو اس بن
حجش بن مصاض بادشاہ بنا ، پھر عداد بن عداد بن حنبل بن مصاض
بادشاہ بنا ، پھر صحص بن عداد بادشاہ بنا ، پھر الحارث بن

۱۔ اصل کتاب میں یہ لفظ اسی طرح نقطوں کے بغیر ہے ۔

مناض بن عمرو بادشاہ بنا اور یہ جرم میں سے بننے والا آخری بادشاہ تھا۔ اور جرم، باغی، طاغی اور ظالم بن گئے اور حرم میں فسق کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر چیونٹیاں مستط کر دیں اور وہ سب کے سب ان سے ہلاک ہو گئے اور حضرت اسماعیل کے بیٹے شہروں میں پھیلے ہوئے تھے اور اپنے سے دشمنی رکھنے والوں پر غالب تھے مگر وہ جرم کے بادشاہ کو ماموں ہونے کے رشتے سے سلام کرتے تھے اور جرم ان کے زمانے میں ان کی اطاعت کرتے تھے اور جرم کے زمانے میں حضرت اسماعیل کے بیٹوں کے سوا کوئی شخص ان کی تعظیم اور ان کی شان کی معرفت کے باعث کہنے کے معاملات کی ذمہ داری نہ سنبھالتا تھا پس ثابت کے بعد امین نے کعبہ کی ذمہ داری سنبھالی، پھر شجب بن امین نے، پھر الہمیسع نے، پھر اُدو نے ذمہ داری سنبھالی، پس اس کی قوم میں اس کی قدر و شان بڑھ گئی اور اس نے جرم کے افعال کی عیب گیری کی اور جرم اس کے زمانے میں ہلاک ہو گئے۔ پھر عدنان بن اُدو متولی بنا پھر معد بن عدنان متولی بنا، پھر عدنان کے بیٹے شہروں میں پھیل گئے اور ان میں سے کچھ لوگ یمن چلے گئے جن میں عتک الدبیت اور النعمان بھی تھے اور عتک کے ہاں بنت ادرغم بن جماہر اشعری سے بیٹا ہوا پھر وہ مر گیا اور اس کے بیٹے اس کے بعد باقی رہے اور وہ ماموؤں اور الدار کی طرف منسوب ہوئے۔

اور عدنان پہلا شخص ہے جس نے بت رکھے اور کعبہ کو غلاف پہنایا اور معد بن عدنان اپنے زمانے میں حضرت اسماعیل کے بیٹوں میں سے سب سے زیادہ صاحب شرف تھا اور اس کی ماں جرم سے تھی اور اس نے جرم کو نہیں چھوڑا اور اس کے دس بیٹے تھے اور وہ نزار، فضاء، عبید الرماح، قنص، قنابہ، جنادہ، عوف، ارد، سلم اور جنب تھے اور معد، ابو فضاء، کنیت کرتا تھا اور یمن میں معد کے عم

بیٹوں کا نسب ظاہر ہو گیا اور ان کی بہت تعداد تھی اور قضاۃ، شاہ حمیری کی طرف منسوب ہوئے اور قضاۃ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ معد کے لیتر پر پیدا ہوا تھا اور معد پہلا شخص ہے جس نے اونٹ اور ناقہ پر کجاوہ دکھا اور پہلا شخص ہے جس نے انہیں تنگ کے تسمے کی نکیل ڈالی۔

اور نزار بن معد اپنے باپ کے بیٹوں کا سردار اور ان کا بڑا آدمی تھا اور اس کا قیام مکہ میں تھا اور اس کی ماں ناعمہ بنت جوشم بن عدی بن دت الجریہ تھی اور اس کے چار بیٹے تھے، مضر، ایاد، ربیعہ، انمار، اور ان کی ماں سودہ بنت عکب بن عدنان تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مضر اور ایاد کی ماں، عبیہ بنت عکب بن عدنان تھی اور ربیعہ اور انمار کی ماں، جدالہ بنت وعلان ابن جوشم الجریہ تھی۔

اور جب نزار کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنی میراث کو اپنے چاروں بیٹوں میں تقسیم کر دیا اور مضر، ایاد، ربیعہ اور انمار کو اپنا مال دیا، پس مضر اور ربیعہ، حضرت اسماعیل کے خالص بیٹوں میں سے تھے، پس اس نے مضر کو اپنی سرخ ناقہ اور اس کی مانند سرخ چیزیں دیں پس اُسے مضر الجراء کا نام دیا گیا اور ربیعہ کو گھوڑا اور اس کی مانند چیزیں دیں اور اُسے ربیعۃ الفرس کا نام دیا گیا اور اس نے ایاد کو اپنی بکریاں اور اپنا عصا دیا اور بکریاں آداستہ تھیں پس اُسے ایاد البرقاء کا نام دیا گیا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اُسے ایاد العبا کا نام دیا گیا اور اس نے انمار کو اپنی لونڈی دی جس کا نام بجیلہ تھا اور اسی کے نام کے ساتھ اُسے موسوم کیا گیا اور اس نے انہیں حکم دیا کہ اگر وہ باہم اختلاف کریں تو افعی بن افعی جرہمی کے پاس فیصلہ لے جائیں، اس کی فرودگاہ نجران میں تھی تو وہ اس کے پاس فیصلہ لے گئے۔

اور انما بن نزار نے یمن میں نکاح کیا اور اس کے بیٹے ماموں کے رشتے کی طرف منسوب ہوئے اور ان میں بجیلہ اور خشم ہیں، نزار کے بیٹوں میں سے ان کے سوا دوسرا پیدا نہیں ہوا۔

اور ربیعہ بن نزار اپنے بھائیوں سے علیحدہ ہو گیا اور عرق کے نشیب کے نزدیک فرات کے نشیب کو چلا گیا اور اس کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے جن میں اسد، ضبیعہ، اکلہ، اور نو بیٹے ان کے بعد ہیں اور وہ یمن میں نسب بیان نہیں کرتے۔

اور نزار بن ربیعہ کے بیٹے اور اس کے بیٹوں کے بیٹے پھیل گئے حتیٰ کہ ان کی کثرت ہو گئی اور شہر ان سے پھر گئے اور ربیعہ کے عام قبائل یہ ہیں، ہبثہ بن وہب بن حلی بن احمس بن ضبیعہ بن ربیعہ، عثرہ بن اسد بن ربیعہ، عبد القیس بن افضی بن دعی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ، یشکر بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افضی، حنیفہ ابن لجیم بن صعوب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط، عجل بن لجیم ابن صعوب بن علی بن بکر، قیس بن ثعلبہ بن عکاتبہ بن علی بن بکر اور تیم اللات بن ثعلبہ بن عکاتبہ۔

اور ربیعہ میں سے حکومت دریاست بنی ضبیعہ میں تھی جو ہبثہ بن وہب بن حلی بن احمس بن ضبیعہ بن ربیعہ کی اولاد تھے پھر حکومت دریاست عثرہ بن اسد بن ربیعہ کی طرف منتقل ہو گئی پھر عبد القیس بن افضی بن دعی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ میں منتقل ہو گئی پھر عبد القیس اس جنگ کے باعث جو ان کے درمیان اور بنی النمر بن قاسط کے درمیان تھی۔ روانہ ہو کر یہاں آئے اور ایاد، ہمامہ میں تھے انہوں نے انہیں جلا وطن کر دیا پھر ریاست النمر بن قاسط میں منتقل ہو گئی پھر النمر بن قاسط سے بھی منتقل ہو گئی اور بنی یشکر بن صعوب بن علی بن بکر میں چلی گئی پھر یشکر بن صعوب سے بھی ریاست منتقل ہو گئی اور بنی ثعلبہ میں چلی گئی پھر بنی ثعلبان میں چلی گئی۔

اور ربیعہ کی جنگیں مشہور و معروف ہیں اور ان کی مشہور جنگوں میں سے السلطان کی جنگ ہے ، مذحج ، اہل تہامہ سے اور وہاں جو معرکہ لڑنے کے موجود تھے ان سے جنگ کرنے کے لیے آئے ، پس معرکہ بیٹے مذحج سے جنگ کرنے کے لیے جمع ہوئے اور ان کی اکثریت ربیعہ کی تھی اور انہوں نے اپنے پر ربیعہ ابن الحارث بن مرہ بن زہیر بن حشتم بن بکر کو سردار بنایا اور ان کی اور مذحج کی السلطان میں ٹڈ بھڑ ہوئی اور انہوں نے مذحج کو شکست دی اور انہیں فتح حاصل ہوئی۔

اور دوسری جنگ خزانہ ہے ، یمن کے لوگ سلمہ بن الحارث بن عمرو الکندی کی سرکردگی میں آئے اور معرکہ بیٹوں نے کلیب بن ربیعہ بن الحارث بن مرہ کو سردار بنایا اور جب سلمہ نے لوگوں کی کثرت کو دیکھا تو اس نے ایک بادشاہ سے پناہ مانگی تو اس نے اسے مدد دی اور خزانہ میں ان کی ٹڈ بھڑ ہوئی اور معرکہ کے بیٹوں کا سردار کلیب تھا اور یمن کی فوجیں منتشر ہو گئیں۔

اور تیسری جنگ الکلاب ہے ، الحارث بن عمرو الکندی کے دو بیٹے سلمہ اور شرجیل آپس میں لڑ پڑے اور سلمہ کے ساتھ ربیعہ اور شرجیل کے ساتھ قیس تھے پس ربیعہ نے قیس پر حملہ کر دیا اور شرجیل بن الحارث بن عمرو کو قتل کر دیا اور انہیں سر بلندی حاصل ہو گئی۔

اور لبوس کی جنگیں بنی شیبان اور تغلب کے درمیان جساس بن مرہ ابن ذہل بن شیبان کلیب بن ربیعہ بن الحارث بن مرہ بن زہیر بن حشتم تغلبی کے قتل کے باعث ہوئیں ، پس جنگ پیچیدہ ہو گئی اور مسلسل ہوتی رہی حتیٰ کہ اس نے انہیں فنا کر دیا اور وہ چالیس سال رہی۔

اور چوتھی جنگ ذوقار ہے ، جب کسریٰ پرویز نے نعمان بن المنذر کو قتل کر دیا تو اس نے ہانی بن مسعود شیبانی کو پیغام بھیجا کہ میرے غلام

نعمان نے تیرے پاس جو اپنے اہل و مال اور ہتھیار امانت رکھے تھے وہ میری طرف بھیج دے اور نعمان نے اس کے پاس اپنی بیٹی اور چار ہزار زرہیں امانت رکھی تھیں پس ہانی اور اس کی قوم نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو کسریٰ نے عرب و عجم کی افواج بھیجیں اور انھوں نے ذوقار مقام پر ٹڈ بھیر کی تو حنظلہ بن ثعلبہ عجمی ان کے پاس آیا اور انہوں نے اپنا معاملہ اس کے سپرد کر دیا اور ہانی سے کہنے لگے تیرا عہد ہمارا عہد ہے اور ہم اپنا عہد نہیں توڑیں گے پس انہوں نے ایرانیوں سے جنگ کی اور انہیں ان کے ساتھی عربوں کو شکست دی اور ایرانیوں کے ساتھ ریاس بن قبیصہ طائی اور دیگر معد کے بھائی اور قحطان تھے پس عمرو بن عدی بن زید کسریٰ آیا اور اسے واقعہ کی خبر دی اور اس نے اس کا کندھا اتار دیا اور وہ مر گیا اور یہ پہلا دن تھا جس میں عربوں نے عجمیوں سے انتقام لیا۔

اور ایاد بن نزار، پیامہ میں اتر اور اس کے ہاں بیٹے ہوئے اور وہ قبائل میں مشہور ہوئے، نسابوں کا بیان ہے کہ تئیف قسی بن النبت بن منبہ بن منصور بن یقدم ابن انصی بن دؤعی بن ایاد تھا اور وہ قیس کی طرف منسوب ہوئے۔

اور پیامہ کے بعد دیاد ایاد، حیرہ تھے اور ان کی فرودگاہیں خورنق، سدیر اور بارق تھے پھر کسریٰ نے انہیں ان کے دیار سے جلا وطن کر دیا اور اس نے انہیں تکریت میں اتارا، یہ دجلہ کے کنارے ایک قدیم شہر ہے پھر اس نے انہیں تکریت سے بلا دروم کی طرف نکال دیا اور وہ سمرندین روم میں انقرہ میں اترے، اور ان دنوں کعب بن مامہ ان کا رئیس تھا پھر وہ اس کے بعد چلے گئے اور ایاد کے عام قبائل چار ہیں مالک، حذافہ، یقدم اور نزار، یہ ایاد کے بطون ہیں اور ان کے بارے میں اسود بن یعفر تمیمی کہتا ہے۔ خورنق، سدیر اور بارق اور سنداد کے

چوٹیوں والے محل کے باشندے اپنی جوتیوں کے اگلے حصوں پر موافقت کرنے والے ہیں اور پوشیدہ جگہوں اور چادروں میں چلنے والے ہیں، ہواؤں نے ان کے دیار کی جگہ کو مٹا دیا ہے گویا وہ مقررہ جگہ پر تھے اور وہ انقرہ میں اترے اور ان پر فرات کا پانی بہتا تھا جو ٹیلوں سے آتا ہے وہ شہر ہے جسے اس کی طویل آرام گاہ کی وجہ سے کعب بن مامتہ اور ابن ام دواد نے منتخب کیا ہے۔

اور ابوداؤد الایادی نے ان بعض اشعار کا ذکر کیا ہے اور ابوداؤد ان کا سب سے بڑا شاعر تھا اور اس کے بعد عراق میں لقیط تھا اور جب اُسے اطلاع ملی کہ کسریٰ نے قسم کھائی ہے کہ وہ ایاد کو تکریت سے جلا وطن کر دے گا اور وہ ارض موصل میں ہے۔ اس نے ایک خط لکھ کر اُسے ان کی طرف بھیجا اس میں ہے۔

جزیرہ میں رہنے والے ایاد کے شخص کو لقیط کی طرف سے خط میں سلام لکھا ہے، بلاشبہ شیر تمہارے پاس رات کو آئے گا پس تمہیں روپیے پر کھنے والوں کا بازار مصروف نہ رکھے ان میں سے ستر ہزار جوان تمہارے پاس طرطی کی طرح فوجوں کو ہانکتے ہوئے لائے۔

اور مضر بن نزار، اپنے باپ کے بیٹوں کا سردار تھا اور شریف اور دانش مند تھا اور اس سے روایت کی جاتی ہے کہ اس نے اپنے بیٹوں سے کہا جو شخص منکر کو بوئے گا نہ امت کو کاٹے گا اور سب سے بہتر کام وہ ہے جو جلد تر ہو، اپنے دلوں کو ان کے ناپسندیدہ کاموں پر آمادہ کرو جن میں تمہاری بہتری ہو اور انہیں ان کی خواہشات سے روکو، جن میں تمہاری خرابی ہے اور صلاح و نفاذ کے درمیان صرف صبر اور سچاؤ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مضر اور ربیعہ کو سب بختم نہ کرو یہ دونوں مسلمان تھے اور ایک دوسری حدیث میں ہے

لامت کی اور اس نے اچھے کام کیے حتیٰ کہ انہوں نے اس طرح پسند کیا کہ انہوں نے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے اُدو کے بعد کسی کو اس کی مانند پسند نہیں کیا اور اس نے انہیں ان کے آباء کی سنن کی طرف لوٹا دیا حتیٰ کہ ان کی سنت مکمل طور پر پہلے طریق کے مطابق لوٹ آئی اور وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت ابراہیمؑ کی وفات کے بعد رکن بنایا اور عرب، الیاس کی اہل حکمت کی طرح تعظیم کرتے تھے اور الیاس کے کئی بیٹے تھے، مدکرہ، اس کا نام عامر تھا۔ طانجہ، اس کا نام عمرو تھا، قعہ، اس کا نام عمیر تھا اور ان سب کی ماں خندف تھی اور اس کا نام لیلیٰ بنت حلوان بن عمران بن الحاف بن قنعاہ تھا۔

اور الیاس کو سئل کی بیماری ہو گئی تو اس کی بیوی خندف کہنے لگی اگر یہ مر گیا تو میں اس شہر میں جس میں یہ فوت ہوا نہیں ٹھہروں گی اور اس نے قسم کھائی کہ اُسے گھر سایہ نہ دے گا اور وہ زمین میں پھرے گی اور جب وہ مر گیا تو وہ زمین میں پھرنے چلی گئی حتیٰ کہ غم سے مر گئی اور الیاس کی وفات جمعرات کے روز ہوئی اور وہ اُسے روتی تھی اور جب اس دن کا سورج چڑھتا تو وہ اس کے غائب ہونے تک روتی اور وہ ایک مثل بن گئی اور اباد کے ایک شخص سے جس کی بیوی مر گئی تھی پوچھا گیا، کیا تو اُسے رونے کا اس نے کہا۔

اگر رونا فائدہ دیتا تو میں خندف کے الیاس پر رونے کی طرح رونا حتیٰ کہ نیکی نے اُسے روتے ہوئے اکتا دیا۔

جب مونس کے روز اس کے سورج کی کرنیں نمودار ہوتی ہیں تو وہ صبح کو روتی حتیٰ کہ سورج کو غروب ہوتے دیکھتی۔ مونس سے مراد جمعرات کا دن ہے اس لیے کہ عرب اس وقت دنوں کو ناموں کے بغیر بلاتے تھے وہ انوار کو، اول، سوموار کو، اہون، منگل کو، جبار، بدھ کو، دبار، جمعرات

کو مؤنس، جمعہ کو عروبتہ اور ہفتے کو شیار کا نام دیتے تھے۔

اور وہ مہینے کے دنوں کے دس نام رکھتے تھے ہر تین راتوں کا ایک نام تھا، چاند کی پہلی تین راتوں کو الفجر، پھر النفل، پھر التسع پھر العشر پھر البیض پھر الظلم پھر الحنس پھر الحنادس پھر المحاق اور آخری رات کو لیلۃ السراء کہتے تھے جب چاند چھپ جاتا تھا اور وہ محرم کو، موتمر، صفر کو فاجر، ربیع الاول کو، خزان، ربیع الآخر کو، ولبسان، جمادی الاول کو، حنین، جمادی الاخرہ کو، ربی، رجب کو، الاصم، شعبان کو، العاذل، رمضان کو، نائق، شوال کو، وعل، ذوالقعدہ کو وڈنہ، اور ذوالحجہ کو، بڑک کا نام دیتے تھے اور دوسرے عرب، مہینے کی پہلی تین راتوں کو، ہلال، پھر تین کو قمر، جب چاند سفید ہو جاتا ہے پھر تین کو، بہر، جب وہ روشنی دیتا ہے اور اس کا رنگ روشن ہو جاتا ہے اور تین کو، نقل اور تین کو، بیض، اور تین کو، درع اور تین کو، ظلم اور تین کو، حنادس، اور تین کو، وادی، اور دو راتوں کو، محاق اور ایک رات کو سراء کا نام دیتے ہیں۔

اور طانجہ بن الیاس کے ہاں ادین طانجہ پیدا ہوا اور ادین طانجہ کی اولاد سے چار الگ الگ قبائل بنے اور وہ تمیم بن مر بن اد، اور الریاب اور یہ عبدمناة بن اد ہے اور ضبہ بن اد اور مزنبہ بن اد ہیں اور تمیم بن مر بن اد کی تعداد زیادہ ہے حتیٰ کہ ان سے شہر بھر گئے ہیں اور تمیم کے قبائل متفرق ہو گئے اور تمیم کے عام قبائل یہ ہیں۔ کعب بن سعد بن زید مناة۔ حنظلہ بن مالک بن زید مناة۔ اور انہیں البراجم اور بنو دارم کہا جاتا ہے اور بنو زرارہ بن عدس، بنو اسد اور عمرو بن تمیم، یہ سب اد بن طانجہ بن الیاس بن مضر کے بیٹے ہیں اور انہیں تعداد، قوت، شجاعت، شعر اور فصاحت حاصل ہے اور سرداری تمیم میں ہے اور ان کا پہلا سردار، سعد بن زید مناة بن تمیم تھا۔ پھر حنظلہ بن مالک بن زید مناة تھا اور ان کی جنگیں مشہور و معروف ہیں اور ان جنگوں

میں جنگِ الکلاب، جنگِ المروت - جنگِ جدو اور جنگِ النصار شامل ہیں۔ اور مدرکہ بن الیاس، نزار کے بیٹوں کا سردار تھا اس کی خوبی اور بزرگی نمایاں ہوئی اور اس کا بھائی قمعہ، خزاعہ کے پاس چلا گیا اور ان میں نکاح کر لیا اور وہ اپنے بیٹوں کو ان کے ساتھ منسوب کرنے لگا اور اس کے بیٹے ان میں رہتے تھے اور اس کے بیٹوں میں سے عمرو بن لُحی بن قمعہ بھی تھا، یہ پہلا شخص ہے جس نے دینِ ابراہیم کو تبدیل کیا اور مدرکہ بن الیاس کے بیٹے خزیمہ، ہذیل، حارثہ اور غالب تھے اور ان کی ماں سلمیٰ بنت الاسود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ تھی اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بنتِ اسد بن ربیعہ بن نزار تھی، حارثہ تو چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا اور غالب، بنی خزیمہ میں منسوب ہوئے اور ہذیل بن مدرکہ کو بنی سعد بن ہذیل میں کثرتِ تعداد حاصل تھی پھر تمیم بن سعد کو، پھر معاویہ بن تمیم کو، اور الحارث بن تمیم اور ہذیل بن شجاع تھے اور اصحابِ عرب و غارات و شجاعت و فصاحت و شعر تھے۔

اور خزیمہ، عرب کا ایک حاکم تھا اور سرداروں اور صاحبِ فضل لوگوں میں شمار ہوتا تھا اور خزیمہ بن مدرکہ کا بیٹا کثانہ تھا اور اس کی ماں عوانہ بنت قیس بن عیلان تھی اور اسد اور الہون بھی اس کے بیٹے تھے اور ان کی ماں برة بنت مر بن ادد بن طانجہ تھی جو تمیم بن مر کی بہن تھی اور اسد بن خزیمہ کے بیٹے میں میں پھیل گئے اور وہ جذام، الحکم اور عاملہ بنو عمرو بن اسد تھے اور مضر خاص طور پر جذام ہونے کا ادعا کرتے تھے اور بنو اسد اس بات پر قائم تھے کہ وہ ان میں سے ہیں اور وہ اس بات پر ان کے تعلق رکھتے تھے اور اپنے آپ کو ان میں شمار کرتے تھے، امرؤ القیس بن حجر الکندی نے کہا ہے

ہم اپنے خاندان سے اوروہ جدا ہو گئے جیسے خزیمہ جذام سے اوروہ جدا ہو گئے۔

اور عبدالمطلب بن ہاشم نے اپنے اشعار میں کہا ہے
 اگر تو جذام کے شہروں میں جاٹے اور خاص طور پر وہاں جو
 بنو سعد اور وائل ہیں انہیں کہنا، سخاوت کرو، اور اپنی قوم کے
 تعلقات کو قریب کرو، وہ تعلقات کے انقطاع سے پہلے تم
 سے روگردانی کرے گا۔

اور عبید بن الابریص نے اپنے طویل اشعار میں کہا ہے
 اگر تو جذام اور لحم سے ہے تو انہیں کہہ دینا، لوگوں کو علم
 اس وقت فائدہ دیتا ہے جب انہیں علم ہو جاتا ہے جب شے
 اور روجیں تقسیم ہوں گی تو تم کتاب اللہ میں ہمارے بھائی
 ہو گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اشعار شمعان بن ہبیرہ اسدی کے ہیں اور جذام بن
 عدی بن الحارث، یمن میں اپنے نسب پر قائم ہیں اور وہ کہتے ہیں،
 جذام بن عدی بن الحارث بن ممرۃ بن ادو بن لیشجب بن عرب بن مالک بن
 کسلان، اور اسد بن خزیمہ کے کئی بیٹے تھے، دودان، کابل، عمرو، سعد
 الصعب اور تغلب، اور دودان کو کثرت تعداد حاصل تھی اور اسی سے بنی اسد
 کے قبائل متفرق ہوئے اور بنی اسد کے قبائل، قعین، فقفس، منقذ، دبان
 والہ، لاحق، حُرثان، دُباب اور بنو الصبیاء ہیں، اور اسد، حیرہ کے محلات
 سے لے کر تہامہ تک پھیلے ہوئے تھے اور طی ان کے حلیف اور ان سے
 متفق تھے اور ان دونوں کا گھر تقریباً ایک ہی تھا اور یہ کندہ سے جنگ
 کرتے تھے حتیٰ کہ انھوں نے حجر بن الحارث بن عمرو الکندی کو قتل کر دیا
 اور امرؤ القیس بھاگ گیا اور کندہ ذلیل ہو گئے پھر انہوں نے بنی فزارہ
 سے جنگ کی حتیٰ کہ انہوں نے بدر ابن عمرو کو قتل کر دیا پھر ان کے اور طی
 کے درمیان اختلاف ہو گیا اور دونوں قبیلے اسد اور طی لڑ پڑے حتیٰ کہ

انہوں نے لام بن عمرو طائی کو قتل کر دیا اور زبید بن مہملہ کو قیدی بنا لیا اور وہ زبید الجہیل ہے اور انہوں نے قیدیوں کو پکڑ لیا اور زبید الجہیل نے کہا

اے اقیاس بنی اسد کو یعنی قیس بن نوفل، قیس بن اہیان اور قیس بن جابر کو اطلاع دے دو کہ ہماری عورتوں اور بیٹیوں کو ہمیں واپس کر دیں اور اونٹوں سے فائدہ اٹھاؤ اور مال سے بھی فائدہ اٹھاؤ، جب گزشتہ راتیں آتی ہیں تو مال کی ہلاکت سب سے آسان ہوتی ہے اور اسے سنت نہ بناؤ کہ بنو اسد اس کی اقتداء کریں اور طاقت ور ہاتھوں سے معاف کر دو۔

انہوں نے جب ان اشعار کو سنا تو اسے رہا کر دیا اور ان کی عورتوں کو واپس کر دیا اور زبید کا گھوڑا باقی رہ گیا اور زبید، گھوڑوں کو پسند کرتا تھا۔ زبید نے کہا — اے بنو الصبیاء میرا گھوڑا واپس کر دو، یہ کام ذلیل آدمی سے کیا جاتا ہے، میرے اس بچھرے کو واپس کر دو جسے میں نے رات کو چلنے کا اور مقتولوں کو پامال کرنے کا عادی بنایا ہے۔

تو انہوں نے اس کا گھوڑا واپس کر دیا اور بنو اسد کہا کرتے تھے، ہم نے چار آدمیوں کو قتل کیا ہے جو سب کے سب عمرو کے بیٹے تھے اور ہر ایک اپنی قوم کا سردار تھا، ہم نے شاہِ کندہ حجر بن عمرو کو اور لام بن عمرو طائی کو اور صخر بن عمرو سلمیٰ کو اور بدر بن عمرو زاری کو قتل کیا ہے۔

اور الہون بن خزیمہ، اور وہی القارۃ ہے اور انہوں نے اس لیے اس سے القارۃ کا نام دیا ہے کہ جب بنو اسد بن خزیمہ، انہما سے نکلے اور انہوں نے کنانہ کی مخالفت کی اور تھوڑوں کو زیادہ کے ساتھ ملا دیا تو بنی کنانہ نے بنی الہون بن خزیمہ کو اپنے درمیان ایک سے دوسرے ایک کے لیے القارۃ بنا لیا۔

۱۔ القارۃ، چھوٹی پہاڑی کو کہتے ہیں جو دوسرے پہاڑوں کے سلسلہ سے علیحدہ ہو۔ (مترجم)

اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بنی الہون نشیبی زمین میں اترے اور عرب نشیبی زمین کو القارة کہتے ہیں پس انہیں اصحاب القارة اور القارة المرامی کہا گیا اور بعض نے کہا ہے کہ جس نے القارة کو تیر مارا اس نے اس کا نصف لے لیا ہے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ الہون بن خزیمہ اور بکر بن کنانہ کے درمیان جنگ ہوئی تو بنی بکر کے ایک شخص نے کہا تم میں سے کون چھوٹے تیروں کو یا مسالقت کو پسند کرتا ہے؟ تو ان میں سے ایک شخص نے کہا سلم اور اس کے دوستوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہم سواروں کو ان کی خواہشات سے روک دیتے ہیں اور جس نے القارة کو تیر مارا اس نے اس کا نصف لے لیا ہے اور جب ہم کسی گروہ سے ملاقات کرتے ہیں تو اسے اس حال میں واپس لوٹاتے ہیں کہ اس کے گردے خون بہا رہے ہوتے ہیں۔

اور بنی الہون بن خزیمہ کے قبائل عضل اور دیش ہیں، جو شیع بن الہون بن خزیمہ کے بیٹے ہیں اور الحکم بن الہون بن خزیمہ، بکین کی طرف چلا گیا اور بلاد نجد میں اتر آ اور وہاں اس کے ہاں بیٹے ہوئے اور وہ مر گیا اور اس کے بیٹے حکم بن سعد العشیرۃ کی طرف منسوب ہوئے۔

اور کنانہ بن خزیمہ میں ایسے فضائل ظاہر ہوئے جن کی بلندی کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا اور عربوں نے اس کی تعظیم کی، روایت ہے کہ کنانہ کو لایا گیا تو وہ گود میں سویا ہوا تھا، اس سے پوچھا گیا اسے ابو النصر، تنصیبہ بند جماعت اور ناکارہ لوگوں کے درمیان، اور دیواروں کی تعمیر اور زمانے کی عزت کے درمیان انتخاب کر لو، اس نے کہا اسے میرے مالک یہ سب کچھ ہی چاہیے تو اسے یہ دیا گیا۔

اور کنانہ بن خزیمہ کے بیٹے، النصر، حدال، سعد، مالک، عوف اور مخرمہ ہیں، اور ان کی ماں ہالۃ بنت سوید بن الغطفریف ہے اور وہ عارثہ

بن امری القیس ابن ثعلبہ بن مازن بن العوث ہے اور علی اور غزوان ہیں ، اور ان دونوں کی ماں برة بنت ممر ہے اور جردول اور الحارث ہیں اور ان کی ماں ازشتوۃ ہے اور عبد مناة ہے اور اس کی ماں الذفراء ہے اور اس کا نام نیکہ بنت ہنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قفعاہ ہے اور مخرمہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بنو ساعدہ ہیں جو سعد بن عبادہ کا قبیلہ ہے اور بنو عبد مناة بن کنانہ ، وہ کنانہ کی تعداد کے مطابق ہیں اور ان میں سے بنو لیت بن بکر بن عبد مناة ، اور بنو الدئل بن بکر ہیں اور بنو صمرہ بن بکر کے بنو عفار بن بلیک بن صمرہ اور بنو جذیمہ بن عامر بن عبد مناة ہیں جنہیں حضرت خالد بن ولید نے الغیصاء مقام پر مارا اور بنو مدرج بن مرہ بن عبد مناة ہیں۔

اور بنی مالک بن کنانہ بن خزیمہ سے ، بنو فقیم بن عدی بن عامر بن ثعلبہ ابن الحارث بن مالک بن کنانہ ہیں اور بنی فقیم سے النساۃ تھے اور وہ القلاس ہیں۔ وہ نسبی کرتے اور حلال و حرام کرتے تھے اور ان کا پہلا شخص حذیفہ بن عبد فقیم تھا جو القلمس کہلاتا تھا پھر یہ اولیت اس کے بیٹوں میں چلی گئی اور اس کے بعد اس کا بیٹا عباد بن حذیفہ اور عباد کے بعد قلع بن عباد پھر امیہ بن قلع پھر عوف بن امیہ ، پھر جنادہ بن عوف ابو ثمامہ کھڑے ہوئے اور ان میں سے فراس بن غنم بن مالک بن کنانہ بھی ہے یہ کنانہ کے عام قبائل ہیں۔

اور النضر بن کنانہ پہلا شخص ہے جسے قرشی کا نام دیا گیا ، بیان کیا جاتا ہے کہ اُسے اس کی پاکیزگی اور بلند ہمتی کی وجہ سے قرشی کا نام دیا گیا اور بعض کا قول ہے کہ اس کی تجارت اور آسودگی کی وجہ سے یہ نام اُسے دیا گیا ہے

۱۔ نسبی ، تاخیر کو کہتے ہیں (مترجم)

اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سمندری جانور کی وجہ سے جس کا نام القرش ہے اس کی ماں نے اس کا نام قریش رکھا جو قریش کی تصغیر ہے اور جو النضر بن کنانہ کے بیٹوں میں سے نہ ہو وہ قرشی نہیں ہے اور النضر بن کنانہ کے بیٹے مالک، نچلد اور الصلت ہیں اور النضر، ابو الصلت تھا۔ اور النضر کے بیٹوں کی ماں عکرمہ بنت عدوان ابن عمرو بن قیس بن عبیلان تھی اور نچلد میں سے کوئی معروف آدمی باقی نہیں رہا اور الصلت کے بیٹے خزاعہ میں چلے گئے اور اس کے بیٹوں میں سے کثیر بن عبد الرحمن شاعر بھی تھا اور وہ نسب کے بارے میں کہتا ہے کیا میرا باپ الصلت نہیں اور کیا میرے بھائی نہیں وہ سب کے سب بنی النضر میں سے تشریف اور خوبصورت ہیں۔

اور مالک بن النضر کی بڑی شان تھی اور اس کے کئی بیٹے تھے فہر، حارث اور شیبان اور ان کی ماں جندلہ بنت حارث بن مضاہ بن عمرو بن الحارث جرہمی تھی۔ کہتے ہیں فہر کا نام قریش تھا اور فہر اس کا لقب ہے اور نام قریش ہے۔

اور اپنے باپ کی زندگی میں فہر بن مالک میں فصیلت کی علامات نمایاں ہو گئیں اور جب اس کا باپ فوت ہو گیا تو وہ اس کا قائم مقام بن گیا اور فہر بن مالک کے کئی بیٹے تھے، غالب، حارث، محارب اور جندلہ، اور ان کی ماں لیلیٰ بنت حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل تھی اور حارث بن فہر کے بیٹوں میں سے ضبہ بن الحارث تھا جو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کا قبیلہ ہے اور محارب بن فہر کے بیٹوں میں سے شیبان بن محارب ہے جو حضرت الصخاک بن قیس کا قبیلہ ہے اور غالب بن فہر ان سے افضل اور زیادہ بزرگی والا تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ فہر بن مالک نے اپنے بیٹے غالب، سے وفات کے وقت کہا اے میرے بیٹے! احتیاط میں

نفس بند ہوتا ہے اور گھبراہٹ، مصائب سے پہلے ہوتی ہے اور جب مصیبت آجائے تو اس کی گرمی کو ٹھنڈا کر، اور قلق و اضطراب اس کے جوش میں ہوتا ہے اور جب وہ کھڑی ہو جائے تو اپنی مصیبت کی گرمی کو اس موت سے ٹھنڈا کر جو تو اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں پر پڑتے دیکھ رہا ہے اور اس کے پیچھے زندگی کے آثار کو مٹتے دیکھ رہا ہے پھر اپنے قلیل پر کفایت کر، خواہ اس کی منفعت تھوڑی ہو اور جو قلیل تیرے ہاتھ میں ہے وہ تیرے لیے اس کثیر کے قائم مقام ہو جائے گا جس نے تیرے چہرے کو بوسیدہ کر دیا ہے اور جب فرم گیا تو غالب بن فرزند رتبہ ہو گیا اور اس کے بیٹے لوٹی اور تیم الادرم تھے اور ان دونوں کی ماں عاتکہ بنت بخلد بن النضر بن کنانہ تھی اور تغلب، وہب، کثیر اور حراق تھے اور ان کی اولاد نہ تھی اور تیم الادرم کی اولاد تھی۔ اور لوٹی بن غالب نمایاں خوبیوں والا سردار تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اپنے باپ غالب بن فر سے کہا اور اس وقت وہ نو عمر بچہ تھا اے میرے باپ، اے میرے باپ کبھی نیکی کا بدلہ اور مدد کم ہوتی ہے اے میرے باپ جو اُسے پیچھے ہٹاتا ہے وہ اُسے گناہم کر دیتا ہے اور جب چیز گناہم ہو جائے تو اس کا ذکر نہیں ہوتا اور غلام پر اپنے چھوٹے کام کو بڑا کرنا اور اُسے مشہور کرنا واجب ہے اور آقا پر اس کے بڑے کام کو چھوٹا کرنا اور اُسے چھپانا واجب ہے، اس کے باپ نے اُسے کہا اے میرے بیٹے میں جو تیری باتیں سن رہا ہوں ان سے تیرے فضل پر استدلال کرتا ہوں اور ان سے تیری قوم پر تیرے بلند رتبہ ہونے کا مستدعی ہوں پس اگر تو بلند مرتبہ ہونے میں کامیاب ہو جائے تو اپنی قوم پر احسان کر اور اپنے علم سے ان کی جہالت کی تیزی کو روک، اور اپنی نرمی سے ان کی پراگندگی کو اکٹھا کر، جو ان جوانوں پر اپنے افعال سے فضیلت حاصل کرتے ہیں بلاشبہ یہ ان کے اوزار پر نہیں اور فضیلت حیران رہ جاتی ہے

لے یہاں عبارت میں کوئی غلطی ہے۔

اور جسے درجہ ، دوسرے پر بلند نہ کرے اُسے کوئی فضیلت نہیں ہوتی اور بلندی کو ہمیشہ نچلی چیز پر فضیلت حاصل ہوتی ہے اور جب غالب بن قمر مر گیا تو لوی بن غالب اس کا قائم مقام بنا ، اور لوی کے کسی بیٹے تھے ، کعب ، عامر ، سامہ ، خزیمہ اور ان کی ماں عائذہ تھی اور عوف ، حارث اور حشم ، ان کی ماں مادیہ بنت کعب بن القین تھی اور سعد بن لوی ، اس کی ماں لیسرہ بنت غالب بن الہون بن خزیمہ تھی ، اور سامہ بن لوی اپنے بھائی عامر بن لوی سے بھاگ گیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان دونوں کے درمیان لڑائی تھی اور سامہ نے عامر پر حملہ کر کے اس کی آنکھ پھوڑ دی اور عامر نے اُسے ڈرایا تو وہ اس سے بھاگ کر عمان چلا گیا ، کہتے ہیں کہ ایک روز وہ اپنی ناقہ کے پاس سے گزرا تو ناقہ نے اپنا ہونٹ زمین پر رکھ دیا اور اس سے سانپ چمٹ گیا اور اس نے اُسے جھٹکا تو وہ سامہ پر آگرا اور سانپ نے اس کی پنڈلی پر کاٹ کر اُسے مار دیا اور جب اس نے موت کو محسوس کیا تو اس نے مؤرخین کے خیال کے مطابق یہ اشعار کہے۔

اے میری آنکھ سامہ بن لوی کے لیے اس کی پنڈلی سے موت چمٹ گئی ، انہوں نے جس روز اُسے اتارا انہوں نے سامہ بن لوی کی مانند ناقہ کا مقتول نہ دیکھا ، عامر اور کعب کو ایچی بھیج دو کہ میرا دل ان کا مشتاق ہے اگرچہ میرا گھر عمان میں ہے تو بھی میں بزرگی والا ہوں کیونکہ میں بغیر ناقہ کے نکلا ہوں اے ابن لوی تو نے کتنے ہی پیالوں کو موت کے ڈر سے گرایا حالانکہ وہ گرانے والے نہ تھے اے ابن لوی تو نے موت کو ہٹانے کا ارادہ کیا اور جو موت کے متعلق یہ ارادہ کرے اُسے اس کی طاقت نہیں ہوتی۔

اور خزیمہ بن لوی اور وہ عائذہ ہے وہ شیبان میں اُترا اور اس کے

بیٹوں نے ربیعہ میں اپنا نسب ظاہر کیا اور حارث، اور وہ چشم اور سعد ہے وہ
نہران میں اترے اور ان میں اپنا نسب ظاہر کیا اور ان کے بارے میں جریر
بن المخطفی کہتا ہے :

اے بنی چشم تم نہران کے نہیں ہو، لوسی بن غالب کے بلند لوگوں
کی طرف منسوب ہو۔

اور عوف بن لوی، مؤرخین کے خیال کے مطابق قریش کے ایک قافلے
میں گیا اور جب وہ ارضِ غطفان میں پہنچا تو اس کے اونٹ نے اسے مؤخر
کر دیا اور اس کی قوم کے جو لوگ اس کے ساتھ وہ چلے گئے تو ثعلبہ بن
سعد بن ذبیان نے اس کے پاس آکر اسے روک لیا اور اسے اپنا بھائی
بنا لیا اور اس کا نسب عوف بن سعد بن ذبیان میں ہو گیا، بنی مرہ بن عوف کے
حارث بن ظالم نے کہا ہے :

میری قوم ثعلبہ بن سعد نہیں ہے اور نہ فزارہ ہے جن کی
گردنوں پر بال ہیں اگر تو بنی لوی سے پوچھے تو میری قوم مکہ میں
ہے جنہوں نے مضر کو شمشیر زنی سکھائی ہے ہم نے بنی لعیض کی
اتباع کر کے اور اپنے اقرباء کے نسب کو چھوڑ کر بے وقوفی
کی ہے۔

اسی طرح حارث بن ظالم نے اس بارے میں یہ اشعار بھی کہے ہیں :
جب تو ثعلبہ بن سعد اور اس کے بھائیوں کو چھوڑ دے گا تو
لوی کی طرف منسوب ہو گا ایک شریف نسب کی طرف..... یہ
اور ایسے قبیلے کی طرف جو فیاضی میں سب قبیلوں سے مقابلہ کرتا
ہے پس اگر میرا نسب انہیں دُور لے گیا ہے تو ان میں سے اللہ

لے اس جگہ پر اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

کے مقربین بنو قصى بھی ہیں۔

اور اس بار سے میں حادث بن ظالم کے بہت اشعار ہیں اور حضرت عمر بن الخطاب نے بنی عوف کو دعوت دی کہ وہ ان کو قریش میں ان کے نسب کی طرف واپس کر دیتے ہیں تو انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے مشورہ کیا تو آپ نے انہیں کہا تم اپنی قوم میں سردار ہو تم قریش میں اپنے خاندان کی طرف منسوب نہ ہو، اور عامر بن لوئی کے بیٹے، حسل بن عامر، معیص بن عامر اور عویص بن عامر تھے اور ان کی ماں قرن سے تھی اور عویص بن عامر کی اولاد نہیں ہے اور حسل اور معیص کی اولاد ہے۔

اور کعب بن لوی، اپنے باپ کے بیٹوں میں سب سے بڑی شان کا حامل تھا اور یہ پہلا شخص ہے جس نے جمعہ کے دن کو جمعہ کا نام دیا، عرب اس کو عربہ کا نام دیتے تھے اور اس نے ان کو اس میں جمع کیا اور وہ ان کے خطاب کرتا تھا اور کتا تھا، سنو، یکھو اور سمجھو اور جان لو کہ رات سنان اور خاموش ہے اور دن، دھوپ والا ہے اور زمین بچھونا ہے اور آسمان سہارا ہے اور پہاڑ، منجیس ہیں اور ستارے نشان ہیں اور پھیلوں کی طرح ہیں اور بیٹے شہرت ہیں، پس اپنے ارحام سے صلہ رحمی کرو، اور اپنے قرابتداروں کو بچاؤ اور اپنے اموال کو بڑھاؤ، کیا تم نے کسی مرنے والے کو دیکھا ہے کہ وہ لوٹ آیا ہو یا کسی مردے کو دیکھا ہے کہ اس نے تمہارے سامنے گھر کو کھولا ہو اور یقین تمہارے قول کے برعکس ہے اور اپنے حرم کو آراستہ کرو اور اس کی تعظیم کرو اور اس سے والبتہ رہو، عنقریب ایک عظیم خبر آئے گی اور اس کے نبی کریم کا ظہور ہوگا پھر وہ کتنا سے

رات اور دن سب ایک نئی چیز کے ساتھ لوٹتے ہیں اور

اس کے لیل و نہار ہم پر برابر ہیں اور جب وہ دونوں لوٹتے

ہیں تو واقعات کے ساتھ لوٹتے ہیں اور نعمتوں کے ساتھ

ان کے پردے ہم پر مائل ہوتے ہیں، گردنیں اور ان کے اہل کے تغلب کی خبریں ہیں جن کی گانٹھوں کی سختی کو کھولا نہیں جاتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی ہیں غفلت کی حالت میں آجائیں گے اور خبریں دیں گے جن کی خبر دینے والا بہت سچا ہے۔

پھر وہ کہتا، کاش میں آپ کی دعوت کے راز کا شاہد ہوتا، اور اگر میں کانوں، آنکھوں اور ہاتھ پاؤں والا ہوتا تو میں اس کے لیے بچھڑے کی طرح کھڑا ہو جاتا اور اس کی دعوت سے خوش ہو کر اونٹ کی طرح تیز چلتا اور جب کعب مر گیا تو قریش نے کعب کی موت سے تاریخ کا آغاز کیا۔

اور کعب کے متعدد بیٹے تھے، مَرَّة اور مصیص، ان دونوں کی ماں وحشہ بنت ثیبان بن محارب بن فہر بن مالک تھی، اور عدی بن کعب کی ماں حبیبہ بنت سجالہ بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس بن عیلان تھی اور عدی بن کعب حضرت عمر بن الخطاب کا قبیلہ ہے اور سہم اور عرج، مصیص بن کعب کے بیٹے تھے۔

اور مَرَّة بن کعب بلند ہمت سردار تھا اس نے معذبت سمریر ثعلبہ بن الحارث بن مالک بن کنانہ سے نکاح کیا اور سمریر پہلا شخص ہے جس نے ہمینوں کو مؤخر کیا اور معذ نے مَرَّة کے بیٹے کلاب کو جنم دیا پھر مَرَّة نے..... بلکہ بنت سعد بن باریق سے نکاح کیا اور اس نے اس کے بیٹے تیم اور لقیظہ کو جنم دیا۔ اور تیم بن مَرَّة حضرت ابو بکر صہ کا خاندان ہے اور اسی طرح مخزوم بن لقیظہ بن مَرَّة بھی ان کا خاندان ہے۔

اور کلاب بن مَرَّة کو بڑی شان حاصل ہوئی اور ماں کی جانب سے اس کے لیے اب وجد کا شرف اکٹھا ہو گیا ہے کیونکہ وہ حج کی اجازت دیتے

لے اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

تھے اور مہینوں کو حلال و حرام کرتے تھے اور النساء اور القلاس کھلاتے تھے اور کلاب بن مرة کے متعدد بیٹے تھے قُصَیٰ اور زہرہ، ان دونوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قریش بن کلاب کے خالص بیٹے اور ان دونوں کی ماں فاطمہ بنت سعد بن سہل الازدی تھی اور سعد بن سہل پہلا شخص ہے جس کے لیے تلواریں سونے اور چاندی سے آراستہ کی گئیں۔ اور اس کے لیے شاعر کہتا ہے

اس بات کو جان لو، میں لوگوں میں سعد بن سہل کی مانند ایک شخص کو بھی نہیں دیکھتا۔

اور جب کلاب مر گیا تو فاطمہ بنت سعد بن سہل نے ربیعہ بن حرام العذری سے نکاح کر لیا اور وہ اسے اپنی قوم کے علاقے میں لے گیا اور وہ قُصَیٰ کو بھی اپنے ساتھ اٹھا کر لے گئی اور اس کا نام زید تھا اور جب وہ اپنی قوم کے گھر سے دور ہوا تو اس نے اُسے قُصَیٰ کا نام دیا اور وہ ربیعہ کی گود میں تھا، بنی عذرہ کے ایک شخص نے اُسے کہا اپنی قوم کے پاس چلا جا تو ہم میں سے نہیں ہے اس نے پوچھا میں کن لوگوں میں سے ہوں۔ اس نے کہا اپنی ماں سے پوچھ اس نے پوچھا تو وہ کہنے لگی تو اس سے عرب اور بیٹوں اور نسب کے لحاظ سے زیادہ معزز ہے تو کلاب بن مرة ہے اور تیری قوم اللہ کی آل ہے اور اس کے حرم میں ہے۔ اور قریش نے مکہ کو نہیں چھوڑا مگر جب وہ بکثرت ہو گئے اور ان کے پانی کم ہو گئے تو وہ پانی کے راستوں میں متفرق ہو گئے اور قُصَیٰ نے غربت کو ناپسند کیا اور اپنی قوم کی طرف جانا پسند کیا، اس کی ماں نے اُسے کہا، عجلت نہ کر حتیٰ کہ ماہ حرام آجائے اور تو قضا کے حجاج کے ساتھ چلا جانا مجھے تیرے متعلق خدشہ ہے اور جب ماہ حرام آیا تو وہ ان کے ساتھ گیا حتیٰ کہ مکہ آ گیا اور قُصَیٰ مکہ میں اقامت پذیر ہو گیا حتیٰ کہ اُسے عزت و شرف حاصل ہو گیا اور اس کے بیٹے پیدا ہوئے۔

اور بیت اللہ کی حجابت، قضاۃ کے پاس تھی اور یہ بات یوں ہے کہ حجابت
ایاد کے پاس تھی اور جب انہوں نے مکہ سے کوچ کرنا چاہا تو انہوں نے
رکن کو اونٹ پر لاوا اور اونٹ نہ اٹھا تو انہوں نے اُسے دفن کر دیا اور
چلے گئے اور جب انہوں نے اُسے دفن کیا تو قضاۃ کی ایک عورت نے
انہیں دیکھ لیا اور جب ایاد دُور چلے گئے تو یہ بات مضر کو گراں گزری اور
قریش اور بقیہ مضر نے اسے بُری بات خیال کیا تو اس خزا عیبہ عورت نے
اپنی قوم سے کہا کہ قریش اور بقیہ مضر پر بشرط عادہ کرو کہ وہ بیت اللہ کی
حجابت تمہارے سپرد کر دیں تاکہ میں تمہیں رکن کے متعلق بتاؤں تو انہوں
نے ایسے ہی کیا اور جب انہوں نے رکن کو نمایاں کیا تو انہوں نے حجابت
ان کے سپرد کر دی پس قصی بن کلاب مکہ آیا اور حجابت خزاۃ کے پاس تھی
اور اجازت، صوفہ کے پاس تھی اور وہ الغوث بن مرنہ تھا جو تمیم کا
بھائی تھا اور حج اور عرفات سے لوگوں کو اجازت اس سے ملتی تھی پھر
اس کے بعد وہ عقبہ کے پاس آگئی اور بنو القیس بن کنانہ مہینوں کو مؤخر
کرتے اور حلال و حرام کرتے تھے اور جب قصی نے اس بات کو دیکھا
تو اس نے اپنی قوم کو بنی نہر بن مالک سے اپنے پاس اکٹھا کیا اور حج
حج کا موقع آیا تو وہ صوفہ اور اجازت کے درمیان حائل ہو گیا اور خزاۃ
اور بنو بکر اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور انہیں معلوم ہو گیا کہ قصی
عنقریب ان سے بھی وہی سلوک کرے گا جو اس نے صوفہ سے کیا ہے
اور وہ ان کے درمیان اور مکہ کے معاملے کے درمیان اور بیت اللہ کی
حجابت کے درمیان حائل ہو جائے گا اور وہ اس سے ہٹ گئے اور
اس کے خلاف ہو گئے اور جب اس نے یہ بات دیکھی تو اس نے ان
سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور اپنے ماں جائے بھائی دراج بن
ربیعہ علوی کی طرف پیغام بھیجا اور اس کا بھائی جس قدر قضاۃ کو لا سکتا

تھالے کر اس کے پاس آیا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دراج آیا تو قصی لوگوں سے جنگ کے لیے کھڑا ہو چکا تھا اور دراج بیت اللہ کو جانا چاہتا تھا۔ سو اس نے خود بھی اور اپنی قوم سے بھی اپنے بھائی کو مدد دی اور صلح میں شدید جنگ ہوئی حتیٰ کہ فریقین کے مقتولین بکثرت ہو گئے پھر انہوں نے ایک دوسرے کو صلح کی دعوت دی کہ ان کے اختلافی امور کے بارے میں ان کے درمیان عرب کا کوئی شخص فیصلہ کرے تو انہوں نے لجر بن عوف بن کعب بن لیث ابن بکر بن کنانہ کو پینچ بنا یا تو اس نے ان کے درمیان فیصلہ کیا کہ قصی، قضا عہ کی نسبت، بیت اللہ اور مکہ کے امور کا زیادہ حق دار ہے اور یہ کہ خزاعہ اور بنی بکر کے تمام خون جو قصی نے بہائے ہیں وہ ساقط ہیں اور وہ انہیں اپنے دونوں پاؤں کے نیچے کچلتا ہے اور خزاعہ اور بنو بکر نے جو خون بہائے ہیں ان کی دیت ہوگی اور انھوں نے بچپس اونٹ اور تیس بکریوں اور اونٹوں کے ریوڑ دیت دی اور یہ کہ وہ قصی کے درمیان سے اور بیت اللہ اور مکہ کے درمیان سے چلے جائیں اور اس کا نام بعر الشداخ رکھا گیا۔

اور مکہ میں حرم میں کوئی گھبر نہ تھا اور وہ وہاں پر دن کو ہوتے تھے اور شام کو چلے جاتے تھے پس جب قصی نے قریش کو جمع کیا اور وہ دیکھے بھالے عربوں میں سب سے زیادہ دانش مند تھا اس نے قریش کو حرم میں اتارا اور رات کو انہیں اکٹھا کیا اور صبح ان کو کعبہ کے ارد گرد لے گیا اور بنی کنانہ کے اشرف اس کے پاس آئے اور کہنے لگے یہ عربوں کے نزدیک بڑی بات ہے اور اگر ہم نے تجھے چھوڑ دیا تو عرب تجھے نہ چھوڑیں گے اس نے کہا خدا کی قسم میں اس سے نہیں نکلوں گا پس وہ ڈٹ گیا۔ اور حج کا موسم آگیا تو اس نے قریش سے کہا حج کا موسم آگیا ہے اور جو کچھ تم نے کہا ہے، عربوں نے اُسے سن لیا ہے اور وہ تمہاری تعظیم

کرتے ہیں اور میں عربوں کے نزدیک کھانے سے بڑا کریمانہ فعل کوئی نہیں سمجھتا، تم میں سے ہر انسان اپنے مال سے خراج نکالے تو انہوں نے ایسے ہی کیا اور اس سے بہت سی چیزیں جمع ہو گئیں اور جب حج کے پہلے دن آئے تو اس نے مکہ کے ہر راستے پر اونٹ ذبح کر دیے اور مکہ میں بھی اونٹ ذبح کیے اور ایک باڑا بنایا اور اس میں کھانا رکھا یعنی روٹیاں اور گوشت اور پانی اور دودھ پلایا اور صبح کو بیت اللہ کی طرف گیا اور اس کی چابی بنائی اور حاجب مقرر کیے اور خزاہ اور اس کے درمیان حائل ہو گیا اور بیت اللہ، قحی کے ہاتھوں میں آ گیا پھر اس نے مکہ میں اپنا گھر بنایا اور وہی دارالندوہ ہے۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ جب قحی نے حلیل بن حبشیہ خزاہی کی بیٹی حبشیہ سے نکاح کیا اور اس نے اس کے بیٹے جنے، تو حلیل نے اپنی موت کے وقت قحی کو بیت اللہ کی ولدیت کی وصیت کی اور کہا تیرے بیٹے میرے بیٹے ہیں اور تو بیت اللہ کا زیادہ حق دار ہے اور حبشیہ بنت حلیل بن حبشیہ نے قحی کے بیٹوں کلاب، عبد مناف، عبد اللہ، عبد العزیٰ اور عبد قحی کو جنم دیا اور دوسروں کا بیان ہے کہ حلیل بن حبشیہ نے چابی، ابو غبشان کو دی اور وہ سلیمان بن عمرو بن لوی بن ملک بن افضی بن حارثہ بن عمرو بن عامر ہے سو قحی نے اُسے اور بیت اللہ کی ولدیت کو اس سے شراب کے ایک مشکیزے اور اونٹ کے بچے کے عوض خرید لیا اور ضرب المثل بن گئی کہ اخص من صفقة ابی غبشان۔ یعنی ابو غبشان کے سودے سے زیادہ حقیر، اور خزاہ اچھل پڑے اور کہنے لگے کہ ابو غبشان نے جو کچھ کیا ہے ہم اس سے راضی نہیں اور ان کے درمیان جنگ برپا ہو گئی اور ایک شاعر نے کہا ہے

ابو غبشان، قحی سے زیادہ ظالم ہے اور خزاہ بنی نحر سے

زیادہ ظالم ہیں، قصی کو اس کی خریداری میں ملامت نہ کرو اور اپنے
شیخ کو اس کے فروخت کرنے پر ملامت کرو۔

پس قصی نے بیت اللہ اور مکہ کے معاملات اور حکومت سنبھالی اور
قریش کے قبائل کو جمع کیا اور انہیں مکہ کے کشادہ نالے میں جمع ہونے کا
حکم دیا اور ان میں سے بعض دروں اور پہاڑوں کی چوٹیوں میں تھے اور اس
نے ان کے درمیان فرودگا ہیں تقسیم کیں اور اُسے مجمع کا نام دیا گیا اور
ان کے بارے میں شاعر کہتا ہے

تمہارے باپ قصی کو جمع کہا جاتا تھا اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ
نے فہر کے قبائل کو جمع کیا۔

اور اس کی قوم نے اُسے اپنا بادشاہ بنا لیا اور قصی پہلا شخص ہے
جس نے کعب بن لوی کے بیٹوں میں سے حکومت حاصل کی اور جب اس
نے مکہ کے کشادہ نالے کو قریش کے درمیان چار حصوں میں تقسیم کر دیا تو
وہ اپنے گھروں کی تعمیر کے لیے حرم کے درخت کاٹنے سے اڑ گئے
تو قصی نے انہیں اپنے ہاتھ سے کاٹا پھر وہ اس بات پر قائم ہو گئے۔
اور قصی پہلا شخص ہے جس نے قریش کو عزت دی اور اس کے ذریعے
ان کا فخر، بزرگی، بلندی اور پاکیزگی ظاہر ہوئی اور اس نے انہیں جمع کیا اور
انہیں مکہ میں آباد کیا اور اس سے قبل وہ متفرق گھروں والے، کم عزت
اور مطیع خطوں والے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی الفت کو بیکار کر دیا
اور ان کے گھر کا اکرام کیا اور ان کے ٹھکانے کو عزت دی۔

اور فہر کے دونوں بیٹوں محارب اور حارث کے سوا تمام قریش کشادہ
نالے میں تھے اور بنی تیم بن غالب اور وہی اور ادرم ہے اور بنی عامر
لوی بلند جگہوں پر انز سے اور جب قصی نے سارے مکہ کے شرف کو جمع
کر لیا اور مکہ کو قریش کے درمیان تقسیم کر دیا اور امور اس کے لیے روبراہ

ہو گئے اور اس نے خراج کو جلا وطن کر دیا تو اس نے بیت اللہ کو گرا دیا پھر اس کی عمارت تعمیر کی جسے کسی نے نہیں بنایا تھا اور اس کی دیواروں کا طول نو ہاتھ تھا اس نے اسے اٹھارہ ہاتھ بنا دیا اور اسے کھجور کی شاخوں اور الدوم کی لکڑی کا چھت ڈالا اور دارالندوہ بنایا اور قریش کے آدمی صرف دارالندوہ میں ہی نکاح کرتے تھے اور معاملات کے متعلق مشورے کرتے تھے اور جنگ کے علم باندھتے تھے اور بچوں کے ختنے کرتے تھے اور قریش اس کی زندگی میں اور اس کی وفات کے بعد بھی اس کے حکم کو قابل اتباع دین کی طرح سمجھتے تھے اور وہ پہلا شخص تھا جس نے حضرت اسماعیل بن حضرت ابراہیم کے بعد مکہ میں کھدائی کی اور اس کی زندگی میں اور اس کی وفات کے بعد بھی رہٹ کھودے گئے، بیان کیا جاتا ہے کہ وہ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب کے گھر میں تھے۔

اور قصی پہلا شخص ہے جس نے سواری کے جانور کا نام گھوڑا رکھا اور اس کی سواری کے ایک جانور کو سیاہ عقاب کہا جاتا تھا اور قصی کے کئی بیٹے تھے، عبد مناف اسے قمر کہا جاتا تھا اور وہ سفید سردار تھا اور اس کا نام مغیرہ تھا، عبدالدار، عبدالعزی، عبدقصی، بیان کیا جاتا ہے کہ قصی نے کہا کہ میں نے دو بیٹوں کے نام اپنے والد کے نام پر رکھے اور ایک کا نام اپنے گھر کے نام پر رکھا اور ایک کا اپنے نام پر۔ اور قصی نے اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کی۔ سقایہ اور رثاست عبد مناف کو دی، اور الدار، عبد الدار کو، اور رقادة، عبد العزی کو، اور وادی کے دونوں کنارے، عبدقصی کو، اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا، جس نے کینے کی تعظیم کی اس نے ہمیشہ کینگی میں شمولیت کی، اور

لہ کھجور سے مشابہ ایک درخت کا نام ہے (مترجم)

جس نے بڑے کام کو اچھا سمجھا وہ بھی اس میں شریک ہے اور جس کی تمہاری شرافت اصلاح نہ کرے، اُسے اس کی ذلت میں لٹکا دو، علاج، بیماری کو جڑ سے کاٹ دیتا ہے۔

اور قسی مر گیا اور حجون میں دفن ہوا اور عبد مناف بن قسی سردار بن گیا اور اس کی شان و عزت بڑھ گئی اور جب وہ عمر رسیدہ ہو گیا تو اس نے اپنے بیٹے کو امیر بنایا اور خزاعہ اور بنو حارث بن عبد مناة بن کنانہ اس سے معاہدہ کے متعلق پوچھنے آئے تاکہ اس سے عزت حاصل کریں تو اس نے ان کے درمیان معاہدہ کرادیا جسے حلف الاہابیش کہا جاتا ہے اور بنی کنانہ کے جس مدبر نے عبد مناف سے معاہدہ کرنے کے متعلق پوچھا وہ عمرو بن ہل بن معیص بن عامر تھا اور وہ رکن کے پاس اہابیش سے معاہدہ کیا کرتا تھا، ایک شخص قریش سے، اور دوسرا اہابیش میں سے کھڑا ہوا اور دونوں اپنے ہاتھ رکن پر رکھ دیتے اور اللہ تعالیٰ کی اور اس گھر کی حرمت کی مقام کی رکن کی اور ماہ حرام کی زبردست قسم کھاتے کہ وہ سب مخلوق کے خلاف مدد دیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ زمین کا اور جو کچھ اس پر ہے اس کا وارث ہو جائے اور ہر اس شخص کے خلاف جو سب لوگوں میں سے ان سے فریب کرے۔ نعاقد و تعادد کرنے کی قسم کھاتے اور جب تک حری اور شبیر کھڑے ہیں اور جب تک سورج اپنے طلوع ہونے کے مقام سے قیامت کے روز تک طلوع ہوگا پس اسے حلف الاہابیش کا نام دیا گیا اور عبد مناف بن قسی کے ہاں ہاشم پیدا ہوا اور اس کا نام عمرو تھا اور اُسے عمرو العلی بھی کہا جاتا ہے اور اُسے ہاشم کا نام اس لیے دیا گیا کہ وہ قریش کے شدید قحط میں روٹی توڑتا تھا اور اس پر شور بہ اور گوشت ڈالتا تھا اور عبد شمس، المطلب، نوفل، ابو عمر، حنہ، تماضر، ام الاختم، ام سفیان، ہالہ اور قلابہ بھی پیدا ہوئیں اور نوفل اور ابو عمرو

کے سوا، ان سب کی ماں عاتکہ بنت مرة بن ہلال بن فالج بن ذکوان ابن ثعلبہ بن
ہبشہ بن سلیم تھی ان سب کو اس نے جنم دیا اور یہی حلف الاحابیش کو کھینچ
... بلکہ اور نوفل اور ابو عمرو کی ماں، واقعہ بنت ابی عدی تھی اور وہ عامر
بن عبد شمس ہے جو بنی عامر بن صعصعہ سے ہے۔

اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ہاشم اور عبد شمس توأم تھے، پس ہاشم نکلا
اور اس کی اہلیہ اس کی اہلیہ سے چھٹی ہوئی تھی پس اُسترے سے ان دونوں
کے درمیان قطع کیا گیا اور کہا گیا کہ ان دونوں کے بیٹوں کے درمیان ایسا
تقاطع ہوگا کہ جو کسی کے درمیان نہ ہوا ہوگا۔

اور ہاشم اپنے باپ کے بعد سردار بن گیا اور اس کا حکم بڑا ہو گیا اور
قریش نے باہم اس بات پر مصالحت کر لی کہ ہاشم بن عبد مناف، سقایہ
اور ریاست کو سنبھالے اور جبرجج کا موسم آیا تو وہ لوگوں میں خطیب بن
کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا، اے گروہ قریش! تم اللہ کے پڑوسی اور اس کے
بیت الحرام کے باسی ہو اور اس اجتماع میں تمہارے پاس اللہ کے زائرین
آتے ہیں جو اس کے گھر کی حرمت کی تعظیم کرتے ہیں اور وہ اللہ کے مہمان
ہیں اور اس کا مہمان عزت کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
نے تم کو اس کے لیے چن لیا ہے اور تمہیں اس سے عزت دی ہے، جس طرح
پڑوسی، پڑوسی کی حفاظت کرتا ہے تم اس سے بڑھ کر ان کی حفاظت
کرو اور اس کے مہمانوں اور زائرین کا اکرام کرو، وہ ہر شہر سے پرگندہ مو،
عبادہ آلود حالت میں، تیروں کی طرح لاغراؤنٹیوں پر آتے ہیں اور وہ دراندہ
بدبودار، جوڑن والے، محتاج، ہو چکے ہوتے ہیں پس ان کی مہمان نوازی
کرو اور انہیں بے نیاز کرو اور قریش باہم اس پر مدد کرتے تھے۔

۱۰ اہل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

اور ہاشم بہت مال نکالتا تھا اور چمڑے کے حوض بنانے کا حکم دیتا تھا اور انہیں زمزم کی جگہ پر رکھا جاتا پھر ان میں مکہ کے کنوؤں کا پانی ڈالا جاتا اور حجاج ان سے پانی پیتے اور وہ انہیں مکہ، منیٰ، عرفات اور جمع میں کھانا کھلاتا اور وہ ان کے لیے روٹی، گوشت، گھی اور ستو بھگونتا اور ان کے لیے پانی اٹھا کر لاتا حتیٰ کہ لوگ اپنے اپنے شہروں کی طرف چلے جاتے پس اُسے ہاشم کا نام دیا گیا۔

اور وہ پہلا شخص ہے جس نے دو سفروں کا طریق جاری کیا، سردی کا سفر شام کی طرف اور گرمی کا سفر حبشہ کی طرف نجاشی کے پاس، اور یہ بات یوں ہے کہ قریش کی تجارت مکہ سے متجاوز نہ تھی اور وہ تنگی میں تھے حتیٰ کہ ہاشم سوار ہو کر شام گیا اور قیصر کے ہاں آتا اور وہ ہر روز ایک بکری ذبح کرتا تھا اور پیالہ اپنے آگے رکھتا تھا اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کو دعوت دیتا تھا۔

اور وہ بہت حسین و جمیل تھا، قیصر کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو اس نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور جب اس نے اسے دیکھا اور اس کی گفتگو سنی تو وہ انگشت بندھاں ہوا اور وہ اس کی طرف پیغام بھیجنے لگا، ہاشم نے کہا اے بادشاہ میری ایک قوم ہے اور وہ عرب کے تاجر ہیں تو ان کے لیے ایک تھر بر لکھ دے جو انہیں اور ان کی تجارت کو امان دے حتیٰ کہ وہ حجاز کے پسندیدہ چمڑے اور کپڑے لائیں تو قیصر نے ایسے ہی کہا اور ہاشم واپس آ گیا اور جب کبھی وہ عرب کے کسی قبیلے کے پاس سے گذرتا تو وہ ان کے اشراف سے عہد لیتا کہ وہ ان کے ہاں اور ان کے علاقے میں امن میں ہوں گے پس انھوں نے مکہ اور شام سے عہد لیے۔

اسود بن شعراکلبی کا بیان ہے کہ میں قبیلے کے ایک سردار کے

ہاں مزدور تھا اور میں سرکش اور مطیع سواریوں پر سوار ہو جانا تھا اور جس جگہ بھی مجھے مالی منافع کی اُمید ہوتی تھی شام سے اس کا گھٹیا سامان اور اثاثے لے کر اس کی طرف چلا جاتا، میں عربوں کی جماعت سے ملنا چاہتا تھا، پس میں واپس آ گیا اور اچانک حج کا اجتماع آ گیا اور میں تاریکی میں اس کی طرف مجبور ہو گیا اور میں نے سواریوں کو روک لیا حتیٰ کہ رات چھٹ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ طائف کے چمڑے کے بلند خیمے لگے ہوئے ہیں اور اونٹ ذبح کیے جا رہے ہیں اور دوسروں کو ہانک کر لایا جا رہا ہے اور کھانے کے لقمے اور پیپر کے ٹکڑے سواریوں پر ہیں..... لے

ارے جلدی کرو، میں نے جو کچھ دیکھا اس نے مجھے حیرت میں ڈال دیا میں آگے بڑھا میں ان کے سردار سے ملنا چاہتا تھا اور ایک شخص نے میرے ارادے کو معلوم کر کے کہا وہ تیرے آگے ہے، میں قریب ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ایک بلند تخت پر ہے اس کے نیچے گدیلا ہے اس نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا ہے اور اس نے اس کے بالوں سے خوبصورت لمبے بال نکالے ہوئے ہیں گو یا شعری ستارہ کی جبین سے طلوع ہوا ہے اور اس کے ہاتھ میں ٹیک لگانے والی چھڑی ہے اور اس کے ارد گرد کھوڑیاں جھکائے ہوئے بڑے بڑے مشائخ ہیں، ان میں سے کوئی بات نہیں کرتا اور ان سے ورے نصف (پنڈلیوں) تک کپڑے اٹھائے ہوئے ہیں، اچانک ایک بلند آواز شخص ایک بلند جگہ سے آواز دینے لگا، اے اللہ کی جماعت، ناشتہ لاؤ، اور دو آدمی راستے پر کھانے والوں کو پکارنے لگے اے اللہ کی جماعت جس نے صبح کا کھانا کھا لیا ہے وہ شام کے کھانے کی طرف واپس چلا

لے یہاں عبارت میں کوئی غلطی ہے۔

جائے اور علمائے یہود میں سے ایک عالم نے میری طرف نسبت کی تھی کہ یہ شخص اپنے پالان ڈالنے کے زمانے سے اُمی نبی ہے۔ میں نے کہا اسے نبی اللہ اس کے پاس جو کچھ ہے میں اُسے جانتا ہوں اس نے کہا خاموش رہ، میں نے ایک شخص سے جو میرے پہلو میں تھا پوچھا، یہ کون ہے؟ اس نے کہا ابو نضلة ہاشم بن عبد شامف، میں یہ کہتے ہوئے باہر نکل آیا خدا کی قسم یہ بزرگی ہے نہ کہ آلِ حفصہ کی بزرگی، اور مطرود بن کعب خزاعی ایک شخص کے پاس سے گذرا جو بنی ہاشم کے پڑوس میں تھا اور اس کی بیٹیاں اور بیوی شدید قحط میں تھیں پس وہ اور اس کے بیٹے اور اس کی بیوی اپنا سامان اٹھا کر باہر نکلے اُسے کوئی شخص پناہ نہ دیتا تھا، مطرود خزاعی نے کہا۔

اے وہ شخص جو اپنا سامان منتقل کر رہا ہے تو آلِ عبد مناف کے پاس کیوں نہیں اترا، تیری ماں تجھے گم کر دے اگر تو ان کے گھر میں اترتا تو وہ تیری بھوک اور کمائی کی ذمہ داری لیتے، عمر و العلی نے اپنی قوم کے لیے خرید توڑا اور مکہ کے آدمی کمزور اور قحط زدہ تھے، انھوں نے گرمی اور سردی کے سفروں کو اس کی طرف منسوب کیا ہے اور اطراف سے عہد لینے والے ہیں اور عہد سے سفر کرنے والے ہیں۔

اور ہاشم عظیم تجارتی ساز و سامان کے ساتھ شام جانے کے ارادے سے نکلا اور عرب کے اشراف کے پاس سے گزرنے لگا اور ان کے تجارتی سامان

لے اس شعر میں اقواد پایا جاتا ہے۔
نوٹ: اقواد شعر کے قافیے کو مختلف کرنے کا نام اقواد ہے یعنی کسی کو پیش دینا اور کسی کو زیر دینا (مترجم)

بھی اٹھانے لگا اور انہیں ان کے اخراجات لازم نہ کرتا حتیٰ کہ وہ غزہ گیا اور وہیں فوت ہو گیا اور جب ہاشم بن عبد مناف فوت ہوا تو قریش گھبرا گئے اور خوف زدہ ہو گئے کہ عرب ان پر غالب آجائیں گے سو عبد شمس حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس گیا اور اس نے اپنے اور اس کے درمیان عہد کی تجدید کی پھر واپس آ گیا اور ابھی ٹھہرا بھی نہ تھا کہ مکہ میں فوت ہو گیا اور حجون میں دفن ہوا اور نوفل عراق کی طرف گیا اور اس نے کسریٰ سے عہد لیا پھر آیا اور سلمان مقام پر فوت ہو گیا اور مکہ کی امارت المطلب بن عبد مناف نے سنبھال لی۔

اور ہاشم کے کئی بیٹے تھے عبد المطلب اور الشفاء ان دونوں کی ماں سلمی بنت عمرو ابن زید بن خدش بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھی اور النجار کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج تھا اور نضلة بن ہاشم کی ماں امیمہ بنت عدی بن عبد اللہ تھی اور اسد جو فاطمہ بنت اسد کے باپ تھے جو حضرت علی بن ابی طالب کی ماں تھی، کی ماں قبیلہ بنت عامر ابن مالک بن المطلب تھی اور ابو صیفی، اس کی نسل ختم ہو گئی ہے صرف رقیقہ بنت ابی صیفی کی نسل ہے اور صیفی، صغریٰ ہیں مر گیا اور ان دونوں کی ماں معنہ بنت عمرو بن ثعلبہ بن الخزرج ہے اور ضعیفہ اور خالدہ ان دونوں کی ماں واقعہ بنت ابی عدی ہے اور حنہ بنت ہاشم کی ماں ام عدی بنت حبیب بن الحارث ثقفیہ ہے۔

اور جب ہاشم نے شام جانے کا ارادہ کیا تو وہ اپنی بیوی سلمی بنت عمرو کو مدینہ لے گیا تاکہ وہ اپنے باپ اور اپنے اہل کے پاس رہے، اور ہاشم کے ساتھ اس کا بیٹا عبد المطلب بھی تھا اور جب ہاشم فوت ہو گیا تو سلمی مدینہ میں ٹھہر گئی۔

اور المطلب بن عبد مناف نے اپنے بھائی ہاشم کی وفات کے بعد

کہ کی امارت سنبھال لی اور جب عبدالمطلب بڑا ہوا تو المطلب اس کی جگہ پہنچ گیا اور اس سے اپنا حال بیان کیا اور تمامہ کا ایک شخص مدینہ سے گزرا تو کیا دیکھتا ہے کہ نوجوان باہم تیراندازی میں مقابلہ کر رہے ہیں اور ان میں سے ایک نوجوان جب صحیح نشانہ لگانا ہے تو کہتا ہے میں ابن ہاشم ہوں ماہیں سید الطحار کا بیٹا ہوں۔ اس شخص نے اس سے پوچھا اے نوجوان تو کون ہے؟ اس نے کہا میں شبیب بن ہاشم بن عبدمناف ہوں تو وہ شخص واپس چلا گیا حتیٰ کہ مکہ آیا اور اس نے المطلب بن عبدمناف کو حجر میں بیٹھے دیکھا، اس نے کہا اے ابوالمحارت تجھے معلوم ہی ہے کہ میں یشرب سے آیا ہوں میں نے نوجوانوں کو باہم تیراندازی کا مقابلہ کرتے پایا اور اس نے عبدالمطلب کی جو حالت دیکھی اس سے بیان کی اس نے کہا میں نے اس سے خوبصورت جوان کبھی نہیں دیکھا المطلب نے پوچھا تو نے اُسے چھوڑ دیا ہے خدا کی قسم میں اپنے اہل کے پاس نہیں جاؤں گا حتیٰ کہ اُسے لے آؤں، پس المطلب چل کر عشاء کے وقت مدینہ آیا پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر بنی عدی بن النجار کے پاس آیا اور جب اس نے اپنے بیٹے کو دیکھا تو کہنے لگا یہ ابن ہاشم ہے؛ لوگوں نے کہا ہاں اور لوگوں نے المطلب کو پہچان لیا اور کہنے لگے یہ تیرا بھتیجا ہے اگر تو چاہے تو اسی وقت اسے پکڑ لے اس کی ماں کو معلوم نہ ہو گا اور اگر اُسے علم ہو گیا تو ہم تیرے اور اس کے درمیان حائل ہو جائیں گے سو اس نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر اُسے آواز دی اے میرے بیٹے میں تیرا چچا ہوں اور میں نے تجھے تیری قوم کے پاس لے جانے کا ارادہ کیا ہے جا سوار ہو جا اور عبدالمطلب نے تکذیب نہ کی اور اونٹنی کے پھلے حصے پر بیٹھ گیا اور المطلب کجاوے پر بیٹھ گیا پھر اس نے اونٹنی کو اٹھایا تو وہ چل پڑی اور جب اس کی ماں کو علم ہوا تو وہ ہائے افسوس کہنے لگی اُسے بتایا گیا کہ اس کا چچا اُسے لے گیا ہے اور المطلب کہہ سر داخل ہوا تو وہ اس کے پیچھے تھا اور لوگ اپنے

بازاروں اور نشست گاہوں میں تھے اور وہ کھڑے ہو کر اُسے سلام اور مرحبا کہنے لگے اور پوچھنے لگے یہ تیرے ساتھ کون ہے؟ وہ کہتا ہے یہ میرا غلام ہے میں نے اسے یثرب سے خریدا ہے پھر وہ چل کر الحزورۃ آگیا اور اس نے اس کے لیے ایک حُلّہ خریدا پھر اُسے اپنی بیوی خدیجہ بنت سعید بن سهم کے پاس لے گیا اور جب شام ہوئی تو اس نے اُسے حُلّہ پہنایا پھر وہ بنی عبدمناف کی مجلس میں بیٹھا اور اس کا واقعہ انہیں سنایا اور اس کے بعد وہ اس حُلّہ میں باہر نکلنے لگا اور مکہ کی گلیوں میں گھومنے پھرنے لگا اور وہ بہت خوب صورت تھا اور قریش کہنے لگے یہ عبدالمطلب ہے پس عبدالمطلب کا نام اس سے لازم ہو گیا اور تشبیہ کا نام چھوڑ دیا گیا۔ اور جب عبدالمطلب کے یمن کی طرف سفر کرنے کا وقت آیا تو اس نے عبدالمطلب سے کہا:-

اے میرے بھتیجے تو اپنے باپ کی جگہ کا زیادہ حق دار ہے پس تو مکہ کی امارت کو سنبھال، تو وہ عبدالمطلب کی جگہ کھڑا ہو گیا اور عبدالمطلب اپنے اس سفر میں رومان مقام پر فوت ہو گیا اور عبدالمطلب نے مکہ کی امارت سنبھال لی اور سردار بن گیا اور اس نے کھانا کھلایا اور دودھ اور شہد پلایا حتیٰ کہ اس کا نام بلند ہو گیا اور اس کی خوبی نمایاں ہو گئی اور قریش نے اس کے شرف کا اعتراف کیا اور وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہا۔

محمد بن الحسن کا بیان ہے کہ جب عبدالمطلب کی بزرگی مکمل ہو گئی اور قریش نے اس کی فضیلت کا اعتراف کر لیا تو اس نے الحج میں سوئے ہوئے خواب دیکھا کہ اس کے پاس ایک آنے والا آیا ہے اور اس نے اُسے کہا اے ابوالبطحاء اٹھ اور شیخ اعظم کے گڑھے زمزم کو کھود، وہ بیدار ہوا تو اس نے کہا اے اللہ خواب میں دوبارہ میرے لیے وضاحت کر، تو اس نے اُسے کہتے دیکھا، اٹھ اور بترۃ کو کھود، اس نے پوچھا بترۃ

کیا ہے؟ اس نے کہا، بخل کی چیز ہے جس کا عالمین سے بخل کیا گیا ہے اور
 میں نے تجھے وہ عطا کر دی ہے پھر اس نے ایک کمنے والے کو اُسے
 کہتے دیکھا اسے ابو الحارث اُمّ طہ زمزم کو کھود نہ وہ ختم ہو اور تیری نذمت
 کی جائے اور توج اعظم کو سیراب کرے، پھر اس نے بیسری بار دیکھا،
 اُمّ طہ اور کھود، اس نے پوچھا میں کیا کھودوں؟ اس نے کہا، گوبر اور
 خون کے درمیان، سفید پاؤں والے کو سے کی تلاش کی جگہ پر اور سستی بخل
 کے نزدیک کھدائی کر، اور جب تو پانی کو دیکھے تو کہنا "سیراب کرنے والے
 پانی کی طرف آ، میں نے اُسے دشمنوں کی مرضی کے خلاف تجھے عطا کیا
 ہے۔" پس جب عبدالمطلب کو یقین ہو گیا کہ وہ سچا ہے تو وہ بیت اللہ
 کے پاس بیٹھ کر اپنے بارے میں سوچنے لگا اور اس نے الحزرة میں ایک
 گائے ذبح کی تو وہ بھاگ پڑی اور دوڑتی ہوئی آئی حتیٰ کہ اس نے زمزم
 کی جگہ پر اپنے آپ کو گرا دیا اور وہاں اس کی کھال اتاری گئی اور اس کا
 گوشت تقسیم کیا گیا اور گوبر اور خون باقی رہ گیا، عبدالمطلب نے کہا اللہ اکبر
 پھر وہ دیکھنے کو دوڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بستی ہے اور چوٹیاں زمین
 میں جمع ہیں وہ جا کر کدال لایا اور اس کا بیٹا حارث اکیلا ہی تھا پس
 قریش اس کے پاس لکھے ہوئے اور کمنے لگے یہ کیا ہے؟ اس نے کہا میرے
 رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس چیز کو کھودوں جو حج اعظم کو سیراب
 کر دے، انہوں نے اُسے کہا تیرے رب کا حکم ناواقفیت سے ہے تو
 ہماری مسجد میں کیوں نہیں کھدائی کرتا؟ اس نے کہا میرے رب نے مجھے
 یہی حکم دیا ہے اور ابھی اس نے غفور ہی ہی کھدائی کی تھی کہ تہ نمودار ہو گئی
 اور اس نے تکبیر کہی، اور قریش اکٹھے ہو گئے اور جب انہوں نے تہ کو
 دیکھا تو انہیں سمجھ آگئی کہ اس نے سچ کہا ہے اور ان دنوں حارث کے سوا
 اس کا کوئی بیٹا نہ تھا اور جب اس نے اس کے اکیلے پن کو دیکھا تو کمنے

لگا اے اللہ میرے ذمے تیری نذر ہے کہ اگر تو نے مجھے دس لڑکے دے
تو میں ان میں سے ایک کو تیرے لیے ذبح کر دوں گا اور اس نے کھدائی
کی تو اس نے تلواریں، ہتھیار اور سونے کا بالیوں والا کٹا ہوا ہرن اور
سونا اور چاندی پایا اور جب قریش نے اُسے دیکھا تو کہنے لگے اے
ابو الحارث..... بلہ زبیر کے اُوپر سے اور اس کے نیچے سے تو ہمیں یہ
مال دے دے جو اللہ نے تجھے دیا ہے، یہ ہمارے باپ حضرت
اسماعیل کا کنواں ہے ہمیں اپنے ساتھ شریک کر لے، اس نے کہا مجھے
مال کے متعلق حکم نہیں دیا گیا مجھے صرف پانی کے متعلق حکم دیا گیا ہے
تم مجھے مہلت دو اور وہ مسلسل کھدائی کرتا رہا حتیٰ کہ پانی نمودار ہو گیا اور
بکثرت ہو گیا پھر اس نے کہا اس کی اچھائی کی قسم یہ ختم نہ ہو گا اور اس نے
اس پر حوض بنا دیا اور اُسے پانی سے بھر دیا اور آواز دی، سیراب کرنے
والے پانی کی طرف آ، میں نے اُسے دشمنوں کی مرضی کے خلاف تجھے
عطا کیا ہے اور قریش اس حوض کو خراب اور شکستہ کر دیتے تھے،
سو اس نے خواب میں دیکھا کہ اُٹھ کر کہہ اے اللہ میں اُسے نہانے والے
کے لیے جائز قرار نہیں دیتا لیکن یہ پینے والے کے لیے جائز ہے تو
عبدالمطلب نے اُٹھ کر یہ بات کہی پس جو کوئی اس حوض کو خراب کرتا
اسی وقت اُسے بیماری لاحق ہو جاتی پس انہوں نے اُسے چھوڑ دیا۔
اور جب پانی اس کے لیے ٹھیک ٹھاک ہو گیا تو اس نے چھ
پیالے منگوائے، دو سیاہ پیالوں کو اللہ کے لیے مقرر کیا، اور دو
سفید پیالوں کو کعبہ کے لیے مقرر کیا اور دو سرخ پیالوں کو قریش کے
لیے مقرر کیا پھر اس نے انہیں اپنے ہاتھ میں لیا اور کعبہ کی طرف منہ

لے اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

کیا پھر واپس آیا اور وہ کہہ رہا تھا:-

اے اللہ! تو اکیلا اور بے نیاز ہے جب تو چاہے تو صبح الہام کرتا ہے اور تو نے مال میں اضافہ کیا ہے اور بیٹوں کی کثرت بخشی ہے میں معد کے علی الرغم تیرا غلام ہوں۔

پھر اس نے ضرب لگائی تو دو سیاہ پیالے اللہ کے لیے نکلے تو اس نے کہا تمہارے رب نے کہا ہے کہ وہ میرا مال ہے پھر وہ لوٹا اور کہہ رہا تھا

اے اللہ تو ہی قابل تعریف بادشاہ ہے اور تو ہی میرا رب ہے جو شروع کرنے والا اور لوٹانے والا ہے، نیا اور پرانا مال تیری جناب سے ہے جب تو چاہے اپنی مرضی کا الہام کرتا ہے۔

تو دو سفید پیالے کعبہ کے لیے نکلے، اس نے کہا مجھے میرے رب نے بتایا ہے کہ سب نال اسی کے لیے ہے اور اس نے اس کے کعبہ کو آراستہ کیا اور کعبہ کے دروازے کے تختے لگائے اور آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے کعبہ کو آراستہ کیا۔

اور جب قریش نے اُسے دیکھا جو آپ کو عطا کیا گیا تو انہوں نے آپ سے حسد کیا اور کہنے لگے، بلاشبہ ہم آپ کے ساتھ شریک ہیں کیونکہ وہ ہمارے باپ حضرت اسماعیل کا کنواں ہے، آپ نے کہا یہ ایسی بات ہے جس سے صرف میں ہی مخصوص ہوں تو وہ فیصلے کے لیے آپ کو نبی سعد کی ایک کاہنہ کے پاس لے گئے تو اس نے ان کے خلاف آپ کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ عبد المطلب کا پانی اور لوگوں کا پانی راتے میں ختم ہو گئے اور وہ ہلاکت سے ڈر گئے، عبد المطلب نے کہا، ہم میں سے

ہر شخص اپنے لیے گڑھا کھودے پھر اس میں بیٹھ جائے حتیٰ کہ اُسے موت آ جائے تو انہوں نے ایسے ہی کیا پھر آپ نے کہا بلاشبہ ہمارا اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو گڑھوں میں ڈال دینا ایک عجز کی بات ہے، کاش ہم سوار ہوتے اور پانی تلاش کرتے پس جب آپ اپنی اونٹنی پر درست ہو کر بیٹھ گئے تو اس کے سینے کے نیچے سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا، آپ نے فرمایا پانی کو واپس کرو، تو وہ کہنے لگے اللہ نے ہمارے خلاف آپ کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے، ہمیں آپ سے دشمنی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور وہ واپس چلے گئے۔

اور جب قریش نے دیکھا کہ عبدالمطلب نے فخر کو اکٹھا کر لیا ہے تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ وہ عزت حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے معاہدہ کریں اور سب سے پہلے یہ مطالبہ عبدالدار نے عبدالمطلب کے حال کو دیکھ کر کہا اور بنو عبدالدار، بنی سہم کے پاس گئے اور کہنے لگے ہمیں بنی عبدمناف سے بچاؤ اور جب بنی عبدمناف نے یہ بات دیکھی تو انہوں نے بنی عبدمناف کو چھوڑ کر اجتماع کیا اور زبیری کا بیان ہے کہ عبد شمس کے بیٹے حلف المطیبین میں شامل نہ تھے اور نہ ہی عبدمناف کے بیٹے شامل تھے، ان میں صرف ہاشم اور بنوالمطلب، اور بنو نوفل شامل تھے اور دوسروں کا بیان ہے کہ بنو عبد شمس ان کے ساتھ تھے اور ام حکیم البیضاء بنت عبدالمطلب نے ان کے لیے پیالے میں خوشبو نکالی پھر اس نے اُسے الحجر میں رکھا اور بنو عبدمناف، اسد، زہرہ، بنو سہم اور بنو الحارث بن فہر نے خوشبو لگائی اور انہوں نے اسے حلف المطیبین کا نام دیا اور جب بنو سہم نے یہ بات سنی تو انہوں نے ایک گائے ذبح کی اور کہنے لگے جو اس کے خون میں اپنا ہاتھ داخل کرے اور اسے چاٹے وہ ہم میں سے ہے تو بنو سہم بنو عبدالدار، بنو جحج، بنو عدی اور بنو مخزوم نے اپنے ہاتھ داخل کیے اور

انہیں اللعقۃ کا نام دیا گیا اور مطیبین کا معاہدہ یہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کی مدد نہ چھوڑیں اور نہ ہی ایک دوسرے کو بے یار و مددگار کریں اور اللعقۃ نے کہا۔ ہم نے ہر قبیلہ کے لیے ایک قبیلہ تیار کیا ہے۔ اور جب عبدالمطلب نے زمزم کو کھودا تو طائف گئے اور وہاں بھی ایک کنواں کھودا جسے ذوالہرم کہا جاتا ہے آپ کبھی کبھی آیا کرتے تھے اور اس پانی پر قیام کرتے تھے ایک دفعہ آپ آئے تو آپ نے قیس عیلان کے دو قبیلوں بنو کلاب اور بنو الرباب کو وہاں پایا، عبدالمطلب نے کہا، پانی، میرا پانی ہے اور میں اس کا زیادہ حق دار ہوں، قیس قبیلہ والوں نے کہا، پانی ہمارا پانی ہے اور ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں آپ نے کہا، میں تم کو اس شخص کے پاس جسے تم پسند کرتے ہو اپنے اور تمہارے درمیان فیصلہ کروانے کے لیے لے جاؤں گا تو وہ آپ کو سطح الغسانی کے پاس لے گئے اور وہ عربوں کا کاہن تھا وہ اس کے پاس فیصلوں کے لیے آتے تھے، پس لوگوں نے باہم یہ معاہدہ کیا کہ اگر سطح عبدالمطلب کے حق میں پانی کا فیصلہ کرے تو کلاب اور بنو الرباب، عبدالمطلب کو ایک سو اونٹ دیں گے اور بیس اونٹ سطح کو دیں گے اور اگر سطح پانی کا فیصلہ دونوں قبیلوں کے حق میں کرے تو عبدالمطلب ایک سو اونٹ ان لوگوں کو دیں گے اور بیس اونٹ سطح کو دیں گے پس وہ چل پڑے اور عبدالمطلب بھی قریش کے دس آدمیوں کے ساتھ چل پڑے۔ جن میں حرب بن امیہ بھی شامل تھا اور عبدالمطلب جس منزل پر اترتے اونٹوں کو ذبح کرتے اور لوگوں کو کھانا کھلاتے، قیس کے لوگوں نے کہا بلاشبہ یہ شخص

بڑی شان کا حامل ہے اور اچھے کام کرتا ہے اور ہمیں خدشہ ہے کہ ہمارا فیصلہ کرنے والا اس کا لالچ کرے گا اور اس کے حق میں پانی کا فیصلہ کر دے گا دیکھنا ہم سطح کے قول کو پسند نہیں کریں گے حتیٰ کہ ہم اس کے لیے ایک چیز چھپائیں گے اگر اس نے ہمیں بتایا کہ وہ کیا ہے تو ہم اس کے فیصلے کو پسند کریں گے وگرنہ ہم اسے پسند نہیں کریں گے۔

اور ابھی عبدالمطلب راتے ہی میں تھے کہ آپ کا اور آپ کے اصحاب کا پانی ختم ہو گیا تو آپ نے قیس کے آدمیوں سے ان کا زائد پانی مانگا انہوں نے انہیں پانی دینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے تم وہ لوگ ہو جنہوں نے ہمارے پانی کے بارے میں ہم سے جھگڑا اور تنازعہ کیا ہے قسم بخدا ہم تمہیں پانی نہیں دیں گے، عبدالمطلب نے کہا، کیا میری زندگی میں قریش کے پاس آدمی ہلاک ہو جائیں گے، میں ان کے لیے ضرور پانی تلاش کروں گا۔

حتیٰ کہ میری رگ گردن کٹ جائے اور میں معذور ہو جاؤں، پس آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور جنگل کی راہ لی اور ابھی آپ جنگل ہی میں تھے کہ آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی اور لوگوں نے اسے دیکھ لیا اور کہنے لگے عبدالمطلب ہلاک ہو گیا ہے۔ قریشیوں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم اُسے اللہ کے ہاں ہلاکت کی نسبت، بزرگی حاصل ہے اور وہ صرف صلہ رحمی کے لیے گیا ہے پس وہ اس کے پاس پہنچے اور اس کی اونٹنی اپنے پاؤں سے میٹھا اور سیراب کرنے والا پانی اُلٹ پلٹ رہی تھی جو سطح زمین پر بہ رہا تھا اور جب قیس کے لوگوں نے یہ بات دیکھی تو انہوں نے اپنے مشکیزے انڈیل دیے اور ان کی طرف پانی لینے کو آئے، قریشیوں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم کیا تم وہ لوگ نہیں ہو جنہوں نے اپنا زائد پانی ہم سے روک لیا تھا۔ عبدالمطلب نے کہا

ان لوگوں کو چھوڑ دو بلاشبہ پانی نہیں روکا جائے گا، تیس کے لوگوں نے کہا یہ شخص شریف اور سردار ہے اور ہمیں خدشہ ہو گیا تھا کہ ہمارے خلاف اس کے حق میں فیصلہ ہوگا اور جب وہ سطح کے پاس پہنچے تو کہنے لگے ہم نے تیرے لیے ایک چیز چھپائی ہے اور ان میں سے ایک انسان نے اپنے ہاتھ میں ایک کھجور لی اور کہنے لگا، ہمیں بتاؤ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا تم نے میرے لیے وہ چیز چھپائی ہے جو لمبی ہوئی، بلند ہوئی پھر پک گئی اور تباہ نہ ہوئی اپنے ہاتھ سے کھجور پھینک دے انہوں نے کہا اللہ اس کا ستیاناس کرے، اس کے لیے وہ چیز چھپاؤ جو اس سے زیادہ پوشیدہ ہونے والی ہو تو ایک شخص نے ٹڈی پکڑ لی اور وہ اسے کہنے لگے ہم نے تیرے لیے ایک چیز چھپائی ہے ہمیں بتاؤ وہ کیا ہے اس نے کہا تم نے مجھ سے وہ چیز چھپائی ہے جس کی ٹانگ آری کی طرح ہے اور آنکھ دینار کی طرح ہے انہوں نے کہا وہ اڑتی ہے پھیل جاتی ہے، پھر پکڑی جاتی ہے اور گر پڑتی ہے اور شکار کا ترک کرنا زیادہ فائدہ بخش ہے وہ کہنے لگے اللہ اس کا ستیاناس کرے اسے کیا ہو گیا ہے اس کے لیے وہ چیز چھپاؤ جو اس سے زیادہ پوشیدہ ہو، تو انہوں نے ٹڈی کا سر پکڑ لیا اور اسے مشکیزے کے منکے میں رکھ دیا، پھر اسے اپنے گتے کی گردن میں لٹکا دیا اس گتے کو سوار کہا جاتا تھا پھر انہوں نے اسے مارا حتیٰ کہ وہ چلا گیا پھر اسی راستے واپس آ گیا، انہوں نے کہا ہم نے تیرے لیے ایک چیز چھپائی ہے ہمیں بتاؤ وہ کیا ہے؟ اس نے کہا تم نے میرے لیے ٹڈی کے سر کو مشکیزے کے منکے میں، سوار کی گردن اور رسی کے درمیان چھپایا ہے، انہوں نے کہا ہمارے درمیان فیصلہ کرو، اس نے کہا میں نے فیصلہ کر دیا ہے تم نے اور عبدالمطلب نے طائف کے ایک پانی کے بارے میں جسے ذوالہرم کہا جاتا ہے جھگڑا

کیا ہے ، پس پانی ، عبدالمطلب کا پانی ہے اور تمہارا اس میں کوئی حق نہیں ۔
عبدالمطلب کو ایک سو اونٹ دو اور سطح کو بیس اونٹ دو ۔ تو آنکھوں نے
ایسے ہی کیا ۔

اور عبدالمطلب اونٹوں کو ذبح کرتے اور کھانا کھلاتے ہوئے چلے
حتیٰ کہ مکہ میں داخل ہو گئے اور آپ کے منادی نے اعلان کیا اے اہل مکہ
عبدالمطلب تم سے رشتے کے نام پر سوال کرتے ہیں کہ تم میں سے ہر
شخص جسے اس کا دل بتائے کہ وہ مجھے اس تاوان سے بے نیاز کر سکتا
ہے ، کھڑا ہو جائے اور جو کچھ اس کا دل اُسے بتائے وہ لے لے ، تو
وہ کھڑے ہوئے اور ان میں سے ہر شخص نے جیسا کہ اُس کے دل نے اُسے
بتایا تھا ایک ، دو اور تین اونٹ لے لیے اور اس کے بعد اونٹ بچ بھی
گئے ، عبدالمطلب نے اپنے بیٹے ابوطالب سے کہا اے میرے بیٹے !
تو نے لوگوں کو کھانا کھلایا ہے یہ اونٹ لے جا اور انہیں ابوقبیس پر
ذبح کر دے حتیٰ کہ پرندے اور درندے انہیں کھائیں تو ابوطالب
نے ایسے ہی کیا اور پرندوں اور درندوں نے انہیں کھایا ابوطالب نے
کہا

جب دینے والوں کے ہاتھ کا پینے لگتے ہیں تو ہم کھانا کھلاتے
ہیں حتیٰ کہ پرندے بھی ہمارا زاد کھانا کھاتے ہیں ۔
ابواسحق اور دیگر اہل علم کا بیان ہے کہ عبدالمطلب نے عورتوں سے نکاح
کیے اور آپ کے ہاں بیٹے ہوئے اور جب وہ مکمل دس کس ہو گئے تو آپ نے
کہا اے اللہ میں نے تیرے حضور ان میں سے ایک کی قربانی کی نذر مانگی تھی
اور میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کرنا ہوں تو جسے چاہتا ہے لے لے ۔
آپ نے قرعہ ڈالا تو قرعہ عبد اللہ بن عبدالمطلب کے نام نکلا اور وہ
آپ کے بہت محبوب بیٹے تھے اور آپ کے دس بیٹے یہ ہیں ۔ الحارث

اسی سے آپ کینت کرتے تھے، تم، ان دونوں کی ماں صفیہ بنت جندب ہے جو عامر بن صعصہ کی اولاد میں سے ہے، زبیر، ابوطالب، عبداللہ، المقوم اور یہی عبدالکعبہ ہے اور ان چاروں کی ماں فاطمہ بنت عمرو بن عابد بن عمران بن مخزوم ہے اور حمزہ، آپ کی ماں ہالہ بنت امیہ ابن عبدمناف بن زہرہ ہے اور عباس اور ضرار، اور ان دونوں کی ماں قتیلہ بنت خباب بن کلیب بن النمر بن قاسط ہے اور ابولہب اور یہی عبدالعزیٰ ہے اور اس کی ماں لُبئی بنت ہاجر بن عبد مناف بن صناطر الخزاعی ہے اور الغیداق اور یہی حجل ہے اور اس کی ماں ممتعہ بنت عمرو بن مالک بن نوفل الخزاعی ہے اور آپ کی چھ بیٹیاں تھیں، ام حکیم البیعنا، عاتکہ، ابرہہ، اروی، اور امیمہ اور ان سب کی ماں فاطمہ بنت عمرو ابن عابد بن عمران بن مخزوم ہے اور صفیہ آپ کی ماں ہالہ بنت امیہ ہے پس عبدالمطلب، عبداللہ کو ذبح کرنے کے لیے لے گئے اور آپ نے چھری لی، اور آپ کا بیٹا الحارث آپ کے پیچھے چلا اور جب قریش نے یہ بات سنی تو وہ آپ سے جا ملے اور کہنے لگے اے ابو الحارث اگر تو نے یہ کام کیا تو یہ کام تیری قوم میں ایک سنت بن جائے گا اور ہمیشہ ایک شخص اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے یہاں لائے گا، آپ نے کہا میں نے اپنے رب سے وعدہ کیا ہے اور میں نے اس سے جو وعدہ کیا ہے اُسے پورا کرنے والا ہوں اور ایک شخص نے آپ سے کہا اس کا فدیہ دے دو تو آپ یہ شعر پڑھتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

میں نے اپنے رب سے وعدہ کیا ہے اور میں اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہوں اگر میں نے اس کے وعدے کو ترک کیا تو میں اپنے رب سے ڈرتا ہوں، اور اللہ کی حمد کی مانند کسی چیز کی حمد نہیں کی جاتی۔

پھر آپ نے ایک سو اونٹ حاضر کیے اور ان پر اور عبد اللہؓ پر تیر گھمائے تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا اور لوگوں نے تکبیر کہی اور کہنے لگے آپ کا رب راضی ہو گیا ہے تو عبد المطلب نے کہا اے اے جو طیب، مبارک، معظم اور محترم شہر کا رب ہے تو نے زمزم کے بارے میں مجھے ہلاکت میں ڈالا ہے۔

پھر آپ نے کہا میں دوبارہ تیر گھمانے والا ہوں پس آپ نے انہیں دوبارہ گھمایا تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا تو آپ نے کہا اے اے اللہ تو نے میرا سوال پورا کر دیا ہے اور میرے عیال کی قلت کے بعد تو نے کثرت کر دی ہے آج میرے سارے مال کو اس کا فدیہ بنا دے۔

پھر آپ نے تیسری دفعہ تیر گھمائے تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا سو آپ نے انہیں ذبح کر دیا اور آپ کے منادی نے اعلان کیا، ان کا گوشت لے جاؤ اور آپ انہیں چھوڑ کر واپس آگئے اور لوگ انہیں لینے کے لیے دوڑ پڑے اسی لیے سترۃ بن خلف الفہمی کہتا ہے

ٹوٹ کی طرح ابن ہاشم کی حلال دیات بطحار میں تقسیم کی گئیں
جہاں اونٹوں کے ربوڑ باندھے جاتے ہیں اور عبد المطلب کی سنت کے مطابق اونٹوں کی دیت قائم ہوگی۔

اور جب حبشہ کا بادشاہ ابرہہ صاحب الفیل مکہ آیا تاکہ کعبہ کو گرائے تو قریش پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھاگ گئے اور عبد المطلب نے کہا اگر ہم اکٹھے ہو جائیں تو ہم اس فوج کو بیت اللہ سے ہٹا دیں؟ قریش نے کہا اس کے متعلق ہمارے لیے کوئی چارہ انہیں سو عبد المطلب نے حرم میں قیام کیا اور کہنے لگے میں حرم الہی سے نہیں ہٹوں گا اور اللہ کے سوا کسی کی پناہ نہیں لوں گا ابرہہ کے ساتھیوں نے عبد المطلب کے اونٹ

پکڑ لیے اور عبدالمطلب ابرہہ کے پاس گئے اور جب آپ نے اس سے اندر
 آنے کی اجازت طلب کی تو اسے بتایا گیا کہ تیرے پاس عربوں کا سردار
 اور قریش کا عظیم آدمی اور لوگوں کا سردار آیا ہے اور جب آپ اس کے
 پاس آئے تو ابرہہ نے آپ کو بڑا سمجھا اور آپ کے جمال و کمال اور آپ
 کی شرافت دیکھ کر اس کے دل میں آپ کی عظمت بیٹھ گئی اس نے اپنے
 ترجمان سے کہا انہیں کہو آپ جو چاہیں سو پوچھیں۔ آپ نے کہا میرے
 اونٹ تیرے ساتھیوں نے پکڑ لیے ہیں، اس نے کہا میں نے آپ کو دیکھ
 کر بڑا عظیم شخص خیال کیا ہے اور آپ مجھے دیکھ رہے ہیں کہ ہم تمہارے
 شرف و عزت کو برباد کرنے والے ہیں آپ مجھ سے واپسی کے متعلق
 کیوں نہیں پوچھتے اور اپنے اونٹوں کے بارے میں مجھ سے بات کرتے
 ہیں؟ عبدالمطلب نے کہا، میں ان اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھڑ کا
 بھی جس کے گرانے کا تو نے ارادہ کیا ہے ایک مالک ہے وہ تجھے
 اس سے روکے گا پس اس نے اونٹ واپس کر دیے اور عبدالمطلب کی
 گفتگو سے اس کے اندر خوف پیدا ہو گیا اور جب آپ واپس آئے
 تو آپ نے اپنے بیٹوں اور اپنے ساتھیوں کو جمع کیا پھر کعبہ کے
 دروازے کے پاس آئے اور اس سے چمٹ گئے اور کہنے لگے
 اے اللہ اگر تو معاف کرے تو وہ تیرے عیال ہیں... بلکہ وگرنہ
 جو تیرا خیال ہے وہ ہوگا۔

پھر آپ یہ شعر پڑھتے ہوئے واپس آئے
 اے اللہ! آدمی اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے تو اپنے حلال
 کی حفاظت کر اور ان کی صلیب اور اترنے کی جگہیں تیرے اترنے

۱۔ اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے اور شعر کا وزن خراب ہے۔

کی جگہ پر غالب نہ ہوں اور اگر تو نے ایسا کیا تو یہ واقعہ ہو گا جس سے تیرے کارنامے مکمل ہوں گے۔

اور آپ نے اپنی جگہ پر قیام کیا اور جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو خیر لانے کو بھیجا اور وہ قریب ہوا تو قریش کی ایک جماعت اس کے پاس آئی تاکہ اگر ان کے لیے ممکن ہو تو وہ اس کے ساتھ ہو کر جنگ کریں، پس عبد اللہ سرخ رنگ کے گھوڑے کو دوڑاتے آئے اور آپ کا گھٹنا ننگا ہو گیا، عبد المطلب نے کہا عبد اللہ تمہارے پاس بشیر و نذیر بن کر آیا ہے خدا کی قسم آج سے پہلے میں نے کبھی اس کا گھٹنا نہیں دیکھا، سو اس نے انہیں اس سلوک کی خبر دی جو اللہ نے اصحاب الفیل سے کیا اور جب اصحاب الفیل سے جو کچھ ہونا تھا ہو چکا تو عبد المطلب نے کہا

اے پکارنے والے تو نے مجھے اپنی ندامت دی ہے پھر ان کو پکار جو ہرے ہیں کیا اللہ کا ہاتھ سخت ہے یا اس کی اس قوم کے ساتھ وہ سنت ہے جو دوسری اقوام میں نہیں ہیں، کہتا ہوں پھوٹی آنکھ والے کے سوار تباہ ہو گئے ہیں پھوٹی آنکھ والے نے حرم کے خلاف جرأت کی ہے بلاشبہ بیت اللہ کا محافظ ہے جو اس سے گناہ کا ارادہ کرے گا اس کی بیخ کنی ہو جائے گی، گذشتہ زمانے میں تبع اور حمیر اور قدیم قبائل نے اس کا قصد کیا تو وہ اس سے مڑ گیا اور اس کی گردن کی رگوں میں تنگی تھی اس نے اسے سختی سے پکڑ لیا اور سرکشی سے جرم اس میں طسم، جدیس اور جمجم کے بعد ہلاک ہو گئے اور جو اس سے جنگ کرنے کی تدبیر کرے گا اس سے بھی یہی معاملہ ہو گا یہ اللہ کا ضروری حکم ہے ہم اللہ کو جانتے ہیں اور ہماری

سنتِ صلہِ رحمی اور ایقانے عہد ہے اور ہم میں اللہ کی حجت ہمیشہ
 قائم رہی ہے اللہ اس کے ذریعے ہم سے عذاب کو دور کرتا ہے
 ہم اس کے شہر میں اللہ کے اہل ہیں اور وہ ہمیشہ سے حضرت
 ابراہیم کے عہد پر ہیں۔

عربوں کے ادیان

اہل میل کے پڑوس میں رہنے اور شہروں کی طرف منتقل ہونے اور چراگاہوں کی تلاش میں جانے کی وجہ سے عربوں کے ادیان مختلف تھے اور قریش اور معد بن عدنان کے عام آدمی، حضرت ابراہیم کے دین کے کچھ حصے پر قائم تھے، بیت اللہ کا حج کرتے تھے اور مناسک کو قائم کرتے تھے، مہمان کی مہمان نوازی کرتے تھے اور حرمت والے مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور فواحش اور تقاطع و نظام کو برا سمجھتے تھے اور جبر الہم کی سزا دیتے تھے اور جب تک وہ بیت اللہ کے منتولی رہے انہی باتوں پر قائم رہے۔

معد کے بیٹوں میں سے آخر میں جس نے بیت اللہ کی امارت سنبھالی وہ ثعلبہ بن ایاد بن نزار ابن معد تھا اور جب ایاد چلے گئے تو خزاعہ نے بیت اللہ کی حجابت سنبھالی اور انہوں نے مناسک میں تبدیلی کر دی حتیٰ کہ وہ غروب آفتاب سے قبل عرفات سے اور طلوع آفتاب کے بعد جمع سے لوٹ آتے تھے۔

اور عمرو بن لُحی ارض شام کی طرف گیا اور لُحی کا نام ربیعہ بن حارثہ بن عمرو بن عامر تھا، اور وہاں عمالفہ کے کچھ لوگ اصنام کی پرستش کرتے تھے اس نے انہیں کہا یہ بت کیا ہیں جن کی میں تمہیں پوجا کرتے دیکھ رہا

ہوں ؟ انہوں نے کہا یہ اصنام ہیں ہم ان کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مدد مانگتے ہیں تو ہماری مدد ہو جاتی ہے اور ہم ان سے بارش مانگتے ہیں تو ہم سیراب ہو جاتے ہیں اس نے کہا کیا تم مجھے ان سے ایک صنم نہ دو گے میں اسے سرزمین عرب میں اس گھر کے پاس لے جاؤں گا جس کی طرف عرب آتے ہیں ؟ سو انہوں نے اسے ایک صنم دے دیا جسے پہل کہا جاتا تھا وہ اسے لایا اور اسے کعبہ کے پاس رکھ دیا اور یہ پہلا صنم تھا جو مکہ میں رکھا گیا پھر انہوں نے اساف اور نائلہ رکھے ان دونوں میں سے ہر ایک کو بیت اللہ کے ارکان میں سے ایک رکن کے پاس رکھا گیا اور طواف کرنے والا جب طواف کرتا تو اساف سے شروع کرتا اور اسے بوسہ دیتا اور اسی پر طواف ختم کرتا اور انہوں نے صفا پر بھی ایک صنم نصب کیا جسے مجاور الریح کہا جاتا تھا اور مردہ پر بھی ایک صنم نصب کیا جسے معطم الطیر کہا جاتا تھا اور عرب جب بیت اللہ کا حج کرتے تو اصنام کو دیکھتے وہ قریش اور خزاعہ سے پوچھتے تو وہ کہتے ہم ان کی اس لیے عبادت کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے نزدیک کر دیں پس جب عربوں نے یہ بات دیکھی تو انہوں نے بھی اصنام بنائے اور ہر قبیلے نے اپنا صنم بنایا وہ تقرب الہی کے لیے اس کے لیے نماز پڑھتے جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں اور کلب بن دبرہ اور قضاعہ کے قبائل کا صنم دؤ، دومتہ الحنڈل میں جرش مقام پر نصب تھا اور حمیرا اور ہمدان کا صنم نسر، صنعاہ میں نصب تھا اور کنانہ کا صنم، سواع تھا اور غطفان کا عزیٰ تھا اور ہند، بجیلہ اور خثعم کا ذوالخلصۃ تھا اور طیٰ کا الفلس، الحبس میں نصب تھا اور ربیعہ لورایاد کا ذوالکعبات، سرزمین عراق میں سنداد میں نصب تھا اور ثقیف کا لاطائف میں نصب تھا اور اوس اور خزرج کا مناة، فدک میں ساحل ہند کے نزدیک نصب تھا اور دوس کے صنم کو ذوالکفین کہا جاتا تھا — اور بنی بکر بن کنانہ

کے صنم کو سعد کہا جاتا تھا اور عذرة کے لوگوں کے صنم کو شمس کہا جاتا تھا اور ازد کے صنم کو رُمام کہا جاتا تھا اور عرب جب بیت اللہ کا حج کا ارادہ کرتے تو ہر قبیلہ اپنے اپنے صنم کے پاس کھڑا ہوتا اور اس کے پاس نماز پڑھتا پھر تلبیہ پڑھتے پڑھتے مکہ آ جاتا اور ان کے تلبیات بھی مختلف تھے۔ قریش کا تلبیہ - **لبيك اللهم** **لبيك لا شريك لك تملكه وما ملك**، تھا۔

اور کنانہ کا تلبیہ — **لبيك اللهم لبيك**، اليوم التعريف

يوم الدعاء والوقوف ، تھا

اور بنی اسد کا تلبیہ — **لبيك اللهم لبيك** يا رب اقبلت

بنو اسد اهل التواني والوفاء والمجد اليك ، تھا

اور بنی تمیم کا تلبیہ — **لبيك اللهم لبيك**، لبيك لبيك عن

تميم قد تراها قد اخلقت شابهها واوثاب من وراؤها، واخلصت لربها دعاءها۔

اور قیس عیلان کا تلبیہ — **لبيك اللهم لبيك** لبيك انت الرحمان

انتك قيس عيلان راجلها والركبان ، تھا

اور ثقیف کا تلبیہ — **لبيك اللهم**، ان ثقفياً قد اتوك و

اخلقوا المال وقد رجوك ، تھا

اور نذیل کا تلبیہ — **لبيك** عن هذيل قد ادجو بيل في ابل وحيل تھا

اور ربیعہ کا تلبیہ — **لبيك** ربنا لبيك لبيك ، ان قصدنا اليك

اور بعض کہتے **لبيك** عن ربیعہ ، سامعة لربها ومطبعة ،

اور حمیر اور سہدان کے لیے — **لبيك** عن حمير و سهدان ، و

الخليفين من حاشد والرهان ، تھا

اور ازد کا تلبیہ — **لبيك** رب الأرباب ، تعلم فصل الخطاب،

ملك كل شاب ، تھا

اور نذیح کا تلبیہ — **لبيك** رب الشعري و رب اللات والعزى ، تھا

اور کندہ اور حضرت موت کا تلبیہ — لبیک لا شریک لک اتملکھ او
تھلکھ ، انت حکیم فاترکھ ، تھا

اور عنان کا تلبیہ — لبیک رب غسان راجلہا والفرسان ، تھا
اور بجیلہ کا تلبیہ — لبیک عن بجیلۃ فی بارق ومخیلۃ ، تھا

اور قضاغہ کا تلبیہ — لبیک عن قضاغۃ لربہا وقاغۃ اسعالہ
وطاغۃ - تھا۔

اور جزام کا تلبیہ — لبیک عن جزام ذی النہی والاحلام تھا۔
اور عک اور اشعریوں کا تلبیہ — نبح للرحمان بیتا عجبا امسترا
مصنیا محجبا، تھا۔

اور عرب اپنے ادیان میں دو صنفوں کے تھے ، الجس اور الحلتہ ، الجس
سارے قریش تھے اور الحلتہ ، خزاعہ تھے کیونکہ وہ مکہ میں اپنے نزول کے
باعث اور قریش کے پرطوسی ہونے کے باعث الحلتہ تھے اور وہ اپنے
آپ پر اپنے دین کے بارے میں تشدد کرتے تھے اور جب وہ درویش
ہتے تو گھی کو صاف نہ کرتے اور نہ دودھ کا ذخیرہ کرتے اور نہ مرنعہ اور اس کی
رضاعت کے درمیان حائل ہوتے حتیٰ کہ وہ اسے ناپسند کرتے اور نہ
بال کٹاتے اور نہ ناخن کٹاتے اور نہ تیل لگاتے اور نہ عورتوں اور خوشبو کو
چھونے اور نہ گوشت کھاتے اور نہ اپنے حج میں ارن ، صوف اور بال
پہنتے اور نیا لباس پہنتے اور جوتیوں سمیت بیت اللہ کا طواف کرتے اور
مسجد کی زمین کو اس کی تعظیم کی خاطر نہ روندتے اور نہ گھروں میں ان کے
دروازوں سے داخل ہوتے اور نہ عرفات کو جلتے اور مزدلفہ میں رہتے
اور اس سے جدا نہ ہوتے اور اپنی درویشی کی حالت میں چمڑے کے
خیموں میں رہتے۔ اور تمیم ، ضبہ ، مزینہ ، الرباب ، ثور اور قیس عیلان
الحلتہ تھے ، سوائے عدوان ، ثقیف ، عامر بن صعصعہ اور ربیعہ ابن نزار

کے، اور قصاعہ، حفر موت، عک اور ازد کے کچھ قبائل، درویشی میں بھی شکار کو حرام قرار نہ دیتے اور سب کپڑے پہنتے اور گھی کو صاف کرتے اور گھر اور جوہلی میں اس کے دروازے سے داخل نہ ہوتے اور جب تک مجرم رہتے ان میں ٹھکانہ نہ لیتے اور تیل اور خوشبو لگاتے اور گوشت کھاتے اور جب فراغت کے بعد مکہ میں آتے تو اپنا لباس اتار دیتے اور اگر وہ کراٹے کے طور پر یا عاریۃً الخمس کے کپڑے پہننے کی سکت رکھتے تو ایسا کر لیتے وگرنہ بیت اللہ کا برہنہ ہو کر طواف کرتے اور اپنے حج میں خرید فروخت نہ کرتے یہ دو قانون تھے جن کے عرب پابند تھے۔

پھر عرب کے کچھ لوگ یہود کے دین میں داخل ہو گئے اور دوسرے لوگ نصرانیت میں شامل ہو گئے اور کچھ ان میں سے زندقہ (بے دین) ہو گئے اور ثنویت کے قائل ہو گئے اور ان میں سے جو یہودی بنے وہ سب یمنی تھے، تبع، یہود کے دو عالموں کو یمن لے گیا تھا پس اس نے بتوں کا ابطال کیا اور یمن میں جو لوگ تھے وہ یہودی بن گئے اور اس اور خزرج کے کچھ لوگ بھی یمن سے نکلنے کے بعد اور خیبر کے یہودی اور قریظہ اور نضیر کے پڑوس میں رہنے کی وجہ سے یہودی بن گئے اور بنی الحارث بن کعب کے کچھ لوگ، اور عسنان کے کچھ لوگ اور جذام کے کچھ لوگ بھی یہودی بن گئے۔

اور جو لوگ قبائل عرب سے یہودی بنے وہ قریش کے کچھ لوگ تھے جو بنی اسد بن عبد العزیٰ سے تعلق رکھتے تھے ان میں عثمان بن الحویرث بن اسد بن عبد العزیٰ اور ورقہ بن نوفل بن اسد شامل تھے، اور بنو تمیم سے بنی امرؤ القیس بن زید مناة تھے اور ربیعہ سے بنی تغلب تھے اور یمن سے طی، اندج، بھراو، یلیح، تنوخ، عسنان اور لحم تھے اور جحر بن عمرو الکندی زندقہ بن گیا۔

عربوں کے حکام

عربوں کے کچھ حکام تھے جن کی طرف وہ اپنے معاملات میں رجوع کرتے تھے اور وہ ان کے جھگڑوں، مواریث پانیوں اور خون میں ان کے فیصلے کرتے تھے کیونکہ کوئی دین نہ تھا جس کے قوانین کی طرف رجوع کیا جاتا اور وہ صاحب شرف، صادق، امین، رئیس، عمر رسیدہ، بزرگ اور تجربہ کار کو پہنچ بناتے تھے۔

اور پہلا شخص جس کے پاس فیصلہ لے جایا گیا اور اس نے فیصلہ کیا وہ افعی بن افعی جرہمی تھا، اور یہی وہ شخص ہے جس نے بنی نزار کے درمیان ان کی میراث کے بارے میں فیصلہ کیا، پھر سلیمان بن نوقل، پھر معاویہ بن عروہ، پھر سخز بن لعمر بن نفاثہ بن عدی بن الدئل، پھر الشراخ، اور وہ یعمر بن عوف بن کعب بن عامر بن لہث بن بکر بن عبد مناة بن کنانہ ہے۔ اور سوید بن ربیعہ بن حذار بن مرثد بن الحارث بن سعد اور مخاشن بن معاویہ بن شریف ابن جرودہ بن اسید بن عمرو بن تمیم اور یہ لکڑی کے تخت پر بیٹھتا تھا تو اسے ذوالاعواد کا نام دیا گیا اور اکثم بن صیفی بن رباح بن الحارث بن مخاشن، اور عامر ابن القطرب بن عمرو بن عنیا ذبن بشکر بن عدوان بن عمرو بن قیس، اور ہرم ابن قطبہ بن سیار الفزازی اور غیلان بن سلمہ بن معتب ثقفی اور سنان ابن ابی عارثہ مڑی اور الحارث بن عباد بن ضبیعہ بن قیس بن قطیبہ

اور عامر الفتحیان بن الفتحاک بن النمر بن قاسط ، اور الجعد بن صبرة ثیبانی ، اور
 وکیع ابن سلمہ بن زہیر ابادی ، اور یہ الحزورۃ میں محل کا مالک تھا اور قس بن
 ساعدہ ابادی اور حنظلہ بن نهد قفناعی اور عمرو بن حنمۃ الدوسی ۔
 اور قریش کے حکام میں سے عبدالمطلب ، حرب بن امیہ ، زبیر
 بن عبدالمطلب ، عبدالمطلب بن جدعان اور ولید بن مغیرہ مخزومی تھے ۔

ازلام العرب

اور عرب اپنے تمام امور میں ازلام سے قسمت معلوم کرتے تھے اور وہ تیر تھے اور وہ اپنے شعر، مقام، نکاح اور حالات کی واقفیت کے لیے تیروں کی طرف رجوع کرتے تھے اور تیرا سات تھے، ایک پر، اللہ عزوجل لکھا تھا، دوسرے پر لکم، تیسرے پر علیکم، چوتھے پر نعم، پانچویں پر منکم چھٹے پر غیر کم، اور ساتویں پر الوعد لکھا تھا، اور جب وہ کسی امر کا ارادہ کرتے تو تیروں کی طرف رجوع کرتے اور انہیں گھماتے، پھر جو کچھ تیروں سے نکلتا، اس پر عمل کرتے اور اس سے تجاوز نہ کرتے اور تیروں پر ان کے اُمناء مقرر تھے وہ ان کے سوا کسی پر اعتماد نہ کرتے تھے۔

جب سردی کا موسم ہوتا اور عربوں کو قحط سے تکلیف پہنچتی اور اونٹوں کے دودھ کم ہو جاتے تو وہ المیسر کو استعمال کرتے اور وہ تیر تھے اور وہ ان پر باہم قمار بازی کرتے اور تیروں کو گھماتے اور جوئے کے تیر دس تھے، ان میں سے سات کے حصے تھے اور تین کے حصے نہیں تھے پس وہ سات جن کے حصے تھے ان کے پہلے کو الفذ کہا جاتا تھا اس کا ایک حصہ تھا، اور التوام، اس کے دو حصے تھے، اور الرقیب اس کے تین حصے تھے اور المجلس اس کے چار حصے تھے اور المناس، اس کے پانچ حصے تھے اور المبل، اس کے چھ حصے تھے اور المعلیٰ،

اس کے سات حصے تھے اور جن تین کے حصے نہیں تھے ان پر کوئی تام نہ تھا، انہیں المینج، البیض اور الوغد کہا جاتا تھا۔

اور اونٹوں کی جس حد تک وہ پہنچتے خرید لیا جاتا اور نقد قیمت ادا کی جاتی پھر قصاب کو بلایا جاتا اور وہ ان کو دس حصوں میں تقسیم کرتا اور جب ان کے حصے برابر تقسیم ہوجاتے تو قصاب اپنا حصہ لے لیتا اور وہ سر اور پاؤں ہوتے، اور دسیوں تیروں کو لایا جاتا اور قبیلے کے جوان اکٹھے ہوجاتے اور ہر گروہ اپنے حال اور آسائش اور برداشت کے مطابق لے لیتا پس پہلا، الفذ کو لیتا اور یہ وہ ہے جس میں دس حصوں میں سے ایک ہوتا اور جب اس کا ایک حصہ نکلتا تو وہ اونٹوں میں ایک حصہ لے لیتا اور اگر اس کے لیے نہ نکلتا تو اونٹوں کے ایک حصے کی قیمت کا اُسے ناوان ڈال دیا جاتا اور دوسرا التوام کو لیتا اور اونٹوں میں اس کے دو حصے ہوتے پس اگر حصہ نکلتا تو وہ اونٹوں میں سے دو حصے لے لیتا اور اگر نہ نکلتا تو اُسے اونٹوں کی قیمت کے دو حصوں کا ناوان ڈال دیا جاتا۔

اور یہی حال دوسرے تیروں کا ہوتا جیسا کہ ہم نے ان کے نام بتائے ہیں، پس جو نکلتا تو اس کا مالک جو کچھ اس میں ہوتا لے لیتا اور جو نہ نکلتا اُسے ان حصوں کا ناوان ڈال دیا جاتا جو اس میں ہوتے اور جب ان میں سے ہر شخص اپنے تیر کو پہچان لیتا تو وہ تیروں کو ایک رذیل شخص کو دے دیتے جو ان کی طرف نہ دیکھتا اور وہ اس بات میں مشہور ہوتا کہ اس نے کبھی قیمتاً گوشت نہیں کھایا اور اُسے احرصتہ کا نام دیا جاتا پھر مجول لایا جاتا اور وہ بہت سفید کپڑا ہے، اور اُسے اس کے ہاتھ پر رکھ دیا جاتا اور وہ چمڑے کے ایک ٹکڑے کی طرف جاتا اور اُسے اپنی منتھلی پر باندھ لیتا تا کہ وہ تیروں کے مس کو محسوس نہ کرے اُسے اس کے مالک کی خواہش ہوتی تھی پس وہ اُسے نکالتا اور ایک شخص آتا اور وہ رذیل کے

پچھے بیٹھ جانا، جسے الرقیب کہتے پھر رذیل تیروں کو پھینک دیتا اور جب ان میں سے کوئی تیر اٹھتا تو رذیل اُسے کھینچ لیتا اور وہ اس کی طرف نہ دیکھتا حتیٰ کہ اُسے الرقیب کو دے دیتا وہ دیکھتا کہ وہ کس کا ہے اور وہ اُسے اُس کے مالک کو دے دیتا اور وہ اپنے حصے کے مطابق اونٹوں کے حصے لے لیتا اور اگر تین بے نام تیروں میں سے کوئی چیز نکلتی تو اُسے اسی وقت واپس کیا جاتا اور اگر پہلا تیر الفذ نکلتا تو اس کا مالک اپنا حصہ لے لیتا اور وہ باقی تیروں کو دوسرے نو حصوں پر گھماتے پس اگر التوام نکلتا تو اس کا مالک دو حصے لے لیتا اور وہ باقی تیروں کو دوسرے آٹھ حصوں پر گھماتے پس اگر المعلیٰ نکلتا تو اس کا مالک اپنا حصہ لے لیتا اور وہ باقی بچنے والے سات حصے ہوئے اور وہ بقدر کفایت نکلتے اور جس کا حصہ ناکام ہو جاتا اس پر اونٹوں کی قیمت کا تاوان ڈال دیا جاتا اور وہ چار تھے، الرقیب، الخلس، النانس اور المسبل کے مالک، اور ان تیروں کے اٹھارہ حصے تھے اور قیمت کے اٹھارہ حصے کیے جاتے اور اور ہر ایک اتنا تاوان لیتا جتنا تیر کی کامیابی میں اس کے حصے کا گوشت ہوتا اور اگر المعلیٰ سب تیروں سے پہلے نکلتا تو اس کا مالک اونٹوں کے سات حصے لیتا اور تاوان ناکام رہنے والے تیروں کے مالکوں پر ہوتا اور وہ دوسرے اونٹوں کو ذبح کرنے کے محتاج ہوتے کیونکہ ان کے تیروں میں المسبل بھی ہے جس کے چھ حصے ہیں اور گوشت کے صرف تین حصے ہی باقی رہ گئے۔

جس کا تیر پہلے اونٹوں میں ناکام ہو جائے اُسے ان میں سے کچھ نہیں کھانا چاہیے اس پر اس کا عیب لگایا جائے گا اور اگر وہ دوسرے اونٹ ذبح کریں اور ان پر تیر گھمائیں اور المسبل نکلے تو اس کا مالک دوسرے اونٹوں کے چھ حصے لے گا پہلے اونٹوں میں سے باقی بچنے والے تین

حصے اور دوسرے اونٹوں کے تین حصے اور پہلے اونٹوں میں اُسے تاوان لازم آئے گا اور دوسروں میں کچھ لازم نہ آئے گا کیونکہ اس کا تیر کا میاب ہو چکا ہے اور دوسرے اونٹوں کے ساتھ حصے باقی بچ گئے ان پر باقی رہنے والے تیر گھمائیں گے پس اگر النافس نکل آئے تو اس کا مالک پانچ حصے لے گا اور دوسرے اونٹوں کی قیمت میں سے اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا اس لیے کہ اس کا تیر کا میاب ہو گیا ہے اور پہلے اونٹوں کا تاوان اس پر لازم آئے گا اور گوشت کے دو حصے باقی بچ جائیں گے۔

اور تیروں میں سے المجلس باقی رہ گیا اس کے چار حصے ہیں پس انہیں ضرورت ہوئی کہ وہ چار کو پورا کرنے کے لیے دوسرے اونٹوں کو ذبح کریں اور جس کا تیر دوسرے اونٹوں میں ناکام ہو گیا اُسے ان سے نہیں کھانا چاہیے کیونکہ اُسے اس کا عیب لگایا جائے گا اور اگر وہ تیسرے اونٹوں کو ذبح کریں اور المجلس کا میاب ہو جائے تو اس کا مالک چار حصے لے گا، دو حصے دوسرے اونٹوں سے اور دو حصے تیسرے اونٹوں سے اور تیسرے اونٹوں میں سے اُسے کچھ تاوان نہ ڈالا جائے گا کیونکہ اس کا تیر کا میاب ہو گیا ہے اور تیسرے اونٹوں کے آٹھ حصے باقی رہ جائیں گے اور لقیہ تیروں کو ان پر گھمایا جائے گا حتیٰ کہ ان کے تیر اونٹوں کے حصوں کے مطابق نکل آئیں پس یہ ہے ان کی قیمت کے تاوان کا حساب جیسے کہ میں نے بیان کیا ہے۔

اور لبا اوقات گوشت کے حصے تیروں کے حصوں کے مطابق ہوتے تھے اور وہ کسی چیز کے ذبح کرنے کے محتاج نہ ہوتے تھے، اونٹ صرف اس صورت میں ذبح کیے جاتے تھے جب گوشت کے حصے تیروں کے حصوں سے کم ہوتے تھے پس اگر کا میاب تیر والے کا حصہ دوبارہ لوٹتا تو ان اونٹوں کی قیمت سے جن سے اس کا تیر ناکام ہو جاتا اس حساب سے

ناوان کم ہو جاتا ہے اور اگر گوشت کے حصوں میں سے کوئی چیز زائد ہو جاتی
 اور سب تیز نکل چکے ہوتے تو یہ حصے قبیلے کے محتاجوں کے لیے ہوتے
 یہ ہے المیسر کی تفسیر۔

اور وہ اس پر مفتخر ہوتے تھے اور اسے کرم و شرف کا کام سمجھتے تھے
 اور اس بارے میں ان کے بہت سے اشعار ہیں جن پر فخر کرتے تھے۔

شعراء العرب

عرب، شعر کو حکمت اور علم کثیر کے قائم مقام قرار دیتے تھے اور جب قبیلہ میں کوئی ناہر شاعر، درست مفہوم منتخب کلام ہوتا تو وہ اُسے اپنی ان منڈیوں میں لاتے جو سال میں اور ان کے حج بیت اللہ کے اجتماع کے موقع پر لگائی جاتی تھیں حتیٰ کہ قبائل و عشائر کھڑے ہو جاتے اور جمع ہو جاتے اور وہ اس کے اشعار سنتے اور وہ اسے ایک فخر اور شرف قرار دیتے۔

اور وہ اپنے احکام و افعال میں صرف شعر ہی کی طرف رجوع کرتے تھے اسی میں وہ جھگڑتے تھے اسی سے وہ ضرب المثل بیان کرتے، اسی سے ایک دوسرے پر وہ فحش کا دعویٰ کرتے اور اسی سے باہم قسم کھاتے اور اسی سے مقابلہ کرتے اور اسی سے ان کی تعریف کی جاتی اور ان پر عیب لگایا جاتا۔

رُداۃ اور علمائے شعر کے اتفاق کے مطابق، عربوں کی جاہلیت کے زمانے میں جس نے اپنے اشعار پیش کیے اور شعرائے عرب کے اخبار و آثار کے مطابق جس نے جاہلیت کے ساتھ اسلام کا زمانہ بھی پایا، اس کا نام مخضرم رکھا گیا بلاشبہ وہ متقدمین کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور ان کا نام فحول رکھا گیا اور انہیں اچھے اشعار پیش کرنے پر مقدم کیا

گیا اگرچہ بعض، بعض سے سابق تھے اور وہ اپنے اسماء و مراتب کے لحاظ سے ایک دوسرے کے پیچھے تھے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

۱۔ پس ان کا پہلا شاعر امرؤ القیس بن حجر بن الحارث بن عمرو بن حجر اکمل المراد بن معاویہ ابن ثور تھا اور وہ کندہ تھا۔

۲۔ نابغہ ذبیانی، اور وہ زیاد بن معاویہ بن ضیاب بن جابر بن یربوع بن غیظ ابن مرثد بن عوف بن سعد بن ذبیان ہے۔

۳۔ زہیر بن ابی سلمیٰ۔ اور ابو سلمیٰ کا نام ربیعہ بن رباح بن قریظ بن الحارث ابن مازن بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمتہ بن لاطمہ بن عثمان بن عمرو بن ادبھی ہے۔

۴۔ اعثنیٰ، اور وہ اعثنیٰ وائل ہے اور وہ میمون بن قیس بن جندل بن ثمر جہل ابن عوف بن سعد بن صبیعہ بن قیس بن ثعلبہ ہے۔

۵۔ عبید بن الابرص بن حشم بن عامر بن مالک بن زہیر بن مالک بن الحارث ابن سعد بن ثعلبہ بن دودان بن اسد ہے۔

۶۔ مہمل، اور وہ امرؤ القیس بن ربیعہ بن الحارث بن زہیر بن حشم بن بکر بن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وائل ہے۔

۷۔ علقمہ بن عبدة بن ناشرة بن قیس بن عبد بن ربیعہ بن مالک بن زید ابن تمیم ہے۔

۸۔ الحارث بن حلزہ بن مکروہ بن یزید بن عبد اللہ بن مالک بن عبد بن سعد ابن حشم بن عامر بن ذبیان بن کنانہ بن شیکر بن بکر بن وائل ہے۔

۹۔ عمرو بن کلثوم بن مالک بن عتاب بن سعد بن زہیر بن حشم بن بکر ابن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وائل ہے۔

۱۰۔ سعد بن مالک بن صبیعہ بن قیس بن ثعلبہ بن عکابتہ بن علی بن بکر بن وائل ہے۔

۱۱۔ الاسود بن یعفر بن عبد الاسود بن جندل بن نیشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناة بن تمیم ہے۔

۱۲۔ سوید بن ابی کاهل بن عارثہ بن حسل بن مالک بن عبد بن سعد بن حشم

ابن ذبیان بن کنانہ بن لشکر بن بکر بن وائل ہے۔

۱۳۔ اوس بن حجر بن مالک بن حزن بن عمرو بن خلف بن تمیم بن اسید بن عمرو بن تمیم بن مڑ ہے۔

۱۴۔ ذوالاصبع العدوانی، اور وہ حرثان بن حارث بن محرت بن ثعلبہ بن

سیار بن ربیعہ بن ہبیرہ بن ثعلبہ بن طرب بن عمرو بن عباد بن بکر بن لشکر ابن عدنان، اور وہ الحارث بن عمرو بن قیس عیلان ہے۔

۱۵۔ لبشر بن ابی حازم۔ اور وہ عمرو بن عوف بن حنش بن ناشرة بن اسلمہ بن والبتہ ہے۔

۱۶۔ عنترہ بن شداد بن معاویہ بن نزار بن مخزوم بن مالک بن غالب بن عبس بن لغیض ہے۔

۱۷۔ عبدة بن الطیب التیمی ہے۔

۱۸۔ المتلمس، اور وہ جریر بن عبدالمسح بن عبداللہ بن زید بن دوفان بن حرب بن وہب بن احمس بن ضبیعہ بن ربیعہ بن نزار ہے۔

۱۹۔ ابوداؤد الأیادی اور وہ حوثرہ بن الحارث بن المحجاج ہے۔

۲۰۔ المرقتش الاکبر، اور وہ عوف ہے، اور بعض کا قول ہے کہ وہ عمرو بن سعد بن مالک بن ضبیعہ ابن قیس بن ثعلبہ ہے۔

۲۱۔ المرقتش الاصغر، اور وہ ربیعہ بن معاویہ بن سعد بن مالک بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ ہے۔

۲۲۔ المسیب بن علس بن عمرو بن فصاعہ بن عمرو بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن حنتم بن مالک بن جماعہ بن جلی ہے۔

۲۳۔ عدی بن زید بن حماد بن زید بن ابوب بن محروف بن عابس بن عصبینہ بن امرؤ القیس بن زید بن مناة بن تمیم ہے۔

۲۴۔ سلامہ بن جندل بن عبد عمرو بن عبد الحارث، اور وہ مقاعس بن عمرو بن

کعب بن سعد بن زید بن مناة بن تمیم ہے۔

۲۵ - سیح بن ذہیل بن عمرو بن کرز بن وسیب بن حمیری بن رباح ابن یربوح

بن حنظلہ بن مالک بن زید مناة بن تمیم ہے۔

۲۶ - الجمیع الاسدی، اور وہ منقذ بن الطراح بن قیس بن طریف بن عمرو

ابن قعین ہے۔

۲۷ - عاتق طائی، اور وہ عاتق بن عبداللہ بن سعد بن الحشرج بن امرؤ القیس

ابن عدی بن اہزم بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن العوث ہے۔

۲۸ - طفیل الجبل، اور وہ طفیل بن عوف بن خلیف بن ضبیس بن مالک بن

سعد بن عوف بن ہلان بن غنم بن غنی ہے۔

۲۹ - السفاح، اور وہ سلمہ بن خالد بن کعب بن زہیر بن تمیم بن اسامہ بن مالک

بن بکر بن حبیب بن غنم بن تغلب ہے۔

۳۰ - قابط شراً، اور وہ ثابت بن جابر بن سفیان بن عدی بن کعب بن

فہم بن عمرو بن قیس عبیلان ہے۔

۳۱ - ابن المفضل الاسدی، اور وہ جلد بن قیس بن مالک بن منقذ بن طریف

ابن عمرو بن قعین ہے۔

۳۲ - کعب الامثال الغنوی، اور وہ کعب بن سعد بن علقمہ بن ربیعہ بن زید

ابن ابی ملہل بن رفاعہ بن مسلم بن سعد ہے۔

۳۳ - الحکم بن بلہ

۳۴ - مردان القرظ بن زبایع بن جذبہ بن رواحہ بن قطیبہ بن عبس ہے۔

۳۵ - درید بن الصمہ بن الحارث بن بکر بن علقمہ بن جدافہ بن عرف بن حثم بن

معاویہ بن بکر بن ہوازن ہے۔

۱ اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

۳۶۔ امیہ بن ابی الصلت ، اور وہ عبد اللہ بن ربیعہ بن عقیقہ بن غیرہ بن عوف بن قسی ہے اور وہ ثقیف ہے۔

۳۷۔ الأفوہ الادومی ، اور وہ صلاۃ بن عمرو بن عوف بن الحارث بن عوف بن منبہ بن ادد بن صعرب بن سعد العثیرہ بن مذحج ہے۔

۳۸۔ عمرو بن قنمہ بن ذریح بن سعد بن مالک بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ ہے۔
۳۹۔ صبابی بن الحارث بن ارطاة بن شہاب بن عبید بن حلال بن قیس بن حنظلہ بن مالک ہے۔

۴۰۔ خفاف بن ندبہ ، اور ندبہ اس کی ماں ہے اور اس کا باپ عمیر بن الحارث بن عمرو بن الشرید بن ریاح بن نفیظہ بن عصبیہ بن خفاف بن امرؤ القیس بن بہتہ بن سلیم ہے۔

۴۱۔ المنخل النذلی ، اور وہ مالک بن غنم بن سوید بن حلیشی بن خناعۃ ابن الدریل بن عادیتہ بن صعصعہ بن کعب بن طابخہ بن لحيان بنی ہذیل ہے۔
۴۲۔ الذباب النخل ، اور وہ بابک بن جندل بن مسلمہ بن مجمع بن ضبیعہ بن عجل ہے۔
۴۳۔ عروہ بن الورد بن زید بن عبد اللہ بن ناثب بن سفیان بن عوذ بن غالب بن قلیعہ بن عبس بن بغیض ہے۔

۴۴۔ الحارث بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ اور وہ فارس المعامرہ ہے۔

۴۵۔ انس بن مدرک بن عمرو بن سعد بن عوف بن العتیک بن ہارثہ ابن تیم اللہ بن مہشہ بن اکلہ بن ربیعہ بن عفرس بن حلف بن خشم ہے۔

۴۶۔ المنخل بن مسعود بن افلت بن قطن بن سوادہ بن مالک بن ثعلبہ بن غنم ابن حلیب بن کعب بن یشکر ہے۔

۴۷۔ ایشیم بن شراہیل بن عبد رمنی بن عبد عوف مالک بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ ہے۔

۴۸۔ الحارث بن ظالم بن جزیمہ بن یربوع بن غبیض بن سرة بن عوف بن

سعد ابن ذبیان ہے۔

۴۹۔ صفوان بن حصین بن مالک بن رفاعۃ بن سالم بن عبید بن سعد الغزری

ہے۔

۵۰۔ السموأل بن عادیا، سے غسان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے

اور بعض کہتے ہیں کہ یہ یہودی تھا اور یہود کی اولاد سے تھا۔

۵۱۔ عمرو بن الہاتم بن سمی بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن عمرو ابن

کعب بن سعد بن زید بن مناة بن تیمم ہے۔

۵۲۔ مطرد بن کعب بن عرفطہ بن الناقذ بن مرة بن تیمم بن سعد بن کعب بن عمرو

بن ربیعہ خزاعی ہے۔

۵۳۔ اوس بن خلفاء بن فقیط بن سعد بن مناة ہے۔

۵۴۔ حصین بن الحمام بن ربیعہ بن حرام بن وائلہ بن سہم بن مرة بن عوف ابن سعد

بن ذبیان بن عامر بن صعصعہ ہے۔

۵۵۔ الرکان الاسدی، اور وہ رکاض بن ابان بن بدیل، یہ بنی دبیر کا ایک شخص

ہے۔

۵۶۔ سوید بن کراع العکلی ہے۔

۵۷۔ الحویدرة اس کا نام قطبہ بن اوس بن محسن بن جردل بن حبیب الاعظم

ابن عبد العزیز بن خزیمہ بن زمام بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان

ہے۔

۵۸۔ اعشی بن اسد، اور یہ قیس بن بجرۃ بن منقذ بن طریف بن عمرو بن

قیس ہے۔

۵۹۔ ابن الزبیری سمی، اور یہ عبد اللہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم

یہ کتاب میں یہ دونوں لفظ نقطوں کے بغیر ہیں۔

۷۳ - مرداس بن ابی عامر بن جاریہ بن عبد بن عیسیٰ بن رفاعہ بن الحارث ابن
بہتہ بن سلیم بن منصور ہے۔

اور جاہلیت کے متقدم بڑے شعراء میں سے جنہوں نے اسلام کا
زمانہ پایا۔

۱ - الثالثة الجعدی، یہ عمر میں نابغہ ذبیاتی کی مانند تھا اور اس کا
نام قیس بن عبد اللہ بن عدس ابن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن
عامر بن صعصعہ ہے۔

۲ - لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن عامر بن صعصعہ ہے۔
۳ - تمیم بن ابی بن مقبل بن عوف بن حنیف بن قتیبہ بن العجلان بن عبد اللہ بن
کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔

۴ - کعب بن زہیر بن ابی سلمی، اور یہ ربیعہ بن رباح بن قرط بن الحارث ابن
مازن بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمتہ بن لاطمہ بن عثمان بن عمرو بن آدم ہیں۔
۵ - عبد اللہ بن عامر بن کرب الکنانی ہے۔

۶ - ابوسمال الاسدی، آپ کا نام شمعان بن ہبیرہ بن مسحق ہے۔
۷ - زید بن مہملہ، آپ زید الجلیل بن یزید بن منہب بن عبد رضی بن المجلس
۸ - الحطیۃ، آپ کا نام جرول بن اوس بن مالک بن حویتہ بن مخزوم بن
مالک بن غالب بن قطیبہ بن عیسیٰ ہے۔

۹ - ضراب بن الخطاب بن مرداس بن کبیر بن عمرو المحاربی ہے۔
۱۰ - الشماخ بن ضراب بن سنان بن امیرہ بن عمرو بن حماش بن بجالہ بن مازن
بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان ہے۔

۱۱ - ابو ذؤیب الہذلی، آپ خولید بن مخرتہ بن زبید بن مخزوم ابن
صاہلہ بن کاهل بن تمیم بن سعد بن ہذیل ہیں۔
۱۲ - ابو کبیر الہذلی، آپ عامر بن الحلیس ہیں۔

- ۱۳۔ الحرث بن عمرو بن جرجہ بن یربوع بن فنزارة ہے۔
 ۱۴۔ عبد بنی الحساس، آپ نجیم بن معذ بن سفین بن ثعلبہ بن ذودان ابن
 اسد بن خزیمہ ہیں۔
-

اسواق العرب

عربوں کی دس منڈیاں تھیں جن میں وہ اپنی تجارت کے سلسلہ میں لکھے ہوتے اور دیگر لوگ بھی ان میں جمع ہوتے اور ان میں وہ اپنے خون اور اموال کے بارے میں امن میں ہوتے، ان منڈیوں میں دومۃ الجندل بھی ہے۔ جو ماہ ربیع الاول میں لگتی اور اس کے رؤساء عساکر اور کلب تھے ان دونوں میں سے جو غالب آتا کھڑا ہو جاتا۔

پھر بصرہ میں المشقر ہے اس کی منڈی جمادی الاولیٰ میں لگتی اور بنو تمیم، المنذر بن سادی کا خاندان اس کا منتظم پھر صحارہ ہے، یہ رجب کی یکم تاریخ کو لگتی اور اس میں چوکیداری کی ضرورت نہ کہوتی تھی پھر وہ صحارہ سے ریا کی طرف کوچ کر جاتے اس میں الجندلی اور آل الجندلی ان سے دسواں حصہ لیتے۔

پھر اشعر شہر ہمزہ کی منڈی ہے، اس کی منڈی اس پہاڑ کے سائے تلے لگتی جس پر حضرت ہود علیہ السلام کی قبر ہے۔ اور وہاں چوکیداری نہ ہوتی تھی اور ہمزہ اس کے منتظم تھے۔

پھر عدن کی منڈی ہے جو یکم رمضان کو لگتی اور وہاں ان سے ایسا دسواں حصہ لیتے اور وہاں سے خوشبود دیگر اطراف کو لے جانی جاتی۔ پھر صنعاء کی منڈی ہے جو پندرہ رمضان کو لگتی اور وہاں ان سے

ابتداءً سوال حصہ لیتے۔

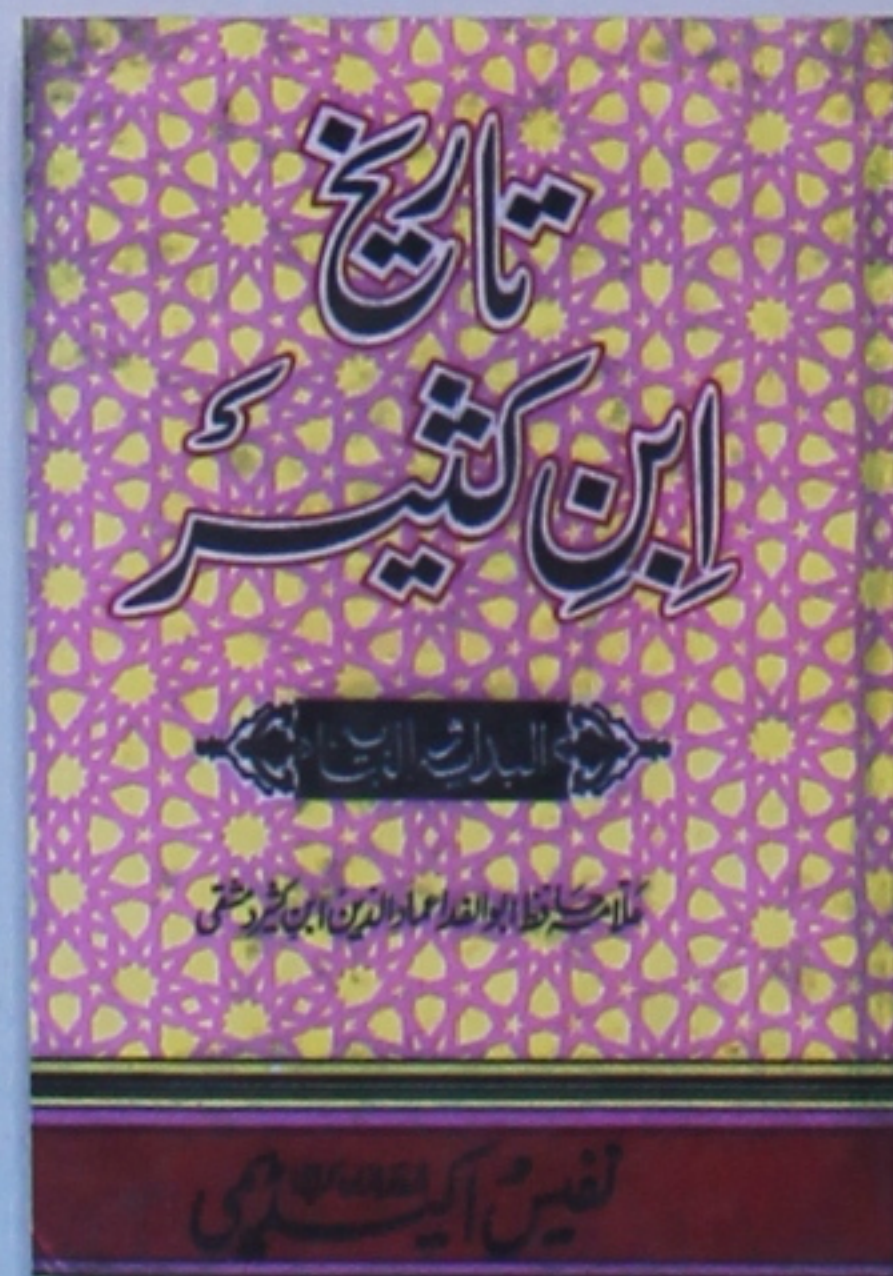
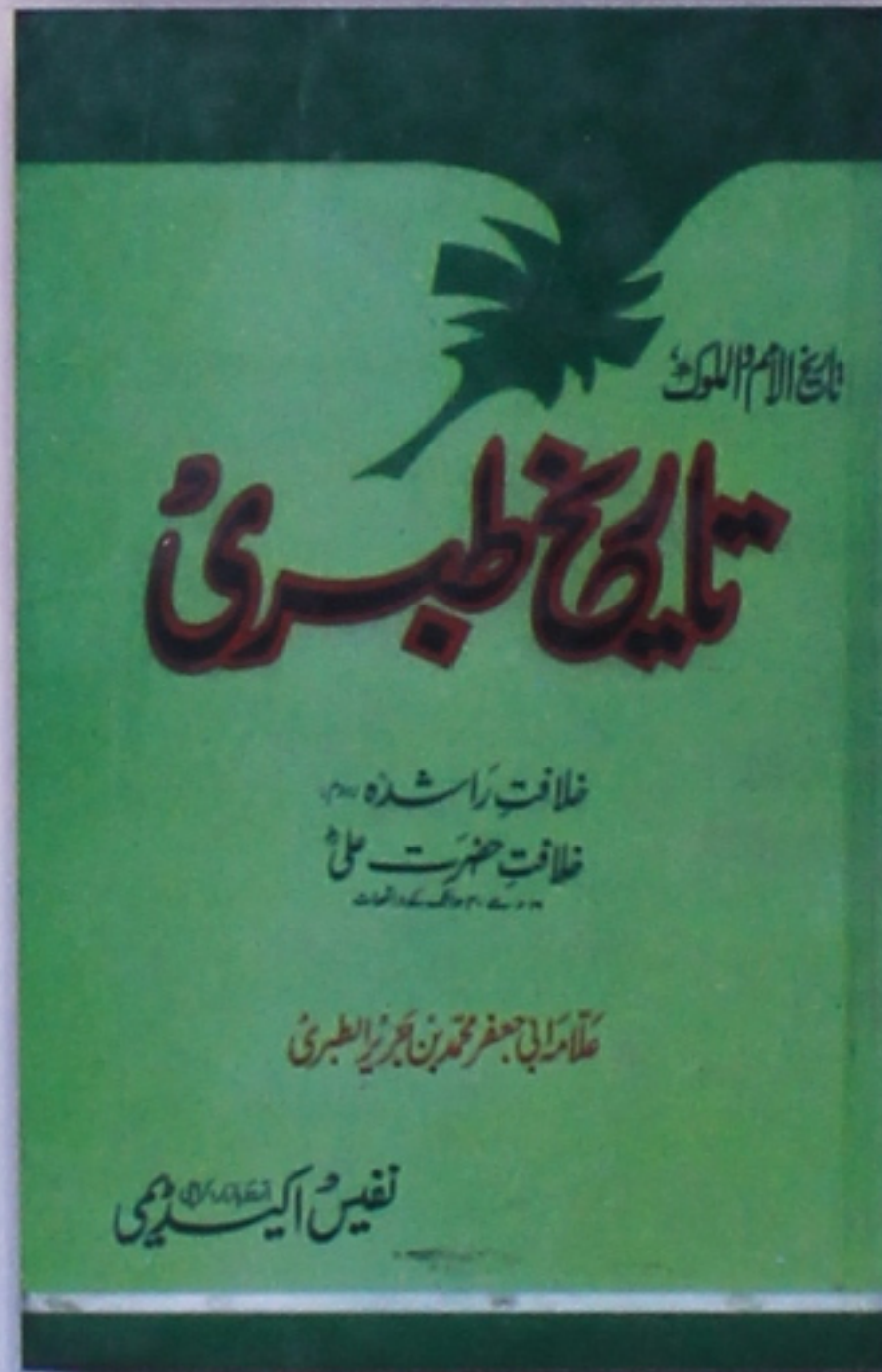
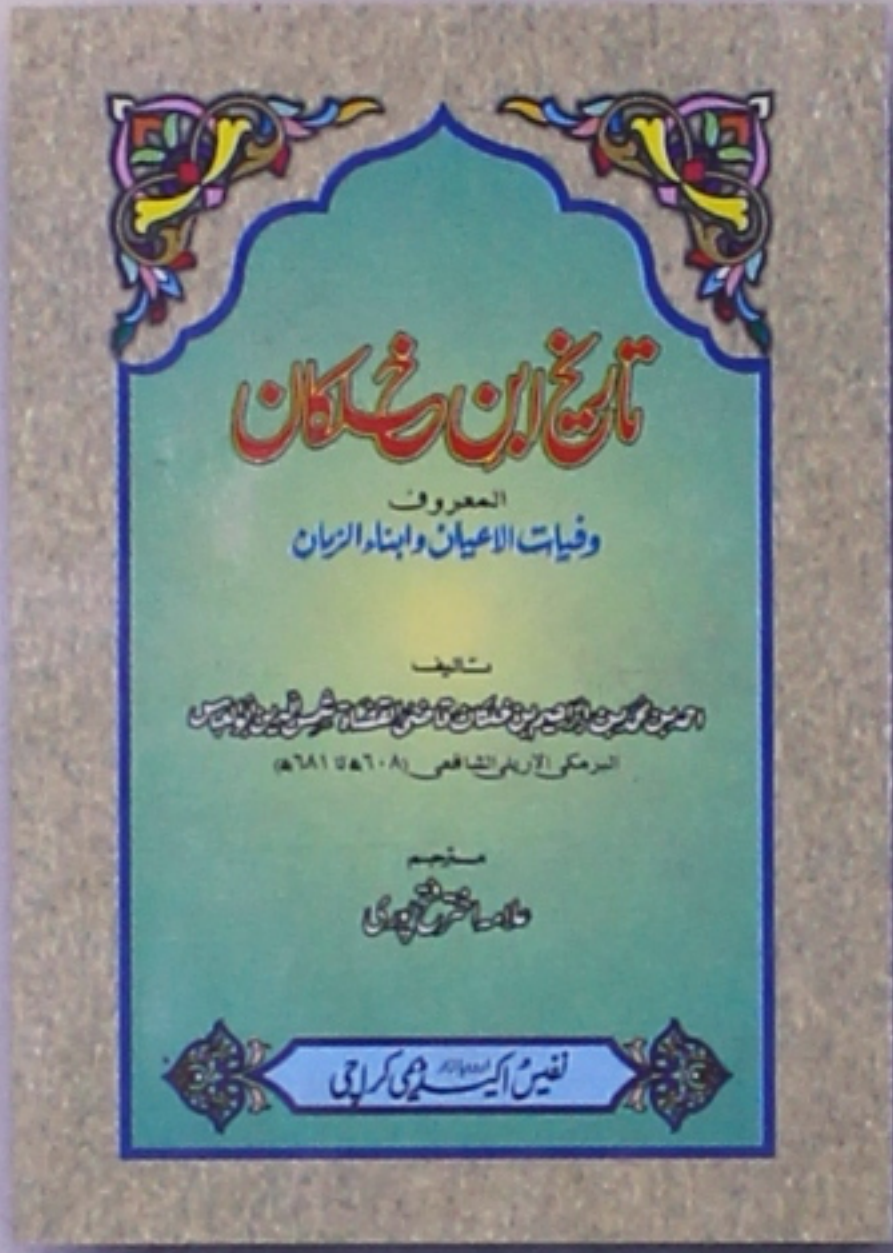
پھر حضرت موت میں الرابیتہ کی منڈی ہے، اس تک چوکیداری کے بغیر نہ پہنچا جاتا تھا کیونکہ وہ مملوکہ زمین نہ تھی اور جو شخص اس پر قوی ہوتا وہ چھین لیتا اور کندہ اس میں چوکیداری کرتے تھے۔

پھر نجد کے بالائی علاقے میں عکاظ کی منڈی ہے جو ذوالفقہہ میں لگتی اور قریش اور لقیہ عرب اس میں آتے مگر ان کی اکثریت مضر کی ہوتی اور وہاں عربوں کی مفاخرت و عثمانات اور مصالحت ہوتیں پھر ذوالمجاز کی منڈی ہے اور وہ عکاظ اور ذوالمجاز کی منڈیوں سے اپنے حج کے لیے مکہ کی طرف کوچ کرتے تھے۔

اور عربوں میں سے کچھ لوگ جب وہ ان منڈیوں میں حاضر ہوتے مظالم کو جائز سمجھتے تھے پس انہیں المحلین کا نام دیا گیا اور ان میں سے کچھ لوگ اس بات کو برا سمجھتے تھے اور مظلوم کی مدد کے لیے اور خونریزی اور برے کاموں کے ارتکاب سے روکنے کے لیے اپنے آپ کو قائم کر لیتے تھے۔

ان کا نام الزادۃ المحرمین تھا یعنی حرام کاموں کا ارتکاب کرنے والوں کو روکنے والے، اور اسد، طی، بنی بکر بن عبدمناتہ بن کنانہ کے کچھ قبائل اور بنی عامر بن صعصعہ کے کچھ لوگ مظالم کو جائز قرار دینے والے تھے۔

اور الزادۃ المحرمون، بنی عمرو بن تمیم اور بنی حنظلہ بن زید مناتہ اور بنی اور بنی شیبان اور بنی کلب بن دبرۃ کے کچھ لوگ تھے یہ لوگ، انہیں لوگوں سے ہٹانے کے لیے ہتھیار پہننے اور تمام عرب ان کے درمیان حرمت والے مہینوں میں اپنے ہتھیار اتار دیتے اور عرب، عکاظ کی منڈی میں حاضر ہوتے اور ان کے چہروں پر برقعے ہوتے، بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلا عرب جس نے اپنا نقاب اٹھایا وہ طریف بن غنم العنبری تھا اور عربوں نے بھی اس کے فعل کی مانند فعل کیا۔



ہماری چند دیگر خوبصورت اور معیاری مطبوعات

تفیس اکیڈمی
اردو بازار، کراچی ٹرمی
480/= کامل سیٹ